

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ چہارم

فضائل القرآن

کتاب التفسیر

۴۲۴۵  
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ  
ترجمہ و شرح  
مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء

طباعت:

ناشر: دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۶۶	یسو دیوں نے عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا بنایا	۸۲۱	۵۹۱	پھر جن شخص عمرہ سے مستفید ہو	۸۳۵			
۵۶۷	جس کی طرف لوٹ لوٹ کر آتے ہیں	"	۵۹۲	تھیں اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں	"			
۵۶۸	جب ابراہیم اور اسماعیل بیت المقدس کی بنیاد اٹھا رہے تھے	۸۲۲	۵۹۳	ہاں ترقی دہاں جا کر واپس آؤ	"			
۵۶۹	تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے	"	۵۹۴	اور ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں	۸۳۶			
۵۷۰	بیوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ	"	۵۹۵	وہ شدید ترین جھگڑا ہو	۸۳۷			
۵۷۱	ان کو سابقہ تکرار سے کسی چیز نے پھیر دیا	۸۲۳	۵۹۶	کیا تم یہ کمان کرتے ہو	"			
۵۷۲	ہم نے تم کو امت وسط بنایا	"	۵۹۷	تھاری یو یو تھاری کھیتی ہیں	۸۲۸			
۵۷۳	جس قبلہ پر آپ اب مکہ تھے	۸۲۴	۵۹۸	جیب تم عورتوں کو طلاق دے چکو	"			
۵۷۴	بے شک ہم نے دیکھ لیا	"	۵۹۹	تم میں جو لوگ وفات پا جاتے ہیں	۸۲۹			
۵۷۵	آپ ان لوگوں کے سامنے ماری	۸۲۵	۶۰۰	سب نازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً	۸۳۱			
۵۷۶	نشانیاں لے آئیں انہی	"	۶۰۱	نازعہ کی	"			
۵۷۷	جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں	"	۶۰۲	اللہ کے سامنے مابودن کی طرح	"			
۵۷۸	ہر ایک کے لیے ایک رُخ ہوتا ہے	"	۶۰۳	کھڑے رہا کرو	"			
۵۷۹	اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے	۸۲۶	۶۰۴	لیکن اگر تعصبی اندیشہ ہو	"			
۵۸۰	آپ جس جگہ سے بھی نکلیں	"	۶۰۵	جو لوگ تم میں وفات پا جائیں	۸۳۳			
۵۸۱	صفاد اور مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں	"	۶۰۶	قابل ذکر وقت	"			
۵۸۲	اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں	۸۲۷	۶۰۷	کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے	"			
۵۸۳	اے ایمان والو	۸۲۸	۶۰۸	وہ لوگوں سے بڑا کر نہیں مانگتے	۸۳۴			
۵۸۴	تم پر روزے فرض کیے گئے	۸۲۹	۶۰۹	حالانکہ اللہ نے بیس کو حلال کیا	"			
۵۸۵	گنتی کے چند روزے	۸۳۰	۶۱۰	اللہ سود کو مٹاتا ہے	۸۳۵			
۵۸۶	پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پہلے	۸۳۱	۶۱۱	خبردار ہو جاؤ	"			
۵۸۷	جائزہ نہ دیا گیا ہے	"	۶۱۲	اگر تنگ دست ہے الخ	"			
۵۸۸	کھاؤ اور پیو	"	۶۱۳	اس دن سے ڈرتے رہو	"			
۵۸۹	یہ تو کوئی بھی شے نہیں	۸۳۳	۶۱۴	جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے	۸۳۶			
۵۹۰	ان سے لرزو	"	۶۱۵	پیغمبر ایمان لائے	"			
۵۹۱	اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو	۸۳۴	۶۱۶	سورۃ آل عمران	۸۳۷			
۵۹۲	اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو	"	۶۱۷	اس میں علم آئیں ہیں	۸۳۸			
۵۹۳	جب ہم کوئی آیت شروع کرتے ہیں	۸۲۰	۶۱۸	یہ اُسے اور اس کی اولاد کو	۸۳۹			



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۱۶	جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچ ڈالتے ہیں	۸۳۸	۶۳۸	تمہارے لیے اس مال کا ادھار	۸۶۷		سورۃ مائدہ	۸۷۹
۶۱۷	آپ کہے کہ اذان کی طرف	۸۵۰	۶۳۹	تمہارے لیے جائز نہیں	۶۶۱		آج میں تمہارا دین کامل کر دیا	۸۸۰
۶۱۸	جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو	۸۵۲	۶۴۰	جو مال والدین چھوڑ جائیں	۶۶۲		پھر تم کو پانی نہ ملے	"
	خرچ نہ کر دو گے	۸۵۲	۶۴۱	اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظالم نہیں	۶۶۳		سو آپ خود چلے جائیں	۸۸۲
۶۱۹	آپ کہہ دیجئے تو راۃ کو لاؤ	۸۵۲		کرے گا	۶۶۴		جو لوگ اللہ اور ان کے رسول	۸۸۲
۶۲۰	تم لوگ بہترین جماعت ہو	۸۵۵	۶۴۲	سو اس وقت کیا حال ہو گا	۸۷۰		سے رشتے ہیں	"
۶۲۱	آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں	"	۶۴۳	اور اگر تم بیمار ہو	"		زخموں میں تمہارا ہے	۸۸۳
۶۲۲	تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے	۸۵۶	۶۴۴	اے ایمان والو	۸۷۱		آپ بچھا دیجئے جو آپ کے رب	۸۸۴
۶۲۳	رسول تم کو پکار رہے تھے	"	۶۴۵	سو آپ کے پروردگار کی قسم	"		سنے نازل فرمایا	"
۶۲۴	تمہارے اوپر راحت نازل کی	۸۵۷	۶۴۶	ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے	۸۷۲		اللہ تم سے بے معنی قسم پر موقوفہ	"
۶۲۵	جن لوگوں نے اللہ اور اس کے	"	۶۴۷	تمہیں کیا عذر ہے	"		نہیں کرتا	"
	رسول کو مان لیا	"	۶۴۸	تمہیں کیا ہو گیا ہے	۸۷۳		اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو	"
۶۲۶	لوگوں نے تمہارے خلاف برا	"	۶۴۹	جب انہیں کوئی بات خوف کی	"		شراب اور جوا	۸۸۵
	سامان اکٹھا کیا ہے	"		پہنچتی ہے	"		جو لوگ ایمان رکھتے ہیں	۸۸۶
۶۲۷	اور جو لوگ	۸۵۸	۶۵۰	جو تمہیں سلام کرتا ہو	"		ایسی باتیں مت بوجھو	۸۸۷
۶۲۸	یقیناً تم لوگ	"	۶۵۱	مسلمانوں میں سے	۸۷۴		اللہ تعالیٰ سے	"
۶۲۹	جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش	۸۶۰	۶۵۲	بیشک ان لوگوں کی جان	"		میں ان پر گواہ رہا	۸۸۹
	ہوئے ہیں	"	۶۵۳	بجز ان لوگوں کے	۸۷۵		اگر تو انہیں عذاب دے	۸۸۹
۶۳۰	آسمانوں، زمین کی پیدائش	۸۶۱	۶۵۴	تو یہ لوگ ایسے ہیں	۸۷۶		سورۃ النعام	۸۹۰
۶۳۱	یہ ایسے لوگ ہیں	۸۶۲	۶۵۵	تمہارے لیے الخ	"		اس کے پاس غیب کے خزانے ہیں	"
۶۳۲	اے ہمارے پروردگار	۸۶۳	۶۵۶	آپ سے عہدوں کے بارے فتویٰ	۸۷۷		آپ کہہ دیجئے	۸۹۱
۶۳۳	ہم نے ایک پکارنے والے کو مٹا	"		طلب کرتے ہیں	۸۷۸		جو لوگ ایمان لائے	"
	سورۃ نساء	۸۶۴	۶۵۷	اگر کسی عورت کو شوہر کی طرف سے	"		یونہی اور لڑکے اور تمام انبیاء	"
۶۳۴	اگر تمہیں اندیشہ ہو	"		زیادتی کا اندیشہ ہو	"		کو نصیحت دی	"
۶۳۵	العبۃ جو شخص نادار ہو	۸۶۶	۶۵۸	منافق دوزخ کے پتلے طبقے میں	۸۷۸		یہی وہ لوگ ہیں	۸۹۲
۶۳۶	جب تقسیم کے وقت	"	۶۵۹	ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی	۸۷۹		جو لوگ یہودی ہیں	"
۶۳۷	اللہ تعالیٰ اور تمہاری اولاد	"	۶۶۰	لوگ آپ سے کلام کا حکم دریافت	"		بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ	۸۹۳
	کے بارے حکم دیتا ہے	"		کرتے ہیں	"		آپ کہے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۸۳	سورہ اعراف	۸۹۳	۴۰۳	اللہ کی کتاب میں مبینوں کی تعداد	۹۰۸	۴۲۳	اللہ آپ پر اپنی نعمت تمام کرنا	۹۲۵
۶۸۴	آپ کہہ دیجئے	۸۹۵		بارہ ہے			چاہتا ہے	
۶۸۵	جب موسیٰ ہمارے وقت پر آگئے	۸۹۶	۴۰۵	جب غار میں دو میں ایک آپ تھے	۹۱۰	۴۲۵	حضرت یوسفؑ کے قصہ میں نشانیاں ہیں	۹۲۶
۶۸۶	ترجمہ بنین اور بیٹروں کا ملنا	۸۹۷	۴۰۶	تالیف قلوب کے لیے خرچ کرنا		۴۲۶	یہ تم نے اپنے لیے ایک جیلہ بنالیا ہے	۹۲۷
۶۸۷	اے انسانو! الخ	۸۹۸	۴۰۷	جو لوگ خیرات کر نیوالے مومنوں		۴۲۷	اس عورت نے یوسفؑ کو دھوکہ دیا	۹۲۸
۶۸۸	کہتے جاؤ تو یہ ہے	۸۹۹	۴۰۸	کو طعنہ دیتے ہیں	۹۱۱	۴۲۸	حضرت یوسفؑ کے پاس بادشاہ کا مہم	۹۲۹
۶۸۹	درگزر اختیار کیجئے	۸۹۸	۴۰۹	آپ ان کے لیے دعائے مغفرت		۴۲۹	جب مسلمان ناامید ہو گئے	۹۳۰
۶۹۰	سورہ انفال	۸۹۹	۴۱۰	کری یا نہ کریں		۴۳۰	سورہ رعد	۹۳۱
۶۹۱	اے رسول! وہ لوگ آپ سے	۹۰۰	۴۱۱	آپ ان کی ناز جناحہ نہ پڑھیں	۹۱۲	۴۳۱	اللہ جانتا ہے جو ہر بارہ اٹھاتی ہے	۹۳۲
۶۹۲	بدترین حیوانات	۹۰۱	۴۱۲	وہ تم سے بہانے بنائیں گے	۹۱۳	۴۳۲	سورہ ابراہیم	۹۳۳
۶۹۳	اے ایمان والو!	۹۰۲	۴۱۳	کچھ لوگ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہیں		۴۳۳	اللہ ایمان والوں کو ثبات قدم	۹۳۴
۶۹۴	اے اللہ اگر یہ قرآن حق ہے	۹۰۳	۴۱۴	آپ اور ایمان والے لوگ مشرکوں	۹۱۴	۴۳۴	رکھتا ہے	۹۳۵
۶۹۵	وہ وقت بھی یاد دلائیے	۹۰۴	۴۱۵	کے لیے استغفار نہ کریں		۴۳۵	کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے	۹۳۶
۶۹۶	حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا	۹۰۵	۴۱۶	اللہ نے آپ پر مہربانی فرمائی		۴۳۶	سورہ حجر	۹۳۷
۶۹۷	اور ان سے لڑو	۹۰۶	۴۱۷	تین آدمیوں کا ذکر	۹۱۵	۴۳۷	شیطان باتوں کو چراتا ہے	۹۳۸
۶۹۸	اے نبی! مسلمانوں کو ترغیب دلاؤ	۹۰۷	۴۱۸	ایمان والے لوگوں کے ساتھ ہو	۹۱۶	۴۳۸	حجروالوں نے پیغمبر کو کھلا دیا	۹۳۹
۶۹۹	اب اللہ نے تم پر تحفیف کر دی	۹۰۸	۴۱۹	تم ہی میں سے رسول آیا	۹۱۷	۴۳۹	سات دہرائی جانورانی آئیں	۹۴۰
	انیسواں پارہ	۹۰۹	۴۲۰	غنی کا ذکر	۹۱۸	۴۴۰	وہ لوگ جنہوں نے قرآن کے ٹکڑے	۹۴۱
	سورہ یس	۹۱۰	۴۲۱	ہم نے نبی اسرائیل کو دریائے پار کیا		۴۴۱	کر دیئے	۹۴۲
۶۹۹	جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا تھا	۹۱۱	۴۲۲	سورہ ہود	۹۲۰	۴۴۲	مرتے دم تک رب کی عبادت کر دو	۹۴۳
۶۹۸	اے مشرک! تم چار ماہ مکہ میں چلو پھرو	۹۱۲	۴۲۳	یہ اپنے سینوں کو دہرا کرتے ہیں		۴۴۳	سورہ فصل	۹۴۴
۶۹۹	حج اکبر کے دن کا ذکر	۹۱۳	۴۲۴	اللہ کا تخت پانی پر تھا	۹۲۱	۴۴۴	بعضوں کو کئی عمر کی طرف ٹوٹایا جاتا ہے	۹۴۵
۷۰۰	جن مشرکوں سے تم نے صلح کا عہد کیا تھا	۹۱۴	۴۲۵	گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں الخ	۹۲۲	۴۴۵	باب ۴۰	۹۴۶
۷۰۱	تم کفار کے سرخسوں سے خوب لڑو	۹۱۵	۴۲۶	جب تمہارا رب ظالموں کی سبیلوں		۴۴۶	جب ہم کسی سبکی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں	۹۴۷
۷۰۲	جو لوگ سونا اور چاندی کھاتے ہیں	۹۱۶	۴۲۷	کو کچر دیتا ہے	۹۲۳	۴۴۷	یہ ان کی نسل ہے	۹۴۸
۷۰۳	جن دن سونا اور چاندی کو	۹۱۷	۴۲۸	رسول اللہ سے خطاب کر آپ		۴۴۸	ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی	۹۴۹
	تپایا جا گا	۹۱۸	۴۲۹	زیادہ ناز پڑھا کریں		۴۴۹	کہہ دو تم ان کو بلاؤ	۹۵۰
			۴۳۰	سورہ یوسف	۹۲۴	۴۵۰	جن لوگوں کو مشرک پکارتے ہیں	۹۵۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴۴۶	اے رسول جو خراب ہم نے آپ کو دکھایا تھا الخ	۹۲۲	۴۶۷	سورہ انجیاء	۹۶۲	۹۸۹	سورہ شعراء	۹۸۹
۴۴۷	خیر کا قرآن حاضر کیا گیا ہے	۹۲۳	۴۶۸	جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا	۹۶۳	۹۹۰	مجھے رسوا نہ کیجئے	۹۹۰
۴۴۸	قریب ہے کہ تمھارا رب تمام نمود میں آپ کو پہنچا دے	۹۲۹	۴۶۹	روزِ شراس طرح نظر آئیں گے	۹۶۴	۹۹۱	اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیے	۹۹۱
۴۴۹	حق آیا اور باطل گیا	۹۲۳	۴۷۰	کچھ لوگ تذبذب میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں	۹۶۵	۹۹۲	سورہ فصل - سورہ قصص	۹۹۲
۴۵۰	آپ سے روح کے بارے پر پوچھتے ہیں	۹۲۳	۴۷۱	یہ گروہ رب کے بارے جھگڑتے ہیں	۹۶۵	۹۹۳	جسے تم چاہو وہایت نہیں دے سکتے	۹۹۳
۴۵۱	نماز نہ زور سے اور نہ بالکل آہستہ پڑھو	۹۲۵	۴۷۲	سورہ مومنون - سورہ نور	۹۶۶	۹۹۴	سورہ عنکبوت - سورہ روم	۹۹۴
۴۵۲	سورہ کہف	۹۲۳	۴۷۳	جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں	۹۶۸	۹۹۵	فطرت اللہ میں تبدیلی نہیں	۹۹۵
۴۵۳	افسان اکثر جھوٹا کر نیا لایا ہے	۹۲۴	۴۷۴	پانچویں مرتبہ مرد یہ کہے	۹۶۹	۹۹۶	سورہ لقمان	۹۹۶
۴۵۴	جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا	۹۲۴	۴۷۵	خدا مے اسی طرح سزا مل گئی ہے	۹۷۰	۹۹۷	اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ	۹۹۷
۴۵۵	جب وہ مجمع البحرین پر پہنچے	۹۲۹	۴۷۶	پانچویں مرتبہ عورت یہ کہے	۹۷۱	۹۹۸	قیامت کا ظلم مرنے والوں کے لیے ہے	۹۹۸
۴۵۶	جب موسیٰ ۲۰ دن سے اُگے بڑھے	۹۵۲	۴۷۷	جن لوگوں نے یہ جھوٹ برپا کیا	۹۷۲	۹۹۹	سورہ تہذیب سجدہ	۹۹۹
۴۵۷	کیا میں تمھیں وہ لوگ بتا دوں	۹۵۵	۴۷۸	جب تم نے اس بات کو سنا تھا	۹۷۲	۱۰۰۰	آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذکر	۱۰۰۰
۴۵۸	جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹکایا	۹۵۵	۴۷۹	اللہ کے فضل کا ذکر	۹۷۸	۱۰۰۱	سورہ احزاب	۱۰۰۱
۴۵۹	سورہ مریح	۹۵۶	۴۸۰	تم اپنے منہ سے یہ بات کہتے تھے	۹۷۹	۱۰۰۲	نیا مومنوں پر ان کی جانوں سے	۱۰۰۲
۴۶۰	انھیں حسرت کے دن سے ڈرائیے	۹۵۶	۴۸۱	جب تم نے یہ جھوٹی بات سنی	۹۷۹	۱۰۰۳	زیادہ حق رکھتے ہیں	۱۰۰۳
۴۶۱	رب کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے	۹۵۷	۴۸۲	اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے	۹۸۰	۱۰۰۴	ان کے باپوں کے نام سے پکارو	۱۰۰۴
۴۶۲	کیا آپ نے دیکھا ہے؟	۹۵۷	۴۸۳	اللہ تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے	۹۸۱	۱۰۰۵	مومنوں میں ایسے بھی ہیں الخ	۱۰۰۵
۴۶۳	کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے؟	۹۵۸	۴۸۴	مسلمان خواتین کی ذمہ داری	۹۸۵	۱۰۰۶	اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے	۱۰۰۶
۴۶۴	ہم دیکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے	۹۵۸	۴۸۵	سورہ فرقات	۹۸۵	۱۰۰۷	اگر تم رسول اور آخرت کو پسند کرو	۱۰۰۷
۴۶۵	ہم اس کو کھ لیتے ہیں جو وہ کہتا ہے	۹۵۹	۴۸۶	سورہ فلقات	۹۸۵	۱۰۰۸	آپ اپنے دل میں وہ بات چھپاتے ہو	۱۰۰۸
۴۶۶	سورہ طہ	۹۶۰	۴۸۷	جو لوگ قیامت کے روز منہ کے بل دوزخ میں گرائے جائیں گے	۹۸۶	۱۰۰۹	تمھیں	۱۰۰۹
۴۶۷	اے موسیٰ تو میرے لئے ہے	۹۶۱	۴۸۸	جو لوگ اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے	۹۸۶	۱۰۱۰	آپ اپنی بیویوں سے جسے چاہیں الخ	۱۰۱۰
۴۶۸	ہم نے موسیٰ کو وحی کی الخ	۹۶۱	۴۸۹	جن لوگوں کے لیے زیادہ مذاہب ہوگا	۹۸۸	۱۰۱۱	نئی اللہ کے لیے اگر تم باؤ	۱۰۱۱
۴۶۹	کہیں شیطان جنت سے نکلے اور دے	۹۶۲	۴۹۰	جو توبہ کر کے ایمان لے آئے	۹۸۸	۱۰۱۲	تم اگر کسی چیز کو چھپاؤ یا ظاہر کرو	۱۰۱۲
			۴۹۱	عنقریب تمھارا یہ عمل بھی فاش ہو جائے گا	۹۸۹	۱۰۱۳	نبی پر اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں	۱۰۱۳
			۴۹۲		۹۸۹	۱۰۱۴	ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ	۱۰۱۴
						۱۰۱۵	سورہ سبا	۱۰۱۵

باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ
۸۰۷	جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ	۱۰۰۹	۸۳۱	دوزخو جوں گے	۱۰۲۹	۸۵۲	قرآن اُتان کر دیا گیا	۱۰۲۸
۸۰۸	دور کر دی جائے		۸۳۲	ہم کو صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے	۱۰۳۰	۸۵۳	گویا وہ کجیور کے تھے ہیں	"
۸۰۸	یہ رسول وہ ہیں الخ	"	۸۳۳	سورہ الاحقاف	"	۸۵۴	وہ چورسے کی مانند ہیں	۱۰۲۹
	بیسواں پارہ	۱۰۱۱	۸۳۴	جس نے اپنے ماں باپ تک نفی کیا	"	۸۵۵	صبح سویرے ہی ان پر عذاب پہنچا	"
۸۰۹	سورہ المائدہ	"	۸۳۵	جب ان لوگوں نے بادل کو دیکھا	۱۰۳۱	۸۵۶	ہم ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں	"
۸۱۰	آفتاب اپنے ٹھکانے کو چلتا ہے	"	۸۳۶	سورہ الذین کفروا	"	۸۵۷	سورہ قیامت ثلاث کما تکی	"
۸۱۱	سورہ الصافات	۱۰۱۲	۸۳۷	وقفوا ارحامکم	۱۰۳۲	۸۵۸	اصل وعدہ قیامت کا دن ہے	۱۰۵۰
۸۱۲	سورہ ص	۱۰۱۳	۸۳۸	سورہ الفتح	۱۰۳۳	۸۵۹	سورہ الرحمن	۱۰۵۱
۸۱۳	مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے	"	۸۳۹	ہم نے آپ کو فتح دی	"	۸۶۰	ان باغیوں سے کم درجہ دو	۱۰۵۲
	بعد کسی کو میرا نہ ہو	۱۰۱۴	۸۴۰	تا کہ آپ کی سب خطائیں معاف کر دے	۱۰۳۴		اور بارش جی	"
۸۱۴	اور میں بناؤں کہیں والا نہیں ہوں	۱۰۱۵	۸۴۱	ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا	۱۰۳۵	۸۶۱	سورہ واقعہ	۱۰۵۳
۸۱۵	جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو	۱۰۱۶	۸۴۲	اللہ نے ایمان والوں کے دلوں	"	۸۶۲	اور لہما سایہ ہوگا	۱۰۵۵
۸۱۶	سورہ الزمر	"	۸۴۳	میں تسکین پیدا کر دی	"	۸۶۳	سورہ المدید	"
۸۱۷	وما قدر اللہ حق قدرہ	۱۰۱۷	۸۴۴	بیت شجرہ کا ذکر	۱۰۳۶	۸۶۴	سورہ المجادلہ	۱۰۵۶
۸۱۸	صورہ چھوٹے کا ذکر	۱۰۱۸	۸۴۵	سورہ الحجرات	۱۰۳۷	۸۶۵	سورہ الحشر	"
۸۱۹	سورہ مؤمن	۱۰۱۹	۸۴۶	جو لوگ آپ کو جوں کے باہر	۱۰۳۸	۸۶۶	جو درخت تم نے کاٹے	"
۸۲۰	حم سجدہ	۱۰۲۰	۸۴۷	سے پکارتے ہیں	۱۰۳۹	۸۶۷	جو اللہ نے اپنے رسول کو بطور	۱۰۵۷
۸۲۱	سورہ یہ لوگ اگر صبر کریں	۱۰۲۱	۸۴۸	سورۃ قی	"	۸۶۸	خے دلوالیا	"
۸۲۲	تم حقیق	"	۸۴۹	اور جہنم کیسے گی	"	۸۶۹	رسول جو کچھ تمہیں دی	"
۸۲۳	رشتہ داروں کی محبت	۱۰۲۲	۸۵۰	سورہ الذاریات	۱۰۴۱	۸۷۰	جو لوگ دارالسلام میں ہیں	۱۰۵۸
۸۲۴	حم الزخرف	"	۸۵۱	سورہ الطور	۱۰۴۲	۸۷۱	اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں	"
۸۲۵	سورہ الدخان	۱۰۲۳	۸۵۲	سورہ النجم	۱۰۴۳	۸۷۲	سورہ الممتحنہ	۱۰۵۹
۸۲۶	میں آپ انتظار کیجئے	"	۸۵۳	تم نے لات وعزی کے حال میں بھی غور کیا	۱۰۴۴	۸۷۳	جب سلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں	۱۰۶۱
۸۲۷	یہ ایک عذاب دردناک ہوگا	"	۸۵۴	اور تیسرے منات کے بارے میں	۱۰۴۵	۸۷۴	جب بیت کے لیے سلمان عورتیں آئیں	"
۸۲۸	ہم ضرور ایمان لے آئیں گے	۱۰۲۴	۸۵۵	اللہ کی عبادت کرو	۱۰۴۶	۸۷۵	سورہ الصف	۱۰۶۳
۸۲۹	ان کو کب نصیب ہوتی ہے	۱۰۲۵	۸۵۶	سورۃ اقرت الساعۃ	"	۸۷۶	سورہ الجحد	۱۰۶۴
۸۳۰	پھر بھی یہ لوگ اس سے تباہی کرتے رہے	"	۸۵۷	وہ کتنی ہماری آنکھوں کے سامنے	۱۰۴۷	۸۷۷	جب کبھی ایک سووے کو دیکھا	"
			۸۵۸	چلتی تھی	۱۰۴۸	۸۷۸	سورہ المنافقون	۱۰۶۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۷۸	ان لوگوں نے قسموں کو سہوار رکھا	۱۰۶۵	۹۰۵	جہم اس کو پڑھیں تو آپ الخ	۱۰۸۴	۹۳۳	والضحیٰ ، ۹۳۳ - الم نشرح	۱۰۹۸
۸۷۹	ایمان لانے کے بعد کفر	۱۰۶۶	۹۰۶	سورة بل آتی علی الانسان	۱۰۸۵	۹۳۵	والنہین ، ۹۳۶ - اقرأ	۱۱۰۰
۸۸۰	آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں	۱۰۶۷	۹۰۷	سورة المرسلات	۱۰۸۶	۹۳۷	آپ پڑھا کیجیے	۱۱۰۳
۸۸۱	وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں	۱۰۶۸	۹۰۸	وہ انکار سے برساتے گا	۱۰۸۷	۹۳۸	اگر شخص باز نہ آیا تو ہم پکڑ لیں گے	۱۱۰۴
۸۸۲	آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں	۱۰۶۸	۹۰۹	گویا کہ وہ زرد زرداؤں میں	۱۰۸۸	۹۳۹	انا انزلنا	۱۱۰۴
۸۸۳	مناقیق کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر مت خرچ کرو	۱۰۶۹	۹۱۰	آج کے دن وہ لوگ بول نہ سکیں گے	۱۰۸۸	۹۴۰	لم یکن الذین	۱۱۰۵
۸۸۴	جب تم مدینہ لوٹ کر جاؤ گے	۱۰۷۰	۹۱۱	سورة عم یتسألون	۱۰۸۹	۹۴۱	سورة اذا زلزلت الارض	۱۱۰۵
۸۸۵	سورة التغابن	۱۰۷۱	۹۱۲	جب صحر بھڑکنا جائے گا	۱۰۹۰	۹۴۲	سورة والحادیات	۱۱۰۶
۸۸۶	سورة الطلاق	۱۰۷۲	۹۱۳	سورة والنازعات	۱۰۹۱	۹۴۳	سورة القارعة	۱۱۰۶
۸۸۷	حمل والیوں کی عدت	۱۰۷۳	۹۱۴	سورة عبس	۱۰۹۲	۹۴۴	سورة الہاکم التکاثر	۱۱۰۷
۸۸۸	سورة التحریم	۱۰۷۴	۹۱۵	سورة اذا الشمس کورت	۱۰۹۳	۹۴۵	والعصر ، ۹۴۶ - دین کل مجرہ	۱۱۰۷
۸۸۹	آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی چاہیں	۱۰۷۵	۹۱۶	سورة والسماء انفطرت	۱۰۹۴	۹۴۶	الم تر ، ۹۴۷ - ایلاف قریش	۱۱۰۸
۸۹۰	آپ نے جب ایک بات اپنی بیوی سے کہی	۱۰۷۶	۹۱۷	سورة دین لم یفقیں	۱۰۹۵	۹۴۷	سورة ارأیت	۱۱۰۸
۸۹۱	سورة تبارک الذی	۱۰۷۷	۹۱۸	سورة اذا السماء انشقت	۱۰۹۶	۹۴۸	سورة انا اعطیناک الکوثر	۱۱۰۹
۸۹۲	سورة ن و اعلم	۱۰۷۸	۹۱۹	سورة البروج	۱۰۹۷	۹۴۹	سورة قل یا ایہا الکفرون	۱۱۱۰
۸۹۳	سخت مزاج اور بد نسب	۱۰۷۹	۹۲۰	سورة الطارق	۱۰۹۸	۹۵۰	سورة اذا جاء نصر اللہ	۱۱۱۱
۸۹۴	جب ساق کی تسلی ہوگی	۱۰۸۰	۹۲۱	سورة سج اسم ربک الاعلیٰ	۱۰۹۹	۹۵۱	اللہ کے دین میں حق و جبرق الخ	۱۱۱۲
۸۹۵	سورة الحاقة	۱۰۸۱	۹۲۲	سورة بل آتاک	۱۱۰۰	۹۵۲	تبت ، ۹۵۳ - قل ہوا اللہ	۱۱۱۳
۸۹۶	سورة سال سائل	۱۰۸۲	۹۲۳	سورة الفجر	۱۱۰۱	۹۵۳	الفرق ، ۹۵۴ - التاس	۱۱۱۴
۸۹۷	سورة انا ارسلنا	۱۰۸۳	۹۲۴	سورة لا اقسم	۱۱۰۲	۹۵۴	قرآن کے فصائل	۱۱۱۵
۸۹۸	قل ادھی الی	۱۰۸۴	۹۲۵	سورة الشمس وصحبا	۱۱۰۳	۹۵۵	دجی کا نزول کس طرح ہوا	۱۱۱۶
۸۹۹	سورة المزمل	۱۰۸۵	۹۲۶	سورة واللیل اذا یبشی	۱۱۰۴	۹۵۶	قرآن قریش اور عرب کی زبان میں الخ	۱۱۱۷
۹۰۰	سورة مدثر	۱۰۸۶	۹۲۷	قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو	۱۱۰۵	۹۵۷	جمع قرآن ، ۹۵۸ - آپ کے کاتب وحی	۱۱۱۸
۹۰۱	اپنے رب کی بزرگی بیان کر	۱۰۸۷	۹۲۸	راور ما وہ پیدا کرنے والے کی قسم	۱۱۰۶	۹۵۸	قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا	۱۱۱۹
۹۰۲	اپنے کپڑوں کو پاک رکھ	۱۰۸۸	۹۲۹	جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا	۱۱۰۷	۹۵۹	قرآن مجید کی ترتیب و تدوین	۱۱۲۰
۹۰۳	بتوں سے الگ رہو	۱۰۸۹	۹۳۰	ہم مصیبت کو آسان کر دیں گے	۱۱۰۸	۹۶۰	جبریل سے آپ کا دور قرآن	۱۱۲۱
۹۰۴	سورة القيامة	۱۰۹۰	۹۳۱	جس نے بخل کیا	۱۱۰۹	۹۶۱	قرأت میں مشہور صحابہ کرام	۱۱۲۲
			۹۳۲	ہم مصیبت کو آسان کر دیں گے	۱۱۱۰	۹۶۲	تمت یا الخیر	۱۱۲۳

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوں میں شریک رہے تھے :

ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هَلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبِ بْنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَزَامَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَنَازِلَ غَزَاَهُ :

## کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ السَّامِ مِنْ الرَّحْمَةِ  
الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَأَعْلَمِ  
وَأَعْلَمِ :

**باب ۵۵۵** مَا جَاءَ فِي قَائِمَةِ الْكِتَابِ  
وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ بَدَأُ كِتَابَتِهَا  
فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي  
الصَّلَاةِ وَالَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَ  
الشَّرِّ كَمَا تَدْرِي تَدَانُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ  
بِالدِّينِ بِالْحِسَابِ مَدِينَتَيْنِ مُحَاسِبَتَيْنِ :

**۵۸۹۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي  
الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ أَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي  
فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا  
دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ  
السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ  
أَخَذَ يَبْدِي فَلَمَّا آرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَكَ أَلَمْ  
تَقُلْ لَأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ  
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ  
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَتْهُ :

## کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة"  
سے مشتق ہیں۔ الرحیمہ اور الراحمہ دونوں ہم معنی ہیں  
جیسے اَلْعَلِيمُ اور اَلْعَالِمُ :

**۵۵۷۔** (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام کتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی  
سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء  
اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ  
خیر میں ہو یا شر میں (دبوتے میں) "کہا تین تدان" (جیسا  
کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے  
معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

**۵۸۹۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث  
بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معنی رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے اسی حالت میں بلایا میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دھیرے دھیرے حاضر ہو کر  
عرصہ کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا  
اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجیبوا للہ وللرسول اذا  
دعاکم" (اے اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت  
نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت  
کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ  
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت  
نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

الحمد للہ رب العالمین، یہی وسیع مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے :

**باب ۵۵۸** غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِم وَلَا الْقَاتِلِینَ

۱۵۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خریدی، انھیں سستی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا القاتلین" شکے تو تم آمین کہو کہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہر جاتا ہے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں :

### سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : دَعَلَوْا اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ

۱۵۹۱۔ ہم سے سلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے مقام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع ہوں گے اور آپس میں کہیں گے، کاش اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو اپنا سفارشی بنا کر لے جاتے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے بڑا محمد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اپنے ہاتھ سے تخلیق کی ہے۔ آپ کے لیے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیجیے تاکہ آج کی اس پریشانی سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ آپ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور آپ کو اللہ کے حضور سفارش کے لیے جاتے ہوئے حیا و امنگیر ہوگی۔ دفرائیں گے کہ تم لوگ نور علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) دوسرے زمین پر مبعوث کیا تھا۔ سب لوگ نور علیہ السلام کی خدمت میں

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَيِّحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْقَاتِلِينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ حُلَّ الْمَلَكَةِ فَعَرَّلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ :

### سُورَةُ الْبَقَرَةِ

**باب ۵۵۹** قَوْلِهِ دَعَلَوْا اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُونَ لَوْ اَسْتَشْفَعْنَا اِلَى رَبِّنَا فَيَا تُورُ اٰدَمَ فَيَقُولُونَ اَنْتَ اَبُو اَنَاسٍ خَلَقَكَ اللَّهُ يَدِيدٌ وَاسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ نَا شَفَعْنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأَ كُرْذَنْبُهُ فَيَسْتَسْجِي اُنُوتَا لَوْحًا فَاتَّكَ اَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَا تُورَةُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأَ كُرْ سَوَالَهُ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَسْجِي فَيَقُولُ اُنُوتَا خَلِيلُ الرَّحْمَنِ فَيَا تُورَةَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ اُنُوتَا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَاعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَا تُورَةَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَبَدَأَ كُرْ قَتَلَ النَّفْسَ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَسْجِي مِنْ ذَنْبِهِ فَيَقُولُ اُنُوتَا هَلْبِي عَبْدُ اللَّهِ دَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَةُ اللَّهِ وَرَوْحُهُ

حاضر ہوں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت تھیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہیں تھا آپ کو بھی جیاد مانگیر ہوگی اور فرمائیں گے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، مومن علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور تورات دی تھی، لوگ آپ کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، آپ کو بغیر کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آ جائے گا اور اپنے رب کے حضور میں جاتے ہوئے جیاد مانگیر ہوگی۔ فرمائیں گے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔

پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ دعائوں کا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سراٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو بخاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو بخاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہوگی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کروں گا اور پھر جب واپس آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور شفاعت کروں گا اس مرتبہ پھر میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا جو پہلی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے اہل ان کے لیے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دیا ہے ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے“ سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ ”دکھار، جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔“

۵۶۰۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ”الی شیا طینہم“ سے مراد

ان کے منافق اور مشرک ساتھی ہیں۔ (ارشاد خداوندی) ۱۔

”عیط بانکا فرین“ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا فریاد کو جمع

کر لیا۔ ”علی الخاشعین“ یعنی مومنین پر حق ہے۔ مجاہد نے

فرمایا۔ ”بقوة“ سے مراد عمل ہے۔ البراعالیہ نے فرمایا کہ ”مرض“

سے مراد شک ہے۔ ”صبغة“ بمعنی دین۔ ”وما خلفها“

یعنی اپنے بعد آنے والوں کے لیے عبرت۔ ”لاشیة“ فیہا

یعنی اس میں سفیدی نہ ہو۔ ان کے غیر ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے

فَيَقُولُ لَسْتُ مِمَّا كُفَرُوا بِمُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ عَلَى رَجِيٍّ فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَجِيٍّ دَقَعْتُ سَاجِدًا أَيْبَدَ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ نَاسِكَ وَسَلِّ لُغَطَهُ وَقُلْ لِيُصَلِّعَ مَا شَفَعَنِي لُغَطَهُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِينِ يَعْلَمُونِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُعَذِّبُنِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَأَيْتُ رَجِيٍّ مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُعَذِّبُنِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى خَالِدِينَ فِيهَا

باب ۵۶۰ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى شَيْطَانِهِمْ

أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

مُحِيطُ بِالْكَافِرِينَ اللَّهُ جَامِعُهُمْ عَلَى

الْخَاشِعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ

بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ

مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ دِينٌ وَمَا خَلْفَهَا

عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ لَا شَيْءَ فِيهَا إِلَّا بَيَاضٌ

وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكَ يَوْمَئِذٍ وَلَوْ تَأَمَّرَ الْوَلَدُ



مَقْصُوحَةً مَّصْدَرُ الْأَوَّلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ  
وَلَاذِكُ السَّرِيبُ الْأَوَّلِيُّ هِيَ الْإِمَارَةُ وَقَالَ  
بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فَوْمُ  
قَادَارٍ تَمَّ اخْتِلَافُهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ قَبَاؤُا  
فَا نَقَلَبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ  
شَرُّوْا بَاعُوا - رَاعِنَا مِنَ الرَّعُونَةِ إِذَا  
أَرَادُوا أَنْ يُحْمِتُوا أَنْسَانَا قَالُوا رَاعِنَا  
لَا تَجْزِي لَا تُغْنِي لِابْتِلَى اخْتَبَرِ خُطَرَاتُ  
مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنَى اثَارَةُ ۞

۞ ۞ ۞  
**يَادَابُ** قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تَجْمَلُوا لِلَّهِ  
أَنْتُمْ أَحَاوَا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو  
ابْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّبِيِّ اعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ  
أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ يَدًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ  
قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ وَإِنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ  
يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَيْثَلَةَ  
جَارِكَ ۞

۞ ۞ ۞  
**يَادَابُ** قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَمْنَا عَلَيْكُمْ  
الْغَنَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ الْمُنَّ وَالسَّلْوَى  
مُحَلُّو مِنْ طَلَبَتِ مَا رَزَقْنَاهُمْ وَمَا ظَلَمُونَا  
ذَلِكَ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ - وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ الْمُنَّ صَنْعَةُ وَالسَّلْوَى الْطَيْرُ ۞

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ

فَرَايَا كَ "يسومونكم" بمعنی "یولونکم" ہے "ولایۃ" واؤ  
کے فتح کے ساتھ۔ ولاد کا مصدر ہے۔ پرورش کے معنی میں۔ اور  
واؤ کے کسرہ کے ساتھ امارت کے معنی میں ہے۔ بعض حضرات  
نے فرمایا کہ جتنے اناج کھائے جاتے ہیں سب پر "فرم" کا  
اطلاق ہوتا ہے۔ "قادرۃ تم" بمعنی "اختلافتم" قتادہ نے  
فرمایا کہ "فباؤا" بمعنی "فانقلبوا" ہے۔ دوسرے بزرگ نے  
فرمایا کہ "یستفتحون" بمعنی "یستنصرون" ہے "شردوا"  
معنی "باعوا"۔ "راعنا" دعوت سے مشتق ہے۔ یہودی  
جب کسی کو احق بنانا چاہتے تو کہتے کہ "راعنا"۔ "لا تجزی"  
معنی "لا تغنی"۔ "ابتلی" بمعنی "اختبر"۔ "خطوات" خطو  
سے مشتق ہے بمعنی یہ ہیں کہ شیطان کے آثار کی پیروی نہ کرو  
۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فلا تجعلوا لله اندادا" ۞  
انتم تعلمون ۞

۱۵۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر  
نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابوداؤد نے، ان سے عمرو  
بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے  
فرمایا کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔  
میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کونسا گناہ  
سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے  
ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا کہ تم  
اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو ۞

۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ  
کیا اور تم پر ہم نے من و سلوی نازل کیا کہ کھاؤ، ان  
پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ ہم نے تم پر ظلم  
نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے اور ظلم کیا۔" مجاہد نے فرمایا  
کہ "من" ایک گوند تھا (ترنجبین) اور "سلوی" پرندے تھے ۞

۱۵۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبدالمکک نے ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کما  
دینی کہی" بھی سن میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے کہا کہ اس قریہ  
میں داخل ہو جاؤ اور پوری فراخی کے ساتھ جہاں چاہو کھاؤ۔  
اور دروازے سے بھٹکتے ہوئے داخل ہو۔ اور یوں کہتے  
ہوئے جاؤ کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف کرے تو تم تھارے  
گناہ معاف کر دیں گے اور ان احکام پر جو زیادہ غلوں کے ساتھ

عمل کرے گا اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔" (دعۃ ۱) "یعنی واسع کثیر"۔

۱۵۹۴۔ مجھ سے محدث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرحمن بن ہدی  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے عمر نے، ان سے  
ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے بھٹکتے ہوئے  
داخل ہوں اور حطہ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ ہمارے گناہ معاف کرے)  
لیکن انہوں نے عدول کیا اور سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے

اور کلمہ (حطہ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطہ، جبہ فی شرة (مزان اور دل کی گلی طوطی پر)

۵۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَبْرِيلِ"  
عکرم نے فرمایا کہ جبر، میک اور سراف بندہ کے معنی میں ہے  
اور "ایل" اللہ کے معنی میں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن میر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن  
کبر سے سنا۔ بیان کیا کہ مجھ سے حید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو علماء یہود ہیں  
سے تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دین) تشریف آوری کے متعلق  
سنا تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں  
گا۔ جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے  
پہلی نفاذ کیا گیا ہے؟ اہل جنت کی ضیافت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز  
پیش کی جائے گی؟ کچھ کتب اپنے باپ پر پڑتا ہے اور کب اپنی ماں پر؟ حضور  
اکرمؐ نے فرمایا۔ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے آکر اس کے متعلق بتایا  
ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بوسے جبریلؑ فرمایا اے عبداللہ بن سلام

ابن زید قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انكما  
من التمس مآءها شفاءً ليلعين

باب ۵۶۳ قوله قد قلنا ادخلوا هذه  
القرية فكلوا منها حيث شئتم رغداً  
وادخلوا ابواب سجداً وقولوا حطه  
تغفر لكم خطاياكم وسنريكم المؤمنين  
رغداً. واسمع كثير

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ  
ابْنِ مُثَنٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا ابْنَابَ  
سُجَّدًا أَوْ قُولُوا حِطَّةً فَدَخَلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى أَسَافِهِمْ  
فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ

باب ۵۶۴ قوله مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَبْرِيلِ  
وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرٌ وَمِيكَ وَسَرَفٌ عَدُوٌّ  
إِلَى اللَّهِ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ كُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ سَلَامٍ يَقُولُ دَرَسُوا لِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي أَرْضٍ تَخْتَرُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا  
رَبِّي فَمَا آدُلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا آدُلُ كَلَامِ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ أَوَّلَهُ إِلَى آيِيهِ آدُلُ إِلَى اللَّهِ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَبْرِيلٍ (رَفَا) قَالَ جَبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
قَالَ خَالَكَ عَدُوٌّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هَذِهِ  
الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَبْرِيلِ فَإِنَّهُ تَرَاهُ عَلَى  
قَلْبِكَ أَمَا آدُلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت کی "من کان عداۃً لِّجبریل فاتہ نزلہ علی قلبک" (اور ان کے سوالات کے جواب دیے قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی ضیافت کے لیے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ جھلی کے جگر کا ایک قیمتی ٹکڑا ہوگا۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو بچہ باپ پر پڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر پڑتا ہے۔ عبداللہ بن سلام بول اٹھے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" (پھر عرض کی) یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انھیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ چنانچہ جب یہودی آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: عبداللہ تھا کہ

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَدْلَ حُلَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَأْتِيهِ كَيْدٌ حُوتٍ فَلَمَّا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهَتُوا وَلَا تَهُمُ إِنَّ يَكُونُوا بِسُلَاحِي قَبْلِ أَنْ تَسْلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَبَاءَتْ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فَيَكُونُ قَالُوا خَيْرُنَا وَأَبْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَّاحٍ فَقَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوا قَالَ فَبِئْسَ الْوَلَدِي الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝

یہاں کیسے سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمھارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انھیں اپنی پناہ میں رکھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں" اب وہ یہودی ان کے متعلق کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی امانت و تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا تھا۔

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ

أَوْ نُنْسِهَا

۱۵۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ ہیں قصائد مقدت کے فیصلے اکی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انھیں نہیں چھوڑ سکتا۔ حالانکہ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَتَرُونَا أَيْ قَدْ أَتَضَّانَا عَلِيٌّ وَتَرَانَا لَتَنَافُ مِنْ قَوْلِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَبِيًّا يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا مِمَّنْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ۝

لے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسخ آیات کے قائل نہیں تھے حالانکہ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ غالباً انھیں آیات کے نسخ کے متعلق روایات معلوم نہیں رہی ہوں گی؟

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسَهَا رَهْمًا لِمَنْ جَاءَتْ مِنْهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

**باب ۵۶۶** قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

۵۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اتَّخَذَ اللَّهُ

وَلَدًا سُبْحَانَ

وَلَدًا سُبْحَانَ

۱۵۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر

دی۔ انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان

کی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے بھٹلایا حالانکہ اس

کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اس کے لیے

یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے بھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے

دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے

کہ میرے اولاد بتا لے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا

اولاد بناؤں۔

۵۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَاتَّخَذُ مَا مِنْ مَّكَامٍ

إِنِّي هَيْئًا مَّصْلًى مَثَابَةً“ یعنی جس کی طرف لوٹ لوٹ

کرتے ہیں۔

۱۵۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید

ان سے حید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ

عنه نے فرمایا تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے حکم سے

میری رائے پہلے ہی مطابق ہو گئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر

میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ!

کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بتا ستر طواف کے بعد، تو

یہی آیت نازل ہوئی، اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! آپ کے گھر

میں نیک اور بُرے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ اہل المؤمنین

کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی

آیت) نازل فرمائی۔ بیان کیا اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے بیان کیا اور ان سے

کہا کہ تم لوگ باز آ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواجِ محصورہ کے

لیے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواجِ مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا

تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ

إِنِّي أَنَا مَرْعُوقٌ لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ

وَأَمَّا شَتْمُهُ إِنِّي أَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَسُبْحَانِي أَنْ

أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا

**باب ۵۶۷** قَوْلِهِ وَاتَّخَذُ مَا مِنْ مَّكَامٍ

إِنِّي هَيْئًا مَّصْلًى مَثَابَةً يَتَوَلَّوْنَ يَرْجِعُونَ

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا فَتَنَ اللَّهُ فِي

ثَلَاثٍ أَوْ فَا فَمَنْ فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَوْ اتَّخَذَتْ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًى مَدُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بِيَدْخُلُ عَلَيْكَ الْكَبِيرُ وَالْفَاجِرُ فَمَا أَمَرْتِ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ

وَكَلَّمَنِي مُعَاتِبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ

نِسَائِهِ نَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ إِنَّهُنَّ هُنَّ أَوْ

كَيْبَةُ لَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا

وَمَنْ كُنَّ حَتَّى آتَيْتُ لِحْدِي نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ

أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْظُ

نِسَاءَهُ حَتَّى يَعْظُمْنَ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رُبِّهِ

إِنْ طَلَعْتُمْ أَنْ يُبَيِّنَ كَهَذَا حَيْدًا مِّنْكُمْ

مُسْلِمَاتٍ آيَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى

ابن ابیہ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ  
 اتی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم انھیں کرتے رہتے ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے  
 یہ آیت نازل ہوئی۔ "کوئی حیرت نہ ہوئی چاہیے اگر آپ کا رب تمھیں طلاق دے دے اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔  
 آخر آیت تک۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا۔ (انھیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ  
 عنہ سے سنا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) :

۵۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جب ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ

بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے دادیہ دعا کرتے جاتے  
 تھے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اے قبول فرمائیے  
 کہ آپ خوب سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں۔  
 قواعد کا واحد قاعدہ آتا ہے اور عموزوں کے متعلق جب  
 قواعد ملتے ہیں تو اس کا واحد "قاعدہ" ہوتا ہے :

بَابُ ۵۶۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 الْقَوَاعِدَ أَصَاسُهُ وَاحِدٌ هَا قَاعِدَةٌ  
 وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدٌ هَا قَاعِدَةٌ

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن  
 محمد بن ابی بکر اخبر عبد اللہ بن عمر عن عائشة  
 زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم قال انتم ترون قومًا یؤموا کعبۃ و  
 انتم صرنا عن قواعید ابراہیم فقلت یا رسول اللہ اولا  
 ترفعها علی قواعید ابراہیم قال لو اوجدت ان قومًا  
 یا کفر فقال عبد اللہ بن عمر لکن کانت عائشۃ  
 سمعت هذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک  
 استلام التکبیرین اللذان ین یلیان الحجارۃ الا ان ابیت  
 لکم یتمم علی قواعید ابراہیم :

۱۵۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے، ان  
 سے عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ  
 نے فرمایا۔ دیکھتی نہیں کہ جب تمھاری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر کی تو ابراہیم  
 علیہ السلام کی بنیادوں سے اسے کم کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
 پھر آپ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق پھر سے کعبہ کی تعمیر کیوں نہیں  
 کروا دیتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تمھاری قوم ابھی نئی نبی کفر سے نکلی نہ ہوئی  
 وقرین ایسا ہی کرتا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
 نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا  
 خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے ان دور کنوں کا جو حطیم کے قریب ہیں دطواف کے  
 وقت، بوسہ دینا اسی لیے ترک کیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق مکمل نہیں تھی :

۵۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا

أُنزِلَ إِلَيْنَا :

۱۶۰۰۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے  
 حدیث بیان کی انھیں علی بن مبارک نے خبر دی۔ انھیں یحییٰ بن ابی کثیر  
 نے، انھیں ابوسلمہ نے کہ ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اہل  
 کتاب (یعنی یہودی) توراہ کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں  
 کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

عمرٍ اخبرنا علی بن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر  
 عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال کان اهل الکتاب  
 یقرؤن التورۃ یا العبرانیۃ ویفسرونها بالعربیۃ  
 لا اهل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا۔ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب علیہ کہہ کرو۔ اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے)۔

۵۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے سابقہ قبلہ کے کس چیرنے پھیر دیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی کا مشرق و مغرب ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔“

۱۶۰۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہیر سے سنا انھوں نے ابواسحاق سے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سوڑا یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی۔ لیکن انھوں نے جانتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ آخر ایک دن اللہ کے حکم سے آپ نے عصر کی نماز بیت اللہ کی طرف رخ کر کے پڑھی۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے اس مسجد میں جماعت ہو رہی تھی اور لوگ رکوع میں تھے۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھرنے۔ اس کے بعد صحابہ یہ سوال اٹھایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے لئے یہ سوال اٹھا یا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے متعلق ہم کیا کہیں ان کی نمازیں ہمیں یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اللہ ایسا نہیں کہ تمھاری عبادات کو ضائع کرے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔“

۵۷۱۔ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امتیہ وسط را امتیہ عادل) بتایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔“

۱۶۰۲۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر اور ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ حدیث کے الفاظ جریر کی روایت کے مطابق ہیں، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابواسامہ نے بیان کیا (یعنی اعمش کے واسطے سے کہ ہم سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو امتیہ وسط را امتیہ عادل) بتایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔“

لَا تُصَدِّقُوا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوهُمْ وَتَوَلَّوْا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰیٰةِ :

بَابٌ فِيْهِ تَوَلَّيْهِ سَيَقُولُ الشُّرَكَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ هٰذَا قَبْلَ تَهْجُرِ الْاَنْبِيَا كَانُوا عَلَيْهِمْ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ :

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ وَانَّهُ صَلَّى اَوْ صَلَّاهَا صَلَوةً الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ فَاَدْرَاكُمْ اَمْ هُوَ قَبْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الْاِذْنِي مَاتَ عَلٰى اِقْبَلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُحَوَّلَ قَبْلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُبِلُوْا لَمْ يَنْدَرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّعَيْنَا كَلُوْا اِنَّ اللّٰهَ بِاَنْتَابِمْ لَرَعُوْذٌ رَّحِيْمٌ :

بَابٌ فِيْهِ تَوَلَّيْهِ سَيَقُولُ الشُّرَكَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ هٰذَا قَبْلَ تَهْجُرِ الْاَنْبِيَا كَانُوا عَلَيْهِمْ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ :

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَابُو سَامَةَ وَ الْفُظْلُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ وَ قَالَ ابُو سَامَةَ حَدَّثَنَا ابُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْتُوْا لَبِيْكَ وَسَعْدِيْكَ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسدیک یا رب! اللہ رب العزت فرمائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انھوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرنے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ فرمائیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان

کی امت۔ چنانچہ انھوں نے ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انھوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول دینی (یعنی انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے کہ انھوں نے کئی گواہی دی ہے یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں کے لیے گواہی دو اور رسول تمہارے لیے گواہی دیں۔“ (آیت میں) وسط، عدل کے معنی میں ہے۔

**باب ۵۷** قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مِنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى وَجْهِهِ وَلَنْ كَانَ لَكَبِيرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدٰى اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ لِيُضِلَّ اِيَّاهُمْ لَئِنْ كُنَّا لِلّٰهِ يٰ لَنَاسٍ لَّعٰوُدٌ رَّجِيْمٌ

**۵۷۲۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لیے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیتے رسول کی اتباع کرنے والے کو اٹنے پاؤں چلے جانے والوں سے یہ حکم بہت گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو“ اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے۔

**۱۶۰۳۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَنِي النَّاسِ يَصُومُونَ الصَّيَوْمَ فِي مَسْجِدِ كُبَّاءَ اِذَا جَاءَ جَارٌ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعبَةَ فَاسْتَقْبَلُوْهَا فَتَوَجَّهُوا اِلَى الْكُعبَةِ

**۱۶۰۳۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ مسجد کباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ”قرآن نازل کیا ہے کہ آپ کعبہ کا استقبال کریں (نماز میں) لہذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔“

**باب ۵۸** قَوْلِهِ قَدْ تَرٰى نَقْلَكَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوٰتِ اِلٰى عَمَّا تَكُوْدُ

**۵۸۳۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا۔ سو ہم آپ کو ضرور متوجہ

کریں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں“ ارشاد ”عما تعلقون“ تنگ ہے۔

**۱۶۰۴۔** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ مَنْ اَنَسَ قَالَ لَهَبِيقَ مِمَّنْ مَكِّي الْيَقْبَلَتَيْنِ غَيْرِي

**۱۶۰۴۔** ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سوا ان صحابہ میں سے جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی اور کوئی اب زندہ نہیں رہا۔

**باب ۵۴۴** قَوْلِهِ وَلَكِنَّ آتَيْتَ الَّذِينَ  
أَدُّوا لَكَ كِتَابَ بَيْحِ آيَةٍ مَا تَبِعُوا  
قَبْلَكَ إِلَى قَوْلِهِ لَأَنكَ إِذَا لَمِيتَ  
الظَّالِمِينَ ۝

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ هَخْلَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
الْأَسْفَلَ فِي الصُّبْحِ يُقْبَأُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ إِلَّا  
فَأَسْتَقْبَلُوهَا وَقَالَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَأَسْتَدَارُوا  
يُوجِّهُهُمْ إِلَى الْكَعْبَةِ ۝

**باب ۵۴۵** قَوْلِهِ الَّذِينَ اتَّبَعْتُمُ الْكِتَابَ  
يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ هُوَ قُرْآنٌ  
فَرِيقًا مِنْهُمْ يَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ  
يُقْبَأُ فِي مَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ  
فَأَسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجْهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَسْتَدَارُوا  
إِلَى الْكَعْبَةِ ۝

**باب ۵۴۶** وَبِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مَوَّلِيهَا  
فَأَسْتَقْبَلُوا الْخَيْرَاتِ آيَةً تَكُونُوا آيَاتٍ  
يَكُونُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِي حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَاءٍ

۵۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر آپ ان لوگوں کے  
سامنے جنہیں کتاب ملی چکی ہے ساری ہی نشانیاں ملے گی میں جب  
بھی یہ آپ کے قبہ کی پیروی نہ کریں گے: ارشاد "لَا تَمُوتُ  
إِذَا لَمِيتَ الظَّالِمِينَ" تک ۝

۱۶۰۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے  
تھے کہ ایک صاحب وہاں آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کا  
استقبال کریں۔ پس آپ لوگ بھی اب کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ بیان کیا  
کہ لوگوں کا رخ اس وقت شام ریت المقدس کی طرف تھا، اسی وقت  
لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے ۝

۵۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جن لوگوں کو ہم کتاب دے  
چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنی نسل والوں کو  
پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں  
حق کو" ارشاد "مِنَ الْمُتَرِّينَ" تک ۝

۱۶۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی "ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب  
مدینہ سے آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل  
ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ کعبہ کا استقبال کریں۔ اس لیے آپ لوگ  
بھی کعبہ کی طرف پھر جائیے۔ اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا۔  
چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے ۝

۵۴۶۔ اور ہر ایک کے لیے کوئی رخ ہوتا ہے، جدھر  
وہ متوجہ رہتا ہے۔ سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ تم جہاں  
کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو پالے گا، بے شک اللہ ہر  
چیز پر قادر ہے ۝

۱۶۰۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی "ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی "ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ



میں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

۵۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ جس جگہ سے بھی

باہر نکلیں، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ

آپ کے پردہ کا رکی طرف سے امر حق ہے اور اللہ اس سے

بے خیر نہیں جو تم کو رہے ہو، شطرہ کے معنی قبلہ کی طرف ہے۔

۱۶۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن

مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگ قبائلیں صبح کی

نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات قرآن نازل ہوا ہے

اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف

رخ کر لیجیے اور جس حالت میں ہیں اسی طرح اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔

(یہ سنتے ہی) تمام صحابہ رخ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کا رخ

شام کی طرف تھا۔

۵۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ جس جگہ سے بھی باہر

نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ جہاں کہیں

بھی ہو اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو۔ لھتکھ تھتکھ دن تنگ۔

۱۶۰۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،

ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ ابھی لوگ مسجد قبائلیں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب آئے

اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو

کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرف رخ

کر لیجیے۔ لوگ شام کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن اسی وقت

کعبہ کی طرف پھر گئے۔

۵۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: صفا اور مروہ بیشک اللہ کی

یا دعاگوں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا رخ کرے یا

عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان

آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر غیر کرے سوائے اللہ

قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ  
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشْرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا  
ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ۖ

بَاب ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

قَوْلٍ دَجَّهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

إِنَّهُ لَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ دَمَا اللَّهُ يُفَاعِلُ

عَمَّا تَعْمَلُونَ - شَطْرُهُ تِلْقَاؤُهُ ۖ

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ

يُقْبَأُونَ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ الْكَلِيلَةَ قَرَأُوا

فَأَمْرًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا

كَمَا هُمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ دَجُّهُ

النَّاسِ إِلَى الشَّامِ ۖ

بَاب ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

قَوْلٍ دَجَّهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

حَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَعَلَّكُمُ تَهْتَدُونَ ۖ

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ

فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُقْبَأُونَ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ

الْكَلِيلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا

وَكَانَتْ دُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ ۖ

بَاب ۵ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

شَعَائِرِ اللَّهِ مَنْ حَجَّ أَيْتَتْ أَوْ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۖ

تو بڑا قدروان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔ شاعر بمعنی علامات اس کا  
واحد شیعہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صفوان بھتر  
کے معنی میں ہے ایسے تھکر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں لگتی۔ واحد  
صفوانہ ہے۔ صفا بھی کے معنی میں اور صفا جمع کے لیے آگاہ ہے :

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ان  
دونوں میں تو عرضا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا  
کیا خیال ہے ”صفا اور مردہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو  
کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان  
دونوں کے درمیان آمدورفت (یعنی طواف) کرے“ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی  
ان کا طواف نہ کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہ ہونا چاہیے؟ عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں جیسا کہ تمھارا خیال ہے اگر مسند بھی ہوتا تو پھر  
واقعی ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہ تھا لیکن یہ آیت انصار کے  
بارے میں نازل ہوئی تھی (اسلام سے پہلے انصار منات بُت کے نام سے  
احرام باندھتے تھے۔ یہ بت مقام قدیم میں رکھا ہوا تھا اور انصار صفا اور  
مردہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے سعی کے  
متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل کی ”صفا اور مردہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو  
کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (سعی) کرے“ :

۱۶۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے صفا اور مردہ کے متعلق پوچھا آپ نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت  
کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں ان کی سعی سے جھجک  
ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”ان الصفا والمردہ“ ارشاد  
”ان يطوف بهما تک“ :

۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں  
کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو شریک بنائے ہوئے ہیں۔ انداد  
بمعنی اضداد۔ واحد نذرہ :

شَعَائِرٌ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ الصَّفَوَانُ النَّجَرُ وَيُقَالُ الْحَبَاذَةُ  
الْمُلْسُ الَّذِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَافْرَادُهُ  
صَفَوَانَةٌ يَمَعْنِي الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ :

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ  
لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّبِّ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ  
تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ  
حَجَّ أَلْبَسَتْ أَرَأَيْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ  
بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُلًّا لَوْ كَانَتْ كَمَا نَقُولُ كَانَتْ فَلَا  
جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يَهْتَوُونَ لِمَنَاقِبِهِ  
كَانَتْ مَنَاقِبُهُمْ وَقَدْ يَدَّوْكَانُوا يَخْرُجُونَ أَنْ  
يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ  
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ  
حَجَّ أَلْبَسَتْ أَرَأَيْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا :

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَمَّا نَرَى أَنَّهَا مِنْ أَمْرِ  
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَسْكَنَّا عَنْهَا فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ  
بِهِمَا :

يَا نَبِيَّ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ  
مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا أَصْنَادًا وَاحِدُهَا  
نَذْرٌ :

۱۶۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق وضاحت کے لیے، ایک اور بات کہی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جنت میں جاتا ہے :

۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام" ارشاد "عذاب الیم" تک عقی یعنی ترک۔

۱۶۱۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہیں تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کہا کہ تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے میں آزاد، اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے تو معافی سے مراد یہی دیت قبول کرنا ہے یہ سومطالعہ مقول اور نرم طریقہ سے کرنا چاہیے اور مطالعہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچانا چاہیئے۔ یہ بخائے پروہگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے، یعنی اس کے مقابلہ میں جو تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا۔ زیادتی سے مراد یہ ہے کہ دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کر دیا۔

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے۔

۱۶۱۵۔ مجھ سے عبد اللہ بن مینر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن بکر بھی سے سنا، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری چھوٹی ربيع نے ایک لڑکی کے حاتم توڑ دیے۔ پھر اس لڑکی سے لوگوں نے عفو کی درخواست کی، لیکن اس لڑکی کے قبیلے

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ يَدًّا أَدْخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ يَدًّا أَدْخَلَ الْجَنَّةَ :

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْحُذُوا إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عَقِيَ تَرَكَ :

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ دَلَّوْا تَكُنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْحُذُوا بِالْحُرِّ وَالْعَبْدِ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عَقِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ مَتًى مَا لَعَفُوا أَنْ يَتَّخِذَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ دَاذًا إِلَى إِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكَ وَدَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلُكَ فَمَنْ أَعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ :

پہلی امتوں پر فرض تھا۔ سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا۔ زیادتی سے مراد یہ ہے کہ دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کر دیا۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ :

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرَّبِيعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ نَوِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

دلے نہیں نیا رہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا اور کسی چیز پر تیار نہیں تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دے دیا اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع (رضی اللہ عنہا) کے دانت توڑ دیے جائیں گے؟ نہیں، اس فات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے دانت نہ توڑے جانے چاہئیں دان کی بزرگی اور تہ کی جہ سے، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے پھر لو کی دلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا الْإِلَاقِصَاصِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسِرُ دِيْنَتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَصَرَفَ الْقَوْمُ فَعَقُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَأَنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ كَوَّنَ شَعْرًا عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكًا ۖ

راخی ہو گئے اور انھوں نے صاف کر دیا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے اور اشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا

**باب ۵۸۱** قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۖ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصُومُهُ أَهْلُ الْبَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَوْ بَصُمَهُ ۖ

ہو گئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ۖ

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۖ كَانَ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ۖ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ۖ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى ۖ

۵۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو آپ سے پہلے ہوئے تھے۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔“

۱۶۱۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبری اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں ہم روزہ رکھتے تھے اور ابتداء میں مسلمان بھی رکھتے تھے لیکن جب رمضان کے روزے نازل

۱۶۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کے حکم سے پہلے رکھا جاتا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو آنحضور صلی

۱۶۱۸۔ محمد سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ نے خبری، انھیں اسرائیل نے، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اشعث ان کے یہاں آئے، آپ اس وقت کھا نا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ، رمضان کے روزوں کے

۱۶۱۹۔ محمد سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

ان سے شام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبری اور ان سے  
عالمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشرہ کے دن قریش زمانہ جاہلیت میں  
روزے رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔  
جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن روزہ رکھا کیونکہ  
پچھلی امتوں میں بھی یہ روزہ مشروع تھا، اور صحابہ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم  
دیا لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض  
ہو گئے اور عاشرہ کے روزے کی فرضیت باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

**۵۸۳۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ روزے گنتی کے چند روزے  
(ہیں) پھر تم میں سے جو شخص یا رہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے  
دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے  
برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا  
کھانا ہے۔ اور جو کوئی خوشی خوشی نئی کرے اس کے حق میں  
بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تھا رے حق میں یہی ہے  
کہ تم روزے رکھو۔“ عطا نے کہا کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ  
سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور حسن  
اور ابراہیم نے کہا کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ کو اگر اپنی  
یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ اور  
پھر اس کی قضا کریں۔ جہاں تک بہت بڑے آدمی کا سوال  
ہے جو روزہ آسانی سے برداشت نہ کر سکتا ہو تو ان رضی اللہ  
عنہ بھی جب بڑے ہو گئے تھے تو ایک سال یا دو سال  
روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گشت دیا کرتے تھے۔ اور

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءُ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ  
الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ  
كَانَ رَمَضَانَ أَفْضَلَ مِنْهُ وَنَزَلَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ  
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْ بِهِ

**باب ۵۸۳** قَوْلُهُ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ  
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ  
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ  
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا  
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ  
مِنَ الْمَرَضِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَ  
قَالَ الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ فِي الْمَرَضِ وَ  
الْحَامِلِ إِذَا خَافَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا  
تُفْطِرَانِ ثَلَاثَ تَفْطِيرَاتٍ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ  
إِذَا لَمْ يُطِيقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أُنْسُ  
بَعْدَ مَا كَبُرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلُّ يَوْمٍ  
مِائَتَيْنِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَفَطْرَ فِرَاحَةَ الْعَامَةِ  
يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ

روزہ چھوڑ دیا تھا۔ عام قنات یطیقونہ ہے اور یہی اکثر کی رائے ہے۔

**۱۶۲۰۔** حدیث ثنی اسحق نے خبرنا روزہ حدیثنا  
کرکوتیا بن اسحق حدیثنا عمرو بن دینار عن  
عطاء سمع ابن عباس یقرأ وعلی الذین یطوونہ  
فدیه طعام مسکین قال ابن عباس کیست یسوغ  
هو الشیخ الکبیر فالمرء الکبیر لا یستطیع ان  
ان یصوما فلیطعما مکان کل یوم مئتین

۱۶۲۰۔ حدیث ثنی اسحق نے خبرنا روزہ حدیثنا  
کرکوتیا بن اسحق حدیثنا عمرو بن دینار عن  
عطاء سمع ابن عباس یقرأ وعلی الذین یطوونہ  
فدیه طعام مسکین قال ابن عباس کیست یسوغ  
هو الشیخ الکبیر فالمرء الکبیر لا یستطیع ان  
ان یصوما فلیطعما مکان کل یوم مئتین

م رکھتی ہو۔ انھیں چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

**باب ۵۸۴** قَوْلِهِ قَسَمَ شَرِيكُهُ الْمَقْدُورُ قَلْبِيَّ مَعَهُ

۵۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہیں تم میں سے جو کوئی اس جبینہ کو پائے، لازم ہے کہ وہ جبینہ پھر روزے رکھے :

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَسْخُوحَةٌ :

۱۶۲۱۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے یوں قراءت کی "فدیۃ ذبیر تنوین" طعام مساکین "فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَبِيذٍ مَوْلَى سَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَبِّقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامِ مَسْكِينٍ كَانَتْ مِنْ أَلَدِ أَنْ يُطْعِمُوا وَيَقْنَدُوا حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الْكَلِمَةُ بَعْدَهَا فَسَخَّرَهَا مَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ بَرِيدٍ :

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مصرر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکر بن عبد اللہ نے، ان سے سلم بن الاکوع کے مولا بیزید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وعلی الذین یطبقونہ فدیۃ طعام مسکین" تو جس کا جی چاہتا تھا وہ فدیہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دیدیتا تھا، یہاں تک کہ اس کے بعد دلی آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ ابو عبد اللہ دام بخاری نے کہا کہ بکر کا انتقال بیزید سے پہلے ہو گیا تھا۔

**باب ۵۸۵** قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ كَيْدَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَاءٍ كُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَكُمْ لَنْتُمْ تَخْتَانُونْ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ :

۵۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جائز کر دیا گیا ہے تمہارے

یہ روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی۔ سو اب تم ان سے طوطاؤ اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے :

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَكَّاءِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَكَّاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرُبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُولُونَ أَنْفُسَهُمْ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَكَلُوا كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ :

۱۶۲۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابواسحاق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انھوں نے برادر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو مسلمان پرے رمضان میں اپنی بیویوں کے قریب نہیں جلتے تھے اور کچھ لوگوں نے اپنے کو خیانت میں مبتلا کر لیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم

اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی :

۵۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کھاؤ اور پیو۔ جب تک کہ تم پر

**باب ۵۸۶** قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى

يَتَّبِعْنَ كُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَبَّرُوا الصُّبْحَ  
إِلَى اللَّيْلِ وَلَا بُدَّ لَكُمْ مِنْهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ  
فِي الْمَسْجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ الْكَافُ  
الْمُتَّقِينَ

صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزے کو  
رات دہونے تک پورا کر دو۔ اور میوں سے اس حال میں  
صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کیجے ہو مسجد میں ارشاد  
”تتقون“ تک۔ عاکف بمعنی مقیم۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عُوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ قَالَ أَخَذَ  
عِدِيُّ عِقَالًا أَبْيَضَ دِيعَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ  
الْهَلِيلِ نَظَرًا فَلَمْ يَسْتَبَيِّنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
جَعَلْتُ نَحْتًا وَسَادِقِي قَالَ إِنَّ وَسَادَكَ إِذَا كَعُولُيْ  
أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ نَحْتًا وَسَادَتِكَ  
(سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضرت نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تھا رانگیہ بہت لمبا چوڑا ہو گا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا  
سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری نے  
حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے شعبی نے عدی بن حاتم رضی  
اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک سفید دھاگا اور  
ایک سیاہ دھاگا لیا اور سوتے ہوئے اپنے ساتھ رکھ لیا جب رات کا  
کچھ حصہ گز گیا تو آپ نے اسے دیکھا۔ وہ دونوں نمایاں نہیں ہوئے  
تھے۔ جب صبح ہوئی تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے  
(سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضرت نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تھا رانگیہ بہت لمبا چوڑا ہو گا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا  
سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبْرُ بْنُ  
عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ أَهْمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ النِّقَمِ  
إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ  
اللَّيْلِ دِيَمًا نَظَرًا

۱۶۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی ان سے مطرب نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی  
ابن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آیت میں (الخیط  
الابيض اور الخیط الاسود سے کیا مراد ہے) کیا ان سے مراد دو  
دھاگے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا کہ تمھاری کھوپری پھر تو بڑی لمبی چوڑی ہوگی  
اگر تم نے دو دھاگے دیکھے ہیں پھر فرمایا کہ ان سے مراد رات کی سیاہی  
اور صبح کی سفیدی ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَانَ  
عُمَرُ بْنُ مُطَرِّبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ قَالَ مَا نَزَلَتْ دُكُلًا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَّبِعَنَّ  
كُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنَزَلْ  
مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالًا إِذَا ارَادُوا الصُّومَ رَكِبَ  
أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ  
وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَّبِعَنَّ لَهُ رُؤُوسُهُمَا فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّ مَا بَعْنِي اللَّيْلِ  
مِنَ النَّهَارِ

۱۶۲۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حسان  
ابن مطرب نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور  
ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ  
”كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط  
الاسود“ اور ”من الفجر“ کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے تو  
بہت سے صحابہ جب روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے دونوں پاؤں میں  
سفید دھاگا باندھ لیتے اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ اور پھر جب تک وہ  
دونوں دھاگے صاف دکھائی دینے لگ جاتے برابر کھاتے پیتے رہتے پھر  
اللہ تعالیٰ نے ”من الفجر“ کے الفاظ جب نازل کر دیے تو انھیں معلوم ہوا

کہ اس سے ادرات رک سیای سے) دن رک سفیدی کا انذار ہے :

**باب ۵۸۷** قَوْلِهِ دَلِيلُ الْيَوْمِ تَأْتُوا  
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَكَيْفَ الْيَوْمِ  
أَتَقَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَوْبَاهَا وَاتَّقُوا  
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ :

۵۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں کہ تم  
گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ  
کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں  
سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو تاکہ فلاح پا جاؤ۔“

۱۶۲۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل  
نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب  
جاہلیت میں احرام باندھ لیتے تو گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے داخل  
ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم  
گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار  
کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔“

۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ان سے رلو یہاں تک کہ  
فساد و عقیدہ باقی نہ رہ جائے۔ اور دین اللہ ہی کے لیے رہ  
جائے۔ سوا گردہ باز آجائیں تو سختی کسی پر بھی نہیں بجز اپنے  
حق میں ظلم کرنے والوں کے۔“

۱۶۲۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے  
حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ کے پاس ابن زبیر رضی اللہ  
عنه کے فتنے کے زمانہ میں دو آدمی آئے اور کہا کہ لوگوں میں اختلاف و  
نزاع پیدا ہو چکا ہے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کیوں خاموش ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ میری خاموشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی  
بھائی کا خون مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ  
نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ ”اور ان سے رلو یہاں تک کہ فساد باقی نہ  
رہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم (قرآن کے حکم کے مطابق) لڑے  
ہیں یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہیں رہا اور دین خالص اللہ کے لیے  
ہو گیا۔ لیکن تم لوگ چاہتے ہو کہ تم اس لیے لڑو کہ اور فساد ہو اور دین اللہ  
غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ اور عثمان بن حارث نے اضافہ کیا ہے کہ ان سے  
ابن وہب نے بیان کیا، انھیں فلاں اور حیات بن شرحبیل نے خبر دی، انھیں بکہ

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِغٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ  
رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ (ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا  
وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَعْرُوبَهُ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
دَمِي) فَقَالَ لَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
تَكُونُوا فِتْنَةً فَقَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَ  
كَانَ ابْنُ زُبَيْرٍ لِلَّهِ وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى  
تَكُونُوا فِتْنَةً وَكَانَ ابْنُ زُبَيْرٍ لِعَبْدِ اللَّهِ وَنَزَلَ عُثْمَانُ  
ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَخَبِيرَةٌ  
ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَارِفِيِّ أَنَّ مَكْلَبَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ تَائِغٍ أَنَّ رَجُلًا آتَى  
ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى  
أَنْ تَحْبُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِدَ عَامًا وَتَنْزِلَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ



اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ يَا  
ابْنَ أَبِي نُجَيْمٍ الْإِسْلَامُ عَلَى تَحْمِيلِ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَالصَّلَاةِ الْخَمِينَ وَصِيَا مَرَمَقَانِ ذَاكَ أَوَّلُ التَّحْوِ  
وَحَجَّجَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا  
ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
اقْتَتَلُوا مَا مِلَّحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى  
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالِ فَقُلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ حَبْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ  
يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا تَسْلُوهُ وَإِمَّا يَعْذِّبُوهُ حَتَّى كُنُو  
الْإِسْلَامَ فَلَمْ يَكُنْ فِتْنَةٌ قَالِ فَمَا قَوْلُكَ فِي عِلِّيٍّ وَ  
عُثْمَانَ قَالِ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَقَا عَنْهُ وَأَمَّا  
أَنْتُمْ فَكِدَرْتُمْ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَأَمَّا عِلِّيٌّ فَأَبْنُ عَوَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ وَأَشَارَ  
بِيَدِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَوَرَّوْا

ابن عمر معافری نے ۱۰۰ سے یکبر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
نافع نے کہ ایک صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور  
ایک سال عمرہ، اور اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد میں شریک نہیں ہونے  
آپ کو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی طرف کتنی توجہ دلائی ہے؟  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے  
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے  
روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا، انھوں نے کہا اے عبدالرحمن!  
کتاب اللہ میں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا آپ کو وہ معلوم نہیں ہے  
کہ ”مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کراؤ“ اللہ  
تعالیٰ کے ارشاد ”الی امر اللہ“ تک (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان سے  
جنگ کرو) یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم یہ فرض انجام دے چکے ہیں اسلام  
اس وقت کمزور تھا اور آدمی اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کر دیا

تھا لیکن اب اسلام طاقتور ہو چکا ہے اس لیے وہ (فساد باقی نہیں رہا) ان صاحب نے پوچھا پھر علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کا کیا  
خیال ہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا اگرچہ تم لوگ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرنا۔ اور علی رضی اللہ  
عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ اور لوط سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ان کا گھر ہے تم دیکھ سکتے ہو؟

۵۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو  
اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اچھے کام کرتے  
رہو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

تھلکتہ اور هلاک ہم معنی ہیں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، ان  
سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا ان سے ابو داؤد  
نے سنا اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”اور اللہ کی راہ  
میں خرچ کرتے رہو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو“ اللہ کے  
راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۵۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس

کے سر میں کوئی تکلیف ہو“

۱۲۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

باب ۵۸۹ قولہ وَأَنْتُمْ لَا تَقْتُلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا  
تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ  
اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ

واحِدٌ۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ وَ  
أَنْتُمْ لَا تَقْتُلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ  
قَالَ تَرَكْتُ فِي التَّفَقُّهِ

باب ۵۹۰ قولہ نَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

أَوْ بِهِ آذَى مِنْ تَأْسِهِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ان سے عبدالرحمن بن اسبہانی نے بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا، ان کی مراد کو فہم مسجد سے تھی۔ ادو آپ سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ لے گئے اور جو میں (دوسرے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گے۔ تم کوئی کبریٰ نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو ایک صاع کھانا ادا پنا سرمنڈو الو دآپ احرام باندھے ہوئے تھے، تو یہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تَوَجَّهْ وَجْهَكَ عِزًّا" مستفید ہو

اسے حج کے ساتھ ملا کر۔

۱۶۳۱۔ ہم سے سعد بنہ حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمران ابی بکر نے، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ درج میں تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح (رج) کیا۔ پھر اس کے بعد قرآن نے اسے ممنوع نہیں قرار دیا اور نہ اس سے آنحضرتؐ نے روکا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی لہذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تَمَتَّعُوا بِالْعُمْرَةِ" اس باب میں کوئی مضامین نہیں

کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے معاش تلاش کرو۔

۱۶۳۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عبیدہ نے خبری انھیں عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حکاظ حنبہ اور ذوالحجاء زمانہ جاہلیت کے بازار (میلے) تھے۔ اس لیے اسلام کے بعد موسم حج میں صحابہؓ نے وہاں کا رو بار کو براسمجا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں اس باب میں کوئی مضامین نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے تلاش معاش کرو۔

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "لَنْ تَمُوتُوا بِكَرِّهَا" اور

جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں؟

ابن الاثیرؒ فرماتا ہے: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَدَّحْتُ إِلَى كَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذِهِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنِّ صِيَامٍ فَقَالَ جُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلْتُ يَتَنَاوَرُ عَلَيَّ فَخَبَّرَنِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَدْرِي أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا خُذْ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ كُلُّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ زَاخِلٍ رَأْسَكَ فَتَزَلَّتْ فِي حَامِلَةٍ كَرِهِي كَلِمَةَ عَامِلَةٍ ۝

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تَمَتَّعُوا بِالْعُمْرَةِ"

اسے حج کے ساتھ ملا کر۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ التَّمَتُّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يُنْزَلُ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَكَمْ يَنْهَى عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مَا شَاءَ ۝

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "تَمَتَّعُوا بِالْعُمْرَةِ"

اسے حج کے ساتھ ملا کر۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُمَاةٌ وَجَنَّةٌ وَدُرُ الْبَحَارِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَتَاكُمُوا أَنَّ يَتَجَرَّدُوا فِي الْوُاسِطِ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ أَنْ تَتَمَتَّعُوا فَضْلًا مِّنْ تَرَكُّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ ۝

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "لَنْ تَمُوتُوا بِكَرِّهَا"

اور جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں؟

١٦٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
كَأَنَّكَ تَمُرُّشُ وَمَنْ دَانَ رَيْبَهَا يَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِيَّةِ  
وَكُلُّهُمُ يُسْمَوْنَ الْحُصَصُ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ  
بِعِرْفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عِرْفَاتٍ لَمْ يَقِفْ بِهَا  
لَمْ يَقِفْ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَمْ أَكُنْ مِنْ  
حَيْثُ أَكَا مِنْ النَّاسِ ۖ

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُصَلِّبُ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنَا كُوفِي  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَطَوْتُ الرَّجُلَ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ  
حَلَالًا حَتَّى يُجْهَلَ بِالْحَبِجِ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ  
فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدْيُهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوْ  
الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ آتَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرِ  
إِنْ لَمْ تَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَبِجِ  
وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ  
الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ  
لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَلْقَى بَعْرَافَاتٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ  
إِلَى أَنْ يَكُونُوا الظُّلَامُ ثُمَّ لِيَذْ نَعُوْا مِنْ عَوَافَاتِ  
إِذَا أَفْضَلُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبْتَغُونَ  
بِهِ ثُمَّ لِيَذْ كَرِهُوا كَثِيرًا وَكَأْثَرُوا التَّكْسِيرَ وَ  
التَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ آفِضُوا فَإِنَّ النَّاسَ  
كَأَنَّهُمْ يُفِضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ آفِضُوا مِنْ  
حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ إِنَّ اللَّهَ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ ۝

آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بیشک اللہ بخشنے والا

بَابُ ٥٩ قَوْلُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

۱۶۳۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش اور ان کے طریقہ کی پیروی کرنے والے عرب رج کے لیے مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انھوں نے ”الحسن“ رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ ”پھر تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں“

۱۶۳۴۔ حجہ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں کرب لے خبر دی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف اس وقت تک حلال نہیں تھا جب تک وہ حج کے لیے احرام نہ باندھ لے۔ پھر جب وقوف عرفہ کے لیے جلتے تو جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہوا، اونٹ گائے یا بکری جس کی بھی وہ قربانی کر سکتا ہو (کرے) البتہ اگر وہ ہدی جہاں نہ کر سکا ہو تو اس پر ایام حج میں تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تین دن کے روزے یوم عرفہ سے پہلے پہلے پورے ہو جائے چاہئیں گلمان تین روزوں میں آخری روزہ وقوف عرفہ کے دن پڑ جائے۔ پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے بعد اسے روانہ ہونا چاہیے اور عرفہ میں قیام کرنا چاہیے۔ عصر کی نماز کے وقت سے رات کی تاریکی پھیل جانے تک۔ پھر عرفات سے روانگی ہوگی اور وہاں سے چل کر مدینہ پہنچیں گے جہاں رات گزارنی ہوگی، وہاں جتنا ہو سکے، اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور متبکیر و تہلیل بھی خوب کی جائے صبح ہونے تک۔ آخر یہاں سے بھی روانگی ہوگی۔ کیونکہ لوگ یہاں سے اسی طرح روانہ ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ان قوم دہان جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس

۵۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً وَقَدْ عَادَ ابْنُ النَّارِ

بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّرُّ رَتْنَا اثْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَقِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَادَ ابْنُ النَّارِ

۱۶۳۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ”اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔“

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ دَعَا لَكَ الْخَصَامُ وَ

قَالَ عَطَاءُ التَّسْلُ الْخِيَوَانُ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ  
قَالَ أَعْصَى الرَّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَا لَدُّ الْخِصَمِ وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دراغیا ایک وہ شدید ترین جھگڑا ہے“  
عطاء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دروہیک! حرث! ذالسل میں نسل سے مراد حیوان۔“

۱۶۳۶۔ ہم سے قیصر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا لڑے اور عبد اللہ بن ولید عدنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں

داخل ہو جاؤ گے۔ دروغی ایک بھی تم پر ان لوگوں کے حالات

پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، انھیں تنگی اور سختی

پیش آئی“ ارشاد ”قرب“ تک۔

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ

تَبَيُّكُمُ مِّثْلَهُمْ أَلْبَاسًا وَالضَّرَاءُ إِلَى

قَرِيبٍ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَطَلُّوا  
أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا مَنَّاكَ وَتَلَا  
حَتَّى يَقُولَ الرُّسُلُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ  
اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُزْرَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
فَدَعَا لَكَ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَ  
اللَّهُ مَا دَعَا اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ  
أَنَّهُ كَأَمِّنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ تَوَلَّى الْبَلَاءُ

۱۶۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ”حتیٰ اذا استیسس الرسول وطلوا انهم قد کذبوا“ (یہ کہنا کہ کذب کی) تخفیف کے ساتھ قرار دے کرتے تھے۔ آیت کا جو منہم وہ مراد لے سکتے تھے، یا۔ اس کے بعد یوں تلاوت کرنے ”حتیٰ یقول الرسول والذین امنوا معه متى نصر الله“ (اور ان نصر الله قریب) پھر میری ملاقات عروہ بن زبیر سے ہوئی تو میں نے اس قرار کا ذکر ان سے کیا، انھوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا معاذ اللہ! نہ تو کسی قسم! اللہ تعالیٰ نے رسول سے جو بھی وعدہ کیا، تو

انہیں اس کا کامل یقین ہوتا کہ ان کی وفات سے پہلے یہ مردِ مہر و پذیر ہوگا۔ البتہ انبیاء پر مصیبتیں اور آزمائشیں جب انتہا کو پہنچ جائیں تو انہیں خوف و اسگیں ہوتا کہ کب وہ لوگ انہیں جہنم لے دیں جو ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی قرأت ”وخلوا انہم قد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَعَهُمْ يُكْفَرُونَ هُمْ كُنَّا نَتَّقُهُمْ وَأَخَذُوا بِأَتْنَهُمْ قَدْ كَبَأُوا ثِقْلًا ۖ

کدّ ہوا (خال ک) تشدید کے ساتھ کرتی تھیں ۛ

**باب ۵۹۷** قَوْلِهِ تَعَالَى نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ

تَكُمُ فَاَتُوا حَرْثَكُمْ اَتَى شِئْنُو وَقَدْ مَوَا

لَا نَفْسُكُمْ اَلَا يَۤاۤءِۤىۤہ

**۵۹۷۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں

سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ

کے لیے کچھ کرتے رہو ۛ

۱۶۳۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں نضر بن شہیل نے خبری انہیں ابن عون نے خبری۔ ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو درقرآن کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ زبان پر نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ تلاوت سے فارغ ہو جاتے۔ ایک دن میں درقرآن مجید لے کر ان کے سامنے بیٹھ گیا اور انہوں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت (منکوره) پر پہنچے تو فرمایا معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا کہ فلاں فلاں چیز کے لیے نازل ہوئی تھی۔ اور پھر تلاوت کرنے لگے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ”سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو“ کے بارے میں فرمایا کہ (یہ) سمجھے سے بھی آسکتا ہے۔ اس کی روایت محمد بن یحییٰ بن سعید نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ شَمْسِي أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَاخَذَتْ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَذَرِنِي نِيْمًا أَنْزَلْتُ قُلْتُ لَا قَالَ أَنْزَلْتُ فِي كَذَا وَكَذَا لَعَنَ مَضْيَ وَعَنْ عَبْدِ الْقَمَرِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَاَتُوا حَرْثَكُمْ اَتَى شِئْنُو قَالَ يَا تَيْهَانُ فِي رَدَاكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ۛ

۱۶۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مسعود نے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستر کے لیے کوئی پیچھے سے آئیگا تو بچہ بھیجگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جہر سے چاہو ۛ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُنَيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِمِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَاءَهَا مَرْءٌ دَخَا وَهِيَ جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ فَزَلْتُ نِسَاءً لَكُمْ حَرْثٌ كُمْ فَاَتُوا حَرْثَكُمْ اَتَى شِئْنُو ۛ

**۵۹۸۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد (اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو

اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں اس سے مت روکو

کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں ۛ

**باب ۵۹۸** قَوْلِهِ وَإِذَا خَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

فَلَبَّغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْصُوهُنَّ أَنْ

يَتَكَلَّمْنَ أَرَادُوا جِهْنَ ۛ

۱۶۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر

عقدي نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

ان سے حسن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھیں جن کا پیغام میرے پاس آیا تھا اور براہیم نے بیان کیا، ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی تھی، لیکن جب عدت گزر گئی تو انہوں نے پھر ان کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس پیغام کا رکیا تو آیت نازل ہوئی کہ ”تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں۔“

الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُحْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا قَابِي مَعْقِلٍ فَتَزَلَّتْ فَلَا تَعْمَلُونَ مِنْهُنَّ أَنْ يَنْكِحَنَّ أَزْوَاجَهُنَّ ۖ

**باب ۵۹۹** قَوْلُهُ وَالَّذِينَ يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى مَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ - يَعْنُونَ يَحْتَبِنَ ۖ

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک روک رکھیں“ بے تعللوں خیر“ تک۔ یعنون بمعنی چھپیں ۖ

۱۶۴۱۔ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَنِيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ وَالَّذِينَ يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخْتُهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلَمْ تَكُنْ لَهَا أَوْ تَدَّعَاهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أَغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ ۖ

۱۶۴۱۔ ہم سے امیر بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے ابن ابی مثنیہ نے اور ان سے ابن الزبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے آیت ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں“ کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس آیت کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے اسے (مصحف میں) نہ لکھیں، یا (یہ کہا کہ) نہ رہنے دیں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے! میں (قرآن کا) کوئی حرف اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا ۖ

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا لُحَيْثُ حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شَيْبٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ثَجَابٍ وَالَّذِينَ يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْوَعْدَةُ تَعْتَدُ عَنْدهُ أَهْلُ رَوْحِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْوَلَدِ غَيْرَ حَرَامٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَخَمْسِينَ يَوْمًا ۖ وَصِيَّةٌ أَنْ شَاءَتْ سَكَتَتْ فِي وَصِيَّتِهَا

۱۶۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے ثجاب نے آیت ”اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ (یعنی چار مہینے دس دن کی) عدت تھی۔ جو شوہر کے گھر عورت کو گزار دینی ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے نکالی نہ جائیں۔ لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں)

شرافت کے ساتھ کریں۔" فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے سات مہینے اور بیس دن وصیت کے قرار دیے کہ اگر وہ اس مدت میں چاہے تو اپنے لیے وصیت کے مطابق (شہر کے گھر میں ہی) بٹھڑے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، کہ اگر ایسی عورت کہیں اور چلی جائے تو بھڑارے حق میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پس مدت کے ایام تو وہی ہیں جنہیں گزارنا ان

ضروری ہے (یعنی چار مہینے دس دن) مشیل نے مجاہد کے واسطے سے اسے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کے لیے صرف شہر کے گھر میں مدت گزارنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ گویا اب جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ "گھر سے" نکالی نہ جائیں، (لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں) عطاء نے فرمایا کہ اگر عورت چاہے تو مدت شہر کے گھر میں گزارے اور کے حق میں جو وصیت ہے اس کے مطابق وہیں قیام کرے اور اگر وہ چاہے تو دوسری جگہ بھی گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "تو کوئی گناہ

تم پر نہیں" اس باب میں جسے وہ بیویاں شرافت کے ساتھ کریں" کی وجہ سے عطاء نے فرمایا کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ اور اس نے (عورت کے لیے) سکنی کے حق کو منسوخ قرار دیا۔ اب عورت جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے، اسے سکنی دینا ضروری نہیں۔ اور محمد بن یوسف نے روایت کی، ان سے وراق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے یہی روایت۔ اور ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ ان سے عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت نے صرف شہر کے گھر میں مدت کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے مدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" وغیرہ کی روشنی میں۔

۱۶۲۳۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصاری ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اکابر انصار اس مجلس میں موجود تھے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے، میں نے وہاں سب سے بڑی حدیث کے معاملے سے متعلق عبد اللہ بن عبیدہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبد الرحمن نے فرمایا لیکن ان کے چچا (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسا نہیں کہتے تھے (محمد بن سیرین نے بیان کیا) میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ کے متعلق جھوٹ بولنے میں جرات کی ہے جو کوفہ میں ابھی موجود ہیں، ان کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب

كَانَ شَاءَتْ حَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ فَإِنْ خَرَجَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَا يَعْتَدُوا كَمَا هِيَ رَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَسَعَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اَعْتَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَكُنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَلَا نِ شَاءَتْ حَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا قَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَكَسَمَ السُّكْنَى فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنَى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَسَعَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعَتَتْ حَيْثُ شَاءَتْ يَقُولُ اللَّهُ غَيْرَ اخْرَاجَ تَحْوَةً

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عَطَاءٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَيْنَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَكَذَّبْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ فِي شَرِّ سُبْحَةِ يَنْبَغُ الْحَارِثُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَكِنْ مَعَهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ لَنْ كُذِّبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مَلِكَ بْنَ عَامِرٍ أَدُمَالِكَ بْنَ عَوْنٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ

فِي الْمَوْتِ عَنْهَا نَزَّحَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ  
لَهَا التَّخْفِيفَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النَّسَاءِ (النَّصْرِي  
بَعْدَ السُّلُولِي وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ  
أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ

میں اس مجلس سے اٹھا تو راستے میں مالک بن عامر یا (راوی کو شبہ تھا)  
مالک بن عوف سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت  
کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ  
عندہ اس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم لوگ اس پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو؟  
اسے رخصت کیوں نہیں دیتے۔ سورہ نساء قمری (سورہ طلاق) طوٹی (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب نے بیان کیا، ان سے

محمد نے کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا۔ (بغیر شک) :

**باب** قولہ حافظاً علی الصلوات  
ما صلوة الوسطی :

۶۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو۔

اور خصوصاً درمیان نماز کی :

۱۶۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان  
سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن  
سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن یزید  
نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا تھا ”ان کفار نے  
ہمیں صلوة وسطی (درمیان نماز) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِجْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِجْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى حَتَّى  
غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ بُرُودَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ  
أَجَا فَمَهْمُ شَكَّ يَحْيَى نَارًا :

مذاں کی قبروں اور گھروں کو یا ان کے پیٹوں کو، بجلی کو شک تھا، آگ سے بھرے :  
**باب** قولہ وقوموا لله قانتين  
مطيعين :

۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح  
کھڑے رہا کرو۔ قانتین، یعنی مطیعین :

۱۶۴۵۔ ہم سے مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے اسمعیل بن ابی خالد نے، ان سے حارث بن شبیل نے، ان سے  
عمرو شیبانی نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداءً اسلام  
میں) ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کر لیا کرتے تھے کوئی بھی شخص اپنے دوسرے  
بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لیے کہہ لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل  
ہوئی ”سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصاً درمیان نماز کی، اور اللہ  
کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہنا“ اس آیت کے ذریعہ ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيل  
ابن أبي خالد عن الحارث بن شبيل عن أبي  
عمرو الشيباني عن زيد بن أرقم قال كنا نتكلم  
في الصلوة يكلّم أحداً أخاه في حاجته حتى  
نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى  
وقوموا لله قانتين فأمرونا بالسكوت :

۶۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو کم پیدل  
ہی دپڑھ لیا کرو یا سواری پر۔ پھر جب تم امن میں آجاء تو

**باب** قولہ عز وجل فان خفتوا  
فوجاوا أو كنبا فاذأ أمعنوا فاذكروا



اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے بھی نہ تھے۔ ابن جریر نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) کرسیتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بسطۃ ای زیادہ و فضلہ۔ افرغ بمعنی انزل۔ ولا یؤدہ ای لا یثقلہ۔ اذنی ای اٹھائی۔ اداور ای۔ قوت کے معنی میں ہیں۔ السنۃ یعنی اوجھد (لوح) پیستہ بمعنی یغییر۔ فہمت یعنی اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ خادیۃ جہاں کوئی انیس و غم خوار نہ ہو۔ عود شہا بمعنی ابنیتہا۔ السنۃ بمعنی اونگھ۔ نفضہا بمعنی غر جہا۔ اعصار۔ ایسی تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صددا ایسی طلی جس پر کچھ اگا ہوا نہ ہو اور عکمرہ نے فرمایا کہ وابل مطر شندید۔ کو کہتے ہیں۔ طل بمعنی شبنم اور یہ نمون کے عمل کی مثال ہے پیستہ بمعنی یغییر۔

اللہ کَمَا عَلَّمُکُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔ قَالَ ابْنُ جَبْرِ کَرِیْہُ عَلَیْہُ یَقَالُ بَسْطَہُ زَیَادَۃٌ وَفَضْلٌ اَفْرَغَ اَنْزَلَ وَلَا یُؤَدُّ لَا یَثْقِلُہُ اَذْنِی اَثَقْنِی وَالْاُذُ وَالْاَیْدِ الْقُوۃُ السَّنَۃُ نَعَاسٌ یَنْسَہُ یَتَغَیَّرُ کَبُوتٌ ذَهَبَتْ جُحْتُہُ خَادِیۃٌ لَا اَرْنِیْسَ نِہْمَا عُرُوشُہَا اَبِیَّتُہُمَا السَّنَۃُ نَعَاسٌ نَنْشُرُہَا نَخْرُجُہَا اَعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَحْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَاءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَدًا اَلِیْسَ عَلَیْہِ شَمْسٌ وَقَالَ عَمْرٍو مَہْمَا اَبَلَ مَطَرٌ شَدِیْدٌ اَطْلَلَ النَّدَى وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ یَنْسَہُ یَتَغَیَّرُ۔

۱۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انہیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں گے۔ پھر جب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے ہو پہلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان کی جگہ لے لیں گے جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی ہے لیکن یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائیگا اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا اگر فرض صرف دو رکعت نماز تھی پھر دونوں جماعتیں (جنہوں نے الگ الگ امام کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی بقیہ ایک ایک رکعت ادا کریں گی۔ جبکہ امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے (اور

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ بِهَذَا الْوَقْتُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ كَمَا يُعَلُّوْا فَإِذَا صَلُّوا الْكُتِبَ مَعَهُ رَكْعَةً اِنْتَابُوا خَوْفًا مَكَانَ الَّذِينَ كَرُّوا يُصَلُّوْا وَلَا يَسْلِمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ كَرُّوا يُصَلُّوْا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِانْقِسَامِ رَكْعَةٍ بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَيَكُونَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَحَدٍ امِھْہَا أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِہَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

مذکورہ صورت بھی ممکن نہیں، تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، پیدل ہو یا سوار۔ قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ظاہر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہی بیان کی ہوں گی؛

**باب ۳۱۰** قَوْلِهِ دَاكِرِينَ يَتَوَكَّوْنَ مِنْكُمْ

وَدَاكِرُونَ أَزْوَاجًا؛

۴۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں؛

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ دَبْرِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذِهِ الْأَيَةُ الْخِي فِي الْبَقَرَةِ مَا كَذِبٌ يَنْتَوَكَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَدَاكِرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ حَرَامٍ قَدْ نَسَخَهَا الْغُرَى فَلَوْ كَلَّمْتُهَا قَالَتْ تَدْعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أَعْرِضُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ تَمَكَّانِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَوْ نَحْوَ هَذَا؛

۱۶۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی ان سے حمید ابن اسود اور زبید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سورہ بقرہ کی آیت یعنی "جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں؛ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر حرام" تک کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے آپ اسے صحیف میں نہ لکھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! یہ آیت صحیف میں ہی رہے گی، میں کسی حرف کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حمید نے بیان کیا کہ یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ کہے؛

**باب ۳۱۱** قَوْلِهِ وَلَا إِذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ

رَبِّ ارْنِي كَيْفَ يُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ؛

۴۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے، جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح جلائے گا؛"

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ آخِرُ بِلَادٍ مِنَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَدَلُّهُ فَوُثِّقَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ بِمَنْ قَلْبِي؛

۱۶۴۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ اور سعید نے، ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شک کرنے کا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق ہے۔ جب انھوں نے عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؛ ارشاد ہوا، کیا آپ کو یقین نہیں ہے؛ عرض کی ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لیے ہے کہ قلب کو اور اطمینان ہو جائے؛

**باب ۳۱۲** قَوْلِهِ آيِدُ أَحَدُكُمْ

أَنْ تَكُونَ لَهُ حَتَّةً ۖ إِلَى قَوْلِهِ

تَتَفَكَّرُونَ؛

۴۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو۔" ارشاد "تتفكرون" تک؛

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ

۱۶۴۹۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے

سنا، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ابن جریج نے کہا، اور میں نے ان کے بھائی ابوبکر بن ابی لیکہ سے سنا۔ وہ عبید بن عمر کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا کیا خیال ہے یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے؟ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو؟ سب نے کہا کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے عمر رضی اللہ عنہ بہت غصے ہو گئے اور فرمایا صاف جواب دیجیے کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المؤمنین! میرے ذہن میں اس سے متعلق کچھ چیز ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! تمہیں کھو، اور اپنے کو کمتر سمجھو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مالدار شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو پہلے تو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر شیطان کو مسلط کر دیا اور وہ معاصی میں مبتلا ہو گیا اور اس نے اس کے سارے اعمال غارت کر دیے۔

۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگوں سے لگ پٹ کر نہیں مانگتے۔

بوسلے میں الحف علی، الحم علی، اور احقاقی بالمشلہ

(سب کے معنی لگ پٹ کر مانگنے کے ہیں) کہ تمہیں تھکا دے۔

۱۶۵۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے روایت بیان کی، کہا کہ مجھے شریک بن ابی غیر نے حدیث بیان کی ان سے عطاد بن یسار اور عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے بیان کیا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور، ایک دو تھوڑے درہم دیے پھر بن مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کی تلاوت کر لو کہ: وہ لوگوں سے لگ پٹ کر نہیں مانگتے۔

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: حالانکہ اللہ نے یح کو حلال کیا اور سود کو

حرام کیا ہے، المس یعنی جنوں؟

۱۶۵۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سرقہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ کے سلسلے میں سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھ کر لوگوں کو سنایا اور اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام قرار پایا۔

يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِنِ أَبِي مُبَلَكَةَ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُبَلَكَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَوْثَرِ مَا لَا مَحَابَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ تَرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيُّهَا أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ قَالُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَقَضِيَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا لَعَلُّهُ أَوْ لَا لَعَلُّهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَلْوَئِي مِنْهَا عَنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تَعْقِرْ نَسْلَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرِيتَ مَثَلًا لَعَمْرِي قَالَ عُمَرُ أَيْ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرِي قَالَ عُمَرُ لِيَرْجُلٍ غَنِيٍّ يَتَمَلَّ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْعَاصِي سَحَىٰ آخَرَىٰ أَهْلًا لَهُ.

پوچھا کیسے عمل کی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ عمل کی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مالدار شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو پہلے تو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر شیطان کو مسلط کر دیا اور وہ معاصی میں مبتلا ہو گیا اور اس نے اس کے سارے اعمال غارت کر دیے۔

باب ۶۰۶۔ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ لِحَاقًا

يُقَالُ الْحَفَّ عَلَى وَآلَمْ عَلَى وَآخَفَافٍ

بِالْمَسْئَلَةِ فَيَسْأَلُكَ يُجِبُهُ كُورٍ

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَيْبُ بْنُ أَبِي نُمَيْرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرٍةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْبَقَرَةُ وَالْغَنَمَتَانِ وَلَا الْكَلْبَةُ وَلَا الْكَلْبَتَانِ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَأُوا أَنْ شِئْتُمْ يَحْيَىٰ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ لِحَاقًا

باب ۶۰۷۔ قَوْلُ اللَّهِ وَحَلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

الزَّيْنُ وَالْمَسَّ الْجَوْنَ

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الزَّيْنِ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

**باب ۲۱ قولہ یمحق اللہ البربادین ۵**

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّغْدِيِّ يَحْيَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ الْآخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاوُلَ فِي الْمَسْجِدِ تَحْرِمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

**باب ۲۱ قولہ فاذا نزل بحرب فاعلموا**

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَقَّارِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّغْدِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ تَرَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

**باب ۲۱ قولہ وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وان لمعدوا خير لكم لان كنتم تعلمون**

۱۶۵۴۔ وَقَالَ لَمَّا أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّغْدِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ مِنْ عَلَيْنَا تَحْرِمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

**باب ۲۱ قولہ**

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَانِي نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الزُّبَا

۱۶۰۸۔ ارشاد اللہ سو کو مٹاتا ہے۔ یعنی بمعنی مذہب

۱۶۵۲۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خریدی۔ انھیں شعبہ نے انھیں سلیمان نے ابو الغنی سے سنا، وہ مسروق کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد میں انھیں پڑھ کر سنایا، اس کے شراب کا کاروبار حرام ہو گیا

۱۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لیے (اللہ اور

اس کے رسول کی طرف سے) (فاذا نزل) بمعنی فاعلموا

۱۶۵۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو الغنی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور شراب کا کاروبار حرام ہو گیا

۱۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لیے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر ممان کر دو تو تمھارا حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"

۱۶۵۴۔ اور ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور اور اعمش نے، ان سے ابو الغنی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہیں پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت حرام ہو گئی

۱۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

"اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے"

۱۶۵۵۔ ہم سے قبیصہ بن عقیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، وہ سورہ سے متعلق تھی

## باب ۲۱۲

قَوْلِهِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ  
فَيُخْفِئُهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ  
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ۝

۶۱۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ تمہارے  
نفوس کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر  
کرو یا اسے چھپائے رکھو، بہر حال اللہ  
اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے  
چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا  
عذاب دیگا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا،

۶۵۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے نفی نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے مسکین نے حدیث بیان کی، ان سے  
شعبہ نے، ان سے خالد حذرانے، ان سے مروان اصفرنے اور  
ابن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "اور جو کچھ تمہارے نفوس کے  
اندر ہے۔ اگر تم ان کو ظاہر کرو یا چھپائے رکھو" آخر آیت تک  
منسوخ ہو گئی تھی ۝

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ  
حَدَّثَنَا مَسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ  
عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهُوَ ابْنُ  
عُمَرَ آمَنَّا قَدْ نُسَخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي  
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةُ ۝

۶۱۳

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پنجمین ایمان لائے  
اس پر جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا  
ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "امراً"  
عہد کے معنی میں ہے۔ بولتے ہیں "غفرانک" کچھ  
یعنی "آپ کی مغفرت مانگتے ہیں" کہ میں نے شک کر دیا۔

## باب ۲۱۳

قَوْلِهِ أَمِنَ الرَّسُولُ يَمَّا أَنْزَلَ  
إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ - وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ إِمْرًا عَهْدًا يَقَالُ  
غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتُكَ فَاغْفِرْ لَنَا ۝

۶۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں مروان نے  
نجدی، انھیں شعبہ نے نجدی، انھیں خالد حذرانے، انھیں  
مروان اصفرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی  
نے (مروان اصفرنے) کہا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ  
نے آیت "واتبدا واما في انفسكم او تخفوها"  
الآیہ کے متعلق فرمایا کہ اس آیت "ولا يكلف الله نفساً  
الا وسعها" نے منسوخ کر دیا ہے۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ  
رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نُسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ۝

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قَفَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ مِّمَّ بَدَّ شَقَا  
 حَقْنَةً مِّنْ شَقَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهُا  
 تَبَوَّئِي تَتَّخِذِ مَعَسَكَرًا الْمُسَوَّمِ  
 السَّيِّئِلَهُ سِيَمَاءٌ بِعَلَا مَةٍ أَوْ  
 يَصُوفَةٌ أَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّونَ  
 الْجُمُوعِ وَالْوَاحِدُ رَبِّي تَحْسَوْنَهُمْ  
 سَتَا صَلَوْنَهُمْ قَتْلًا غَزَاً وَاحِدًا  
 غَاثَ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نَزْلًا ثَوَابًا  
 وَنَحْيُونَ وَمَنْزِلٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ  
 أَنْزَلْنَاهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ  
 الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْإِمَانُ وَ  
 قَالَ ابْنُ حَبْرٍ وَحَصُورُ الْيَا فِي السَّيَاءِ  
 وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوَارِهِمْ مِنْ  
 غَضَبِهِمْ يَوْمَ مَدْيَنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
 يُخْرِجُ الْحَيَّ النَّطْفَةَ تَخْرُجُ مَيِّتَةً  
 وَتَخْرُجُ مِنْهَا الْحَيُّ إِلَّا نِكَاسًا  
 أَوَّلُ الْعُتْبَرِ وَالْعَشَى مُثَلِّ الشَّمْسِ  
 أَسَاكَ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ

يَا سَبَّ - مِنْهُ آيَاتٌ مَّحْكُمَاتٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْحَدٌ وَالْحُرَامُ  
 وَآخَرُ مُتَشَابِهَاتٍ يَهْدِي بَعْضُهُ  
 بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا  
 الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ حَبْ ذِكْرُهُ وَكَيْفَلُ  
 الرَّحْبِ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَ  
 كَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ أَهْتَدُوا وَإِنَّا أَهْدِي  
 هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ - إِنْبِعَاءُ الْفِتْنَةِ

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَفَاةٌ اور تَقِيَّةٌ ہم معنی ہیں۔ موروہ معنی برد۔ شفا  
 حفرۃ، شفا الرکیۃ درکیۃ بمعنی کنواں کی طرح  
 ہے۔ یعنی اس کا کنارہ۔ تبوی معنی تختہ معسکراً  
 المسموم یعنی جس کی کوئی علامت ہو۔ کسی طرح کی بھی علامت ہو،  
 ربیون جمع ہے واحد رَبِّی ہے۔ تحسونہم  
 ای ستاملوہم قتلاً۔ غزاً کا واحد غَاثٌ ہے۔  
 سَنَكْتُبُ ای سَنَحْفَظُ۔ نَزْلًا ای ثَوَابًا، اسے  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنی ہوئی چیز کے معنی میں بھی لیا جاسکتا  
 ہے۔ اس صورت میں ”انزلتہ“ سے مشتق ہوگا۔ مجاہدؒ  
 نے فرمایا کہ ”الخیل المسومة“ کے معنی میں کامل الخفقت  
 اور خوبصورت۔ ابن جریر نے فرمایا کہ ”حصور“ ایسا شخص  
 جو عورتوں کے پاس نہ جائے۔ عکرمہ نے فرمایا ”من خودہم“  
 یعنی جس غضب و جوش کا انھوں نے بدر کی لڑائی میں مظاہرہ کیا  
 تھا۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ ”یخرج الحی“ میں مراد نطفہ  
 ہے کہ پیچھے جان ہوتا ہے پھر اس سے ایک حیات وجود پذیر  
 ہوتی ہے۔ ”الا بکاس“ یعنی طلوع فجر۔ ”العشی“  
 یعنی سورج کا دھندلا ہوا خیال ہے کہ غروب تک (عشی کا  
 اسحاق ہوتا ہے)۔

۶۱۴ ”اس میں محکم آیتیں ہیں“

مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد محال و حرام میں ”اور دوسری  
 آیتیں متشابہ ہیں، کہ بعض آیتیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں، جیسے  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ“  
 اور دوسرے موقع پر ارشاد ہے ”وَيُجِلُّ الرَّحِيسَ  
 عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ“ اور جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
 ہے ”وَالَّذِينَ أَهْتَدُوا وَزَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ  
 بمعنی شک۔ فرقہ کی تلاش میں ہیں، یعنی آیات متشابہات میں

موشکا کا خیال کر کے ”والمراسخون“ یعنی جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔“

۱۶۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی اسیم قسری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفاس آیت کی تلاوت کی ”وہ دہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں حکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا مکمل مدارجیں اور دوسری آیتیں مشابہ ہیں، سورہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے پڑ جیتے ہیں جو مشابہ ہیں بشورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اولوا الالباب“ تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو تشریک تزل کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے دانت میں انشا نہی کی ہے، اس لیے ان سے بچتے رہو۔

۶۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں“

۱۶۹۲۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زید نے، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مولود جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیا ہوتے ہی چھرتا ہے اور جس سے وہ مولود چلتا ہے، سو امیرم اور ان کے صاحبزادے (عیسیٰ علیہا السلام) کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمھارا بچہ چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اٰفٰی اٰعٰیذُہَا بَابٌ وَذَرٰیجُہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ“ (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا)۔

۶۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ دیتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے کوئی حصہ آخرت میں نہیں۔ (لا اخلاق لہم ای لا خیر لہم الیم یعنی مولود مومح من اظام مفصل کے وزن پر)۔

۱۶۹۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ بن

المُشْتَبِہَاتِ وَالْمَرَّاسِخُونَ لَعَلَّكُمْ یَقُولُونَ اٰمَنَّا بِہِ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ اَبِیْرَاسِیْمٍ الشَّسْتَرِیُّ عَنْ ابْنِ اَبِیْ مَلِیْکَۃَ عَنِ النَّاسِیْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَذِہَ الْاٰیَۃَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْہٗ اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ ھُنَّ اَمْرُ الْکِتَابِ وَاٰخَرُ مُشْتَبٰہَاتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَنٰیْعٌ فِیَتَّبِعُوْنَ مَا شَآءَ مِنْہٗ اِتِّبَاعًا وَافْتِئَاعًا تَاوِیْلُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ اَوَّلُو الْکِتَابَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَآتِ الدِّیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا شَآءَ مِنْہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّیَ اللّٰهُ فَا خَدَّسُوْهُمُ

بَابُکَ قَوْلِہٖ وَاٰفِیْ اٰعٰیذُہَا بَابٌ وَذَرٰیجُہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسِیْبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا وَ الشَّیْطَانُ یَمْسُہُ حِیْنَ یُوْلَدُ فِیَسْتَمْلِ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّآہُ اِلَّا مَوَدَّ وَافْتَعَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُو ہُرَیْرَۃَ وَاقْرَؤْ اِنْ شِئْتُمْ وَاٰفِیْ اٰعٰیذُہَا بَابٌ وَذَرٰیجُہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بَابُکَ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَہْدِ اللّٰهِ وَاٰیْمَانِہِمْ ثَمًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمْ وَاٰخَرُہُ خَیْرٌ اِلَیْہُمْ مَّا مَوَدَّ مَوَدَّجٍ مِّنَ الْاَلَمِ وَھُوْ فِیْ مَوَدَّجٍ مَّفْعَلٍ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِثْمَالٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَّانَۃٌ عَنِ الدَّعْمِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ





کا مطالعہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے۔ جبکہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے، اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو، ”اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بَعْدَ اللّٰهِ دَیْمًا نَّجَسًا“ چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا، قسم دینی علیہ کو کھانی پڑے گی۔

۶۱۶۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف

آجاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔“ سواد یعنی درمیانہ۔

۱۶۶۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے مہر نے (ح)۔ اور محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زید بن بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور میں نے خود ان کی زبان سے یہ حدیث سنی، انھوں نے بیان کیا کہ جس مدت میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح (حدیہ کے معاہدہ کے مطابق تھی) میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا، میں شام میں تھا کہ آنحضرتؐ کو مکتوب ہرقل کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بیان کیا کہ وحیہؓ (الجبلی رضی اللہ عنہ) دو خط لائے تھے۔ اور علیم بصری کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اس کے واسطے پہنچا تھا۔ بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا، کیا ہمارے حدود سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویٰ دار ہے؟ دربار یوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ آخر مجھے قریش کے چند دوسرے افراد کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھایا گیا۔ اس نے پوچھا، تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب دربار یوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھا دیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، اس کے بعد رجحان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انھیں بناؤ کہ میں اس شخص کے متعلق تم سے کچھ سوالات کر دوں گا جو نبی ہونے کا

مَلَئَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ وَسَلَّمَ کَوْنُیْطِی النَّاسُ یَدْعُوْاھُمْ لَذَھَبٍ وَّمَا مِمْ قَوْمٌ وَّأَمْوَالُھُمْ ذَکَرٌ وَّھَا بِاللّٰہِ وَاَقْرَبُ وَاَعْلٰیھَا اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَذَکَرٌ وَّھَا فَاَعْتَرَفْتُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَلْبِیْئَةُ مَلَئَ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی الْمُدَّعٰی عَلَیْکَ :

بَابُ ۶۱۶ قُلْ یَا هٰذَا اَنْکِیْتُ تَعَالٰوْا اِلٰی

کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ لِّبَیْنِنَا وَبَیْنِکُمْ اَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰہَ سَوَآءٌ قَضٰہُ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَہِیْمُ بْنُ مُوسٰی عَنْ ہِشَامٍ عَنْ مُعَمَّرٍ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَبْرًا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرٰی قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُنَیْسَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو سَفْیَانَ مِنْ فِیْہِ اِلٰی فِیْ قَالَ اَنْطَلَقْتُ فِی الْمَدَیْنَةِ اَلْحِیَّ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ حِیَّ بِکُمْ کِتَابٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ہِرَقْلَ قَالَ وَکَانَ دِحْیَۃً الْکَلْبِیَّ حَآءَ بِہِمْ فَاَضَعُوْہُ اِلٰی عَظِیْمٍ بَصْرَیٍّ فَاَضَعُوْہُ عَظِیْمٍ بَصْرَیٍّ اِلٰی ہِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ ہِرَقْلُ قُلْ قُلْ هَلُمَّا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَضَعُوْہُ فَاَضَعُوْہُ مِنْ قَوْمِ بَیْثِ فَاَضَعُوْہُ اِلٰی ہِرَقْلَ فَاَجْلَسْنَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَتَیْکُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ فَقَالَ اَبُو سَفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْا فِیْ بَیْنِ بَیْدٍ وَاجْلَسُوا اَمَّا فِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ دَعَا بِرَجُلَانِہِ فَقَالَ قُلْ لَّھُمْ اِنِّیْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ فَاِنْ کَذَبَنِیْ فَکَذَّبُوْہُ قَالَ

دعویٰ دے رہے، اگر یہ (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) جھوٹ ہوئے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان تھا کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہو تا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ کا اڑنا فاش کر دیں تو میں (اگر محض) کے بارے میں (مزور) جھوٹ ہوتا۔

پھر مرقلی نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ کر جس نے نبی محمدؐ کا دعویٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، ان کا نسب ہم میں بہت باعزت ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ بھی بڑا تھا؟ بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں، اس نے پوچھا، تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، پوچھا، ان کی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی برتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں، بلکہ زیادتی برتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر انھیں جھوٹ دیا ہو؟ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا، تمھاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے حق میں رہی اور کبھی ہمارے حق میں، اس نے پوچھا، کبھی انھوں نے تمھارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں ان کا طرز عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد مرقلی نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں، انبیاء کا بھی یہی حال ہے، ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحبِ نسب و نسبِ عاقلان میں ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے آباء و اجداد میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا، میں اس سے

اَبُو سَفْيَانَ وَ اَنَسِمُ اللّٰهُ لَوْ كَا اَنْ تَكُوْشِرُوْا  
عَلٰى اَلْكُذِبِ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لَتَرُجِمَانِيْهِ  
سَلَهُ كَيْفَ حَسَبَهُ فَنِيْكَوْ قَالَ قُلْتُ  
هُوَ فَيِّنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ  
اَبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ  
كُنْتُ لَمْ تَعْمَلُوْهُ بِالْكُذِبِ قَبْلَ اَنْ  
تَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيْتَّبَعُهُ اَشْرَافُ  
النَّاسِ اَمْ مُضْعَفَا وَ هُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ مُضْعَفَا وَ هُمْ  
قَالَ فَيَزِيْهِ دُنْ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَا قُلْتُ  
لَا مَبْ يَزِيْهِ دُنْ قَالَ هَلْ يَزِيْدُ اَحَدٌ  
مِّمَّكُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّتَّخِلَ فَيَزِيْهِ  
سَخَطُهُ لَكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ  
تَاْتَلَسُوْا؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ  
كَانَ قِتَالُكُمْ اَيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ  
الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ سَجَالًا فَيُضَيِّبُ  
مَنَا وَ نَضِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَحْدُرُ قَالَ  
قُلْتُ لَا وَ لَحْنُ مِنْهُ فِيْ هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا  
مَنْ دَرِيْ مَا هُوَ صَانِدٌ فَيَمَّا قَالَ وَ اللّٰهُ  
مَا اَمْكُنِّيْ مِنْ كَلِمَةٍ اَوْ ذَلِيْلٍ فَيَمَّا شَدِيْعًا  
غَيْرِ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ اَحَدٌ  
قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لَتَرُجِمَانِيْهِ قُلْتُ  
لَا اَقُوْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَيُضَيِّبُكُمْ  
فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَ  
كَذَا لَيْكَ الرَّسُوْلُ تَبَيَّنَتْ فِيْ اَحْسَابِ  
قَوْمِهَا وَ سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اَبَائِهِمْ  
مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ  
مِنْ اَبَائِهِمْ مَلِكٌ قُلْتُ لَحَدٌ يَطْلُبُ  
مُلْكَهُ اَبَائِهِمْ وَ سَأَلْتُكَ عَنْ اَشْيَاعِهِمْ  
اَضْعَفَا وَ هُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ مَلِكٌ

اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے آباد و احباد میں کوئی بادشاہ گذر رہتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں میں (زیادہ) ہیں۔ یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا رہا ہے اور اس نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے دعوتِ نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ دہرایا ہو وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول دے گا۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا نہیں ہوا ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یا کمی تو تم نے بتایا کہ اضافہ ہوتا ہے ایمان کا یہی معاملہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جاتے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم نے بتایا کہ تم نے جنگ کی ہے اور تمہارے درمیان لڑائی کا نتیجہ نبوتِ نبوت رہا ہے۔ کبھی تمہارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں، انبیاء کا کبھی یہی معاملہ ہے۔ انھیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر کار انجام انھیں کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ انھوں نے تمہارے ساتھ کبھی خلاف عہد بھی معاملہ کیا تو تم نے اس سے بھی انکار کیا، انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں کرتے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمہارے یہاں اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں ایمان کیا کچھ حرقل نے پوچھا، وہ تمہیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں وہ میں نے کہا کہ نماز، زکوٰۃ، صدقہ اور پاکدامنی کا، آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی کہ ان کی بعثت ہونے والی ہے، لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں مبعوث ہوں گے، اگر مجھے ان تک پہنچ سکتے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر

مَنْعًا وَهُمْ وَهُمْ أَتَابُوا الرَّسُولَ وَسَلَّطُوا  
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّقُمُونَهُ بِالْكَذِبِ  
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتُ أَنْ  
لَمْ تَعْرِفْتُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسَدِّدُ  
الْكُذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ  
فَيَكُذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَلَّطْتُ هَلْ  
مَزِمْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ  
أَنْ مَدَّ حُلَّ فِيهِ سَخَطَةً لَمْ تَزَعَمْتُ  
أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا حَالَ لَطَمُ  
بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ وَسَلَّطْتُ هَلْ يَرِيدُونَ  
أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ  
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتَمَّ وَسَلَّطْتُ  
هَلْ تَأْتَلُمُوهُ فَزَعَمْتُ أَنَّهُمْ تَأْتَلُمُوهُ  
فَتَكُونُ الْحُزْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا  
يُنَالُ مِنْكُمْ وَتَتَأْكُونُ مِنْهُ وَكَذَلِكَ  
الرَّسُولُ يُبَيِّنُ ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ  
وَسَلَّطْتُ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ لَا  
يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَغْدِرُ وَسَلَّطْتُ  
هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتُ  
أَنْ لَمْ تَقُلْتُ كَذِبًا قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ  
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ قَبْلَهُ  
قَالَ ثُمَّ قَالَ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ يَمْ  
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْمَالِ  
وَالْعِفَافِ قَالَ إِنَّ تَبِيَّ مَا تَقُولُ فِيهِ  
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ  
خَارِجٌ وَلَمْ أَرُ أَظَنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ  
أَتَى أَعْلَمُ أَتَى أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا حَبِيبَتُ  
يَهْدِيهِ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ  
عَنْ مَدَّ مِنْهُ وَلَيْبَلَّغَنِي مَلَكُهُ مَا نَحَنُ

فَدَخَلَ قَالَ نَعَمْ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الْخَبْرُ  
 هَذَا قُلْ عَطِيفُ الرَّسُولِ وَمِنْ عَطِيفٍ مَنِ  
 اتَّبَعَ الْفُؤَادَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَذْهَبُ  
 مَبْدَعًا بَيْتَ الرَّسُولِ أَسْلَيْتُ تَسْلِيمًا وَأَسْلَيْتُ  
 كَيْفَ تَبَيَّنَ اللَّهُ أَخْبَرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُ  
 فَإِنَّ عَيْنَكَ إِذَا تَوَلَّى نِيَسْبِتِينَ وَيَا هَلْ  
 الْكَلْبُ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ كَبِينَا وَكَبِينَا  
 أَنْ لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا يَا مَسْلُومَةٌ  
 فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ قِوَاةِ الْكِتَابِ انْفَقَعَتِ الرِّحْمَانُ  
 عَيْنُهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِيرٌ بِنَا فَأَخْرَجَنَا قَالَ قُلْتُ  
 يَدْعَانِي جَنِينَ خَرَجْنَا لَعَنَ أُمِيرًا مَرَّ بِي فِي كَلْبَةٍ  
 أَنَّهُ لَيْفَافَهُ مَلِكٌ بِي الرَّحْمَنُ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا  
 بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ  
 حَتَّى أَذْهَلَ اللَّهُ عَنِّي الرَّسُولَ قَالَ الرَّحْمَنُ فَدَعَا  
 هَذَا قُلْ عَطِيفُ الرَّسُولِ فَبَعَثَهُمْ فِي دَارِهِ فَقَالَ يَا  
 مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ تَكُونُ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَادِ أَحَدُ  
 الْأَكْبَدِ وَأَنْ يَتَّبِعْتُ كَلِمَ مُلْكِكُمْ قَالَ فَاخْصُوا  
 حَيْضَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوا هَذَا  
 قَدْ غَلِقَتْ فَقَالَ عَلَى مِعْجَدٍ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ  
 إِنِّي إِنَّمَا خَشِيتُ سَيْدًا تَكُونُ عَلَى يَدَيْكُمْ فَقَدْ  
 مَا أَيْتُ مِنْكُمْ السَّنَى أَحْبَبْتُ سَجْدَ الْوَالِدِ  
 وَصَرَّوْا عَنْهُ

بَابُ الْوَلِيحِ لَنْ تَتَّوَالِ بِرَحْمَتِي  
 تَتَفَقَّوْا مِمَّا تَحْبِبُونَ إِلَى مِيهِ  
 عَلَيْهِ

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
 إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ

میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے  
 ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا مکتوب گرامی منٹوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا، اللہ رحمن  
 ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل  
 کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، اے العبد میں تحصیل اسلام  
 کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تعالیٰ  
 دہرا اجر دے گا، لیکن اگر روگردانی کی تو تمہاری رعایا کے کفر کا بار بھی تم  
 پر ہوگا اور اے اہل کتاب، ایک ایسے قول کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں  
 مشترک ہے، وہ یہ کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں، اللہ تعالیٰ  
 کے ارشاد، "اشھدوا بانا مسلمون" تک۔ جب ہرقل مکتوب گرامی پڑھ چکا  
 تو دربار میں بڑا شور و ہنگام برپا ہو گیا، اور پھر میں دربار سے باہر کر دیا گیا  
 باہر اگر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی طرف اشارہ تھا، کا معاذ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی  
 الاصفہا ہرقل بھی ان سے ڈرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو  
 گیا کہ آنحضرت غالب اگر ہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے  
 دل میں بھی ڈال دی۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں  
 کو بلایا اور انھیں ایک خاص کمرے میں جمع کیا، پھر ان سے کہا، اے معشر روم!  
 کیا تم ہمیشہ کے لیے اپنی فلاح و ہدایت چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارا ملک تمہارے  
 ہی ہاتھ میں رہے بیان کیا کہ یہ سننے ہی وہ سب وحشی جانوروں کی طرح  
 دروازے کی طرف بھاگے، دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ پھر ہرقل نے سب  
 کو اپنے پاس بلایا کہ انھیں میرے پاس لاؤ اور ان سے کہا کہ میں نے تو انھیں  
 آزما دیا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے بچتے ہو، اب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کر  
 لیا جو مجھے پسند تھی (یعنی تمہاری دین مسیحی میں بچتی تھی) چنانچہ سب درباریوں  
 نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

۶۱۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں

کو خرچ نہ کرو گے (کامل انبی کے مترجم) کو دہن پہنچ سکو گے"

ارشاد "بر علم" تلک۔

۱۶۶۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
 حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس

بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَصْحَابِي  
بِالسَّبِيحَةِ غَلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ  
بَيْرُ حَامٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْخُلُهَا وَ  
لَمْ يَكُنْ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَبِيبٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ  
لَنَا تَنَاقُلُوا الْبِرَحَ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ فَمِمَّا  
أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
لَنَا تَنَاقُلُوا الْبِرَحَ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ذَاتَ  
أَحَبِّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَامٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ  
بِاللهِ أَسْجُدُ أَبَدَهَا وَذُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُذْ ذَلِكَ مَالُ رَأْسِ  
ذَلِكَ مَالُ رَأْسِهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَاقْبَلْ  
أَسَاقِي أَنْ تَجْعَلَ لَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو  
طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو  
طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ عَ خَالِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ وَسَ وَحُمَ بْنَ عَبَّادَةَ  
ذَلِكَ مَالُ رَأْسِهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ  
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالُ رَأْسِهِ ۝  
۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ فَعَلَهَا لِحَسَنَ وَآبِي وَآنَا  
أَحَبُّ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا  
شَيْئًا ۝

باب (۶۱۹) قَوْلِهِ قُلْ فَاخْتَوُوا بِالتَّوْحِيدِ  
فَاتَّوَعَاهَا لَنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

۱۶۶۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو حُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے  
پاس انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور "بیر حام" کا  
باغ اپنی تمام جائداد میں انھیں سب سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی  
کے سامنے ہی تھا اور حضور اکرم بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کے  
شیریں اور طیب پانی کو پیتے۔ پھر جب آیت "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں  
کو خرچ نہ کرو گے (کامل) نبی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے" نازل ہوئی تو  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسٹھ اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے نبی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے  
اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال "بیر حام" ہے اور یہ اللہ کی راہ میں  
صدقہ ہے، اللہ ہی سے میں اس کے ثواب و اجر کی توقع رکھتا ہوں، پس  
یا رسول اللہ! جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں حضور اکرم نے فرمایا  
خوب یہ فانی ہی دولت تھی، یہ فانی ہی دولت تھی اور تم نے اسے اللہ کے راستے  
میں دے کر ایک اچھے مصرف میں خرچ کر دیا ہے، اچھا کچھ تم نے کہا ہے وہ  
میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے عزیز و اقرباء کو اسے دے دو۔  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ یا رسول اللہ! چنانچہ  
انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔  
عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ "ذَلِكَ مَالُ رَأْسِهِ" (رُج سے)  
بیان کیا، مجھے سچے سچے بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے  
"مال رَأْسِهِ" (رواج سے) پڑھا تھا۔

۱۶۶۸ - ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اؤ  
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسن  
اور ابی رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ میں ان دونوں حضرات سے ان کا زیادہ  
قریبی عزیز تھا، لیکن مجھے نہیں دیا۔

۶۱۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَأَبِیْ کہہ دیجئے کہ تورات لاؤ

اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔"

۱۶۶۹ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے د  
ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

اپنے قبیلہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں نے زنا کی تھی یا انھوں نے ان سے پوچھا اگر تم میں کوئی زنا کرے تو تم اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کا مزہ لاکر کے اسے مارتے پیٹتے ہیں، انھوں نے فرمایا کیا تو ریت میں رجم کا حکم نہیں موجود ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ریت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، تو ریت لاؤ اور اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔ (حب تو ریت لائی گئی) تو ان کے ایک بہت بڑے عالم نے جو انھیں تو ریت پڑھایا کرتا تھا، آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا، لیکن آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو آیت رجم پر سے ہٹا دیا اور اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے۔ پھر انھوں نے حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد نبوی کے قریب ہی، جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھک جھک جاتا تھا۔

۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو۔“

۱۶۶۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسدد نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت ”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو، کہ متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کے لیے نفع بخش ہیں کہ انھیں ذخیروں میں باندھ کر لاتے ہیں اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ بہت ہار دیں۔“

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جب تم سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ بہت ہار دیں، ورنہ خالی کہ اللہ دونوں کا مددگار تھا۔ بیان کیا کہ ہم دو جماعتیں نبو حارہ اور نبو سلہ تھے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ مِنْهُمْ وَامْرَأَةً قَدْ سَأَلْنَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بَيْنَ مَا فَا مَنُكُوا قَالُوا نَحْمِلُهَا وَنَقْرُوهَا فَقَالَ لَا تَحْدِثُوا فِي التَّوَسُّةِ الرَّجْمُ فَقَالُوا لَا نَحْبِذُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ قَالُوا يَا التَّوَسُّةِ قَالُوا هَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - فَوَضَعْنَا مِذْرَاسَهَا التَّنَائِي مِذْرَاسًا مِّنْهُمْ كَفَّاهُ عَلَى أَيْتِ الرَّجْمِ فَلَقِيقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ ذَلِكَ وَمَا دُونَ ذَلِكَ قِيلَ آيَةُ الرَّجْمِ فَتَنَزَّعَ يَدَا مِثْلَ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا أَوْدَأ ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَّا بَيْنَهُمَا فَرْجًا قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَدَرَسَتْ مَا حَيْثُمَا يَجْمَعُ عَلَيَّهَا يَقِيمُهَا الْحِجَابَةُ

بَابُ قَوْلِهِ - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاةِ سِلَ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا فِي السَّلَاةِ

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتَنَ سَلَاةً

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتَنَ سَلَاةً وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا قَالَ مَخْنُ الطَّائِفَتَانِ بِنُوحَارِثَةَ وَبِنُوسَلِمَةَ وَمَا مَنُوبُ

اور ہم پسند نہیں کرتے یہ بیان نے ایک مرتب اس طرح بیان کیا، اور ہمارے لیے کوئی مسرت کا مقام نہ تھا اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے ”در انحالیکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا۔“

۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں“

۱۶۶۲۔ ہم سے جہان بن مویٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زبیری، انھیں عمر بن زبیری، ان سے زبیری نے بیان کیا، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فجر کی دوسری رکعت کی رکوع سے سرٹھا کر یہ بددعا کی ”اے اللہ! فلاں اور فلاں (قبائل کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے یہ بددعا آپ نے سچ اللہ من حمد اور ربنا ملک الحمد کے بعد کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فانہم ظلمون“ تک۔ اس کی روایت اسحاق بن رازنہ نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۶۳۔ ہم سے مویٰ بن اہمیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوسریعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے ”سمع اللہ من حمد اللہ ربنا ملک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا بھی کی ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی رموہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! مضر والوں کو سختی کے ساتھ بھجھو“ ویکجئے اور ان میں ایسی قحط سالی لائیے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی، آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے، اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعا کرتے ”اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے، عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں یہ بددعا آپ کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ”آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں“

۲۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے“ آخر کم، آخر کم کی تائید ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو سعاد توں میں سے ایک ہے

وَقَالَ سَفِينٌ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّ فِي آتِهَا  
لَمْ تُنْزَلْ، يَقُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ  
وَلِيْمُكُمْ

یا ۲۲۲ قولہ کیں لک من الامر شیء

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
مِنَ الرَّكْعَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ  
يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا نَابِعًا  
مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ كَيْسَ لَكَ مِنَ الْخَبَرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَأَيُّكُمْ  
ظَلَمُونَ؟ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ أَوْ  
يَدْعُو لِحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَرَبَّمَا  
قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ ائِمَّ الْوَلِيِّ ائِمَّ الْوَلِيِّ  
وَسَلَّمَ بَنَ هَاشِمٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَيْحَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ  
وَطَأَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفُ  
يُحْمَرُ بِذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ  
الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لَا تَحْيَا مِنْ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ  
اللَّهُ كَيْسَ لَكَ مِنَ الْخَبَرِ شَيْءٌ الْآخِرَةُ

یا ۲۲۳ قولہ - وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ  
فِي أَحَدِكُمْ وَهُوَ تَائِبٌ أَوْ خَرِكُمْ وَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أَحَدَى الْحُسَيْنَيْنِ

## فتح یا شہادت۔

۱۶۷۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کے (پیدل دستے پر عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ پھر بہت سے مسلمانوں نے پیچھے پھرتی تھی، آیت ”اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمھارے پیچھے کی جانب سے“ میں ایسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ صحابہؓ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمھارے اوپر راحت نازل کی (یعنی غنودگی)۔“

۱۶۷۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احد کی لڑائی میں جب ہم صف بستہ کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ میری تلوار بار بار گر گئی اور میں اسے اٹھاتا۔

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو مان لیا۔ جو اس کے کہ انھیں زخم لگ چکا تھا ان میں سے جو نیک اور متقی ہیں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔“  
القرح ای الجرح استجابا وای اجابا۔ استجیب ای یحجب۔  
۶۲۶۔ لوگوں نے تمھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے۔“

۱۶۷۶۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے اور انس بن ابی طلحہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، اس وقت جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا، اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا تھا جب ابوسفیان کے دامیوں

## فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحَالِ نِيْهُرًا حُدَّ عَنْهُ ابْنُ حَبِيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُتَمَرِّضِينَ فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُوْلُ فِيْ أَخْرَاجِهِمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُنَا شَيْءٌ عَشْرَ رَحْلَةٍ

بِالْبَابِ قَوْلِهِ أَمَنَةً نِعْمًا سَاءَ

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ عَشِيْرَتُنَا النَّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافٍ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَعَلَّ سَنِيْفِيْ سَيْفُطْمِيْنُ يَدِيْ وَأَخَذَهُ وَسَيْفُطُ أَخَذَهُ

بِالْبَابِ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْبَاهُمْ الْقَدْرُ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيْمٌ الْقَدْرُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابًا يَسْتَجِيْبُ يَحْيَى بِالْبَابِ إِنَّ النَّعَاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْاِثْمَةَ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ أَرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَتَّاهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهُمَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهُمَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّعَاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ



فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَفَأَلَوْ أَحْسِنَا  
إِلَهُهُمُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ ۝

۝۱۶۴۴

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّرْحِيِّ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَخِي خَزَلٌ وَتَوَلَّى  
إِبْرَاهِيمَ حِينَ أَلْفَيْ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَ  
نِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

بَابُ قَوْلِهِ . وَلَا يَحْسِبَنَّ  
الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا أَتَاهُمُ  
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ  
كَقَوْلِكَ  
طَوَّقْتَهُ

يُطَوَّقُ ۝

۝۱۶۴۸

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ سَمِعَ أَبَا  
النَّبَّازِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ (تَا) اللَّهُ مَالًا فَلَهُ يُوَدَّرُ زَكَاةٌ  
مِثْلُ لَهُ مَالُهُ شَبَاعًا أَقْرَبُ لَهُ رَبِّبَتَانِ  
يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَأْخُذُ بِهِمَا مَتْنِيهِ  
يَعْنِي بِشِدْقَتِهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا  
كَذَلِكَ ثُمَّ قَلَّ هَذَا الْآيَةَ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ  
يَبْغُلُونَ بِمَا أَتَاهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى  
أَخْرَاجِهِ ۝

بَابُ قَوْلِهِ . وَلَسْتُمْ عَنْ مِثْلِ  
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

مسلمانوں کو موعوب کرنے کے لیے، کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے  
تھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو لیکن اس  
نے ان کا (جو ش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بوسے کہ سہارے لیے اللہ  
کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (سُبْحَانَ اللَّهِ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)

۱۶۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو الصرحی نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ  
میں ڈالا گیا تو آخری کلمہ آپ کی زبان مبارک سے یہ نکلا ”حسبی اللہ  
ونعم الوکیل“

۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل  
کرتے رہتے ہیں جو کچھ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے  
رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا  
ہے نہیں، بلکہ ان کے حق میں بہت بڑا ہے یقیناً قیامت  
کے دن انھیں طوق پہنایا جائے گا، اس مال کا جس میں بخل  
نے بخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا،  
اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

۱۶۴۸۔ محمد سے عبد اللہ بن مینر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو انسر  
سے سنا، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے  
ان کے والد نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال  
دولت دی اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو (آخرت میں) اس کا  
مال نہایت زبردستی سانپ کی صورت اختیار کرے گا جس کی آنکھوں  
کے اوپر دو نعلین ہوں گے اور وہی اس کی گردن میں مار کی طرح پہنایا  
جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبروں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں  
ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت  
کی ”اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے  
فضل سے دے رکھا ہے“ آخر آیت تک۔

۶۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم لوگ بہت سی  
دلائل و آرائی کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنہیں تم سے پہلے

کتاب بل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں،

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور انھیں اسام بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کی پشت پر ذک کا بن یا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسام بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ ابو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ یدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مناقیق) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ ہی کے لفظ ہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب سب طرح کے لوگ تھے انھیں میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی ٹاپوں سے گرد اٹھی اور مجلس والوں پر ٹہری تو عبداللہ بن ابی نے چاروں سے اپنی ناک بند کر لی اور کہنے لگا کہ ہم پر گردہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریب پہنچ گئے اور انھیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں اگر کہیں تکلیف نہ دیا گیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھے، اگر کوئی آپ کے پاس جانے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے دیرین

کر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست و گریبان تک نزبت پہنچ جاتی لیکن حضور اکرم انھیں خاموش اور ٹھنڈا کر سنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر حضور اکرم اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے حضور اکرم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ سعد تم نے نہیں سنا، ابو حباب آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذْيَ كَثِيرٍ ۚ

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْوَةُ بْنُ الذَّبْيَرِ أَنَّ أَسْمَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَذَكَّاهُ وَأَسْدَفَ أَسْمَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَأَسْمَةَ لَا يُعَوِّدُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَاذٍ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً السَّادَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِدِرَاسِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُعَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَخُذَلْ مَدْعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا خَيْرَ مَا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تَوَدُّ نِيًّا بِمِ فِي مَجْلِسِنَا أَرْجِعْ لِي دُخْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَا قُصِّصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ سَوَاحَةَ مَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَنْتَابُوا وَرَوْنِ فَلَمَّا نَزَلَ السَّبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّ بِهِمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَكُنْ تَسْمَعُ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُبَدِّدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَاذٍ قَالَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

نے عرض کی، یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ وہ حق بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ (آپ کے یہاں) تشریف لانے سے پہلے اس پر متفق ہو چکے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنائیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے۔ اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چرچا گیا ہے اور اس وجہ سے وہ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے، حضور اکرمؐ نے اسے معاف کر دیا، بخود اوصحابہؓ ہمشرکین اور اہل کتاب سے درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے منہن اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے ”اور یقیناً تم بہت سی دلا زاری کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ تمہاری احکام میں سے ہیں“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بہت سے اہل کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آتے) کے بعد پھر سے کافر بنالیں، حد کی راہ سے جو ان کے فسوس میں ہے“ آخر ایت تک۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرمؐ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے، آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار اس میں مار گئے تو عبداللہ بن ابی سہل اور اس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ ہلٹ گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپاتے ہوئے) حضور اکرمؐ سے اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے

ہیں اور چاہتے ہیں کہ حجام نہیں کٹے ہیں ان پر بھی ان کی مدح کی جائے (سو ایسے لوگوں کے لیے ہرگز خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)

۱۶۸۰- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، "انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

يَا رَسُولُ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ قَوْلَ الدِّينِ  
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ  
الْبَدِيعِ أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ أَهْلًا مِنْطَلِقًا أَهْلُ  
هَذِهِ الْبُعِيدَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيُعْصِبُونَهُ  
بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا أَجَى اللَّهُ ذَلِيلًا بِالْحَقِّ الْبَدِيعِ  
أَعْطَاكَ اللَّهُ مَشْرِقَ يَدِكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ  
فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا  
يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا  
أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيُعْصِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ مَنَ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذَى كَثِيرًا  
الْأَيَّةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ  
كَمَا أَتَوْا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنْفُسِهِمْ إِلَى الْآخِرِ  
الْأَيَّةُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَذَّلُ  
الْعَفْوُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى فِيهِمْ ذَلِيلًا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ رَأْفَتَهُ  
اللَّهُ بِهِ مَنَادِيًا كَمَا رَفَرِيئِشَ قَالَ ابْنُ أَبِي  
ابْنِ سُلَيْمٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ  
هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ بِنَا يَعْمُو الرُّسُولُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرِّسَالَةِ مَا سَلَمُوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا لَهُمْ لَا تُخْسِبَنَّ  
السَّيِّئَاتِ يَفْرَحُونَ

مَا  
أَنْتَوَابِ

١٧٨٠- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

میں منافقین پر کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرمؐ غزوے کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ واپس آتے تو اعداء بیان کرتے پہنچے اور تمہیں کھا لیتے بلکہ اس کے بھی خواہشمند رہتے کہ بجائے ان کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے، اس عمل پر جو یہ کرتے نہیں تھے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی "لَا يَجِبْنَ الَّذِينَ يَفِرُونَ" آخر آیت تک (ترجمہ گذر

وَجَالَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِ هَزْخِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَقْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَدَمُوا وَآلَيْهِ وَخَلَفُوا وَاحْتَوَاهُ أَنْ يَجْمَعُوا وَإِيَّاهُمْ يَفْعَلُوا فَتَنَزَلَتْ لَأَحْسَنَ الَّذِينَ يَفِرُونَ

۱۶۸۱۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور انھیں علقمہ بن وقاص نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے برابر سے کہا کہ رافع ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر ہر شخص کو جو اپنے کئے پر خوش ہو اور چاہتا ہو کہ جو عمل اس نے نہیں کیا ہے اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے عذاب ہوگا پھر تو ہم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا (کیونکہ آیت کے ظاہر سے یہی مفہوم ہوتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ یہ سوال کیوں اٹھاتے ہو، وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو ملایا تھا اور ان سے ایک چیز تو چھپی تھی (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انھوں نے اصل اور حقیقت کو چھپایا اور دوسری چیز بیان کر دی اس کے باوجود اس کے خواہشمند رہے کہ حضور اکرمؐ کے سوال کے جواب میں جو کچھ انھوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور اور اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تائید کی "اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا، لوگوں پر "ارشاد" جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے، اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے ابن جریر کے واسطے سے کی، ان سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھیں حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ اَنَّ اِبْنَ جُرَيْرٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اِبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبُعَايَةَ اِذَا هَبَّ يَأْسَ اِنْعَمَ اِلَى اِبْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَيْتُنِي كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُذِي وَاحْتَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِّلْعَذِيْبِيْنَ اَخْبَرُونِي فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكَ وَلِهَذَا اِنَّمَا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَنَالَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاُخْبِرُوا يَا اَيُّهَا اَخْبِرُوا بِغَيْرِهِ فَاَمَّا ذَا اَنْ قَدِمَ اسْتَحْمَدُ ذَا اِلَيْهِ بِمَا اُخْبِرُوا عَنْهُ فَيَمَّا سَأَلَهُمْ وَفَرَحُوا بِمَا اَوْفُوا مِنْ كَيْفَا يَهْمُهُمْ قَدَرُ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَ اِذَا اخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ يَفِرْحُونَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا مَا بَعَثَ عَبْدُ الرَّسَّاقُ عَنْ اِبْنِ جُرَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اِبْنِ جُرَيْرٍ اَخْبَرَ فِي اِبْنِ أَبِي نَيْكَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي اَنَسَةَ اَخْبَرَ اَنَّ مَرْوَانَ

وَالْأَرْضِ مِنْ

الْذِيَّةِ

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ سَاقَ قَدْ فَلَطَا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرَةِ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنِّي فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنَ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا أَيْتَ لِي وَلِي الْكِتَابِ ثُمَّ حَامَ فَنَوَضَّاءَ وَاسْتَنْتَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بَابُ قَوْلِهِ الْإِنِّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَ اللَّهُ قِيَامًا وَتَعُودًا وَهَلْ جُنُوبُهُمْ وَتَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ مِنْ

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُصَيْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ فُضْلَةَ بِنْتِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَا تَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَ أَفْنَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُوبَى لِمَا فُجِّلَ مِنْكُمْ التَّوَمُّ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى حَكَمَ ثُمَّ أَقْبَى سَمَاعَةً فَأَخَذَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ لِيُصَلِّيَ فَقَعَتِ فَصَنَعَتْ

کی سپیداش اور رات دن کے اول بدل میں اہل عقل کے لیے  
(بڑی نشانیاں ہیں)

۱۶۸۲- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی عمر نے خبر دی، انھیں کرب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات، اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، جبے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل مہموزہ رضی اللہ عنہا، کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (جب آپ رات کے وقت گھر میں تشریف لائے) پھر سو گئے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی تھا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف منظر کی اور یہ آیت تلاوت کی "بیشک آسمانوں اور زمین کی سپیداش اور دن رات کے اول بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں" اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور صواک کی پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں جب بال رضی اللہ عنہ نے فجر کی (اذان دی تو آپ نے دو رکعت فجر کی سنت) پڑھی اور باہر تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھا۔

۴۳۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ (یعنی وہ اہل عقل جن کا ذکر اوپر

کی آیت میں ہوا) ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی

کردوٹوں پر برابر برابرا دیکھتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی

سپیداش میں غور کرتے رہتے ہیں"

۱۶۸۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مہر بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے ان سے حمزہ بن سلیمان نے ان سے کرب بنے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کے لیے گد بچا دیا اور آپ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر جب آپ آخری رات میں بیدار ہوئے تو چہرہ مبارک پر ہاتھ پھر کر نیند کے آثار دور کرنے لگے، پھر آل عمران کی آخری آیات ختم تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ایک مشکیرے کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آکر آپ کے پیلو میں کھڑا ہو گیا،





## تَقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ :

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو اِهْيَمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ بَيْتَمَةٌ فَتَكَحَّلَهَا وَكَانَ قِمَاحًا وَقَالَ مَسَاكُمَا عَلَيْهِنَّ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَمَزَلَتْ فِيهِ وَبَنَ حِفْظُهَا أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَ شَرِيكَتُهُ فِي ذَلِكَ الْعَدْوِ وَفِي

## مَالِهِ :

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِهْيَمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ خِفْظِهَا أَلَا تَقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ فَقَالَتْ يَا بَنِي أَخِي هَلْ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ تَكُونُ فِي حُجْرٍ وَلَيْسَ لَكُمْ فِي مَالِهِمْ وَتُعْبِدُهُمْ مَا لَهَا وَحَبْلُهَا فَكَيْفَ يُدْ وَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يَقْسِطَ فِي مَدَامَ أَفَهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهَا فَخَوَّاهُ عَنْ أَنْ تَتَكَبَّرَ عَنْهُ أَنْ تَقْسِطُوا لَهُنَّ وَيُكْفُوهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصِّدَاقِ فَأَمَرُوا أَنْ تَتَكَبَّرُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهِهَا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذَا الْأَمْرِ فَإِنَّ نَزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي آيَةِ اخْرَأَى وَتَرَعِبُونَ أَنْ تَتَكَبَّرَ وَرَغِبَةُ أَحَدٍ كَعَنْ يَتِيْمَتِهِمْ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحَبَالِ قَالَتْ فَتَهْوُوا أَنْ

## کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے۔

۱۶۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی پھر انھوں نے اس سے نکاح کر لیا، اس یتیم لڑکی کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی باغ کی وجہ سے انھوں نے اس سے نکاح کیا تھا، حالانکہ دل میں اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سلسلے میں یہ نسبت نازل ہوئی کہ ”اگر انھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے“ میرا خیال ہے کہ عروہ نے بیان کیا کہ اس باغ میں اور اس کے مال میں بھی وہ یتیم لڑکی شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱۶۸۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد ”اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے“ کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے! یہی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہوا، اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس کے مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کلام لیے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر اسے دینا چاہتا ہو، جتنی دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کر سکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ایسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرمؐ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ“، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں ”وَتَرَعِبُونَ“ ان تنکحون“ سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے آپ



نے فرمایا کہ اس لیے انھیں ان یتیموں کیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال و جمال ہوں، لیکن اگر انصاف کر سکیں۔ قرآن سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہ حکم خاص طور سے اس لیے بھی ہوا کہ اگر وہ صاحب مال و جمال نہ ہوتیں تو یہی ان سے نکاح کرنا پسند کرتے۔

۶۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”الغیر شخص نادار ہو وہ مناسب

مقدار میں کھا سکتا ہے، اور جب ان کے حوالے کرنے کو قرآن پر گواہی کر لیا کرو“ آخر آیت تک۔ بدار یعنی مبادوہ۔

اعتنا یعنی اعدونا، عتاد سے اعلنا کے وزن پر۔

۱۶۸۸۔ ہم سے احق نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عمر نے خبر

دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان

سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ

لشکوہ باطل روکے رکھے، بلکہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا

ہے، کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ

اگر وہ نادار ہو تو یتیم کی پرورش اور دیکھ بھال کے بدلے میں مناسب

مقدار میں یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔

۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور

یتیم اور مسکین موجود ہوں“ آخر آیت تک۔

۱۶۸۹۔ ہم سے احمد بن حمید نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن ابی

خزری، انھیں سفیان نے، انھیں شعبان نے انھیں عکرمہ نے اور ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود

ہوں“ کے متعلق فرمایا کہ یہ حکم ہے منسوخ نہیں ہے اس کی متابعت۔

سعید بن ابی عباس رضی اللہ عنہ سے کی۔

۶۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کی

میراث کے بارے میں حکم دیتا ہے۔

۱۶۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام

نے حدیث کی کہ انھیں ابن جریر نے خبر دی۔ بیان کیا کہ مجھے ابن مسعود

رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے جاہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فقیر ہو سہل تک سیریل چل

کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے، حضور اکرم نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ مجھ

تیکھو اَعَنْ مَنْ رَجَعُوا فِيْ مَالِهِمْ وَجَمَالِهِمْ  
فِيْ نِيَّتِهِمُ النِّسَاءُ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَحْزَرِ  
رَعْنَتِهِمْ عَنْهُمْ اِذْ كُنْ قَلِيْلًا  
الْمَالِ وَالْجَمَالِ

باب ۶۳۵۔ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ

بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

فَاَسْمِعُوْا عَلَيْهِمُ الرِّبَا وَبِئْسَ اِمْرًا مَّبْعُوْدَةً اَعْتَمَدُوْا

اَعْدُوْا فَاَوْفُوا مِنَ الْعَقَاوِدِ

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

فِيْ قَوْلِهِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ

اَمَّا نَزَلَتْ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اِذَا كَانَ

فَقِيْرًا اِنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ

مَلِكِيْهِ بِمَعْرُوْفٍ

باب ۶۳۶۔ وَاِذَا حَصَرَ الْقِسْمَةُ اُولُو

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَاٰى وَالْمَسْكِيْنَ اَلرِّبَا

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمِيْدٍ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللهِ بْنُ اَلشَّجْعِيِّ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ اَلشَّيْبَانِيِّ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاِذَا حَصَرَ الْقِسْمَةُ اُولُو

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَاٰى وَالْمَسْكِيْنَ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَكَيْتُ

بِئْسَ مَوْجَعًا تَالَعَهُ سَعِيْدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب ۶۳۷۔ قَوْلُهُ يُؤْصِيْكُمْ

اللَّهُ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُوْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ مُثَنَّى

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَنِيْ سُلَيْمَةَ مَا شِئْنِيْنَ فَوَجَدَا فِيْ

اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا اَعْقِلَ فَدَعَا

برسے برشی کی کیفیت طاری ہے اس لیے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں برش میں آگیا۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کر دوں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے۔“

۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے اس مال کا اوصاح حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں۔“

۱۶۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاد نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (استاد میں والدین کا مال) بیٹے کو ملتا تھا، العبد والدین کو وصیت کرنے کا اختیار تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جیسا مناسب سمجھا اس میں نسخ کر دیا، چنانچہ اب مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور عورت کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ عورت کے کوئی اولاد ہو) لیکن اگر اس کے اولاد نہ ہو، بلکہ اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی مال کا ایک تہائی حصہ ہوگا، اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا جبکہ اولاد ہو، لیکن اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ہوگا۔

۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ۔“ (آیت، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روایت میں) لا تعصلون حصن کے معنی ہیں کہ ان پر جبر و قہر نہ کرو، جبراً یعنی گناہ، تعصلون یعنی تمسکو۔ نخلۃ یعنی مہر۔

۱۶۹۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شیبانی نے بیان کیا کہ یہ حدیث ابوالحسن سرائی نے بھی بیان کی ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی بیان کی ہے کہ آیت ”اے ایمان والو، تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور نہ انہیں اس عرض سے قید رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کا کچھ حصہ وصول کرو،“ آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں کسی کی عورت کا شوہر مر جاتا تو شوہر کے رشتہ والا اس عورت کے

بیمار فتنو مما منہ شحاً رش عانی  
فأفقت فقلت ما تأمرنی أن أفعل فی  
مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکو  
اللہ فی  
اولادکم

باب ۳۸ قولہ ولکم نصف ما  
ترک امن و احکم

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرْقَاءَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتْ  
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ  
مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ  
مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ  
لِلزَّوْجَيْنِ رِجْلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمَا  
السُّدُسُ وَالثَّلْثُ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ  
الْثَمَنَ وَالْزَّوْجَ وَالزَّوْجَ الشَّطْرَ  
وَالزَّوْجَ

باب ۳۹ قولہ لا یجوز لکم أن تكونوا  
کرها الذیة ویدکر عن ابن عباس  
تعضلوهن لا تعصلوهن وهن حویا ما فعلوا  
تمیلوا نخلۃ النخلۃ المعہر

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السَّوَّافِيُّ  
وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجِزُ لَكُمْ أَنْ تَتَرَدَّوْا  
لنِسَاءٍ كَرِهًا وَلَا تَعْصِلُوهُنَّ لَيْتَ ذَهَبُوا  
بِبَعْضِ مَا أَمْنَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانَُوا إِذَا  
مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَّاءُهُ أَحَقَّ

زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اگر انھیں میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا، یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور چاہتے تو وہ بھی کرتے، اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلہ میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جمال والدین اور قربت اور

مجھ پر مباحث اس کے لیے ہم نے وارث ٹھہرا دیے ہیں، ”الایۃ معمر نے بیان کیا کہ“ (موالی) سے مراد میت کے دلی اور وارث

ہیں، جن سے معاہدہ ہوا ہو مولیٰ الیمین کہلاتے ہیں یعنی حلیف، مولا چچا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں (غلام کو بھی جو) آزاد کر دیا گیا ہو، مولا بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور مولا، دینی مولا بھی ہوتا ہے۔

يَا مَرْأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا مِنْ وَحْدِهَا وَإِنْ شَاءَ ذَاكَ يُزَوِّجُهَا فَمِنْهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَمْلَها فَذَلِكَ هَلَاكُ الْأَيَّةِ فِي ذَلِكَ؛

يَا نِسَاءَ قَوْلِهِمْ وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مَا تَرَكَ

النَّوَالِيَانِ وَالْأَزْوَاجُ الْآيَةُ مَوَالِيَ

أَوْلِيَاءَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَدْ تَرَأَيْتُمْ كَذِبًا هُوَ

مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْخَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ

وَالْمَوْلَى الْمُسْتَعْمِلُ وَالْمَوْلَى الْمُتَقَرَّبُ وَالْمَوْلَى

لِلنَّبِيِّ وَالْمَوْلَى مَوْلَى فِي السَّيِّئِينَ؛

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُوفٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

قَالَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَدْ تَرَأَيْتُمْ كَذِبًا كَانَ

الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ

الْأَنْصَارَ رِجَالًا وَدُونَ ذُو رَحِمٍ يَلْزِمُ خَوَاتِمَ النَّبِيِّ

أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيهِمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ

وَكُلٌّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسِيتُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ

أَيُّمًا مِنْكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّقَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ

ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أَسَامَةَ إِدْرِيسَ

وَسَمِعَ إِدْرِيسَ طَلْحَةَ؛

بَلَاءُ قَوْلِهِ إِنْ شَاءَ لَا يَطْلُقُ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ فِي تَعَبِي زَيْنَةَ ذَرَّةٍ؛

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا

أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مُسْطَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

أَنَسًا فِي مَنَازِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ هَلْ نَعْنَى

۱۶۹۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ادريس نے، ان سے طلحہ بن مصروف نے ان سے سعید

بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایت میں ”کل جعلنّا

موالی“ سے مراد ورثہ ہیں اور ”والذین عاقدت ایماکم“ سے مراد یہ ہے

کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو قربت داروں کے علاوہ انصار کے وارث

مہاجرین بھی ہوتے تھے، اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کر لیا تھا پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

”کل جعلنّا موالی“ تو سب طریقہ منسوخ ہو گیا پھر بیان کیا کہ ”والذین عاقدت

ایماکم“ سے وہ لوگ مراد ہیں جو مرد، معادنت اور نصیحت کا معاہدہ رکھتے

ہوں لیکن اب ان کے لیے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا، البتہ ان کے لیے

وصیت کر سکتا ہے یہ حدیث ابواسامہ نے ادريس سے سنی اور ادريس نے طلحہ سے

۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی

ظلم نہیں کرے گا، ”مثقال ذرۃ سے“ مراد ذرہ برابر ہے۔

۱۶۹۴۔ مجھ سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمرو حفص

بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن

میسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہ رضی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا میت

کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے، حفصہ زکریا نے فرمایا کہ ہاں، کیا سورج

کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں نہیں آتی، کوئی دشواری ہوتی ہے جب اس پر بادل بھی

مذہب صحابہ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں دشواری پیش آتی ہے، جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھو گے، قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (بطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پھول کی پوجا ہوتی تھی سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار اور بقایا اہل کتاب تو سب یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم اللہ کے سوا کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیر بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے کسی کو اپنی بیوی بنا یا اور نہ بیٹا، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب ہم سب سے ہیں ہمیں پانی پلا دیجیے، انھیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ ہر ایک کی طرح نظر آئے گی بعض بعض کے ٹکڑے ٹکڑے کئے دے دیں ہر ایک چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح معاملہ کیا جائے گا یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں گے یا گنہگار تو ان کے پاس ان کا رب ایسی تہی میں آئے گا جو ان کے لیے سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمہیں کس کا انتظار رہے ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے دھجھولے نہ کھڑا تھا، خدا ہونے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور اب ہمیں اپنے رب کا انتظار رہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہی ہوں، اس پر تمام مسلمان بول بھٹکیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، دو یا تین مرتبہ یہ

فَاِذَا دُعِيَ الشَّعْبُ بِالطَّهْرِ لَا مَنُوعَ لَنَسِيْقِهِمَا  
سَحَابٍ قَالُوْا اَلَا قَالُ وَهَلْ نُنَاصِرُكَ فِي  
رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءُ نَسِيْقِهِمَا  
سَحَابٍ قَالُوْا اَلَا قَالُ الْبَيْتُ مَكَتُ عَلَيَّ  
وَسَلَّمَ مَا نُنَاصِرُكَ فِي رُؤْيَا اللّٰهِ عَزَّ  
وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِلَّا كَمَا نُنَاصِرُكَ فِي  
رُؤْيَا اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَذَّنَ  
مُوَدِّنٌ يَّسْبِغُ كُلَّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا  
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَنْهَامِ  
وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَنْتَسِبُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا الْكُفْرُ  
بَيِّنٌ لِّمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهُ بَرًّا اَوْ فَاجِرًا وَغَيْرَ  
اَهْلِ الْكِتَابِ فَيَدْعُوْا الْيَهُودَ فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ  
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيَقَالُ  
لَهُمْ كُنْتُمْ مَّا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ مَا جَبَّ وَلَا ذَلَّةٌ  
فَمَا اَتَّبَعُوْنَ فَيَقَالُ اَعْطِشْنَا رَبَّنَا فَاَسْقَيْنَا فَيَسْأَلُ  
اَلَا تَرَوْنَ فَيَجْشُرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنْهَامٍ  
يَّحْطَرُّوْنَ بَعْضُهُمْ اَبْغَمًا فَيَنْتَسِبُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يَدْعُوْا  
النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا  
نَعْبُدُ السَّيِّدِ بْنِ اللّٰهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كُنْتُمْ مَّا اتَّخَذَ  
اللّٰهُ مِنْ مَا جَبَّ وَلَا ذَلَّةٌ فَيَقَالُ لَهُمْ مَا اَتَّبَعُوْنَ  
فَكَذَّبُوْا فَيَقَالُ اَلَا ذَلَّ حَتّٰى اِذَا الْكُفْرُ بَيِّنٌ لِّمَنْ كَانَ  
يَعْبُدُ اللّٰهُ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرًا تَاهَطُّ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فِي  
اَذْنِ صُوْرَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اَوْ هُيَا فَيَقَالُ مَاذَا  
تَنْتَظَرُوْنَ تَتَّبِعُ كُلَّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ  
تَعْبُدُ قَالُوْا قَالَسْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى  
اَفْعَرَّ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ لَمْ نُنَاصِحْهُمْ وَهُمْ يَنْتَظَرُوْنَ  
رَبَّنَا اَلَمْ يَرَوْا كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ اَنَارَ مَكُودُ  
فَيَقُوْلُوْنَ لَا مُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ  
اَوْ ثَلَاثًا

۶۴۲۔ قَوْلِهِ فَلَئِنْ أَذْهَبْنَا مِنْ مَكَّةَ  
أُمَّةً نَبِيَّهَا وَجَعَلْنَا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ  
شُعْبَةً مِنَ الْخُفَّالِ وَالْخُفَّالُ وَاحِدٌ  
نَطِيسٌ نُسَوِّمُهَا حَتَّى نَعُودَ  
كَفًا قَفَا فِيهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ  
مَحَا سَعِيدًا وَ

قَوْلُهُ ۱۰۶۵

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ  
سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ لِي السَّيِّدُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْدَأْ عَلَيَّ قَتْلُ  
أَقْدَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزِلْ قَالَ فَبِئْسَ  
أَحِبٌّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ قَفْرٍ  
عَلَيْهِ سُبُورَةٌ أَلَيْسَ بِمَكْنُوتٍ  
فَلَئِنْ أَذْهَبْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ نَبِيَّهَا  
وَجَعَلْنَا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شُعْبَةً  
فَلَا ذَا عَيْنَا كَمَنْزَلٍ فَإِنْ

۶۴۳۔ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ  
عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ  
الْمَغَاطِبِ فَصَبِّحُوا وَحْبَةَ الْأَرْضِ مِنْ  
جَابِرٍ كَانَتْ الطَّوْاعِينُ الَّتِي بَيْنَا كُنُونَ  
الْبَيْتِ فِي جُمُعَتِنَا وَاحِدٌ وَفِي آسَلَمَ وَاحِدٌ  
وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كَهَانَ يُكْذَلُ  
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْخَبْرُ  
السَّخَرُ وَالطَّاعُونَ الشَّيْطَانُ وَقَالَ  
عِكْرِمَةُ الْخَبْرُ يَلْسَانُ الْخَبْرَةِ شَيْطَانُ  
وَالطَّاعُونَ أَلْكَاهُنَّ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو اس وقت کیا حال ہوگا جب  
ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر  
آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے“ الخفّال اور خفّال ایک ہی  
چیز ہے۔ ”نطیس و جوجھم کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ان کے  
چہروں کو برابر کر دیں گے اور وہ سر کے پچھلے حصے کی طرح ہمو  
جائیں گے۔ اسی سے طمس الکتاب آتا ہے یعنی اسے مٹایا۔  
سعیاً بمعنی ایذا و صحت۔

۱۶۹۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں  
سُفیان نے، انھیں سلیمان، انھیں ابراہیم نے انھیں عبیدہ نے اور  
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ  
حصہ عروین مرثہ کے واسطے سے ہے (ابو اسطر ابراہیم) کہ عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن  
پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کی، آنحضرت کو میں پڑھ کر سناؤ؟ وہ تو  
آپ پر ہی نازل ہوتا ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنا  
چاہتا ہوں چنانچہ میں نے آپ کو سورہ نساء سنانی شروع کی، جب میں  
”فَلَئِنْ أَذْهَبْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ نَبِيَّهَا“ (ترجمہ عمران کے تحت گذر چکا) پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا کہ  
”مٹھ جاؤ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا  
تم میں سے کوئی استسجاء سے آیا ہو“ صعباً بمعنی زمین کی ٹاہری  
سطح جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”طاغوت“ جن کے یہاں  
جاہلیت میں لوگ فیصلے کے لیے جاتے تھے، ایک قبیلہ حمیر میں  
تھا، ایک قبیلہ اسلم میں تھا اور ہر قبیلہ میں ایک طاغوت ہوتا  
تھا۔ یہ وہی کاہن تھے جن کے پاس شیطان مستقبل کی خبریں  
لے کر آیا کرتے تھے عربین خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ  
”الحجبت“ سے مراد سحر ہے اور ”الطاغوت“ سے شیطان۔  
اور حکمران نے فرمایا کہ ”الحجبت“ حبشی زبان میں شیطان کو کہتے  
ہیں اور ”الطاغوت“ بمعنی کاہن آتا ہے۔

۱۶۹۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام

نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
مجھ سے (اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار کم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے چند مہاجر کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا، وہ  
رگ با وضو تھے اور وہ پانی موجود تھا، اس لیے وضو کے بغیر نماز پڑھی اس  
پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایمان والو! اللہ کی اطاعت  
کرد اور رسول کی اور اپنے میں سے“ اولوالامر کی، اولوالامر  
سے مراد اہل اقتدار ہیں :

۱۶۹۷۔ ہم سے صدیق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج بن محمد نے  
خبر دی، انھیں ابن جریر نے انھیں علی بن مسلم سے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”آیت“ اللہ کی اطاعت کرد اور رسول  
کی اور اپنے میں سے اہل اقتدار کی، عبداللہ بن حذاف بن قیس بن عدی کے بارے  
میں نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک مہم پر روانہ  
کیا تھا۔

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے  
کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں  
جو ان کے آپس میں ہوں، آپ کو حکم نہ بنالیں۔“

۱۶۹۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، انھیں عمر بن خردی، انھیں زہری نے اور ان سے عروہ بن  
زہر نے بیان کیا کہ زہیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری صحابی سے مقام حرہ  
کے ایک نامے کے بارے میں نزاع ہو گیا کہ اس سے کون اپنے باغ کو پیسے  
سیخنے کا حق رکھتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہیر اپنے تمام باغ  
سیخ کر پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا، اس پر انصاری صحابی نے کہا،  
یا رسول اللہ! اس لیے کہ یہ آپ کے چھوٹی زاد بھائی ہیں، آنحضرتؐ کے  
چہرہ مبارک کا رنگ یہ سن کر بدل گیا اور آپ نے فرمایا زہیر اپنے باغ کو  
سیخے اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ نہڑین تک بھر جائے، پھر اپنے  
پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دے۔ پھر آنحضرتؐ نے انصاری کے ساتھ اپنے فیصلے  
میں رعایت رکھی تھی، لیکن اس مرتبہ آپ نے زہیر رضی اللہ عنہ کو بصاحت پورا  
حق دے دیا۔ کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی، بعضہ قدرتی تھا حضور اکرمؐ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَكَكَتُ خَدَّكَ  
لَيْسَ سَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَكَبَّرُوا  
فَقَالَ وَمَنْزُومٌ وَلَحْدٌ لِحَبِيبٍ ذَا مَاءٍ فَعَمَلُوا أَوْ هُوَ عَلَى  
غَيْرِ وَمَنْزُومٌ فَأَنزَلَ اللَّهُ مِيعَةً أَبَدَ التَّيَمُّمُ  
بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ مَنَّ اللَّهُ  
فِي الدِّينِ

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ طَلَبُوا اللَّهَ وَطَلَبُوا  
الرَّسُولَ وَذُوِيَ الْأَمْرِ مِنْهُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِي إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ :

۶۴۵۔ قَوْلِهِ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحْكِمُواكَ خِيَامًا شَجَرًا  
بَيْنَهُمْ :

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
فِي شَرْيْعٍ مِنَ الْخَرْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى  
جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ  
كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَكَوْنُ وَجْهَهُ ثُمَّ  
قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى  
يُزَجَّعَ إِلَى الْحَبْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ  
وَأَسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي مَجْرِمِ الْحُكْمِ حِينَ  
أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا



راعت ای ہاجرہ قوی۔ "موتو" یعنی جو وقت کے لیے متعین ہو۔

۶۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو، دراصل ایک اللہ نے ان کے گروہوں کے باعث انہیں الٹا پھیر دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسہم (یعنی بدوہم) ہے، غرض یعنی جماعت۔

۱۷۰۲۔ مجاہد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غزاد اور عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے ان سے عبد اللہ بن یزید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو" کے بارے میں فرمایا کہ کچھ لوگ (منافقین جو ابھرا) ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگ احد میں (موتو پر سے آپ کو چھوڑ کر) واپس چلے آئے تھے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں، ایک جماعت تو یہ کہتی تھی کہ یا رسول اللہ! ان (منافقین) سے قتال کیجئے اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ان سے قتال نہ کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے۔ نبی شات کو اس طرح دو گروہ دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دو کر دیتی ہے۔

۶۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور انہیں جب کوئی بات امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو یہ اسے پھیلاتے ہیں" (اذا عوہ یعنی) افشوه۔ یستنبطونہ ای یستخرجونہ، حبیباً یعنی کانفاً۔ "انا" یعنی غیر ذی روح چیزیں جیسے پتھر مٹی کے ڈھیلے یا اس طرح کی چیزیں مریداً ممتداً۔ "ولینکن" بتکد یعنی قطعہ۔ قیلہ اور قولہم معنی ہیں۔ طبع ای ختم۔

۶۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے۔

۱۷۰۳۔ ہم سے آدم بن ابی یاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمار کو ذکا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا، چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کے لیے سفر کر کے پہنچا

هَاجَرَتْ قَوْمِي مَوْقُوتًا مَوْقُوتًا فَتَمَّ عَلَيْهِمْ  
يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ  
فِتْنَيْنِ وَاللَّهُ أَسْكَنَهُمْ قَالَ امْنِ  
هَبَّاسِ رَ سَبَدًا هُمْ فِيهِ  
جَمَاعَةٌ

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُذَّو  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ رَوَاهُ تَائِي  
أَمَّا هَبَّاسُ بْنُ سَيِّدٍ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ أَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِتْنَتَيْنِ  
خَبَرْتُ يَقُولُ أَقْتُلُهُمْ وَزَيْنٌ يَقُولُ  
لَا فَتَنَّاكُمْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ  
وَقَالَ إِنَّمَا طَيَّبَهُ تَنَفُّي الْخَبْرَ كَمَا  
تَنَفُّي النَّاسَ  
خَبَرْتُ  
الْفِتْنَةَ

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ - وَإِذَا جَاءَهُمْ مَدْرُ  
مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ  
أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُونَهُ لِيَسْتَخْرِجُوهُ  
حَبِيبًا كَانِفًا إِلَّا أَنَا ذَا الْمَوَاتِ حَوْرًا  
أَوْ مَدْرًا وَمَا أَشْبَهُهُ مَرِيدًا مَمْتَدًا فَلْيَبْتَكَ  
قَطْعًا قَيْلًا وَكَوْلًا وَاحِدًا طَبِيعَ خَلْقِهِ  
بَانِجًا قَوْلِهِ - وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا مَعْبُورُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ آيَةُ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ  
فَرَحَلْتُ فِيهَا أَبِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ



نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ مَا جَفَعْتُمْ بِهِ أُخْرَجًا  
مِّنْ دَمٍ وَمَا نَسَخْنَا شَيْئًا

بِالْبَاطِلِ قَوْلِهِ، وَلَا تَقْتُلُوا الَّذِينَ  
إِلَيْكُمْ السَّلَامُ كُنتُمْ مُؤْمِنًا أَلَيْسَ  
وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدًا؟

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
تَقَوُّوا إِلَيْكُمْ أَلَيْسَ إِلَيْكُمْ السَّلَامُ كُنتُمْ  
مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي  
فِتْنَةٍ بَدَأَ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ  
السَّلَامُ مَلِكُكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا هَنِيمَتَهُ  
فَانْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ  
الْحَيَاةِ السَّنِيَّةِ يَذُكُّ أَعْتَمِيكَ قَالَ قَرَأَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ؟

يَا لَبَّ لَبَّ قَوْلِهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَالِجِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ  
أَمْرًا أَيْ مَرَدًّا ابْنُ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ  
فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى حَاضِرِهِمْ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ  
مَرْدًا بَنِي تَائِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَلَى قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْحُجَّادَ  
لَجَاهَدْتُ وَكَانَ أَعْنَى فَا نَزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ آیت ”اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی ہرزہ ہم سے ہے“ نازل ہوئی اور اس باب کی سب سے آخری آیت ہے اسے کسی مدبری آیت سے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کہ اگر تو تو مسلمان ہی نہیں“ ایتسلم اور اسلم  
ہم سمجھتی ہیں۔

۱۷۰۴۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کہ اگر تو تو مولیٰ ہی نہیں ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب اپنی بکریوں کا روٹ چرا رہے تھے، (ایک ہم پر جاتے ہوئے) کچھ مسلمان انھیں ملے تو انھوں نے کہا ”السلام علیکم بلین مسلمانوں نے دیکھ کر یہ کہہ فرمایا، انھیں قتل کر دیا اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی، ”ارشاد عرض الحیاۃ الدنیاء تک اس سے اشارہ انھیں بکریوں کی طرف تھا بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”السلام“ قرأت کی ہے۔

۶۵۲۔ مسلمانوں میں سے (بلا عذر گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آپ نے مروان بن حکم بن عاص کو مسجد میں دیکھا (بیان کیا کہ) پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے پیڑ میں بیٹھ گیا، انھوں نے مجھے خبر دی اور انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ آیت کھوئی ”مسلمانوں میں سے (گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے“ ابھی آنحضرتؐ آیت کھواچی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے اور عرض کی خدا گواہ ہے، یا رسول اللہ! اگر میں جہاد میں شرکت پر قادر ہوتا تو یقیناً جہاد کرتا آپ نابینا تھے اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی

آپ کی زبان میری زبان پر جتنی دشتِ وحی کی دہرے سے اس کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھ اپنی زبان کے چھٹ جانے کا اندیشہ ہر گھبراہٹ، آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی العذر" کے الفاظ میں نازل کئے یعنی جو لوگ معذور ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ (۱)

۱۷۰۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے مشعب بن حدیث، بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو آیت لایستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے وہ آیت لکھ دی۔ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی العذر" کے الفاظ نازل کئے۔

۱۷۰۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن ابی اسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نال (یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ۔ وہ اپنے ساتھ دو ات اور لوح یا پترے کو حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا لکھو۔ "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" والجاہدون فی سبیل اللہ" ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو حضور اکرمؐ کے پیچھے موجود تھے، عرض کی یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں چنانچہ وہیں اس طرح آیت نازل ہوئی "لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی العذر والجاہدون فی سبیل اللہ" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔)

۱۷۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن خیر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں عبدالحکیم نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث کے مولا مقسم نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" (سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف) جو بدر میں شریک تھے اور جنھوں نے (بلا کسی عذر کے) بدر کی لڑائی میں شرکت نہیں کی تھی۔

۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اور پیغمبرؐ کو رکھا ہے، (جب) فرشتے نفیض کرنے میں توان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے ہم اس

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَبَدَ عَلَىٰ خِيَارِ نَشَقَلَتْ عَلَىٰ حَتَّىٰ خِفْتُ أَنْ مَتَرَهُ خِيَارِ لَعَنَ سَيِّئًا عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَٰذَا أُولَىٰ الْعِذْرِ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَكْثَبَهُمَا فَأَبَىٰ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَاهَا إِلَيْهِ فَانْزَلَ اللَّهُ مَعَهُ أُولَىٰ الْعِذْرِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا مَلَا نَا خَبَاءً لَا دَعَاهُ اللَّهُ وَكَانَ الْوُحُودُ الْمَكْتُفُ فَقَالَ كَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فَدَعَا فَذَلِكَ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولَىٰ الْعِذْرِ وَالْجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح. وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِثُونَ إِلَىٰ سَبَابٍ

۲۵۳ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَنْتَقِظُ أَنْفُسَهُم مِّنَ الْأَرْضِ كَتَبَهُمْ فَأَنزَلْنَا مَسْتَضْعِفِينَ فِي الْأَرْضِ

ملک مہذبہ میں تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سر زمین وسیع  
مذہبی کفر میں ہیجرت کر جاتے۔ اَلَا یَہْدٰی

۱۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یزید المقرئ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمزہ  
وغیرہ (ابن کثیر) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمن ابوالاسود  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ اہل مدینہ (حبیب مکرم بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) نے  
کاؤر تھا۔ شام والوں کے خلاف اہل مدینہ پر مجبور کئے گئے۔ مجھے بھی لڑنے  
والی جہالت میں شریک کر لیا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا عمرو سے میں  
ملا اور انھیں اس صورت حال کی اطلاع کی، انھوں نے مجھے بڑی شدت کے  
ساتھ اس سے منع کیا اور فرمایا کہ مجھ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی  
کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی جہالت میں امانہ کا سبب بنتے تھے کہیں کوئی مجبوراً  
انھیں بھی محاذ جنگ پر آنا پڑتا تھا) پھر تریا اور وہ ساتھیوں پر جانتے تو انھیں  
لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انھیں قتل کر  
دیا جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی ”بیشک ان لوگوں کی جان  
جنتوں نے اپنے اور ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں“ آخر آیت  
تک۔ اس کی روایت لیدٹ نے اسود کے واسطے سے کی۔

۴۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بجز ان لوگوں کے جو مردوں اور  
عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں کہ وہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے ہوں  
اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں“

۱۶۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے ”الا المستضعفین“ کے سلسلے میں فرمایا کہ میری والدہ  
بھی ان لوگوں میں تھیں جنھیں اللہ نے معذور رکھا تھا۔

۴۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انھیں  
معاف کرے گا اور اللہ تو سب ہی بڑا معاف کرنے والا“ اَلَا یَہْدٰی

۱۶۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان  
کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (روکوع سے اٹھتے ہوئے)  
سمیع اللہ بن حمدہ کہا اور پھر سجدہ میں جہنم سے پہلے یہ دعا کی کہ اَللّٰہُمَّ

قَاتِلُوا اَکْثَرُ شَرِّ اَہْلِ الدِّیْنِ وَاسْبِعْہُمْ  
فِتْنًا جَدًّا وَفِیْہَا الدِّیْنَةُ

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ یَزِیدٍ الْمُقْرِئُ  
حَدَّثَنَا حَمَازٌ وَغَیْرُہٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَازٌ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلٰی اَہْلَ  
الدِّیْنِ نِیْلَہٗ بَعَثَ فَاکْتُبْتُ لِیْہِمْ تَلْفِیْثٌ یَّکُوْمُ  
مَوْلٰی یَبْرِ عِبَّاسٍ رَہْ فَاخْبَرْتُہُ فَمَآ فِیْ عَن ذَٰلِکَ  
اَشَدَّ النَّہٰی ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَنْ  
فَاَسَاطِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ کَاوُومٌ مَعَ الْمُشْرِکِیْنَ  
مِکْثَرٌ سَوَادُ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا فِی السَّہْمِ فَنِیْرٰی بِہَا  
فِیْصِیْبُ اَحَدٌ ہُمْ فِیْقُلُّہٗ اَوْ یُضْرَبُ  
فِیْقَتْلُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَنَّ الَّذِیْنَ تَوَفَّاهُمْ  
الْمَلَائِکَةُ مَلَآِیْمِیْ اَنْفُسِہِمُ الذِّیْنِ سَاوَاکَ  
الَّذِیْنَ عَن اَہْلِ

الاسود

بَابُ ۵۵ قَوْلِهِ رَاٰ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ

مِنْ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا  
یَسْتَظْعِفُوْنَ حَتّٰی تَوَلَّیْہُمْ ذُنُوبٌ سَبِیْلًا

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ  
اَنَّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ قَالَ کَانَ اَحْمَیْ مِمَّنْ  
عِنْدَ اللّٰہِ

بَابُ ۵۶ قَوْلِهِ فَسَّی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَ لَہُمْ

وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نَیْعَمٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانٌ عَنْ  
یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَہٗ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ  
نَبِیُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقْرَأُ الْعَاقَبَ  
اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لَمِیْنَ حَمِیْدًا ثُمَّ قَالَ کَبِیْرٌ

عیاش بن ابی رباح کو نکاح دیجئے۔ اے اللہ سلم بن شام کو نکاح دیجئے،  
اے اللہ ولید بن ولید کو نکاح دیجئے، اے اللہ کز و مسلمانوں کو نکاح دیجئے،  
اے اللہ قید مصر کو سخت مراد دیجئے، اے اللہ تھیں اسی قحط سالی میں  
مبتدا کیجئے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی۔

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے اس میں بھی کوئی  
مضائق نہیں کہ اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تمہاری  
ہو تو اپنے ہتھیار انا رکھو“

۱۷۱۲۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے  
خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں علی نے خبر دی، انھیں سعید  
بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”ان من  
مکہ اذی من مطر اذ کنتم مرفعی“ (ترجمہ عنوان کے تحت  
گزر چکا) کے سلسلے میں فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ آپ سے عزتوں کے باب میں  
طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تھیں ان کے بارے میں  
(وہی فتویٰ دیتا، اور وہ آیات) ابھی جو تھیں کتاب کے اذکارانِ حق  
عزرتوں کے باب میں پڑھ کر کتابی جاتی ہے“

۱۷۱۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسلمہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا، آیت ”لوگ آپ سے عزتوں کے  
باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تھیں ان کے بارے میں  
(وہی فتویٰ دیتا ہے) ارشاد ”وترغبون ان تنکحون، تک، آپ نے  
بیان کیا کہ یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر اس کی پرورش  
میں کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا وارث بھی ہو اور لڑکی اس کے مال میں بھی حصہ  
ہو، یہاں تک کہ باغ میں بھی، اب وہ شخص خود اس سے نکاح کرنا چاہے،  
کیونکہ اس سے پسند نہیں کر کسی دوسرے سے اس کا نکاح کر دے کہ وہ اس کے  
اس مال میں حصہ دار بن جائے جس میں لڑکی حصہ دار تھی اس وجہ سے اس لڑکی  
کا کسی دوسرے شخص سے وہ نکاح نہ ہونے دے تو ایسے شخص کے بارے  
میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

اَنْ يَسْعِدَ اللَّهُ نِعَمَ عِيَّاشِ بْنِ رَافِعٍ رَافِعَةَ التَّحَمِيَّ  
سَكَمَةَ بْنِ هِشَامٍ التَّحَمِيَّ الْوَلِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ  
الْمُتَضَعِّقِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ اشَدُّ  
وَدَانًا عَلَى مَقَرِّ اللَّهِ أَجْمَلَهُ سَبِينِ كَسْبِي يَوْسُفَ  
بَابُ ۶۵۵۔ وَلَكِنْ جَاءَ عَلَيْكَ إِنْ كَانَ  
يَكُونُ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْفَعِي أَنْ  
تَضَعُوا أَسْلِحَكُمْ“

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ  
أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ مَكَّةُ  
أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْفَعِي قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بُنْ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا

بَابُ ۶۵۶۔ وَتُسَفِّتُونَ فِي النِّسَاءِ  
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ وَمَا يَتْلُو  
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي نَيْسَى  
النِّسَاءِ

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ وَتُسَفِّتُونَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ  
يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ  
تَنْكَحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ  
النِّسَاءُ هُوَ وَلِيَّتُهُ وَاسْمُهَا فَاشْرَكَتْهُ  
فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْمَدَنِي فَيَرْغَبُ أَنْ  
يَنْكَحَهَا وَبَيِّنُهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا  
فَيُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرَكَتْهُ  
فَيُعْضِلُهَا فَتَذَلَّتْ

هَذَا  
الْأَمِيَّةُ

بَابُ ۶۵۷۔ وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ

طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) شقاق یعنی فساد و نزاع ہے۔ و حضرت الانفس النبی، یعنی کسی چیز کے لیے اس کی خواہش کہ جس کا اسے لالچ ہو۔ ”کاملطقتہ“ یعنی متوہ بہرہ رہے اور نہ شہرہ والی۔ نشور یعنی لہجنا۔

۱۷۱۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ہشام ابن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت ”اور کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو“ کے متعلق فرمایا کہ ایسا مرد جس کے ساتھ اس کی بیوی رہتی ہے لیکن شوہر کو اس کی طرف کوئی خاص التفات نہیں، بلکہ وہ اسے جدا کر دینا چاہتا ہے۔ اس پر عورت کہتی ہے کہ میں اپنا (نان و نفقہ) معاف کر دیتی ہوں (تم مجھے طلاق نہ دو) تو ایسی صورت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۱۷۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یقیناً منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ والد رک الاسفل سے مراد اہم کاسب سے نچلا طبقہ ہے، نفقہ یعنی سولہ۔

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے اس پر اسم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے بیان کیا کہ محمد بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر فرمایا اتفاق میں وہ جماعت مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی، اس پر اسود رحمۃ اللہ علیہ بولے ہوجان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ”منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے“ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکراتے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے اس کے بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی اوجھڑا دھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے محمد پر کھڑکی پھینکی (مجھے بلانے کے لیے) میں حاضر ہو گیا تو فرمایا کہ مجھے عبد اللہ بن مسعود کی منہ پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے، یقیناً اتفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی لیکن پھر انھوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

تَعْلِمَهَا نَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَنَاسُؤٌ وَاحْضِرَتِ الْإِنْفُسُ الشَّقَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَجْرِمُ عَلَيْهِ كَالْمَعْلُوقَةِ لِذِهِ أَيْتٌ وَلَا ذَاتُ خَافُجٍ نَشُورًا لِكُفْضَاءِ

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ أَبِي نَجْمٍ أَنَّ خَافَتْ مِنْ تَعْلِمِهَا نَشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَ الْمَرْأَةِ كَيْسٍ يَمْسُكُ كَثِيرًا مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَا فِي فِي حِلٍّ فَتَذَكُّ هَذِهِ الذَّمَّةُ فِي ذَٰلِكَ

۱۷۱۵۔ بَابُ قَوْلِهِ - إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ اسْفَلَ النَّارِ دَفْعًا سَرَبًا

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَخِي حَدَّثَنَا الْعَاشِقُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ السُّودِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْفَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حَدِيثُهُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُخْزِلَ الْبَيْقَاتُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ السُّودُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حَدَّثَ يَفْعُهُ فَإِنَّا حَبِيبَةُ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ عَجِبْتُ مِنْ حَنَكِهِ وَهَذَا عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُخْزِلَ الْبَيْقَاتُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ مَاتُوا فَنَابَ أَعْنَاهُ عَلَيْهِ هَيْهَاتَ

۶۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْغَیْبِ“  
ارشاد ”اور یونس اور یارون اور سلیمان پر“ تک۔

۱۶۱۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو  
وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر کہے۔

۱۶۱۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے صلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص  
یہ کہتا ہے کہ میں (یا یونس بن متی) سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

۶۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے  
ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کا مالک کے باب میں حکم دیتا  
ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس  
کے ایک بہن ہو تو اسے اس ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ مردوار  
ہوگا اس بہن کے کل ترکہ کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو۔ اور کلام  
اسے کہتے ہیں جس کے وارثوں میں نہ باپ نہ بہن نہ بیٹا۔ یہ لفظ  
مصدر ہے اور ”تکلمہ، النسب“ سے مشتق ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ  
نے بیان کیا کہ (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں سورہ برأت  
نازل ہوئی تھی اور سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ ”یستفتونک“ قل  
اللہ یفتیکم فی الکلمۃ“ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تفسیر سورہ مائدہ

(آیت میں) ”حرم“ کا واحد حرام ہے۔ ”فما نقضتم مینا قہم“  
یعنی بنقضتم۔ اسی کتب اللہ“ اسی جمل اللہ تو یہ یعنی محمل۔  
داڑھہ ای دولہ۔ بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت) اغربنا  
بینہم الحداد میں (اغراء یعنی میں تسلیط کے ہے۔ اور جن ای

باب ۵۹ قولہ۔ اِنَّا اَوْحٰیۤاَیْکَ اِلٰی قَوْلِہٖ  
ذٰلِکَ نَسِیْ وَہَرُوْۤنَ وَسَلِیْمُنَ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَفِیَانَ  
قَالَ حَدَّثَنَا اَلْعَمَشُ عَنْ اَبِیْ وَاثِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ  
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ رِجَالًا  
اَنْ یَّعْمَلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتٰی  
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هٰشِمٌ  
حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ  
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا  
خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتٰی فَقَدْ کَذَبَ

بَابُ قَوْلِہٖ۔ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ  
یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلِمَۃِ اِنْ اَمْرُوْۤا اَھْلَکَ  
لَیْسَ لَہٗ وَکَلٌ وَّلَہٗ اُخْتُ فَلَمَّا  
نُفِضَ مَا تَرَکَ وَہُوَ رِجَالٌ اِنْ لَّمْ  
یَکُنْ لِّہَا وَکَلٌ وَ الْکَلِمَۃُ مَن لَّوْ یُرِثُہٗ  
اَبٌ اَوْ اَبْنٌ وَّہُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ  
تَکَلَّمَ النَّسَبُ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ اَبِیْ لَا شَحَقٍ سَمِعْتُ اَبَا بَرَّآءٍ قَالَ  
اٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ بِرَاۤءِیَّةٍ وَّاٰخِرُ  
اٰیَۃٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ  
فِی الْکَلِمَۃِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## السَّائِدَةُ

حَدُّمٌ وَّاَحَدٌ مَا حَرَامٌ فِیْمَا نَقَضَہُمْ  
بِنَقْضِہُمْ اَلَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ جَعَلَ  
اللّٰہُ شُبُوْۃً مَّخْلِیۡ دَاۤئِرَۃً وَّلَہٗ  
قُلْ غَیْرُکُمُ الْاَغْرَآءُ الشَّیْطٰنُ اُجُوْدُہُنَّ

محمود بن الحسن، یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر  
 امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہو اسے لینا چاہیے اور جو  
 اس کے خلاف ہو اسے رد کر دینا چاہیے)۔ سفیان نے فرمایا  
 کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لیے قرآن میں اور کوئی  
 قرآن سخت نہیں کہ ”لستم علی شیء حتی تقبوا التوراة والانجیل  
 وما انزل الیکم من ربکم“، مجمعة یعنی مجامعة ”من احیاھا یعنی  
 جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام  
 انسانوں کو زندگی بخشی۔ شرعہ و معاشرا یعنی سبیل و سنت۔“  
 ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آج میں نے تمہارے لیے  
 دین کو کامل کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجمعة بمعنی  
 مجامعة۔

۱۶۱۹۔ حدیثی محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث  
 بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان  
 سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ یوں یوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ  
 لوگ ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں کہ اگر سوائے یہاں وہ نازل ہوئی ہوتی  
 تو ہم وحسب دن وہ نازل ہوئی ہوتی، اس دن خوش منیا کرتے عمر رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا، میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کہاں اور کب نازل ہوئی  
 تھی، اور جب عوف کے دن نازل ہوئی تو حضور اکرم کہاں متفریف رکھتے تھے  
 خدا گواہ ہے، ہم اس وقت میلان عوف میں تھے سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے  
 کہ وہ مجھ کا دن تھا یا نہیں۔ آج میں نے تمہارے لیے دین کامل کر دیا۔“

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مہجرتم کو پانی نہ ملے تو پیکر مٹی  
 سے تمیم کر لیا کرو“ تمیم یعنی تھکوا۔ (اسی سے آتا ہے)۔ امین  
 یعنی حامدین، اہمت اور تمیمت ایک معنی میں ہے۔ ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”لستم ہمسوھن، الاتی و خلعت بہن  
 اور الافضاء“ سب کے معنی ہم بستر پر کرنے کے ہیں۔

۱۶۲۰۔ سہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن تاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر  
 میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مقام سبیلہ لایا

محمود بن الحسن، یعنی امین، قرآن  
 امین علی کل کتاب قبلہ قال سفیان  
 ما فی القرآن ایہ اشدد علی  
 من لستم علی شیء حتی تقبوا  
 التوراة والانجیل وما انزل  
 الیکم من ربکم مجمعة من احیایا  
 یعنی من حرم قتلھا الا بحقی حی السامیہ  
 جیمہ شریعة و معاشرا سبیلہ و سنتہ  
 بالاول قولہ۔ الیوم اکملت لکم  
 دینکم و قال ابن عباس مجمعة  
 متباعہ۔

۱۶۱۹۔ حدیثی محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث  
 حدیث سفیان عن قیس عن طارق بن شہاب  
 قالوا لعمرو لعمرو انکم تقرءون ایہ  
 لکم نزلت فیما لا یخون ناکھا عبدا فقال عمرو  
 ای فی لا علم حیث انزلت و آیت انزلت و  
 آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث  
 انزلت یوم عرفة و انا و اللہ بعرفة  
 قال سفیان و اشک کان یوم الجمعة ام لا  
 الیوم اکملت لکم دینکم

بالاول قولہ فلم تجدوا ماء فتیمموا  
 صغیرا طمیا تيمموا تعمدوا امین  
 عاہل من امنت و تيممت واحد و قال  
 ابن عباس لستم و کسوهن و اللاتی  
 دخلن دھن و الا فضاء و الکاح

۱۶۲۰۔ حدیثی اسماعیل قال حدیثی مالک  
 عن عبد الرحمن بن انیسیم عن ابیہ عن عائشہ  
 زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا  
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض

اَسْأَلُكَ حَتَّىٰ اِفَاكُنَا بِالْبَيْدَا اَيَا ذِيَادِ الْجَبِشِ اَنْفَطَعَ عَقْدٌ  
فِي قَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ  
وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَكِنَّهُ عَلَى مَا يَدْعُو وَلَكِنَّ مَعَهُ مَا  
فَاتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا لَا تَدْرِي مَا صَنَعَتْ  
عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
بِالنَّاسِ وَلَكِنَّهُ عَلَى مَا يَدْعُو وَلَكِنَّ مَعَهُ مَا فَجَاءَ أَبُو  
بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَحَ رَأْسُهُ  
عَلَى خِفَتَيْ قَدَامٍ فَقَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَكِنَّهُ عَلَى مَا يَدْعُو وَلَكِنَّ مَعَهُ  
مَا فَاتَى النَّاسُ فَقَالَ تَبِعْنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ  
أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ بَطْحَتِي بَيْدَةً فِي حَاضِرَتِي وَلَا يَنْفَعُنِي  
مِنَ النَّعْرِ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى خِفَتَيْ قَدَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ  
عَلَى غَيْرِهَا فَاَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّمِيمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ  
حُصَيْنٍ مَا هِيَ يَا ذُلَّ بَدَلْتُكُمْ يَا أَلِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا  
الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ مَحْتَكٌ ۝

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
زُهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَأَنْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ مِنْ  
النَّاسِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ لِي بِالْبَيْدَا وَنَحْنُ إِذَا اخْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ  
بَنَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ  
فَتَحَنَّنَ أَسَدٌ فِي حَضْرَتِي سَاعَةً أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ  
لَتَكْزِي لَتَكْزِي شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتُ النَّاسَ فِي  
لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الْمَرْثِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَفْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبَقَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ  
فَالْتَمَسَ الْمَاءَ فَامْرَأَتُهُ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ بَارَكَ  
اللَّهُ لَنَا فِيكُمْ يَا أَلِ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَكُمْ ۝

ذات الجبش تک پہنچے تو میرا ہار کم ہو گیا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اسے تلاش کر دینے کے لیے وہیں قیام کیا اور عابری نے بھی آپ  
کے ساتھ قیام کیا، وہاں کہیں پانی نہیں تھا، اور صحابہ کے ساتھ بھی پانی نہیں  
تھا۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ملاحظہ نہیں  
فرماتے، عائشہ نے کیا کر رکھا ہے اور حضور اکرم کو یہیں ٹھہرا لیا اور ہمیں بھی  
ہالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے پاس ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ  
امیر سے یہاں، آئے حضور اکرم سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو گئے  
تھے۔ اور کہنے لگے، تم نے آنحضرت کو اور سب لوگوں کو روک لیا، حالانکہ یہاں  
کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے ساتھ پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
سنا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ  
کو منظور تھا مجھے کہا سنا اور مجھ سے میری کولکھ میں کچھ کے لٹکائے میں  
نے صرف اس خیال سے حرکت نہیں کی کہ حضور اکرم میری ران پر مبارک رکھے  
ہوئے تھے۔ پھر حضور اکرم اٹھے اور صبح تک کہیں پانی کا نام و نشان نہیں  
مٹھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیم کی آیت نازل کی، تو اسید بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ آل ابی بکر یہ تھا دی کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے  
وہ اور ڈالٹھا یا جس پر میں سوار تھی تو بار اسی کے نیچے مل گیا۔

۱۷۲۱- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن دسب  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے کہ میرا مقام بید میں کم ہو گیا تھا، ہم مدینہ واپس آ رہے تھے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے وہیں اپنی سواری روک دی اور اتر گئے۔ پھر حضور اکرم سر  
مبارک میری گود میں رکھ کر سو رہے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اتر آ گئے اور  
میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر فرمایا کہ ایک ہمارے لیے تم نے حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا ہے لیکن حضور اکرم کے آرام کے خیال سے  
میں بے حس و حرکت بیٹھی رہی، حالانکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارنے سے  
مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ پھر حضور اکرم بید ہوئے اور صبح کا وقت ہوا اور  
پانی کی تلاش ہوئی لیکن کہیں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ اسی وقت یہ آیت  
نازل ہوئی اسید بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا، آل ابی بکر تمھیں اللہ تعالیٰ نے  
لوگوں کے لیے باعث برکت بنایا ہے لہذا تم لوگوں کے لیے باعث خیر و برکت ہو۔



بِأَمْرٍ قَوْلِهِ - فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ

فَقَاتِلْهُ إِنَّمَا هُمَا قَاعِدٌ وَنَدٌ

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اسْرَاقِيلُ عَنْ  
عَمَارِ بْنِ طَارِقٍ ابْنِ شَهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ  
قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ الْمُقَدَّادِ حَدَّثَنَا شَيْخِي حَمْدَانُ ابْنُ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَضْرِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عَمَارِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ الْمُقَدَّادُ فَيُحَرِّكُ بَدْرًا رَسُولُ اللَّهِ  
إِنَّمَا لَكَ مَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو اسْرَاقِيلَ  
لِيُؤْمِنُوا فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلْهُ إِنَّمَا  
هُمَا قَاعِدٌ وَنَدٌ وَلَكِنْ آمِنٌ وَخَيْرٌ  
مَعَكَ فَكَاتَبَهُ سُرَّعًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
مَلَائِكَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ وَكَفَّ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عَمَارِ بْنِ طَارِقٍ أَنَّ  
الْمُقَدَّادَ قَالَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ مَلَائِكَةُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ إِنَّمَا هَذَا اللَّهُ نَبِيٌّ

مُجَابِرُونَ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ وَاسْعَوْنَ

فِي الدَّرَسِ مِنْ فِسَادٍ أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَمْلِكُوا

إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَمْلِكُوا مِنَ الْأَرْضِ

الْمَارِكَةِ يَكْفُرُ بِهِ

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شَيْخُ سُلَيْمَانَ أَبُو حَازِمٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّكَ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عَمْرِ  
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَفَعَلُوا وَ  
قَالُوا قَدْ أَفَادَتْ بَعْهَا الْخَلْفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى  
أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ سَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ

۶۲۳- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو آپ خود اور آپ کے خداوند

چلے جائیں اور آپ دونوں لرٹھکھڑکیں۔ تم تو یہاں سے ٹپکتے ہیں“

۱۶۲۲- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسراقیل نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے عمارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے اور اسراقیل نے ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے  
قریب موجود تھا۔ ح۔ اور مجھ سے حمدان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے الشعبی نے حدیث بیان کی، ان سے  
سفیان نے، ان سے عمارق نے، ان سے طارق نے اور ان سے عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر مقداد بن اسود رضی  
اللہ عنہ نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہ جو نبی اللہ  
نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ”آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور  
آپ دونوں لرٹھکھڑکیں تم تو یہاں سے ٹپکتے کہ نہیں“ بلکہ آپ (مخاطب پر)  
تشریف لے چلے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی  
اس گفتگو سے مسرت ہوئی اور روایت نے روایت کی، ان سے سفیان نے،  
ان سے عمارق نے، ان سے طارق نے کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا۔

۶۲۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ سے

ڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی

سزا ایسی ہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں“

، ارشاد ”اور ینفوا من الارض“، ایک، اللہ تعالیٰ سے محاربہ جنگ

اس کا انکار کرنا ہے“

۱۶۲۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان  
ابو رجاء ابو قتلابہ کے مولا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو قتلابہ نے کہ وہ  
وامیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قیامت کے  
مسائل پر لوگ بحث کر رہے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ سے پہلے خلفاء  
راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ پھر عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ابو قتلابہ  
کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا عبد اللہ بن زید،  
آپ کی کیا رائے ہے یا لویں کہا کہ ابو قتلابہ آپ کی کیا رائے ہے میں نے کہا کہ مجھ

قُلْتُ مَا عَنِتُّ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ  
 إِلَّا سَهْلٌ سَأَلْتُ فِي بَيْتِ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا  
 كَيْفَ يَرْتَفِعُ أَفْخَارُ بَابِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنِتَّةٌ حَدَّثَنَا أَنَّهُ بَكَدَا  
 وَكَذَا قُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ أَنَّهُ قَالَ قَدِيمٌ قَوْمٌ  
 عَلَى السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةٌ فَقَالُوا  
 فَلَا اسْتَوْحَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذَا  
 نَعْمَ لَنَا تَحْرِمُ فَأُخْرِجُوا مِنْهَا فَأُخْرِجُوا مِنْ  
 الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا  
 مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَابِهَا وَاسْتَصَحَّوْا وَمَاتُوا  
 عَلَى الدَّارِ عِي فَقَتَلُوهُ وَإِطْرَدُوا النَّعَمَ  
 فَمَا يَسْتَبْطِئُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ  
 وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَرَجُوا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ فَتَهْمِي قَالَ حَدَّثَنَا  
 يَحْيَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَقَالَ يَا هَلْ كَانَ  
 إِشْكُكُمْ لَنْ تَزَالُوا يَجْتَرِدُونَ مَا أَبْقَى هَذَا  
 فِيكُمْ وَ مِثْلُ هَذَا

۱۸۵

باب ۱۸۵ قولہ . وَالْخُرُوجُ قِصَاصٌ :

۱۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
 الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَبَتْ  
 الرُّبِيْعَةُ وَهِيَ عَمَةٌ أَنَسٍ مِنْ مَالِكِ ثِيَابَةً  
 كَارِيَةً مِنْ الزَّهْمَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْعِصَامَ فَأَتَوْا  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمَّ أَنَسُ  
 بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكُسِرَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كَيْتَابُ اللَّهِ  
 الْقِصَاصُ فَزَمِنِي الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الزَّمْنَ فَقَالَ رَسُولُ

تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو سوا  
 اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا ناحق کسی کو  
 قتل کیا ہو، یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑا ہو یا اس پر عیسیت نے کہا کہ تم  
 سے انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی ابونکیر نے کہا کہ مجھ سے  
 بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد انھوں نے  
 سے کہا کہ میں اس سرزمین (مدینہ) کی آب و ہوا سواغنی نہیں آئی، انھوں نے  
 ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ  
 چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو کہیں ان کے مرض کا یہی علاج  
 تھا چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب  
 پیا جس سے انھیں صحت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے حضور اکرم کے  
 خیر و اہم کو بچلے قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگنے لگے۔ اب ایسے  
 لوگوں سے بدلہ لینے میں کیا تامل ہو سکتا تھا، انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا،  
 اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور اکرم کو خوفزدہ کرنا چاہا۔  
 عیسیت نے اس پر کہا، سبحان اللہ! میں نے کہا کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟  
 انھوں نے کہا کہ یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی لیکن  
 آپ کو یہ حدیث، زیادہ بہتر طریقہ پر یاد ہے، اب وہاں نے بیان کیا کہ عیسیت نے کہا  
 اے اہل شام! جب تک تمہارے یہاں ابونکیر یا ان جیسے عالم موجود رہیں،  
 تمہارے یہاں ہمیشہ خیر و بھلائی رہے گی۔

۱۸۴۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور زمر میں قصاص ہے“

۱۸۴۴ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں فزاری نے خبر دی۔  
 انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع رضی اللہ عنہ  
 نے جو انس رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیٹی تھی، انصاری کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت  
 توڑ دیئے، لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے بھی قصاص (بدلہ) کا حکم دیا یا انس بن  
 مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہذا کی قسم،  
 ان کا دانت توڑا جانا چاہیئے حضور اکرم نے فرمایا، انس، لیکن کتاب اللہ  
 کا حکم قصاص ہی کا ہے پھر لڑکی والے رضی ہو گئے اور دیت (مالی صورت میں  
 بدلہ) لینا منظور کر لیا۔ اس حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے بندے

ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے۔

۶۶۶۔ اے رسولِ رحمت! اللہ علیہ وسلم، پہنچا دیجئے جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا۔

۱۶۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص مجھ سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا لیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ”اے پیغمبر! جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ لوگوں تک پہنچا دیجئے۔“

۶۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔“

۱۶۲۶۔ ہم سے علی بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت ”اللہم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا“ کسی کو اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ نہیں، خدا کی قسم، اے خدا کی قسم، (جو قسم بلا کسی ارادہ کے زبان پر آ جاتی ہے)۔

۱۶۲۷۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قسم کے لغوہ کا حکم نازل کر دیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب اگر اس کے (یعنی جس کے لیے قسم کھا رکھی تھی) سودا دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کرتا ہوں، جو بہتر ہوگا۔

۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہیں حرام نہ کرو۔“

مَنْ آتَى اللَّهَ عَدِيْبَهُ وَسَلَّمَ أَنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَاسَّعَ عَلَيْهِ اللَّهُ رَحْمَةً ۖ  
بِأَنَّ قَوْلَهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا  
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ مَنْ هَذَا تَكَ أَنْ مُحَمَّدًا أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۚ

بِأَنَّ قَوْلَهُ ۚ لَا يُؤْخَذُ كُمْ اللَّهُ  
يَا لِلْعَوْنِ ۖ أَيُّهَا كُمْ ۚ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ۖ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ۖ لَا يُؤْخَذُ كُمْ اللَّهُ يَا لِلْعَوْنِ ۖ أَيُّهَا نِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ ۚ وَاللَّهُ وَبَلَى ۚ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ ۖ أَنَّ أَبَا هَا كَانَ لَا يَجْتَنُّ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَقَسَاةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ۖ لَا أَسْرَى عَلَيَّهَا خَيْرًا مِنْهَا ۖ قَبِلْتُ رُخْصَةً مِنَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ ۖ

بِأَنَّ قَوْلَهُ ۚ لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ۚ

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا هَمْدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا  
تَحْتَ ذَا أُمِّ الْيَاسْمِينِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْنَا وَسَلَّمَدَلَيْسَ  
مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَحْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ  
ذَلِكَ فَخَفَصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ تَتَذَوَّجَ  
الْمَرْءُ لَا بِالنِّسَاءِ ثُمَّ قَدْ نَأَى يَتَاهَا الَّذِينَ  
أَمْسُوا لَا تَحَرِّمُوا حَتَّى يَلْتِمَا  
أَحَلَّ اللَّهُ

لَكُمْ:

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ  
وَالذُّنُوبُ وَالْأَسْرَارُ رَجَحُوا مِنْ  
عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَلَا تَدْرِي الْقَدَاحُ يَفْتَسِمُونَ بِهَا فِي  
الْمُؤْمَرِ وَالنَّصَبِ أَنْصَابٌ يَتَذَوِّجُونَ  
عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزُّلْمُ الْقَدَحُ لَا رَيْسَ  
لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَسْرَارِ وَالْإِسْتِغْثَارُ  
أَنْ يُجْبِلَ الْقَدَاحُ فَإِنْ تَمَثَّلَ أَنْفَعِي وَإِنْ  
أَمَرْتَهُ فَعَلَّ مَا تَأْمَرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْعِدَّةَ أَحْمَ  
أَعْلَمَ مَا يَضُرُّهُمْ يَنْتَفِسِمُونَ بِهَا وَفَعَلَتْ  
مِنْهُ قَسَمَتِ وَالْقَسْمُ الْمَصْدَرُ

۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا...  
عُمَرُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ قَالَ  
يَقُولُ تَحَرُّمُ الْخَمْرِ وَإِنْ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ  
لُحْمَتُهُ أَشْرَبَ لِمَا فِيهَا شَرَابُ الْغَيْبِ

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا...  
عَلِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيٍّ قَالَ قَالَ  
أَسْرُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ وَضِيئَتِكُمْ  
هَذَا الَّذِي تَسْمُونَهُ أَنْفُسُنَا كَأَنِّي لَأَخَذْتُ  
أَسْعَى أَبَا طَلْحَةَ وَخَلَدًا وَخَلَدًا نَأَى جَاءَ رَجُلٌ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ نے  
مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا  
کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض  
کی کہ ہم اپنے کو خستی کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضرتؐ نے ہمیں اس سے روک دیا  
(کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت  
سے کچھ (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متوکی جو  
بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اے ایمان والو! اپنے  
اپنے اور اپنی پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے جائز کر دی ہیں“

۶۶۹ - اسحاقی کا ارشاد ”شراب اور بھڑا اور بیت اور پانسے

تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام۔“ ابن عباس رضی اللہ

تفرمایا کہ ”لا زلام“ سے مراد وہ تیر ہیں جن سے وہ اپنے معاملات

میں خال نکالتے تھے۔ ”نصب“ بیت اللہ کے چاروں طرف

وہ کھڑے کئے ہوئے پتھر تھے جن پر وہ قربانی کیا کرتے تھے وہ سب

صاحب نے فرمایا کہ ”زلم“ وہ تیر ہیں جن کے پر نہیں ہڑا کرتے،

ازلام کا واحد ہے۔ ”استقسام“ یعنی پانسا، چھینکا کہ اس میں

ممانعت آجائے تو رک جائیں اور اگر حکم آجائے تو حکم کے مطابق

عمل کریں، تیروں پر انھوں نے مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے

تھے اور انھیں سے خال نکالا کرتا تھے۔ ”استقسام سے (لازم)

فعلت کے وزن پر قسمت ہے اور قسم مصدر ہے۔

۱۴۲۹ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے

خبر دی، ان سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

ناصح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب

کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی،

لیکن انگری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۱۴۳۰ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، الا سے ابن عدی نے حدیث

بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ مختاری ”فیض“ کھجور سے تیار شدہ

شراب کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تمہ نے

فیض رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا رہا تھا اور طلحہ (اور

فلاں کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا، نہیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جا چکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان شراب کے مشکوں کو ہار دو۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

۱۷۳۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ انھیں عمرو بنہ اور ان سے جابر بنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں بہت سے صحابہ نے صبح صبح ہی شراب پی اور اس دن وہ سب حضرات شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔

۱۷۳۲۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ اور ابن ادريس نے خبر دی، انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے، اما بعد، اے لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انکو، کھجور، شہد، گہوں اور جوسے، اور شراب ہر وہ مشروب ہے جو قتل کو نازل کر دے۔

۱۷۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک

کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں“ ارشاد ”واللہ یحب المحسنین“ تک۔

۱۷۴۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ حرمت نازل ہونے کے بعد جو شراب بہائی گئی تھی وہ فیض تھی (اما بخاری رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا) اور مجھ سے محمد بن ابوالنعمان کے حوالہ سے اس امانہ کے ساتھ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں صحابہ کی ایک جماعت کو ابوطحیر رضی اللہ عنہ کے گھر شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی آنحضرت نے من دی کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کرنا شروع کیا۔ ابوطحیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابراہر جا کے دیکھو یہ آؤ نہ کسی ہے بیان کیا کہ میں باہر آیا۔ اور آؤں صاف طریقے سے سن کے اندر گیا) اور کہا کہ یہ ایک منادی ہے اور اعلان کر رہا ہے کہ ”خبردار ہر جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے“ یہ سنتے ہی انھوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اور شراب بہاؤ۔ بیان کیا کہ مدینہ کی گھول میں شراب بہنے

فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبْرُ فَقَالُوا وَمَا ذَلِكَ قَالَ حَرِّمَتْ الْخُمْرُ قَالُوا أَهَرِقُ هَذَا الْقَيْدَلُ يَا نَسْرُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ:

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ النَّاسُ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرُ فَقَتَلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شَهْدًا ذَٰلِكَ قَبْلَ خَرَبِيهَا:

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْفِيُّ أَخْبَرَنَا عِيْسَى وَابْنُ اِذْرِيسَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مَنبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَعْدَ اِيْمَانِ النَّاسِ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعَيْبِ وَالشُّمْرِ وَالْفَسْلِ وَالْخَطِيْئَةِ وَالشَّعْبِ وَالْخُمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْلُهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَىٰ قَوْلِهِ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ:

۱۷۴۰۔ كَذَلِكَ قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخُمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتْ الْفَضِيضَةُ وَمَرَادُ فِي مَحَدِّدٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخُمْرِ فَأَمْرًا مَرَدِيًّا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرُجْ فَأَنْطَرُ صَاحِلَةَ الصَّوْتِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا أَمْرًا يَأْتِيَانِي أَلَا إِنَّ الْخُمْرَ قَدْ حَرِّمَتْ فَقَالَ لِي إِذَا هَبْ فَأَهَيَّيْنَهَا قَالَ فَخَبَرْتُ فِي سَكِّ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَأَنْتُ خَمَرُهُمْ يَوْمَئِذٍ أَنْفَضِيْنَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَتَلَ قَوْمٌ وَهِيَ

مکی۔ بیان کیا کہ ان دنوں فتنہ شرابِ استقامت ہوتی تھی بعض لوگوں نے شراب کر جو اس طرح بہتے دیکھا تو کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انہیں قتل کر دیا گیا ہے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر ان چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں“

۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر

ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔“

۱۷۳۴۔ ہم سے منذر بن ولید بن عبد الرحمن جارودی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے دلیسا خطبہ بھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تمہیں کچھ اور روئے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم کے صحابہ نے اپنے چہرے چھپائے یا وجود مضبوط کے ان کے رونے کی آواز سنائے دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقع پر پوچھا، میرے والد کو ان میں بہ حضور اکرم نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں“ اس کی روایت نصر اور روح بن عبادہ نے شعبہ کے واسطے سے کی

۱۷۳۵۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکاتِ سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص بول پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے، کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہوگی ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔“

۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ نے نبیہ کو شرف کیا ہے

کہ سائبہ کو اور زہیرہ کو اور زہامی کو“ واذ قال اللہ ”اے

قال معنی میں یقول کے ہے اور ”اذ“ یہاں زندہ ہے۔

”الماتۃ“ اصل میں مفعولہ (معمودۃ) کے معنی میں ہے،

فِي بُعْدِهِمْ قَالَ فَإِنَّ لِلَّهِ لَكُنَّ  
عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا  
مَكِيلًا  
جَنَاحَ خَيْمًا  
طَعِيمًا

بَابُ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ  
إِنْ تُبَدِّلْكُمْ نَسْأَلُكُمْ

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ خُطْبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ تَوَعَّلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَكَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَنَقَلَ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهْمُ حَيْنٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَتَى قَالَ فَلَكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ نَسْأَلُكُمْ رَوَاهُ النَّفَرِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو النُّفَرِيِّ حَدَّثَنَا الْقَعْقَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّفَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُوَيْرِثَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْزَامَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنَ أَجِدَ يَقُولُ الرَّجُلُ نَعِيدُ مَا فَتَهُ آتَيْتَ مَا تَسْأَلُ فَإِنَّ لِلَّهِ فِيمُوحٍ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ نَسْأَلُكُمْ

حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا

بَابُ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ نَجْوَى  
وَسَائِيَةٍ وَلَا وَصِيْلَةٍ وَلَا حَامٍ  
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذْ هَمْنَا  
صَلَّةَ الْمَاءِ إِذْ أَصْلَحْنَا مَعْقُولَةَ

كَعِيشَةِ ثَمَارِضِيَّةٍ وَ تَطْلِيْقَةِ يَأْتِيَةٍ  
وَالْمَعْنَى مِيْلَهُمَا مَجْمَعًا مِنْ خَدْرِ يُقَالُ  
سَادَ فِي مَيْدَانِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَتَوَفَاكَ  
مُهْتَكًا :

جیسے عیشہؓ راضیہؓ اور تطلیقہؓ بائرنہیں ہے اور الفت کے  
اعتبار سے معنی یہ ہیں کہ خیر کے ساتھ اس خوراک کا ذخیرہ وہ  
جمع کرے اسی سے بولتے ہیں مادی میانی۔ اور ابن عباس رضی اللہ  
عنه نے فرمایا کہ متوفیک کے معنی ہیں مہتک۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُنْتَعَمُ دَرُّهَا  
لِلطَّوْغِغِيَّتِ فَلَمْ يَحْلِبْهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالنَّسَائِبَةُ  
كَانُوا يَسْتَبِوْنَهَا لِذَلِكَ تَحْمِلُ عَلَيْهِمَا  
شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ  
الْحَذَنِيَّ يَجْبُرُ قَضِيْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ  
سَلَبَ السَّوْأَتِيبَ وَأَوَّلَ مِثْلَةِ النَّفْثَةِ الْبُسْكُ  
تُجْبَرُ فِي أَوَّلِ نَتَاجِ الزَّيْدِ ثُمَّ تَنْشِي بَعْدَ بَانِي  
وَالأَوَّلُ يَسْتَبِوْنَهُمْ لَطَوِغِغِيَّتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ  
إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذِكْرٌ وَالْحَامُ  
فَحْلُ الزَّيْدِ يَضْرِبُ الصُّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَفَى  
ضَرَابَتُهُ وَدَعَوْهُ لِلطَّوْغِغِيَّتِ وَأَعْقُوهُ مِنْ  
الْحَمْلِ فَلَمْ يَحْمِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَتَسْمُوهُ الْحَامِي  
وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُجْبَرُ كَهَذَا قَالَ وَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْوُهُ وَرَأَى ابْنَ الْهَادِ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ  
بْنُ أَبِي بَقْرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْدِيُّ مَا فِي  
حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

۱۴۳۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے اور ان سے ابن شہاب  
نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ”بحیرہ“ اس اونٹنی کو کہتے تھے۔  
جس کا دودھ بڑوں کے لیے وقف کر دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو  
دوہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا۔ اور ”سائبہ“ اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے  
دویناؤں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس سے باربرداری وغیرہ کا کوئی  
کا کو لینے تھے۔ بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمر بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی کو جہنم  
میں گھسیٹ رہا تھا اس نے سب سے پہلے ساثرہ کی رسم نکالی تھی اور ”وسیدہ“  
اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ  
مادہ ہی جنتی، اسے بھی وہ دویناؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے لیکن اسی موت  
میں جبکہ وہ تواتر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی بچہ نہ ہوتا۔  
اور ”حامی“ نراونٹ کی ایک قسم تو اس سے اونٹنی کے بچے کی پیدائش کی  
تعداد اہل عرب متروک کر لیتے تھے اور جب وہ مقرر تعداد پوری ہو جاتی تو اسے  
دویناؤں کے لیے چھوڑ دیتے، اسے باربرداری وغیرہ کی بھی چھٹی مل جاتی  
لہذا اس پر کسی قسم کا بوجھ نہ لایا جاتا۔ اس کا نام ”دہ حامی“ رکھتے تھے اور  
ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے  
سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ انھوں نے زہری سے یہ تفصیلات بیان کیں۔  
سعید بن مسیب نے بیان کیا، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا۔ اور  
اس کی روایت ابن الہباد نے کی، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے سعید بن  
مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا۔ مجھ سے محمد بن ابی یعقوب اور ابو عبد اللہ کوفی نے حدیث بیان کی،  
ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی،  
ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ







اور دہی مینہ برساتا ہے، اور دہی جانتا ہے کہ رحول میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا۔

۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اس پر بھی قائل ہے کہ تمہارے ادھر کوئی عذاب مسطط کر دے، تمہارے ادھر سے“  
آخر آیت تک۔ یہ لکھ ہی نہ پڑھ سکتا، التباس سے مشتق ہے یہ لکھ سوا  
ای نہ پڑھ سکتا، شیعا یعنی فرقہ فاضلؑ

۱۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے حبیب! یہ آیت ”قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم“ (ترجمہ اور پرکڑھکا)، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، (اے اللہ!) میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ چھرا نازل ہوئی، ”او من تحت الجبلم“ (آنحضرتؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) ”اولیسکم شیعا ویزیق بعضکم باس بعض“ یہ آپؐ نے فرمایا کہ راسان ہے۔ پہلی دو دستور نزل کے مقابلے میں۔

۶۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ” (جو لوگ ایمان لائے) اور اچھولنے

اپنے ایمان کو ظلم سے محفوظ نہیں کیا،

۱۴۴۱ھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ”ولم یلبسوا ایماہم بظلم“ نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا، ہم میں کون ہوگا جس کا دامن ظلم سے پاک ہوگا۔ اس پر ایت اتری ”بیشک شرک ظلم عظیم ہے“

۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور لوئیں اور لوط کو اور ان میں سے

ہر کوہم نے جہان و اول بر فضیلت دی تھی ۔

۱۶۲۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالم نے بیان کیا کہ مجھ سے تمہارے بنی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے پوچھیں بنی مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر نہ تھے۔

۱۶۴۳۔ ہم سے آدم بن ابی اباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

مُنَزَّلُ الْغَيْثِ وَعَلَيْهِ مَا فِي الْأَرْضِ حَامٍ وَمَا تَدْرِي  
نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ  
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

بَابُ قَوْلِهِ - قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ  
يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ  
يَبْسُطَ إِلَيْكُمْ مِّنْ أَلْفِ تَابٍ يَلْبِسُوا  
عَيْنُهُمْ شُيْعًا فَذُوقُوا

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْثَانِ حَدَّثَنَا شَاهِدُ بْنُ مُنِيرٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ  
هَذِهِ آيَةُ نَزَلَ هُوَالِقُ دِرْعِي عَلَى أَنْ يَبْعَثَ  
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ بِكَسَلِ شَيْعَا دِيَّانٍ بَعْضُكُمْ  
بِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذِهِ آيَةُ أَنْ هَذَا السُّرَةُ

بَابُ قَوْلِهِ - وَلَمْ يَلْبِسُوا

إِنَّمَا نَهَدُ بِظُلْمٍ

١٦٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَمَا نَذَلْتُ وَلَهُمْ يَكْسُوُوا  
إِيَّاهُمْ يُظْلَمُ قَالَ أَحْمَدُ وَآسِيَاءُ لَهُمْ يَطْلُمُ  
فَنَذَلْتُ إِنَّ الشُّرُكَ لَطُلُمُ عَظْمُهُ

بَابُ قَوْلِهِ . وَيُؤَسِّسُ وَلَوْ طَاوَدَ

كَلَّا فَضِلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
مُحَمَّدَ بْنَ حَدَّادٍ شَأْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُنْبِئُنِي لِعَبْدٍ أَنْ  
يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَبِي سَعْدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

بیان کی، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی کہ کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔  
۶۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ

نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلیے،

۱۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے سلیمان احول نے خبر دی، انھیں مجاہد نے خبر دی کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورہ ص میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر آپ نے آیت، ”وَدْعَبْنَا“ سے فقہ اہم اقتہ ”تک تلاوت کی اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لیے انھوں سے کہا گیا ہے) زید بن ہارون، محمد بن عبد الوہاب بن یوسف نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے ہیں جنھیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر گھروالے کل جائز ہو گئے“ نے حرام کر دیئے تھے اور لگائے اور بکری میں سے ہونے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں، آخر آیت تک، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”کل ذی ظفر“ سے مراد اونٹ اور خرگوش ہیں۔ ”الحواشی“ یعنی اونٹنی، اور دوسرے صاحب نے فرمایا کہ ”صادوا“ کے معنی ہیں کہ وہ یہودی ہو گئے، لیکن ”صدنا“ کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے توبہ کی، اس سے عائد، تا تب کے معنی ہیں آتا ہے۔

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی حبیب نے کہ عطاء نے بیان کیا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا اللہ یہودیوں کو سمجھے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کر دی تو اس کا تیل نکال کر اسے بچنے اور کھانے لگے، اور ابوجہم نے بیان کیا، ان سے عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے حدیث بیان کی، انھیں عطاء نے لکھا

أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ۖ  
باب ۱۷۴۹ قَوْلُهُ ۚ وَلَيْفَ الَّذِينَ هَذَا أَسْلَمُ فِيمَا سَمِعُوا قَتْلَهُ ۖ

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ بْنُ مَرْثُئٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلِيمُ بْنُ الْحَوْلِ أَنَّ جَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِيهَا سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فِيمَا سَمِعُوا قَتْلَهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ أَوْ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَحُمَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَمْعَلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ قَبَايِدَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهَذَا

باب ۱۷۴۵ قَوْلُهُ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا مِمَّا كُلُّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَمًا عَلَيْهِمْ شَحُومُهُمَا الْأَيُّمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ ذِي ظُفْرٍ الْبَعِيزُ وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعُودَةُ قَالَ غَزِيذُ هَادُوا مَسَارِدًا هَيُّوْذًا أَوْ أَمَا قَوْلُهُ هَدْنَا فَتَبْنَا هَادِيًا تَابِينَ ۖ

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا اللَّهَ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شَحُومَهَا حَبَلَوْهُ نَذَابًا عَوْرًا فَكَلُّوها وَقَالَ أَبُو هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ كَتَبَ الْاِمَامُ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ ۱۸ قَوْلُهُ - وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ  
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ -

۱۶۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عُمَرَ عَنْ أَبِي ذَاتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَا أَحَدًا أَعْيِدُ مِنَ اللَّهِ وَلَيْزَ لَكَ حَرَمٌ  
الْفَوَاحِشُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءٌ أَحَبُّ  
إِلَيْهِ الْمَذْحِ مِنَ اللَّهِ وَلَيْزَ لَكَ مَذْحٌ نَفْسُهُ  
قُلْتُ سَمَوْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ  
مَا نَعَمْ قَالَ نَعَمْ وَكَيْلٌ حَنِيطٌ وَحَيْطٌ  
بِهِ قُبُلًا جَمْعٌ قَبِيلٌ وَالْمَعْنَى أَنَّ مَثْرُوبٌ  
لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُحْرٌ  
كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَدَسَنَتُهُ وَهُوَ بَاطِلٌ  
فَهُوَ زُحْرٌ وَحُرْتُ حَبْرٌ حَرَامٌ وَ  
كُلُّ مَسْنُونٍ فَهُوَ حَبْرٌ مَحْجُورٌ وَ  
الْحَبْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلدَّخْلِ  
مِنَ الْخَبْلِ حَبْرٌ وَيُقَالُ لِلْحَقْلِ حَبْرٌ  
وَحَبْرٌ وَ أَمَّا الْحَبْرُ فَمَوْضِعٌ لَشُعُودٍ وَمَا  
حَبْرٌ عَلَى مَنْ لَا يَفْهَمُ حَبْرًا وَمِنْهُمْ جَعِلَ الْبَيْتُ حَبْرًا  
فَكَانَ مَشْنَقًا مِنْ حَبْرٍ قَبِيلٌ مِنَ الْقَوْلِ وَأَمَّا حَبْرٌ لِيَا مَرْءَ

بَابُ ۱۸ قَوْلُهُ هَلُمَّ شُعْبَةَ كَذَلِكَ  
أَهْلُ الْحَبَارِ هَلُمَّ لِلْوَحِيدِ وَ  
الِدُ شَيْنٌ وَالْحَبِيبُ -

۱۶۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَمَّارٌ حَدَّثَنَا أَبُو زَعْنَبٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَبُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا سَأَلَ النَّاسُ أَمِنْ مَنْ  
عَلَيْهَا فَإِنَّكَ حَمِيمٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا

تھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے -  
۶۸۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور بے حیائوں کے آپس بھی رجحان،  
(خواہ) وہ علانیہ ہوں۔ اور (خواہ) پوشیدہ۔

۱۶۴۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عمرو نے، ان سے ابو ذائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائوں کو حرام  
قرار دیا خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ  
اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی سب سے اعلیٰ و بڑھ کر  
بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟  
انھوں نے بیان کیا کہ ہاں میں نے پوچھا، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں۔ "وکیل" بمعنی حنیط اور وہ ذات کہ  
کوئی چیز اس کے حدود علم و احاطہ سے باہر نہ ہو۔ "قبیل" قبیل کی جمع ہے مفہوم  
یہ ہے کہ عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، ایک ایک "زخرف القول" ہر  
اس چیز کو کہیں جسے آپ خوبصورتی اور لہجہ پرتی کر کے پیش کریں، حالانکہ وہ  
باطل اور بے بنیاد ہو تو اسے کہیں گے "زخرف" اور "حدیث مجر" یعنی حرام،  
ہر ممنوع چیز کو جو کہہ سکتے ہیں، مجر کے معنی میں عسارت پر بھی "مجر" کا اطلاق  
آتا ہے گھوڑی کو بھی مجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی مجر کہتے ہیں اور "حجی" بھی مجر  
"مجر" بھی خود کی ہستی کا بھی نام تھا، ہر ممنوع علاقہ قبر کہلاتا ہے خطیم کو بھی اسی  
وجہ سے کہتے ہیں گویا وہ ممنوع کے مفہوم کو یاد کرتا ہے جیسے قبیل، مقتول کے۔ اور  
"مجر البہار" ایک مقام کا نام ہے۔

۶۸۲- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَأَبِیْ كَتَبْتُمْ بَنی كُ" اپنے گواہوں کو یاد  
"صلی اللہ علیہ وسلم" کے محاورہ میں واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے  
آتا ہے۔

۱۶۴۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ حدیث  
بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زہرہ نے حدیث بیان کی  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اس وقت تک قیامت نہ برپا ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع  
نہ ہوئے جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا  
جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ

لَمْ تَكُنْ أَصْنَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ

رکھتا ہو۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُحُبُ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا لِحَدَّثِ تَطْلُعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ امْتَدَّ أَجْعُونَ وَذَلِكَ جُنْدٌ لَا يَفْقَهُ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ قَرَأَ الْآيَةَ ۖ

۱۴۳۸۔ محمد سے اسحاق نے حدیث سیال کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہوئے گا جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا اور لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہر گاہ جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا، پھر آیت کی تلاوت کی۔

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَيَاثُ الْمَالِ الْمُفْتَدِينَ فِي الدُّعَا وَفِي غَيْرِهِ عَقُودُ الْكُفْرِ وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمُ الْفَتْحُ الْفَتْحُ مِنْ أَفْتَرِ بَيْنِنَا أَفْتَرِ بَيْنِنَا نَتَّقُنَا رَفَعْنَا أَنْجَسَتْ أَنْجَسَتْ مُشَبَّرُ خُشْرَانِ أَسَى أَحْزَنُ نَاسٍ خُشْرَانِ وَحَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَجِّدَ يَخْضَعَانِ أَحَدُ الْخُضَافِ مِنْ دَرَقِ الْخُجَسَاتِ كَيْوَلَتَانِ السُّورَقِ يَخْضَعَانِ الْوَرَقِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ سَوَاهِمَا كِنَانِيَّةٌ عَنْ فَرْجِيهِمَا وَمَنَاعُ إِلَى حَيْثُ هَاهُنَا إِلَى الْفَيَاقَةِ وَالْحَيْثُ هُنَا الْعَرَبُ مِنْ سَاعَةِ إِلَى مَا لَا يَجْصِي عَنْ دَهَالِ الرَّيَاشِ وَالرَّيَاشِ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ النَّبَاسِ تَبَيَّنَ جَيْلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ وَأَدَا كُورِ الْجَمْعُ وَالْمَشَاقِقُ الْإِنْسَانِ وَاللَّذَائِبُ كَلَامُ مَسْمُومٍ مَمُومًا وَاحِدًا هَاسِمٌ وَهِيَ عَيْنَاكَ وَتَمَحْذَاهُ وَفَمُهُ وَأَدْنَاهُ وَدُبْرُهُ وَالْخَلِيلَةُ غَوَاشِي مَا غَسَّوَاهُ نَشْرُ الْمُتَقَبِّ قَدْ تَلَا خَلِيلًا

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دریاشا“ یعنی مال۔ ”انہ“ لا یجب المعترین ”یعنی وعاد میں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں (حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ کی لعنت نہیں کرتا) ”غفوا“ یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان کے مال میں بھی ”الفتح“ یعنی قاضی ہو رہے ہیں ”افتح بیننا“ یعنی ہمارے فیصلہ کر دیجئے۔ ”نتقنا الجبل“ اے رفعتا ”انجست“ اے النجرت ”مقبر“ اے خسران ”اسی“ اے احزن، تاس اے حزین۔ دوسرے صاحب نے فرمایا: ”ما منک ان لا تسجد“ اے ما منک ان تسجد ”یخضعان“ یعنی آدم وحوۃ علیہما السلام جنت کے تہوں کو حود کر شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنے لگے ”سواہما“ سے شرمگاہ کی طرف کنارہ ہے ”مناع الی حین“ یہاں قیامت تک کی مہلت کے لیے ہے ”حین“ عرب میں تھوڑی دیر کے لیے بھی آتا ہے اور غیر محدود عرصہ کے لیے بھی، الرایش اور الریش ایک معنی میں یعنی اور پر کا لباس ”قنید“ یعنی اس کا گروہ جس سے اس کا تعلق تھا۔ ”ادارکوا“ اے جمعوا۔ انسان اور چوپائے سب کے ”مشاق“ کو مسموم کہتے ہیں اس کا واحد حدم ہے۔ مشاق میں دونوں نکلیں ناک منہ، دونوں کان اور پیچھے اور آگے کی شرمگاہ داخل ہے۔ ”عراش“ اے اغشوا، ”نشر“ اے متفرقہ۔ ”نکدا“ اے قلیل الغنوا اے یعیشوا حقیق الحق۔ ”استرھوہم“ رخصت سے مشتق ہے۔

”تلقف“ ای تلقم ”طائرهم“ اسے خفیم ”طوف“  
یعنی سیلاب کا اموات کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں۔  
”الاسباط“ یعنی بنی اسرائیل کے قبائل ”یعدون  
فی السبت“ یعنی اس دن حد سے انھوں نے تبادر شروع  
کر دیا۔ تعد یعنی تبادر۔ ”شرعاً“ ای شوارع ”بئیس“  
ای شدید۔ ”اغداالی الارض ای قعد و قعا عس“ سنسند  
ای ناتیہم من مامنہم۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
فَاتَّصَمُ اللَّهُ مِنْ حَرْثٍ لَمْ يَحْتَسِبُوا ”من حیزہ“ ای من  
جزون ”ایان مرسلہا“ ای منی خروجہا ”نیز غنک“  
ای مستحقک ”ذیف“ ای علم، اسی سے استعمال  
ہوتا ہے ”ویرلم“ طائف اور یہ ایک معنی میں ہے۔  
میدونم ای نیز خون ”خیفہ“ یعنی خوف سے اور  
خفیہ، احشاء سے مشتق ہے ”الاسال“ کاوا اصل  
ہے، عصر سے مغرب تک کے وقت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے  
جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ”بکرۃ واصیلاً“  
۶۸۳۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ”آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار  
نے تو میں سے بے پردگی کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو ظاہر میں  
(ان کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (ان کو بھی)۔

۱۶۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو بن مروان نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے عمرو بن مروان سے بیان کیا کہ میں نے (ابو داؤد سے)  
پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے  
فرمایا کہ ہاں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی تھی  
آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے اس لیے اس  
نے بے حیائیوں کو حرام کیا۔ خواہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ اور اللہ سے زیادہ اپنی  
درج کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اسی لیے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موجود)

پراگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کو کام بڑا موسیٰ بولے، اے  
میرے پروردگار! مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ میں آپ کو

لَعَنُوا يَدْعِيَهُمْ حَقِيقٌ حَتَّى اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنْ  
الدَّهْبَةِ تَلَقَّفَ تَلَقَّفَ طَائِرُهُمْ حَقِيقُهُمْ طَوْفًا  
مِنَ السَّبِيلِ وَيَقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرُ الطُّوفَانُ  
الْقَتْلُ الْخَمْنَانُ يَغِيْبُهُ مِغَارُ الْخَلْعِ عَرُوشُ  
وَعَرِيشُ بِنَاءٍ سَقِطٌ كُلٌّ مِّنْ نَّدِيمٍ فَقَدْ  
سَقِطَ فِي يَدِهَا الْاَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
يَعُدُّونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّونَ لَهُ مِجَارُ وَرُزْنُ نَعْدٍ  
تَجَاوَزَ شَرْعًا شَوَارِعَ بَنِي إِسْرَءِيلَ اِخْلَدَ قَعْدًا  
وَتَقَامَسَ سَنَسْتَدُ رِجْلُهُمْ نَاتِيَجُهُمْ مَّا  
مِنْهُمْ لَقَوْلِهِ تَعَالَى فَاتَّصَمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا  
مِنْ حَيْثُ مِّنْ حَبْرٍ فَكَرْتُ بِهِ اسْتَرْهَبُوا الْخَلْعُ  
فَاتَّصَمُ نَزَرُ فَنَدَّ يَسْتَحْفَكَ طَيْفٌ مِّلْمٌ بِهِ  
لَمْ وَيَقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ جَمْعٌ وَهَجْرٌ  
يُزَيِّنُونَ وَخَيْفَةٌ خَوْفًا وَخَفِيَّةٌ مِّنَ الْاِخْفَاءِ  
وَالْاَسَالُ وَاحِدٌ هَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ  
بِاسْمِكَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ اِسْأَلْهُمْ  
رَحِمَ الْغَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

وَمَا بَطَّنَ :

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ خَلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
نَعَمْ وَمَا فَعَهُ قَالَ لَا أَحَدًا غَيْرَ مِنَ اللَّهِ  
فَلَيْدَ لَكَ حَدَّثَ الْغَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ  
مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ  
الْمُنَدَحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَيْدَ لَكَ مَنَحَ  
نَفْسَهُ :

۶۸۴۔ قَوْلُهُ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا  
وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ ائْزِجْنِي  
إِلَيْكَ قَالَ لَنْ نَزِيحِي وَلَكِنْ

النَّظَرُ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَامَهُ  
فَسَوِّفَ تَرَاهُ فِي نَسَاكٍ تَحْبِي رَجُلًا لِلْجَبَلِ  
حَبْلَهُ ذِكًا وَخَدَّ مُوسَى صَبْعًا  
فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ  
إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّنْ أَسْرِي  
أَعْطَانِي

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِيٍّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ  
الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَّ  
نُطْمٍ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا قَبْلُ  
أَمْحَاكُم مِّنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِ حَالٍ  
أَدْعُوهُ فَدَعَا قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ  
وَأَخَذْتُ نَبِيَّ عَصَبَةً فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرْ ذِي مَنْ  
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْطَفُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَكَوْنُ  
أَوَّلَ مَنْ يَقْبَلُ مَاذَا أَنَا لِمُوسَى أَخَذَ بِقَاسِمَةٍ مِّنْ  
قَوَائِمِ الْخُرَيْشِ فَلَا أَذْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ  
حَبْرِي يَصْعَقُهُ الطُّورُ

بَابُ قَوْلِهِ . اَلْمَنْ وَالسَّلَوٰی

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفَاةُ مِنَ الْمَنْ وَ  
مَاءُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ

بَابُ قَوْلِهِ . قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ  
مُذَكُّ السَّلَوٰتِ وَالْأَرْضِ مِن رَّبِّهِ إِلَهَ إِلَّا

ایک نظر دیکھ لو! اللہ نے فرمایا اتم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے  
البتہ تم دس پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر پرانی جگہ پر برقرار رہو تو  
تم بھی دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی  
ڈالی تو تجلی نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر  
پڑے، پھر جب انھیں افاقہ ہوا تو بولے تو پاک ہے، میں تجھ سے  
معذرت کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لائے والا ہوں  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ارنی“ اعطانی کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۰- اہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سنیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حبیبی مازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے منہ پر کسی نے چائنا مارا تھا، اس نے کہا،  
اے محمد! آپ کے انصاری صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے چائنا مارا ہے، آنحضرت  
نے فرمایا، انھیں بلاؤ لوگوں نے انھیں بلایا پھر آنحضرت نے ان سے پوچھا کہ تم نے  
اسے چائنا کیوں مارا ہے، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودیوں کی طرف  
سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام  
کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، میں نے کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے اس  
کی بات پر غصہ آگیا اور میں نے اسے چائنا مار دیا۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا، مجھے  
انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں  
سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، لیکن میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ آپ  
عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے  
ہوش میں آگئے تھے یا طور کی بیہوشی کا انھیں بدل دیا گیا تھا۔

۶۸۵- اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”مَنْ دَسَلْنِي“

۱۷۵۱- اہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے عبد الملک نے، ان سے عمرو ابن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھینٹی ”مَنْ مِّنْهُمْ“ سے ہے اور اس کا  
پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

۶۸۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کہہ دیجئے کہ اے انسان! بیشک میں  
اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف ہی اللہ کا جس کی حکومت ہے  
آسمانوں میں اور زمین میں، سوا اس کے کوئی معبود نہیں، وہی جلالتا،

هُوَ يَحْيَىٰ وَبِئْسَ مَا مَرُؤًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
الْمُحَمَّدِ الَّذِي يَتُومِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَيَتَّبِعُهُ  
لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ

اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے امی رسول و نبی  
پر جو خود ایمان رکھتا ہے، اللہ اور اس کے کلاموں پر اور اس  
کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَةَ بْنُ مُسْلِمٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ سَافَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَدْرِيسٍ الْحَوَافِي  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ  
وَعُمَرَ مَحَارِبَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَيَسْأَلُهُ  
أَنْ يَسْتَعْفِفَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ  
فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِيَّا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ  
عَنْ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَا مَا حَجَبَكُمْ هَذَا فَقَدْ خَافَرْتُمْ  
وَفَدَّيْتُمْ عُمَرَ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَتَيْتُ حَتَّى سَلَّمَ  
وَحَبَسَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَّ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرُ قَالَ  
أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَا تَاكُنْتَ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَيْتُمْ تَائِرَ كَوَالِي مَا جِئْتُمْ هَلْ أَتَيْتُمْ  
تَائِرَ كَوَالِي مَا جِئْتُمْ إِيَّا قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّا رَسُولَ  
اللَّهِ أَلَيْكُمُ جَبِيضًا فَقُلْتُمْ كَذِبٌ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ سَبْقَ بِالْخَيْرِ

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن عبد الرحمن اور  
اور موسیٰ بن ہارون نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن علاد بن زبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
میر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ادريس خولانی نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ  
ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بحث سی ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ، ابو بکر  
رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے اور ان کے پاس سے اُٹھ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
جہی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے، معافی مانگتے ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے  
انہیں معاف نہیں کیا اور گھر پہنچ کر، اللہ سے دروازہ بند کر لیا۔ ابو بکر رضی  
اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو الدرداء رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اس وقت حضور اکرم کی خدمت میں حاضر تھے۔  
حضور اکرم نے فرمایا تمہارے یہ صاحب (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) اڑا کر اُٹھے ہیں  
بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے طرز عمل پر نازل ہوئے اور حضور اکرم کی طرف  
چلے اور سلام کر کے آپ کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر حضور اکرم سے سارا واقعہ بیان  
کیا۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ بہت غصے ہوئے اور ابو بکر  
رضی اللہ عنہ بار بار میری کہتے کہ یا رسول اللہ! واقعی میری ہی زیادتی تھی پھر  
حضور اکرم نے فرمایا، کیا تم لوگ مجھے میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے  
ہو، کیا تم لوگ میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، جب میں نے کہا تھا کہ  
اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف تو تم لوگوں نے کہا  
کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس وقت ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں، ابو عبد اللہ نے  
کہا۔ غام، کہ معنی میں کہ خیر میں سبقت کی ہے۔

۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور کہتے جاؤ تو رہے۔“

۱۷۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں  
معمر بن خدی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا،  
آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یٰ اے اسرائیلیں! سے کہا گیا تھا  
کہ دروازے میں (عاجزی سے) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ کہ تو رہے۔

بِأَعْيُنِ قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةٌ  
۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ بْنِ مَنبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِيحْيَا إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ



تو ہم تمہاری خطا میں معاف کر دیں گے، لیکن انھوں نے حکم بدل ڈالا مگر  
 سے گھسیٹے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہا کہ ”جبت فی شعرة“  
 ۷۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھو اور غنیمت کیجئے اور نیک کام کا  
 حکم دیتے رہیے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے۔  
 ”العرف“ معروف کے معنی ہیں ہے۔

۳۵۔ ایم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حرن قیس کے یہاں اگر قیام کیا۔ حُرّان چند مخصوص افراد میں تھے جنھیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہت قریب رکھتے تھے، جو لوگ قرآن مجید کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں انھیں کو زیادہ تقرب حاصل ہوا تھا اور ایسے حضرات آپ کے مشیر ہو سکتے تھے، اس کی کوئی قید نہیں تھی کہ کہہ عمر بول یا نوران۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمھیں اس امیر کی مجلس میں بہت نفع حاصل ہے۔ میرے لیے بھی مجلس میں جاؤ۔ میری اجازت لے دو۔ حرن قیس نے کہا کہ میں آپ کے لیے بھی اجازت مانگوں گا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے عیینہ کے لیے بھی اجازت مانگی اور عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ مجلس میں جب وہ پہنچے تو کہتے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے! خدا کی قسم نہ تو تم ہمیں مال ہی دیتے ہو اور نہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بڑا غصہ آیا اور آپ کے بڑھاپے رہے تھے کہ حرن قیس نے عرض کی۔ یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا تھا۔ ”ورگذاختیار کیجئے اور نیک کام دیکھو اور جاہلوں سے گناہ کش ہو جایا کیجئے“ اور یہ بھی جاہلوں میں سے میں، خدا کو اہ ہے کہ جب قرآن مجید کی تلاوت کی تو عمر رضی اللہ عنہ بالکل ٹھنڈے ہو گئے، اور کتاب اللہ کے حکم کے سامنے آپ کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

سَجِدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ وَنَفِّرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبِعَ لَوْ أَفْهَلُوا  
يُخَفِّفُونَ عَلَى أَسْتَا هِيَهُمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ  
بِأَلْفِ قَوْلِهِمْ خُذِ الْعُقُودَ وَأَمِّرْ بِالْعُرْفِ  
أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ  
الْمَعْرُوفُ

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنُ عُثْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْهِ ابْنُ  
حَصِينٍ ابْنُ حَذَافَةَ فَتَذَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ  
بْنِ رَبِيعٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ مَدَّ يَدَهُ  
عُمَرُ وَكَانَ النَّفَرُ أَمْ حَتَّى فَجَاسَ عُمَرُ وَ  
مُشَاوَرَتُهُ هَؤُلَاءِ كَانُوا أَوْشُبًا فَأَقَالَ عُبَيْدَةُ  
بِإِذْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَحْبَةٌ عِنْدَ هَذَا الْمِيرِ  
كَأَسْتَأْذِنُ فِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَسْتَأْذِنُ الْحُرَّ يُعَيِّنُهُ  
فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا بَنُ  
الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجُزْلَ وَلَا  
تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَخَفِبَ عُمَرُ حَتَّى  
هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِ الْعَصْوِ وَأَمْرٌ بِالْعُرْفِ  
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هَذَا  
مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللَّهُ مَا حَاوَسَهَا  
عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَفًا عِنْدَ

١٤٥٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ  
وَأْمُرَ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي  
أَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارٍ حَدَّثَنَا

۱۷۵۵- ہم سے پہلے نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی  
ان سے ہمیشہ منے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ ایت ”در گذار حتماً رکیمتھ اور نیک کام کا حکم دیتے رہیے۔  
لوگوں کے اخلاق (درست کرنے) کے لیے نازل ہوئی ہے اور عبداللہ بن زبیر نے

حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق ٹھیک کرنے کے لیے درگزر اختیار کریں۔ اوکا قال۔

أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ مُبَشِّرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ ۖ

## سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۸۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی ملک ہیں (اصلاً) اور رسول کی (تجارت) پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپ کی اصلاح کرو۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "انفال" کے معنی میں غنیمتیں۔ قتادہ نے فرمایا کہ "وہ حکم" سے لڑائی مراد ہے۔ "ناقلہ" عطیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۵۶۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابوشمرہ نے خبر دی ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ انفال کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر میں نازل ہوئی تھی۔ "الشکوۃ" ای الحمد۔ "مروغین" یعنی جماعت و جماعت۔ اسی سے ہے روفی اور اردنی یعنی میرے لیدر آیا۔ ذو قوائی باشر وادجر ہوا۔ یہ ذوق الغم سے مشتق نہیں ہے۔ "میرکہ" ای یحکم۔ شروای فرق۔ وان جنوا۔ ای طلبہا۔ متحن ای طیلب۔ مجاہد نے فرمایا کہ وہ مکاء، یعنی اپنی اظہالی وہ منہ میں ڈالتے اور سبھی بیچا تے تھے۔ "یشتوک" ای یعیسوک۔ ۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔"

۱۶۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے درقانہ حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے،" بنو عبدالمطلب کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل

## سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَوْلُهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِجَالُكُمْ الْحَرْبُ يَقَالُ بَنَ فَلَكَ عَطِيَّةٌ ۖ

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي بَدْرِ الشُّوْكَهُ الْحَدُّ مُرَدِّفَيْنِ قَوْحًا بَعْدَ قَوْحٍ رَدَفَيْنِ دَامَرٌ دَفْنِي جَاءَ بَعْدَهَا ذُو قَوَّابٍ شَرُّوْا وَجَرَبُوْا وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْغَنَمِ فَيَرْكُمُهُ يَجْمَعُهُ شَرٌّ فَزَقٌّ وَانْ جَعَلُوا طَلَبُوا الْغَنَمَ يَنْبَغِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَكَاءٌ اَدْخَالَ اَمَّا بَعْضُهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَضَدَّ يَتَّصِفُوْنَ ۖ

بَاب ۶۹۰ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصَّمَّ

الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا دُرْقَانُ

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصَّمَّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُوَ ذَمْرٌ مِّنْ مَّسْجِيٍّ

ہوئی تھی۔

۶۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو  
لیکھ کہو جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو عہدہ زندگی بخش چیز کی  
طرف بلائیں اور جانے رہو کہ اللہ اکبر بن جاتا ہے دوسرا ان  
انسان اور اس کے قلب کے اور یہ کہ تم (سب) کو اسی کے پاس  
اکٹھا کرنا ہے۔ "استجبوا اسما جلیلا لما یحکم" ای لما  
یصلحکم۔

۱۴۵۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے  
شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے، انھوں نے حفص  
بن عاصم سے سنا اور ان سے ابو سعید بن معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز  
پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں (فوراً) آپ کی خدمت  
میں دیہو پہنچ سکا۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضر ہوا۔ آنحضرت نے  
دریافت فرمایا کہ کسے میں دیر کیوں ہوئی، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم نہیں دیا  
ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو لیکھ کہو، جبکہ وہ (یعنی  
رسول) تم کو بلائیں، پھر آپ نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمھیں قرآن  
کی عظیم ترین سورۃ بتاؤں گا بخوشی دیر بعد آنحضرت مابہر تشریف لے جانے  
لگے تو میں نے آپ کو بلوایا۔ اور معاویہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے حبیب نے، انھوں نے حفص سے سنا اور انھوں نے ابو  
سعید بن معنی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، سے سنا  
یہی حدیث اور انھوں نے بیان کیا وہ سورۃ "الحمد للہ رب العالمین" ہے جو  
سبع شائی کہلاتی ہے۔

۶۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ وقت بھی یاد دلائیے جب  
دان کو گول نے) کہا تھا کہ اے اللہ اگر (کلام) تیری طرف سے  
واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسائے یا پھر (کوئی اور ہی)  
عذاب دردناک لے آئے۔ ابن عبید نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "مطر"  
بارش کا ذکر قرآن میں عذاب ہی کے موقع پر کیا ہے، عرب اسے  
"غیت" کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "وینزل الغیت  
من بعد ما قنطروا" میں ہے۔

۱۴۵۹۔ مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن معاویہ نے حدیث

عَنِ النَّبِيِّ:

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا  
دَعَاءَ رَبِّكُمُ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا  
يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ  
الْمَوْتِ وَكَلِمَةٍ دَأْتَهُ إِلَيْهِمْ يُحْيِيكُمْ  
اسْتَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ  
لِيُصْلِحَ حُكْمُكُمْ:

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ حَدَّادٍ  
شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ  
حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ  
الْمُعَلَّى أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ فَمَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمَّا أَتَيْتُهُ حَتَّى  
صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَكْثَرُ  
فَقَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا دَعَاءَ  
رَبِّكُمُ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَمْ عَلِمْنَا مِنْ أَكْثَرِ  
سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْبُرَ بِهِ فَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ فَمَا كُنْتُ لَهُ  
وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمْعٍ حَفْصًا  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُونَ قَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي:

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ - وَذَاقُوا الْعَذَابَ إِنَّ كَانَ  
هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاْمْطُرْ عَلَيْنَا  
جَهَنَّمَ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ  
قَالَ ابْنُ عَبَّيْنَةَ مَا سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى مَطْرًا فِي  
النَّصْرَانِ إِلَّا عَذَابًا وَتَسْمِيَةً الْعَرَبُ الْغَيْثُ  
وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى مَيِّزُوا الْغَيْثَ مِنْ  
بَعْدِ مَا قَنَطُوا -

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ



إِلَى أَخِيهِ الْأُمَيَّةِ فَمَا مِينَهُ أَنْ لَوْ قَتَلْتَهُ لَمَا ذَكَرَ  
 اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا أَبَنَ أَخِي اغْتَرِبْ بِهَذِهِ  
 الْأَيَّةِ وَلَا تُقَاتِلْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَرِبَ بِهَذِهِ  
 الْأَيَّةِ السَّيِّئَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
 مُتَعَمِّدًا إِلَى أَخِيهَا قَاتِلًا إِنَّهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ  
 حَتَّى لَا تَكُونُوا فِتْنَةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا  
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذْ كَانَ إِلَى سَلَامٍ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ  
 فِيهِ مِنْهُ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُؤْتَقُوهَا حَتَّى  
 كَثُرَ إِلَيْهِ سَلَامٌ فَكَهَنُ تَكُنْ فِتْنَةً فَلَمَّا رَأَى  
 أَنَّهُ لَا يَوْمَافَتَهُ فِيمَا مِثْلِهِ قَالَ وَمَا  
 قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
 مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ أَمَّا عُثْمَانُ  
 فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُهُ  
 أَنْ يَقَعُوا عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 حَتْنُهُ وَأَسَاسُ بَيْتِهِ وَهَذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ  
 بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَهَا

۱۴۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
 حَدَّثَنَا بَيَّانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
 سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوَّلُ الْيَمَنِ ابْنُ  
 عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ  
 فَقَالَ وَهَلْ تَرَى مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَ  
 كَانَ السُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَكَانَ  
 كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ

باب ۵۹ قول الله تعالى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
 حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
 عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ

لرطس "آخر آیت تک، پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق (مسلمانوں کی باجی)  
 لڑائی میں کم از کم چھ سو نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا جھٹکتے! میں اس آیت کی تاویل کرتا  
 ہوں اور مسلمانوں سے جنگ میں حصہ نہیں لیتا، یہ اسی سے بہتر ہے کہ مجھے  
 اس آیت کی تاویل کرنی پڑے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور  
 جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا (تو اس کا بدلہ جہنم ہے) آخر آیت  
 تک فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان سے لڑو یہاں تک  
 فساد (حقیدہ) باقی نہ رہے فرمایا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد  
 میں کیا جب اسلام کے ماننے والوں کی تعداد کم تھی، اس وقت آدمی اپنے دین  
 کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ یا اسے قتل کر دیا جانا یا قید کر دیا  
 جانا۔ لیکن پھر اسلام کو طاقت حاصل ہو گئی اور وہ فساد و فتنہ نہیں رہا (جو آیت میں  
 ذکر ہوا ہے) پھر جب ان صاحب نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کی  
 رائے ماننے کے لیے کسی طرح تیار نہیں، تو آپ سے پوچھا، عثمان اور علی رضی  
 اللہ عنہما کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عثمان  
 اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو تو  
 اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا۔ اگرچہ تم نہیں چاہتے کہ اللہ انہیں معاف کرے۔  
 اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے  
 داماد تھے، اور اپنے مٹھ سے اشادہ کر کے فرمایا کہ یہ حضور اکرم کی صاحبزادی  
 (کا مکان) ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

۱۴۶۲ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ذہیر نے حدیث  
 بیان کی ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے وبرة نے حدیث بیان کی  
 کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 پاس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ مسلمانوں کے باجی  
 فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان  
 سے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے "فتنہ" کیا چیز ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین  
 سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ انھوں نے جنگ تمہاری  
 ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

۶۹۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی! ہر مومن کو قتال پر آمادہ کیجئے  
 اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو دوسو پر غالب آ  
 جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر

غالب آجائیں گے۔ اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔“

۱۶۶۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اگر تم میں سے ایسی آدمی بھی ثابت قدم ہوں تو وہ سو پر غالب آجائیں گے“، تو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے اور کئی مرتبہ سفیان نے یہ بھی کہا کہ بتیں دو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی“ اس کے بعد یہ ضروری قرار دیا کہ ایک سو دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس مقام کے ساتھ حدیث بیان کی کہ آیت نازل ہوئی ”مومنوں کو قتل پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے ایسی ثابت قدم ہوں گے“ سفیان نے بیان کیا اور ان سے ابن شبرم نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی اسی نوعیت کا حکم ہے۔

۶۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد، واللہ مع الصابرين تک۔

۱۶۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ سلمیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے خبر دی، کہا کہ مجھے زبیر بن حریث نے خبر دی انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری ”اگر تم میں سے ایسی آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے“ تو مسلمانوں نے بڑا ہراس کیا کیونکہ اس آیت میں ان پر فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس لیے اس کے بعد تخفیف کی گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے“ سو اب اگر تم میں سے سو ثابت قدم ہوں گے تو وہ سو پر غالب آجائیں گے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی اس تخفیف نے مسلمانوں کے استقلال اور ثابت قدمی میں بھی فرق آگیا تھا۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا اٹھارواں پارہ ختم ہوا

يَكُنْ مِنْكُمْ مِّائَةٌ يَعْلَمُوا الْقَائِمِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَعْلَمُوا الْقَائِمِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَلَمِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَعْلَمُوا مَا ثَمَنِينَ فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سَفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ إِنَّ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْأَمْرَ فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ إِذَا سَفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّصَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سَفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شَبْرَمَةَ وَأَسَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا:

بِالْقَوْلِ - أَلَنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ مَضْعَفًا لِأَيِّهِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ حَرِيثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَعْلَمُوا مَا ثَمَنِينَ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ ابْنُ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ مَضْعَفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَعْلَمُوا مَا ثَمَنِينَ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْحَدِّ نَقَضَ مِنَ الصَّابِرِينَ بِقَدَرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ

## اَنِيسَوا۟ لِثِيَابِهَا

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### سُورَةُ بَرَاءَةِ

### سُورَةُ بَرَاءَةِ

اللہ تعالیٰ کے کلام میں "اَنِيسَوا۟" سے وہ چیز مراد ہے جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ "الشقاق" بمعنی سفر۔ "الخیال" ای الفساد خیال، موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "ولا تعقبنی" ای لا تو تعقبنی کرھا۔ "الفتح کاف" اور کرھا (فتح کاف) کے ایک معنی ہیں۔ "مدخل" یعنی وہ چیز جس میں داخل ہوتے ہیں "تجھون" ای لیجھون۔ "الموتفکات" استفکات سے ہے یعنی ان لیجھول کر لپٹ دیا گیا تھا۔ "اصولی" اس سے القاء فی حمرة استعمال ہوتا ہے۔ "عدن" ای علد "بولتے ہیں عدت بارض ای اقامت بہا۔ اس سے معدن نکلا ہے بولتے ہیں۔ "فی معدن صدق" ای فی مہنت صدق۔ "الخوالف" یعنی وہ جگہ رہ جانے والا جو میرے سامنے نہ آیا ہوا در میرے آنے کے بعد اپنے گھر بیٹھا رہا ہو۔ کھلفہ فی لغزین بھی اسی سے استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا کہ یہ موت کی جمع ہو۔ یعنی خالفہ کی اگرچہ اس وزن کا استعمال مذکر ہی کی جمع میں آتا ہے، کیونکہ مذکر کی جمع کے لیے (فواعل کے وزن پر) دو ہی لفظ پائے گئے ہیں، فارس سے فراز اور حاک سے حواک۔ الخیارت کا دامن خیر ہے یعنی فضیلت اور بھلائی۔ مرجون ای مؤخر وں۔ "شقا" شقیہ کے معنی میں ہے یعنی کنارہ "الجرف" یعنی نالے وغیرہ جو سیلاب کی دہر سے وادیوں میں بہتے ہیں۔ ہارای حائرہ "لاواہ" یعنی انتہائی درجہ میں حیرت و شقیہ، اور رقیق القلب شاعر نے کہا ہے: "اذا قامت الرحلہ بیل۔"

وَلَيْبَسُهُ كُلَّ شَيْءٍ اَدْخَلْتُهُ فِي شَيْءٍ الشَّقَّةُ  
اَسْفَرُ خِيَالُ الْفَسَادِ وَالْخِيَالُ النُّوْتُ  
وَلَا تَقْبَلْنِي رَدَّ تَوَقُّعِي كَرِهًا وَكَرْهًا  
وَاحِدًا مَّا خَلَا مَيْدَ خُلُوقٍ فِيهِ يَحْمِلُونَ  
لِيَسْرِعُونَ وَالْمَوْتَفَكَاتِ اسْتَفَكَتِ  
اِنْقَلَبَتْ بِهَا الدَّرَمُ اَهْوَى اَنْعَالًا  
فِي هَوَاةٍ عَدَنٍ خُلِدَ عَدَنُ بَارِجٍ  
اَي اَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ ذِيْعَلُ  
فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ فِي مَنَبَتِ صِدْقٍ الْخَوَالِفُ  
الْخَالِفُ الشَّيْءُ خَلَفْنِي فَتَقَعْدَ بَعْدِي  
وَمِنْهُ يَحْمِلُكُمْ فِي الْعَابِرِينَ وَتَجْبُورُ  
اَنْ تَكُونَ اَلَيْسَ مِنْ الْخَالِفَةِ وَانْ  
كَانَ جَمْعُ الدُّخُولِ قَابِلًا لَكُمْ  
لَوْ حَدَّ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ اِنَّ حَزَنًا  
فَارِسُ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهُوَ اَلَيْسَ  
الْخَيْرَاتُ وَاحِدًا هَا خَيْرُهُ وَهِيَ  
الْفَوَاضِلُ مَوْجُودٌ مَوْجُودٌ الشَّقَا  
شَقِيحٌ وَهُوَ حَدُّهَا وَالْجَرْمُ مَا تَخْشَوْفُ  
مِنْ اَسْتِزْلَالِ الدَّ ذِيْعَلُ هَارِ هَارِ  
يُقَالُ تَخْشَوْفُ الْبَيْتُ اِذَا اَهْدَمَتْ وَ

تاودہ آخر الرجل الحرمین ۱۱ رجب میں رات کے وقت اپنی اونٹنی کا کچادہ کستا بھول تو وہ کسی غمزہ کی طرح آہ بھرتی ہے۔

۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین (کے عہد) سے جن سے تم نے عہد کر دکھا ہے ۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اذن“ کا مفہوم یہ ہے کہ ہر کسی بات پر یقین کرے ”تظہر حم“ اور زکیم ہیا کے ایک معنی ہیں، (قرآن مجید اور نجات عرب میں) اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ ”الزکاة“ یعنی طاعت و اخلاص ”لا یوتون الزکاة“ یعنی کرا لا الہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے ”بیضا حرون“ اسی شیبہوں۔

۱۶۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ”سیتقتونک قتل اللہ تقتیکم فی الکلام“ اور سب سے آخر میں سورہ براءہ نازل ہوئی تھی۔

۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سو (لے مشرکوں) زمین میں چل رہا ہے چل پھر لو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی کا فضل کو رسوا کرنے والا ہے سچا اسی سیروا۔

۶۹۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہا اور مجھے سعید بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر (جس کا ان حضورؐ نے انھیں امیر بنایا تھا) مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپؐ نے یوم نخیر میں اس لئے بھیجا تھا کہ ان کو دین کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کرے۔ سعید بن عبدالرحمن نے بیان کیا، پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجے سے بھیجا اور انھیں سورہ براءہ کے احکام کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا بچہ بھادو سچ علی رضی اللہ عنہ نے بھی یوم نخیر میں سورہ براءہ کا اعلان کیا اور اس کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگے ہو کر طواف کرے۔

۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اعلان کیا جاتا ہے“ اللہ اور اس

وَاخْبَارَ مَثَلِكُمْ لَكُمْ ذَلِكُمْ شَفَعًا وَذَرْنَا ذَا قَالِ  
اِذَا مَا قُمْتُ اَسْأَلُهَا يَلِيلِ  
تَا ذَا اَهَا الذُّجَلِ الْخَزِينِ

بَابُ ۶۹۷ قَوْلِهِ بَرَاءَةً مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
إِلَى الَّذِينَ بَيْنَ عَاهِدَاتِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ”أَذْنٌ تَصِيدَانٌ  
تَطْهَرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِمَا وَخَّوْهَا  
كَثِيرٌ وَالذُّكَاكُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ وَ  
يُؤْتُونَ الزُّكُوتَ لَدَيْهِمْ هَدُونَ أَنَا لَدَلِ إِلَهَ  
اللَّهُ يُمَيِّزُهُمْ يَشِيْعُونَ“

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ يَقُولُ أَخْبَرُ  
أَيُّهُ بِذَلِكَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي  
الْكَلَامِ وَآخِرُ سُورَةِ بَرَاءَةٍ“

بَابُ ۶۹۸ قَوْلِهِ فَيَسْأَلُونَكَ فِي الْأَرْضِ أَنْ تَنْبِذَهُمْ  
وَأَعْلَمُوا أَنَّهُمْ عِنْدَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اللَّهُ مُخْرِجُ الْكَافِرِينَ سَبِيحُوا سَبِيْرُوا“

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بِنْتُ عُقَيْدٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْدٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي  
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي ذَلِكَ الْحَجَّةِ فِي مَوْزِعَيْنِ  
بَعَثَهُ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَدِّيْنُونَنِي أَنِّي لَا حِجَّةَ  
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ  
قَالَ حُمَيْدٌ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَسْأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْثِي بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَلَهُ أَنْ  
يُؤَدِّيَنِي بَرَاءَةً قَالَ أَبُوهَا عَرَبِيٌّ فَأَذْنٌ مَعْنَاهُ عَلَى يَوْمِ  
النَّحْرِ فِي أَهْلِ بَيْتِي بَرَاءَةً وَأَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ  
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيٌّ“

بَابُ ۶۹۹ قَوْلِهِ وَآذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى



کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توہم کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نہ دو گدانی کئے رہے تو جانے دہوکہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو عذاب دردناک کی تہ تیگری سنا دیجئے! اذنبہم ای علمہم۔

النَّاسُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ إِنَّ اللَّهَ مَبْرُؤٌ مِنَ  
الشُّرَكِيِّينَ دَرَسُوهُ فَإِنْ تَبِعْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ  
لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ عِنْدَ  
مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَقِيَرِ الْيَمِينِ كُفَرٌ مِّنْ أَعْدَابِ  
أَلِيمِهِ أَذْنَبْتُمْ أَفَعَلْتُمْ هَذَا

۱۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر (جس کا انھوں نے انھیں امیر بنایا تھا) ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں بھیجا تھا۔ منی میں یہ اعلان کرنے کے لیے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے حمید نے بیان کیا کہ پھر تحیجے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۃ براءہ کا اعلان کر دیں یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منی کے میدان میں یوم نحر میں سورۃ براءہ کا اعلان کیا اور یہ کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ ۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں جن سے تم نے عہد لیا تھا۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمَوْزِيِّ نِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ تَكُونُ يَمِينِي أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَاكِرِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالنَّبِيِّ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَصَدَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّيَنَّ بَكْرَةَ قَالَ أَلَا تُؤَدِّيَنَّ فَادُّنْ مَعْنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِثْنَى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَكْرَةَ وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالنَّبِيِّ عُرْيَانٌ

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تھا حجۃ الوداع سے (ایک سال) پہلے انھیں بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں لوگوں میں آپ نے یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے حمید کہا کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم نحر بڑے حج کا دن ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ النَّبِيَّ أَمَرَ لَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّيَنَّ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالنَّبِيِّ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَكْبَلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تم قتال کرو اور ان مشرکوں کو کفر سے لڑاؤں صورت میں ان کی نفسیں باقی نہیں رہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ: فَتَنَّا نِلُوا آيَةَ الْكُفْرِ  
إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ

۱۷۶۹۔ ہم سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا اس آیت کے مخاطبین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف تین صحابی باقی رہ گئے ہیں اور چار منافقین! اس پر ایک ایرانی نے پوچھا، آپ حضرات حضور اکرم کے صحابی ہیں ہمیں ان کو کول کے متعلق بتائیے کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو ہمارے گھروں میں فتنہ بکرا کر اچھی چیزیں اڑائے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ فاسق ہیں، ہاں ان میں چار کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے اور ایک نواسا بڑھا ہو چکا ہے کہ اگر ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹھنڈی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔“

۱۷۷۰۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عروج نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تمہارا خزانہ جس میں سے اللہ کا سہارا دیا گیا ہو قیامت کے دن (انتہائی زہریلے) اقرباع سانپ کی صورت اختیار کرے گا۔

۱۷۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ میں مقام مدینہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس بیان میں آپ نے کیوں قیام کو پسند کیا؟ فرمایا کہ ہم شام میں تھے، میں نے یہ آیت پڑھی ”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ ہمارے بارے میں بھی بے ادب کتاب کے بارے میں بھی ہے۔

۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس روز (واقع ہوگا) جب کہ اس (سونا چاندی کو) دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔“ پھر جس سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کے پیلوں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع کرتے رہے تھے، سو اب مزہ چکھو اپنے جمع کرنے کا۔“

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ هَذِهِ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ أَصْحَابِ هَذِهِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَافِي أَتُكَلِّمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْبِيرُونا فَلَا مَذْرَأَ فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ يَلْتَذِينَ بِمَقَرِّهِمْ وَيُؤْنَسُونَ وَيَسْرَفُونَ أَفَلَا مَنَّا قَالَ أُولَئِكَ أَفْسَاقُ أَجَلُكُمْ يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ تَوَشَّيَبَ الْمَاءَ الْيَابِدَ لَمَّا وَجَدَ بَرْدَهُ

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَافٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ نَوْمَ الْقَيْسِمَةِ شَيْخًا عَاثِمًا

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَرْثَدُ عَلَى أَفٍّ ذِيءَ بِالرَّكْبَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهِ هَذِهِ الْأَرْسَاقُ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَفَزَعَتِ الْاَلَذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ مَا هَذَا إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ أَفَمَا لِقَيْنَا ذَوِيهِمْ

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُخَيَّمُ عَلَيْهِمَا فِي تَارِيحِهِمْ فَتَكُونُ مِمَّا جَاءَ بِهِمْ وَجُوهُهُمْ قُلُوبُهُمْ هَهُذَا مَا كُنْتُمْ لَا تَحْسِبُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ

۱۶۶۲۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا أَقْبَلُ أَنْ تُنْزَلَ الشَّكْوَةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ حَكَمَهَا اللَّهُ فَهَذَا بِلَا مَوَالٍ

بِأَنَّكَ تَوَلَّيْتَ ابْنَ عِدَّةَ الشُّعُورِ عِنْدَ اللَّهِ أَشَاءَ عَسَى شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَوَدَّ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةَ حُرُمٍ الْقَلِيمَةُ هُوَ الْفَاتِيحُ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ أَشْأَعَرُ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرُمٍ فَلَمْ تَمُتْ الْبَيَاتُ دَوَاءً وَذُو الْجَعْدِ وَالْمَحْرَمُ وَرَجَبُ مَضَى الَّذِي بَيْنَ جَاهِلِيٍّ وَفُجَاءَ بِأَمْرِكَ تَوَلَّيْتَ ابْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعًا تَامَرًا اسْكِنْتَهُ فَعِيلَهُ مَبْنً

السُّكُونُ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَنُوبُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ أَنَارَ الْمَشْرِقَيْنِ حُتَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنًا أَحَدٌ هُوَ دَفَعَهُ عَنْ مَدَامَةٍ أَنَا قَالِ مَا خَلَقْتَ إِلَّا شَيْئَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْتُهُ وَمَبْنَى ابْنِ السَّمِيرِ قُلْتُ أَبْوَهُ الدُّبَيْرُ وَامَّةٌ أَسْمَاءُ وَ

۱۶۶۲۔ احمد بن شیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے خالد بن اسلم نے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نیکے کو آپ نے فرمایا کہ یہ مذکورہ بالا آیت اذکات کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی، پھر جب اذکات کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اذکات ہی کو ال کی پاک اور طہارت کا سبب بنایا۔

۱۶۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الہی میں (ایک روز سے) جس روز سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں“ قیم معنی الفحائم۔

۱۶۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمزہ نے اور ان سے ابن ابی بکر و رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ پھر اپنی پہلی صورت و ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی رسال بارہ مہینے کا ہر تیسرا ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین تو سنوار یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جادوی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

۱۶۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جبکہ دو میں سے ایک وہ تھے دوڑوں غار میں (موجود) تھے“ معنی یعنی ہمارا درگاہر مسکینتہ، فعلیتہ کے وزن پر کون سے مشتق ہے۔

۱۶۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس یعنی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں غار میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ مشرکوں کی کہش میں نے محسوس کی اور بولا، یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم چلی اٹھائے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا حضور اکرم نے فرمایا لیکن تمہارا ایسے دھوکے متعلق کیا خیال ہے جو کہ تفسیر اللہ ہو۔

۱۶۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رجب کے سلسلے میں، میرا عبداللہ بن زبیر سے اختلاف ہو گیا تھا تو میں نے کہا اگر ان کے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) والد زبیر رضی اللہ عنہ تھے

ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی خالہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کے نانا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی دادی حضور اکرم کی چچھی ام حنیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان (ابن عیینہ) سے پوچھا کہ اس روایت کی سند کیسا ہے؟ تو اچھی نے کہنا شروع کیا حدیث (اسم سے حدیث بیان کی، لیکن ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ انھیں ایک دوسرے شخص نے فتورہ کر لیا اور (راوی کا نام) ابن جریر تک وہ بیان کر سکے۔

۱۶۶۶۔ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جماع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا، ان سے ابن ابی مہر نے بیان کیا کہ ابن عباس (ع) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف و نزاع پیدا ہو گیا تھا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اس کے باوجود کہ اللہ کے حرم کی بے حرمتی ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن عمر اور عمر امیر کے مقدس میں مکہ و مہاجر کے بے حرمتی کریں، خدا گواہ ہے، میں کسی صورت میں بھی کسی بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ابن عمر سے بیعت کر لو میں نے ان سے کہا کہ مجھے ان کی خلافت کو تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے، ان کے والد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عواری تھے، ان کی مراد زبیر رضی اللہ عنہ تھے، ان کے نانا صاحب غار تھے (امام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) ان کی والدہ صاحبہ نفاقین تھیں، یعنی اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ ام المومنین تھیں مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی، ان کی چچھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں، مراد زبیر رضی اللہ عنہا سے تھی اور حضور اکرم کی چچھی ان کی دادی ہیں، اشارہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس کے علاوہ وہ خود اسماء میں ہمیشہ صاف کردار و ادراک و امن رہے اور قرآن کے عالم ہیں، اور خدا کی قسم اگر وہ مجھ سے اچھا بڑا ذکر کریں تو میرا حال ہم ان کے قریب و عزیز میں اور اگر وہ ہمارے حکم میں تو ہمارے ہی جیسے ہیں اور زبیر بھی لیکن انھوں نے توبت اسماء اور حمیدہ والوں کو ہم پر ترجیح دی ہے، آپ کی مراد مختلف قبائل یعنی بڑا سدر بنزرت، بڑا سدر اور بنزرا سے تھی، و احزاب ابی الحکم بہت آگے بڑھ چکا ہے اللہ مسلسل کامیابیاں حاصل کیے جا رہے ہیں آپ کی مراد عبدالملک بن مروان سے تھی، لیکن انھوں نے صرف پسپا ہونا چاہا ہے یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

خَالَتْهُ مَا شِئَتْ وَحَبْدُهَا أَبُو بَكْرٍ وَحَبْدُهَا  
صَفِيَّةٌ فَقُلْتُ لِسَفِيْنٍ اِسْنَادُهَا فَقَالَ  
حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ  
اِسْنَانٌ وَلَمْ  
يَقْدِرْ اَسْنَانٌ  
حَبْرٌ حَبْرٌ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعْيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ مَبْنُوعًا مَعِيَ فَقَدْ قُتِلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَكْرَمَهُ أَنْ قَاتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَجَلَّ حَرَمُ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنْ أَلَّهَ كَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ حُلَيْنٌ وَإِنِّي دَامَ لَدَى أَحَلَّتْهُ أَبَا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَابِجٍ بَيْنَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَابْنُ جُلْدٍ لَمْ يَرَهُ أَمَّا أَبُوهُ فَخَوَّاسُ الشَّيْءِ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرِ دَامَ حَبَّةٌ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ دَامَتْ فَدَاتِ النَّطَاقِ يُرِيدُ أَسْنَانُ وَ أَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ دَامَ عَمَّتُهُ فَزَوْجُ الشَّيْءِ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ حَبْرٌ دَامَ عَمَّةُ الشَّيْءِ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبْدُهَا يُرِيدُ صَفِيَّةٌ ثُمَّ عَفِيفٌ فِي السَّلَامِ خَارِجٌ لِلْقُرْآنِ وَاللَّهُ إِنْ دَمَلُوْنِي وَصَلُوْنِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رَكِبُوْنِي سَبَّحْتُ أَلْهَاءُ كِدَامُ فَانْدَرُ التَّوْنِيَاتِ دَامَ سَامَاتِ وَالْحَمْدُ لَاتِ يُرِيدُ بَطْنًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تَوَيْتَ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنْ أَمِنَ أَيْ الْعَامِ بَرَاءَ نَمِيحِي الْقَدَامِيَّةُ تَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْزُوقٍ وَرَأَتْهُ لَوْ لَى ذَمُّكَ تَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ

۱۶۴۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انھیں ابن ابی لمبیکہ نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے فرمایا ابن زبیر بھی حیرت نہیں ہوتی، وہ اب خلافت کے بیٹے کھڑے ہو گئے ہیں تو میں نے ارادہ کر لیا کہ ان کے فتنال بیان کرنے کے لیے میں اپنے کو وقف کر دوں گا، جو میں نے ابو بکر اور رضی اللہ عنہما کے لیے بھی نہیں کیا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں حضرات ان سے، مہر حیثیت سے بہتر تھے (کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنال عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے فتنال سب کو معلوم تھے) اور میں نے ان کے متعلق کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوچھ کی اولاد میں سے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے (دوسری طرف ان کا معاملہ یہ رہا کہ وہ محمد پر اپنی طرائف جانتا چاہتے ہیں اور مجھے اپنے قریب اور خواص میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مجھے بھی خود کو ان کے سامنے اس طرح نہ پیش کرنا چاہیے، بہر حال میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کچھ بہتر نتائج کا حامل نہیں ہوگا، اگرچہ میرے چچا کی اولاد محمد پر حاکم ہو اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا حاکم بنے۔

۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے"

عبارت نے فرمایا کہ انھوں نے ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی کرتے تھے۔

۱۶۴۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سعیدان نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے چارہ شیخ میں اسے تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میرا مقصد ان کی دلجوئی ہے اس پر ایک شخص بولا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا، ان حضرات نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ابک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دین سے دور ہوجائے گی۔

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ ایسے ہیں جو صدقات کے کتاب میں

نقل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں" یلمزون ای یحیون

محمد ہم جہنم ہی کا قہریم،

۱۶۴۹۔ مجھ سے ابو محمد شہر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سیدان نے، انھیں ابو وائل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتَ تَعْبِيُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لَأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لِمَا حَاسِبَتْهَا رَأْيِي مَكْرُورًا لَأَعْمُرَ وَلَهُمَا كَانَا أُولَى بِكُلِّ خَيْرٍ بَيْنَهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي مَكْرُورٍ وَابْنُ أَخِي خَبْرٌ خَبِيرٌ وَابْنُ أُخْتٍ عَاثِمَةٌ وَهَذَا هُوَ فَيَتَعَلَّى عَمِّي وَلَا مِيرِيدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي فَنِيَدَ عَلَيْهِ وَمَا أَسَاسُ مِيرِيدٍ خَبِيرًا إِنَّ كَانَ لَكُم مَن لَدُنَّ يَدُ بَيْتِي بَنُو عَمِّي وَ أَحَبُّ إِلَيَّ مَنَ أَنْ يَدُ بَيْتِي عَزِيْرُهُمْ

بَنُو بَنِي بَنِي

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ

قَالَ جَاهِدٌ بَيْنَا لَفَهُمْ

بِالْعَطِيَّةِ بِه

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بَشَنِي ثُمَّ فَتَنَسَهُ فَمِنْهُ بَعَثَ وَقَالَ أَتَأْتِيهِمْ فَقَالَ نَعَمْ مَا عَدَلْتُ فَقَالَ تُخَيِّرُ مِنْ صِنْفَيْنِ هَذَا قَوْمٌ يَدْرُكُونَ مِنَ السَّيِّئَةِ

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يُعَيِّبُونَ وَ

جَعَلَهُ اللَّهُ وَجْهَهُمْ طَائِفَتَهُمْ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيْدَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عمر نے بیان کیا کہ جب میں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم پوچھا اٹھاتے (اور اس کی مزدوری قدر میں دے دیتے) چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ ادا صاع صدقہ لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عقیل رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لیے صدقہ دیا ہے چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ تم ایسے لوگ ہیں جو صدقہ کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تجھیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا، آخر آیت تک۔

۱۷۸۰۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے زائد نے حدیث بیان کی تھی مگر ان سے سلیمان نے، ان سے تحقیق نے اور ان سے ابوسعود الخدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ محنت مزدوری کر کے لاتے اور (بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے لیکن آج ان میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہے غالباً آپ کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان

کے لیے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں گے جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا۔

۱۷۸۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن ابی رہنا بنی کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبید اللہ بن عبداللہ ورجحہ مسلمان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضرت اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لیے عنایت فرمادیں۔ آنحضرت نے قمیص عنایت فرمائی پھر انھوں نے عرض کی کہ آنحضرت نماز جنازہ بھی پڑھاویں۔ آنحضرت نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی آگے بڑھ گئے، اتنے میں عرضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جارہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اعتبار دیا ہے فرمایا ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں۔ (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا) اس لیے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا ممکن ہے کہ اللہ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کر دے اور رضی اللہ عنہ نے عرض کی، لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ بیان کیا کہ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَبَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنَهْضِ صَبَاءَ وَحَبَاءَ إِبْرَاهِيمَ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَتِهِ هَذَا أَوْ مَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ الْأَدْرِيَاءُ فَتَرَكْتُ الَّذِينَ يَكْلِمُونَ الْمُطَوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جَعْدَهُمْ وَلَا يَكْفُرُونَ إِلَّا جَعْدَهُمْ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ أَحَدًا مَكَلَّمًا رَأَيْتُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَخَالُ أَحَدًا حَتَّى يَخْبِيَ بِأَلْمَدَةِ وَإِنْ لَمْ يَحْدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ كَانَتْهُ يَعْزِضُ بِنَفْسِهِ

**بَابُ** اسْتَغْفِرَ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَنْتُ اللَّهُ حَبَاءَ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَمِمْصَهُ فَيُعْطِيهِ فِيهِ أَبَا فَا عَطَاكَ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَيِّقَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَيِّقَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَيِّقُ عَلَيْهِ وَقَدْ هَمَّكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَيِّقَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرٌ فِي اللَّهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُكَ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ







سموہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے خیمہ میں لے گئے جو سوئے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں میں ایسے لوگ ملے جن کا ادھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہو گا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسا بدصورتی نہیں دیکھی ہو گی دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہ یہ ”جنت عدن“ ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جسم کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت، انویہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

۶۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے

یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔“

۱۶۸۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیری، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوہلہ اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے، ان حضوروں نے ان سے فرمایا، چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اسی کلمہ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کروں گا (آپ کی بخشش کے لیے) اس پر ابوہلہ اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ ابوطالب، کیا آپ عبد المطلب کے دین سے پھر جائیں گے، حضور اکرم نے کہا کہ اب میں آپ کے لیے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی، نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرکین، دشمن، دارہی ہوں جب ان پر یہ ظاہر ہو سکے کہ وہ (اموات) اہل دوزخ میں۔“

۶۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ نے نبی پر اور بہترین و

انصار پر رحمت کے ساتھ توہم فرمائی جنہوں نے نبی کا ساتھ تنہا کی وقت میں دیا جو لوگ کے بعد ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل برپا ہوا تھا، پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توہم

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا أَنْ تَأْتِيَ النَّفْسُ أَنْ تَأْتِيَ النَّفْسُ  
فَأَتَتْهُمَا إِلَى الْمَدِينَةِ مَبْنِيَّةً بِلَبْنٍ وَذَهَبٍ وَلَكِنْ  
فِيهِمَا فَتَلَفَا نَارِجَالٍ شَطْرَ مَنْ خَلَقَهُمَا كَأَحْسَنِ  
مَا أَنْتَ سَائِلٌ وَشَطْرَ مَا أَنْتَ رَائٍ مَا لَهُمْ  
أَذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ الْهَقَرِ فَوَقَعُوا فِيهِ نَحْنُ  
رَجَعُوا إِلَيْنَا فَكَذَلِكَ شَطْرُ الشُّعْرَةِ عَنْهُمْ فَسَارُوا  
فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَتْ لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَا  
مَنْزِلُكَ قَالَتْ أَمَا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مِنْهُمْ حَسَنٌ  
وَشَطْرَ مِنْهُمْ قَبِيحٌ قَالَتْهُمْ فَنَلَّوْا عَمَلَهُمَا لِحَا وَآخِرَ  
سَيِّئًا فَجَاءَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ

بَابُ كَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَنْ

يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِزِيدٍ هَبْنِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ  
وَحَلَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ  
أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى عَمْرٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
أَحَاجُّ لَكَ يَا عَمْرٍ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ بْنُ  
أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَدْعُبْ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَتَغْفِرُ لَكَ مَا لَكَ  
أَمْنُهُ عِنْدَكَ فَكَذَلِكَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَنْ  
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَكَذَلِكَ نَزَلَتْ أُولَى قَوْلِي مِنْ  
كَلِمَةٍ مَا سَبَقَتْ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

بَابُ كَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الَّذِينَ أَتَوْهُ فِي  
سَاعَةِ الْحُسَّةِ مِنْ كَبْدٍ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ  
فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

بِمَحْمَدٍ عَزَّ وَجَلَّ

رَحِيمٍ

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ فَاضِلًا  
كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ  
بْنِ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ السَّيِّئِينَ  
خَلَعُوا قَالَ فِي أَخْرِ حَدِيثِهِمْ إِنَّ مِنْ شَوْبَتِي أَنْ  
أُخْلَعُ مِنْ مَالِي مَسَدَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ  
الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَبُ بَعْضُ مَالِكٍ  
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

بِأَنَّكَ قَوْلُهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ السَّيِّئِينَ  
خَلَعُوا حَتَّى إِذَا مَاتَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْحُ  
بِمَا رَحِبَتْ وَمَنَاتٍ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ  
وَأُظْمِرُوا أَنْ لَا مَجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ  
نَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ  
الْمُتَوَّابُ الرَّحِيمُ

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ ابْنِ  
شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا اسْتَعْبُ بْنُ  
رَاشِدٍ أَنَّ الرَّهْبِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَمِيرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ  
السَّيِّئِينَ تَنَبَّأَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَوْ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا قَطْرٌ  
عَلَيْهِ غَزَاةٌ وَكَثُرَ غَنَاةُ النَّسَرَةِ وَغَزَاةٌ بَابُ  
قَالَ مَا جُعِلْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَنِيعِي وَكَانَ كَلَامًا يَنْقُلُ مِنْ سَفَرٍ سَأَلْتُ

خزادی بیشک وہ ان کے حق میں بڑا معفیق ہے، بڑا رحمت

والا ہے۔

۱۴۸۷۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ہم سے  
عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب  
نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمن بن کعب نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن کعب نے خبر دی  
(ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو مساجد اداوں  
میں بی بی آپ کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعہ کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں آپ  
”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَعُوا“ نازل ہوئی تھی آپ نے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے عرض کیا کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے  
رسول کے راستے میں صدقہ کرنا ہوں لیکن ان حضور نے فرمایا کہ اپنا کچھ اپنے پاس ہی  
رہنے دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۱۴۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ان تینوں پر بھی (توبہ فرمائی) جن

کا معاملہ متروک چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین ان پر باد ہو

اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ لگنے

اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف

کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے توبہ فرمائی تاکہ وہ رجوع کرتے رہا

کریں، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہے۔

۱۴۸۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن ابی شعیب نے حدیث  
بیان کی، ان سے موسیٰ بن اعبین نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن راشد نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی، کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن  
مالک نے خبر دی، اللہ سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ  
سے سنا۔ آپ ان تین صحابیوں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی آپ نے بیان  
کیا کہ ”دو غزوہ دود، غزوہ عسرت (یعنی غزوہ تبوک) اور غزوہ بدر کے سوا اور  
کسی غزوہ میں میں کبھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے نہیں چوکا  
تھا بیان کیا کہ چاشت کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے  
واپس تشریف لائے تو میں نے سچ بولنے کا نچوڑ ارادہ کر لیا اور سچی بات آپ  
کے سامنے بیان کر دی کہ میں بلا کسی عذر کے غزوہ میں شریک نہ ہوا۔ اور آپ کا

إِلَّا صُحِّيَّ وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكُضُ رُكْعَتَيْنِ وَتُحْمَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتِهِ وَكَلَامِهِ  
 مَا حِجَّتْ وَكَلِمَةً يَنْتَهَى عَنْ كَلَامٍ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ  
 غَيْرِنَا فَأَجْتَنَّبَ النَّاسُ كَلَامًا فَمِنْهُمْ كَذَالِيقَ  
 حَتَّى طَالَ عَلَى الْأُمُومِ مَعْنَى شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَى مَنِ  
 أَنْ أَمَرَتْ فَلَا يَصِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوْ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ يَنْتَذِرُ الْمُنْزِلَةَ فَلَا  
 يَكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِمَّنْ وَلَا يَصِلُنِي عَلَى  
 نَا نَذَلَ اللَّهُ تَوَجَّهْنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثَّلَاثُ الْآخِرُ مِنَ  
 الشَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ  
 أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذَيْبٌ عَلَى كَعْبٍ  
 ثَلَاثَ أَفْلا أَسْأَلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ قَالَ إِذَا  
 تَحَطَّمَتْ كُمُ النَّاسِ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَأَلُوا  
 الشَّلَاةَ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَجَرَاءِ ذَنَ يَتَوَجَّهَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَكَانَ  
 إِذَا سُبِّحَ اسْتَنَارَ رُجُوعُهُ حَتَّى كَانَتْ وَقُطْعَةُ  
 مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيْضًا الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ خَلَعُوا  
 عَنِ الْأُمِّيَّاتِ قَبْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ السَّابِقِينَ  
 اعْتَدَرُوا وَاحِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا  
 ذُكِرَ السَّابِقِينَ كَدَّ جُورًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَدَرُوا  
 بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِمُ أَحَدٌ قَالَ  
 اللَّهُ مُبْعَاثُهُ يَنْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ  
 إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَدِرُوا وَاللَّيْنُ نَوْءٌ مِمَّنْ كَرِهَ  
 قَدْ نَبَأَ أَنَّ اللَّهَ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَّ اللَّهُ عَمَلَكُمْ  
 وَمَا سَأَلُوهُ الرَّاغِبِينَ

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

سفر سے واپس آنے میں معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت ہی آپ (مدینہ) پہنچتے تھے۔ در سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے (پھر نماز) حضور اکرمؐ نے مجھ سے اور میری طرح عذر بیان کرنے والے دو اور صحابہؓ سے صحابہؓ کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا، ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ (جو بظاہر مسلمان تھے) غزوہ میں شریک نہیں ہوئے، لیکن آپ نے ان میں سے کسی سے بھی بات چیت کی ممانعت نہیں کی تھی، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دیا، اسی حالت میں مجھ پر اہل معاملہ بہت طول پکڑنا جاری تھا۔ اور میری نظریں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر کہیں (دس عرصہ میں) میں مر گیا تو حضور اکرمؐ مجھ پر بنا زینہ نہ نہیں پڑھیں گے یا (معاذ اللہ) حضور اکرمؐ کی وفات ہو جائے، تو لوگوں کا یہی طرز عمل میرے ساتھ پھر ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائے گا، مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ مجھ پر بنا زینہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ حضور اکرمؐ پر اس وقت نازل کی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا حضور اکرمؐ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے ساتھ احسان و کرم کا تھا اور وہ میری مدد کیا کرتی تھیں حضور اکرمؐ نے فرمایا، ام سلمہ! کعب کی ترقی قبول ہو گئی، انھوں نے عرض کی پھر میں ان کے خیال کسی کو بھیج کر یہ خوشخبری کہیں نہ پہنچا دوں، حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ خبر سننے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے اور ساری رات بچیں سوئے نہیں دیں گے چنانچہ انھوں نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے، اہل حضورؐ نے جب یہ خوشخبری سنا تو آپؐ کا چہرہ مبارک سنورا و روشن ہو گیا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہوا اور (غزوہ میں نہ شریک) ہونے والے دوسرے افراد سے انھوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہو گئی تھی، اہم تین صحابہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی، لیکن جب ان دوسرے غزوہ میں شریک نہ ہونے والے افراد کا ذکر کیا، انھوں نے حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولا تھا اور بے بنیاد معذرت کی تھی تو اس درجہ برائی کے ساتھ کیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ تمہارے سب کے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے، آپ کہہ دیجئے کہ یہاں نہ ہواؤ، ہم ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے! بیشک ہم کو اللہ تمہاری غزوہ سے چکا ہے اور عنقریب اللہ اور اس کا رسولؐ تمہارا عمل دیکھ لیں گے، آخر ان تک۔

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو

اور راستی اول کے ساتھ رہا کرو۔

۱۷۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے، آپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے جب وہ مینا ہو گئے تھے اسان کیا کریں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (فرمایا) خدا گواہ ہے سچ کہنے کا جتنا عمدہ عمل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا کسی کو دیا ہوگا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے اس واقعہ میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی تھی کہ، بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے طور فرمایا، آیت مع الصادقین تک۔

۱۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری ہی جنس میں سے جو چیز تمہیں مغفرت پہنچاتی ہے انہیں بہت گراں گذرتی ہے، تمہاری (عبادت) کے حریف ہیں، ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں۔" (ردوف) (آؤد سے مشتق ہے۔

۱۷۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سابق نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کا) تب ورجی تھے اسان کیا کہ جنگ یمامہ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا۔ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ کفار کے ساتھ لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوں گے اور اس طرح قرآن کا علم مٹ جائے، اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ حضرات قرآن کی تدوین کر لیں اور میرا خیال ہے کہ آپ اس کام کے لیے زیادہ مناسب رہیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر میں نے عمر سے کہا، ایسا کام میں کس طرح کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا یعنی قرآن مجید کی تدوین و ترتیب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم یہ تو محض ایک نیک کام ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر گفتگو کرتے رہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح حدیث عطا فرمایا اور میری بھی رائے

اللہ وکونوا مع الصديقين :

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَخْبِرُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ نَبِيِّكَ فَوَاللَّهِ مَا عَلَّمَهُ أَحَدًا إِلَّا لَكَ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنَّا أَبَدًا فِي مَا نَعْتَمِدُ مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَبِيِّ هَذَا كَذِبًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُحَلِّينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَوْنُوا بِأُولَئِكَ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّ لَكُمْ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ مِنَ الدَّاجِلَةِ :

بہن بہن :

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّيِّبِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ تَكْتِبِ النَّوَحَى قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَيْدِي كَعْبٍ فَقَتَلَ أَهْلَ الْيَمَامَةِ وَعَمْرُوهُ عَمْرُو قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ عَمْرُو تَابَ فَقَالَ إِنَّ الْفِتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ يَا لِنَاسٍ دَارِي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقَتْلِ آيَةً فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ دَارِي لَدَايَ أَنْ تَجْمَعَ النَّفَرُ أَنْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعَمْرُو كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُوهُ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكَمْ بَيَّنَّ عَمْرُو بَيِّنَاتٍ فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ صَدَرِي وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ إِسْرَاءَ عَمْرُو قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

دہی ہو گئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ وہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم جو ان کو سمجھ رہے ہو۔ پس تم کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم حضور اکرم کی دہی لکھا بھی کرتے تھے اس لیے تم ہی قرآن مجید کے خطوط تلاش کر کے انہیں لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق جمع کر دو۔ خدا گواہ ہے کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے کوئی بہاڑا ٹھاکے لے جانے کے لیے کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہیں تھا جتنا قرآن کی جمع و ترتیب کا حکم، میں نے عرض کی کہ آپ حضرات ایک ایسے کام کے کرنے پس طرح آمادہ ہو گئے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ ایک نیک کام ہے مجھ میں ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اسی طرح شرح صدر عطا فرمایا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور میں نے کھال ڈھری اور کھجور کی شاخوں سے دھن پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا، اس دور رواج کے مطابق، قرآن مجید کو جمع کرنا شروع کیا اور لوگوں کے (جو قرآن کے حافظ تھے) حافظہ سے بھی مدد لی اور سورۃ لوبہ کی دو آیتیں خیرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے ملیں، ان کے علاوہ کسی کے پاس رہے دو سو تیس لکھی ہوئی صورت میں مجھے نہیں ملی تھیں، (وہ آیتیں یہ تھیں) ”لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما علمتم حرمين عليكم“ آخر تک (ترجمہ اور گزیر چکا) پھر مصحف جس میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی (ام المؤمنین) صفہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر اور لیث نے کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے اور کہا کہ سورۃ بقرہ کی مذکورہ دو آیتیں ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں، بچائے خیرہ رضی اللہ عنہ کے، اس روایت کی متابعت یعقوب بن ابراہیم نے کی، ان سے ان کے والد نے، اور ابو ثابت نے بیان کیا کہ میں سے ابراہیم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خزیمہ کے پاس یا ابو خزیمہ کے پاس (رشد کے ساتھ)

وَعُمَرُ عِنْدَ كَاهِلٍ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَاقٌّ عَاقِلٌ وَلَا تَهْمُكَ كُنْتُ تَكْتَبُ السُّورَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْتَبِهُ الْفُرَّانَ فَاجْتَنُدهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَتَفَتْنِي نَقْلَ حَبِلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْفُرَّانِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُ ذَيْنِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكَلَّمَا لَأُسَاجِدُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ مَهْدِيَّ لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ مَهْدِيَّ رَأَيْتُ بَكْرًا وَعُمَرَ فَقُسْتُ فَتَنَبَّعْتُ الْفُرَّانَ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْكَتَابِ وَالْحَسْبِ وَمَهْدِيَّ الرَّجَالِ حَتَّى وَحَدَّثْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْحِيدِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الدُّنْصَارِيِّ لَمْ أَحِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَخْبَرَهُمَا وَكَانَتْ الْقُحُوفُ الشَّيْءَ جَمِيعٌ فِيهِ الْعَمَلُ أَنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى كَوْنًا اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوْنًا اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَ قَالَ السَّيِّدُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَ قَالَ مَوْسَى عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ وَ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ قَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَ قَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي

خُزَيْمَةَ  
سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة يونس  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”فاختلط“ کا مفہوم یہ ہے کہ پانی سے ہر طرح نباتات اُگ آئے۔

۱۷۱۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے، سبحان اللہ! بے نیاز ہے وہ، ”زید بن اسلم نے بیان کیا کہ ”ان لہم قدم صدق“ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور مجاہد نے بیان کیا کہ اس سے مراد خیر ہے۔ ”تلك آیات“ یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی طرح اس آیت میں ہے ”حتی اذا كنتم فی الغلک وجرین ہم“ یعنی ہم ”جرین ہم“ ”دعواہم“ ”ای دعائہم“ ”حیطہ ہم“ یعنی ہلاکت و بربادی کے قریب آئے، جیسے ”عاطت برخطیثہ“ ”فاجمعہم اور اتبعہم کے ایک معنی ہیں ”عدو“ ”عدوان سے ہے آیت“ ”یعمل اللہ للناس الشر استعجالہم بالخیر“ کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت آدمی کا اپنا اولاد اور اپنے مال کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ فرما اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو بعض اوقات ان کی یہ بددعا سہیجی کیونکہ ان کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا اور بعض اوقات جن پر بددعا کی جاتی ہے۔ وہ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔ ”لذین احسنوا الحسنى“ ”ای مثلبا“ ”زیادہ“ ”ای مغفورہ ان کے غیر (یعنی ابو قتادہ) نے فرمایا کہ مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ ”الکیر یاء“ ای الملک۔

۱۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے بنی اسرائیل کو مہندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی (کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں (داخل ہونا) ہوں، تنجیک ای تنقیح علی نخوة من الارض“ ”نخوة“ بمعنی النشر و ہوا مکان المرتفع“۔

۱۷۳۔ مہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے حدیث بیان کی ان سے شریح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ثمر نے، ان سے سدید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سیدہ عائشہؓ کا دروازہ کھلتے تھے انہوں نے بتایا کہ اسی دن موسیٰ علیہ السلام فرعون

وَعَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَتَبَّتْ  
بِالنَّارِ مِنْ كُلِّ تَوْنٍ  
بَابُكَ تَالُوا اخْتَلَطَ اللَّهُ وَلَكِنْ اسْتَجَابَ  
هُوَ الْعَبَّاسُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
أَنَّ لَهُمْ قَدَامَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ فِي ذَلِكَ  
آيَاتٌ بَعْضُهَا هَذِهِ أَعْلَمُ الْقُرْآنِ وَ  
مِثْلُهَا حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْغُلْكِ وَجَرَيْنَ  
بِهِمْ لَمَعَتْ بَيْكُمُ دَعْوَاهُمْ وَعَادُوهُمْ أَدْبَرَ  
يَهُدُ دَلُؤًا مِنَ الْمَلَكَةِ أَحَاكَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ  
فَاتَّبَعَهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدُوٌّ الْقُدُورِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعْبَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ  
اسْتَجَابَ لَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ يُولَدُ  
وَمَا لَهُ إِذَا غَضِبَ اللَّهُ لَهُ تَبَارَكَ فِيهِ وَالْعَمَّةُ  
لَمُضَى إِلَيْهِمْ أَحْلَاهُمْ لَدَهْلِكَ مَنْ دَعَى  
عَلَيْهِمْ وَلَا مَاتَهُ لِيَنْزِلَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى  
مِثْلَهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ مُغْفِرَةٌ وَقَالَ خَيْرٌ لَا  
النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْعَبَّاسِيُّ  
الْمَلِكُ۔

بَابُكَ قَوْلِهِ وَجَارَتْ نَابِغِي إِسْرَائِيلَ  
الْبَحْرُ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا  
عَدُوًّا وَحَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْعَرْقُ قَالَ أَمَنْتُ أَنَّهُ  
لَوْلَا إِلَهُ الدُّعَا أَمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَ  
أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَنَجَّيْتُكَ عَلَى خَوْفٍ  
قَوْلِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ الشَّرُّ الْمَكَانُ الشَّرُّ دَفْعٌ

۱۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّادُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ كَتَبُوا عَائِشَةَ أُمَّ قُرَيْشٍ أَهْلًا

پر غالب آئے تھے، اس پر آلِ حضورؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔

سورہ ہود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور ابوسیرہ نے بیان کیا کہ ”آواہ“ حبشہ کی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادی الرأی یعنی جو بغیر غور فکر کے معلوم پر جاتے، مجاہد نے فرمایا کہ ”الجودی“ جزیرہ کا ایک پار ہے جس نے فرمایا کہ ”ہاں لانت العظیم“ (جی ہاں۔ آپ بڑے بردبار ہیں) کفار استہزاء کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اقلعی“ ای مسکی، ”عصیب“ ای شدید، ”لاحرم“ ای ہاں ”وقار القنود“ ای منبع الماء اور عکرہ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روٹے زمین ہے۔

۱۶۱۹۔ سنو، سنو! وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کہتے تھے میں تاکہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں، سنو، سنو! اور لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی) وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ (ان کے) دلوں کے اندر کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”حاق“ معنی نزل ہے، یحییٰ ای نازل۔ ”یوسیس یست“ سے فحول کے وزن پر ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ تبس ای تحزن۔ ”یثون مددوہم“ یعنی حق کے بارے میں شک و امتراء۔ ”لیستخفوا منہ“ ای من اللہ استخفوا۔

۱۶۹۲۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان جرہج نے بیان کیا، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ آیت کی قرأت اس طرح کرتے تھے ”الا اہم یثون مددوہم“ میں نے ان سے آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اس میں حیا محسوس کرتے تھے کہ کھلی ہوئی جگہ میں حلاء کے لیے بیٹھیں یا کھلی ہوئی جگہ میں اپنی بیویوں کے ساتھ ہمسری کریں، تو آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

یَوْمَ نَكْفُرُ بِمُوسَىٰ عَلَىٰ فِرْعَوْنَ فَقَالَ إِلَهِي صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَجَاجِمَ أَتُحَدِّثُ يَوْمَئِذٍ مِّنْهُمْ فَصَوِّمُوا

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ أَبُو مَسِيرَةَ الْأَوَّلُ الرَّحِيمِ بِالْحَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِي الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجُودِيَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَا تَنَالُ الْجَنَّةَ بِسِتْمَرَةٍ وَنَ يَمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلَعِي أَمْسِكِي عَصِيبَ شَدِيدٍ لَتَجَبِكُم مَّكِي وَفَارَ التَّنُورُ مَبْعَ الْمَاءِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَحَبَهُ

الذَّارِ حِينَ

۱۶۹۱۔ اَلَا اَتَقَمُّوْنَ يَثْنُوْنَ صَدُوْرَهُمْ لَيْسَتْ تَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حَيَّنْ لَيَسْتَخْفُوْنَ شَيْئًا جَعَلَهُ يَعْلَمُ مَا سِيْرُوْنَ وَ مَا يُعْلِيُوْنَ اِنَّكَ عَلَيْهِمْ كَذَاتُ الصُّدُوْرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَحَاتَ نَزَلَ يَحْيٰى يُنْزِلُ يُوْسٰى فَعُوْلٌ مِّنْ يَّتَسْتُّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَسُّ تَحْزَنُ يَثْنُوْنَ صَدُوْرَهُمْ شَلَّ وَ اَمْتَرَا فِي الْحَقِّ لَيْسَتْ تَخْفُوْا مِنْهُ مِنْ اِنَّ اِنَّ اسْتَطَاعُوْا۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمْدٍ عَنْ مَبَّاحٍ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ ابْنُ جَرِيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمِيْعِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ اَلَا اَتَقَمُّوْنَ يَثْنُوْنَ صَدُوْرَهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ اُنَّاسٌ كَانُوْا يَسْتَخْفُوْنَ اَنْ يَّتَخَلَّوْا فَيَقْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ وَ اَنْ يَّتَجَمَّعُوْا اِسْتَاءَهُمْ فَيَقْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ ۔

۱۴۹۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے: ”الا انہم یشنون صدورہم“ آیت کا ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے اس نے پوچھا، اے ابوالعباس! ”یشنون صدورہم“ کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی بوی سے ہمبستری کرتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے اور غلا کے لینے بیٹھتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ”الا انہم یشنون صدورہم“۔

۱۴۹۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کیا اور ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی قرأت اس طرح کی تھی ”الا انہم یشنون صدورہم لیستغفروا منہم الا جبین لیستغفرون شیاہم“ اور عمرو بن دینار کے علاوہ نے بیان کیا، ابراہیم بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ”لیستغفرون“ یعنی اپنے سر جھپا لیتے تھے۔ ”سُیْہِم“ یعنی اپنی قوم سے وہ بدگمان ہو گئے تھے۔ ”صناق بہم“ یعنی اپنے مہانوں کے بارے میں بدوہ تنگ ہو گئے تھے کہ ان کی قوم انھیں بھی پریشان کرے گی۔ ”یقطع من اللیل“ یعنی کچھ حصہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”اینب“ ارجع کے معنی میں ہے۔ ۴۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کا عرش حکومت“

پانی پر چھا۔“

۱۴۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمہیں دولت کا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھر اٹھا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کئے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی اس کا عرش حکومت پانی پر چھا اور اس کا ماتھ میں میزان عمل ہے جسے وہ جھکا تا اور اٹھاتا ہے ”اعتر اک مشرور سے استعمال کے باب سے ہے ای اصبہ“ اسی سے یعزہ اور اعترانی آتا ہے۔

”اغز بنا صیتہا“ ای فی ملک و سلطانہ علیہ، عنود اور عائد ہم معنی ہیں اور کبر و کبرائی کے لیے مبالغہ کے طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے ”استعزکم“ ای جبکم عمار اپنے بھائی ”اعترہ الدار فی عمری یعنی امدت العمر کے لیے۔ اس کی ملکیت میں دے دیا۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَرَأَ اَلَا اِنَّهُمْ يَشْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ قُلْتُ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَشْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ قَالَتْ اَنَّ الرَّكْعَةَ مَجَامِعًا مَرَّاتًا فَتَسْتَعِيْزُ اَوْ تَخْلِيْ تَفْسِيْحًا فَتَذَلُّ اَلَا اِنَّهُمْ يَشْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَشْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَغْفِرُوْا مِنْهُمُ الْاَجْبَيْنِ لِيَسْتَغْفِرُوْنَ شَيْئًا بِهِمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لِيَسْتَغْفِرُوْنَ يَطُوْنُ رُءُوْسَهُمْ سِتْرًا بِهِمْ سَاءَ ظُلْمُهُ بَعُوْمِهِ وَصَنَاقٌ بِهِمْ بِاضْيَافِهِ يَطْطَحُ مِنْ التَّلِيْلِ سَوَادٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اُنْيَبُ اَرْجِعْ

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ

عَلَى الْمَاءِ

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ اَعْرَجٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفَقَ اَنْفَقَ عَلَيْكَ وَقَالَ لَيْدُ اللّٰهُ مَلَايَ لَا تَخِيْضُهَا حَقَقَةً سَمَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ اَمَّا اَنْفَقُ مَا اَنْفَقَ مِنْهُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ مِنْ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفُضْ مَا فِيْ مَكِيْدٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيْدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اَعْتَرَاكَ اَنْفَعَلْتَ مِنْ عَرْوَتِهِ اَعَا اَصْبَبْتُ وَبِحَبِّ جُرْدُكَ وَاعْتَرَا فِيْ اَحَدٍ بِنَا صِيَّتَهَا اَعَا فِيْ مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيبُ وَعَلُوْدٌ وَعَايِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاكِيدٌ اَلْتَجَبُّرُ



نیکو حکم، انوکھ، راستہ، ہم ایک جہتی میں ہے۔ ”حمید مجید“ حمید، ماجد سے افضل کے وزن پر ہے (اور حمید یعنی) محمود حمد سے یہ سبیل، یعنی سخت اور بڑا سبیل اور سبیل (ممنی میں) الام اور زن میں بہت قربت و ربط ہے تمیم بن مقبل کا شعر ہے ”ورحبتہ بیض لون البیض ضاحیتہ“  
 مہربا تو اسی بہ الابطل سبیلنا“

”اور دین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، یعنی مدینہ والوں کی طرف کیونکہ وہیں ایک شہر تھا، اسی طرح ”واسأل القریۃ“ واسأل العیرہ یعنی اہل قریہ اور اہل عیرہ“ وراؤ کم ظہربا، یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کرے تو کہتے ہیں ظہرت بجا جتی یا جھلتی ظہر یا اور ”ظہری“ اس موقع پر اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن رکھے تاکہ امر و ضرورت کے وقت اس سے کام لے۔ ”ارذلنا“ اسی سقاطہ، اجرامی، اجرت کا مصدر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جرئت کا ہے۔ الفلک اور الفلک ایک ہیں (واحد ہیں) بمعنی سفینہ (کشتی) اور (جمع میں) بمعنی سفن۔ ”مجاہدا“ ای مدفعہا، یہ اجرت کا مصدر ہے۔ اور ”ارسلت اہل حبشہ“ اور ”مرسبہا“ رست السفینہ سے مشتق ہے اور ”مجاہدا“ جرئت السفینہ سے مشتق ہے نیز اس کی قرأت ”مجاہدا و مرسبہا“ کی گئی ہے، فعل بہا سے ”الراسیات“ ای ثابتات۔

۷۶۱۔ اسحاقی کا ارشاد ”اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں“ جنھوں نے اپنے پروردگار کی نسبت تجھوت باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر“ اشہاد کا واحد شاهد ہے، جیسے صاحب اور اصحاب۔

۱۶۹۶۔ ہم سے مسند دہی نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے صفوان بن محرز نے کہا بن عمر رضی اللہ عنہ طواف کر لیے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پوچھا اے ابوعبدالرحمن! یا یہ کہا کہ اے ابن عمر! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کچھ سنا ہے (جو اللہ اور مومنین کے درمیان قیامت کے دن ہوگی) آپ نے بیان کیا کہ میں نے صفوان (اکرم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مومن اپنے رب سے اتنا قریب ہو جائے گا اور ہشام نے بدو المؤمن (جہانے بدو المؤمن کے) بیان کیا (مفہوم ایک ہے)۔

اسْتَعْمَدَكُمْ جَعَلَكُمْ عَسَارًا اَعْمَرْتُمْ السَّارَ  
 فَبِي عَمْرٍا جَعَلْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَافْكَرْتُمْ وَاسْتَنْكَمْتُمْ  
 وَاحِدًا حَمِيدًا حَمِيدًا كَاتِبًا فَعِيلًا مِنْ مَا جِدَ مُحَمَّدٌ  
 مِنْ حَمِيدٍ سَجِيلٍ الشَّاهِدُ الْكَلْبِيُّ سَجِيلٌ وَتَسْجِيلٌ  
 اللَّهُمَّ وَالسُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَعِيمٌ بَنُ مَقِيلٍ

وَرَجُلًا تَعْيَرِيُونَ النَّبِيَّ ضَاحِيَةً  
 ضَمًّا لَوَاصِي بِهِ الدُّبَالُ سَجِيئًا  
 وَالْمَدِينِ اَخَاهُمْ شُعْبًا اِلَى اَهْلِ مَدِينٍ لَنْ مَدِينٍ  
 نَكْبًا وَمَثَلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَةَ عَنِ اَهْلِ  
 الْقَرْيَةِ وَالْعِيرَةِ وَاسْأَلِكُمْ ظَهْرًا يَأْتِي قَوْلُكُمْ تَلَفْتُمْ  
 اَلَيْسَ وَقِيلَ اِذَا لَمْ يَفِضْ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهْرًا يَجَاجِي قَوْلُ  
 يَحْلَتْنِي ظَهْرًا يَأْتِي الظَّهْرُ هَهُنَا اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ ذَا قَبْلِهِ  
 اَوْ عَمَّا تَسْتَظْهِرُ بِهِ اَرَادْنَا سَقَاطًا اَجْرًا فَيُحْمَلُ مَقْصِدًا  
 مِنْ اَجْرَتِهِ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكَ وَالْفُلْكَ وَار  
 وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّوْنُ مَجْرَاهَا مَدَنُهَا وَهُوَ مَقْصِدُ اَجْرَتِهِ  
 وَارْ سَبْتُ حَبَسْتُ وَفَقَرْتُ مَوْسَاهَا مَرَسْتُ هِيَ وَفَجْرَاهَا  
 مِنْ جَرَّتْ هِيَ وَفَجْرَاهَا مَوْسَاهَا مَنْ هَلْ يَجَا اَلْاَسِيَا ثَابِتًا

بَابُ قَوْلِهِ - وَيَقُولُ اَلَا شَهَادَةُ هُوَ لَكَ  
 الْمَدِينِ كَذَبُوا عَلَيَّ وَبِعْتُمُ اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ  
 عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ اَلَا شَهَادَةُ شَاهِدٌ مِثْلُ  
 صَاحِبٍ وَاصْحَابٍ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شَايِرِ بْنِ زُرَيْجٍ  
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَيْشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ  
 بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ بَيَّنَّا ابْنَ عُمَرَ يَطُوفُ اِدْعَا عَنْ رَجُلٍ  
 فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْمُؤْمِنِينَ  
 رَبِّهِمْ وَقَالَ هَيْشَامٌ يَدْعُو الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى  
 يَصْنَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَقْرَأُ كَابِدُ نَوْمِهِ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ہاتھ رکھے گا یعنی رحمت سے توجہ فرمائے گا اور اس کے گناہوں کا اقرار کرے گا کہ گناہ گناہ تھیں یا دوسرے، بزرگ عزم کرے گا۔ یاد دہانے میرے رب! مجھے یاد ہے، دومتر اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کروں گا۔ پھر اسے اس کے حسنات کا محفہ دیا جائے گا لیکن دوسرے لوگ یاد دہانہ کہ انکار تو ان کے متعلق تبصرے مجمع میں اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں اور شبیہان نے بیان کیا ان سے فتاوہ سننے کہ ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی،

۴۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔" "الرد المفود" اسی العون المعین، روضۃ اہی اعنتہ "ترکوا" اسی متلو "فلولا کان" اسی فہلا کان۔ "اتروا" اسی اھلکوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "زفر و شہیق" یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز۔

۱۶۹۷۔ اس میں سے صدر بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے بخبری ان سے یہ بیان ابی براء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو براء نے اور ان سے ابو مرثی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دینا کرتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی، "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے۔ بڑی سخت ہے۔"

۴۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں سادتی ہیں بدیوں کو یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔" "زلقا" یعنی ایک وقفہ کے بعد دوسرا وقفہ اسی سے مراد ہے۔ الزلف یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل، اور زلفی مصدر ہے بمعنی القربى ما زلفوا اى اجتمعوا، ازلفنا اى جمعنا۔ ۶

تَعْرِفُ ذَنْبَكَ اَنْتَ اَعْرِفُ اَعْرِفُ رِبِّ اَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَكَرَتْهَا فَالْتَمِيَا وَاعْرِفْ مَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تَطْوِي صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْاَخْرُونَ اَوِ الْكُفَّارُ فَيَنْذِي عَلَى رَأْسِهِ وُسْ اِلَّا شَقَّادَ هَلُوْا لِي السَّيِّئُ كَذَبُوا عَلَيَّ سَابِّعَهُ وَشَالَ سَيِّبَانٍ عَنْ قِتَادَةٍ حَادٍ شَا صَفْوَانٌ۔ ۶

**باب ۲۲** قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ اخَذُ رَبِّيْكَ اِذَا اخَذَ الْقُرْاٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنْ اخَذَ اِلَيْمٌ شَدِيدٌ الرَّحْمَةُ اَلْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَذَتْهُ اَعْنَتْهُ تَزَكُّوا فَيَمْلُؤْا فُلُوكَ كَانَ فُهَلَّا كَانَ اُذْرِفُوا اُهْلِكُوا اَوْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَفِيْلٌ وَشَهِيْقٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بَرْمَكِيُّ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَسَءَ لِمَنْ بِي لِبَطْلٍ لِحَقَّتْ اِذَا اخَذَهُ لَهْ يَفْتَلُهُ شَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ اخَذُ رَبِّيْكَ اِذَا اخَذَ الْقُرْاٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنْ اخَذَ اِلَيْمٌ شَدِيْدٌ۔

**باب ۲۳** قَوْلِهِ وَاتِمُّوا صَلَاتَكُمْ لِكُلِّ اَنْتَعَارٍ وَرُمْ لِقَاءَ مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْخُسُفَاتِ يَدْجِبُنَّ السَّيِّئَاتِ ذَالِكِ ذِكْرًا لِلَّذِيْنَ وَرُمْ لِقَاءَ سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَهِيَ سَمِيَّتِ الْمَرْدُ لِقَاءَ الزُّلْفِ مَخْزِلَةٌ بَعْدَ مَخْزِلَةٍ وَرَمَّا اَمَّا لَقِيْ مَقْصِدًا رَمِيَ الْقُرْبَى اَزْدَ لَقُوا اَجْمَعُوا اَنْ لَقْنَا جَمَعْنَا۔ ۶

۱۷۹۸۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے حدیث بیان کی آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے کسی را جنبیہ عورت کا بوسہ لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنی اس لغزش کا ذکر کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نماز کی پابندی رکھتے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں مٹاتی ہیں بدلوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے، ان صاحب نے عرض کی، کیا یہ آیت صرف میرے بھائی کے لیے ہے (کہ نیکیاں بدلوں کو مٹاتی ہیں)؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر فرد کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔

### سورۃ یوسفؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فضیل نے کہا، ان سے حصین نے اور ان سے مجاہد نے کہ، "متکا" لمیوں کو کہتے ہیں فضیل نے کہا کہ لمیوں کو حبشی زبان میں "متکا" کہتے ہیں اور ابن عبیدہ نے ایک صاحب کے واسطے سے اور انھوں نے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا کہ "متکا"، ہر اس چیز کو کہیں گے جسے چھری سے کاٹا جاسکتا ہو۔ اور قتادہ نے فرمایا کہ "لذو علم" یعنی وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہو۔ اور ابن جریر نے فرمایا کہ "صواع" ملک فارسی (ایک سیاحت) کو کہتے ہیں اس کا ادھر کا حصہ تنگ ہوتا تھا، اور اہل عجم اس میں شراب پیتے تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تقدون" اسی تہلہوں، اور ان کے غیر نے فرمایا کہ "عیانہ" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو تم سے کسی چیز کو چھپا دے، ایسی چیز عیانہ کہلائے گی، "الحجب" اس کنویں کو کہتے ہیں جس کے مینڈہ زہر "موشن" لنا" اسی مصدق۔ "اشدہ" یعنی انحطاط سے پہلے کی عمر بولتے ہیں "بلغ اشدہ" اور بلغوا شدم" بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا واحد شدہ ہے اور "متکا" مجاہد کی قرأت کے مطابق وہ چیز جس پر سیتے وقت یا کھاتے یا بات کرتے وقت ٹیک لگائیں۔ اس طرح جن لوگوں نے "متکا" (زہرہ کے لیزر کو لمیوں

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدٍ شَاكِرٌ بِزَيْدٍ هُوَ ابْنُ نَزْرِيجٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ السَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ لَهْ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَيُّهَا الصَّلَاةُ هَكَذَا فِي التَّحَارِيرِ وَنَدَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْخُسُفَاتِ مِثْلُ هُنَّ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُ لَيْلٍ لَيْلٍ كَرِيمٍ قَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ قَالَ لَيْسَ عَمَلٌ بِهَا مِنْ أُمَّتِي

### سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فَضِيلٌ عَنْ حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مَتَكَ أَلَا مَتَكٌ قَالَ فَضِيلٌ أَلَا مَتَكٌ بِالْحَبَشِيَّةِ مَتَكَ أَلَا مَتَكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مَتَكَ كُلُّ شَيْءٍ قَطِيعٌ بِالسَّكِينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَدُوْهُ عَلَيْهِ عَامِلٌ بِمَا عَمِلَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مَوَاقِفُ مَكْرُوكٍ أَنْفَارِ سَيِّئِ الدِّينِ مِثْلُ نَفْسٍ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَامُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَفَنَّدَ مَنْ تَجَهَّلُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ عِيَانَةً كُلُّ شَيْءٍ غَيْبٌ عَنْكَ شَيْئًا هُوَ عِيَانَةً وَالْحَبُّ الدَّكِيَّةُ الَّتِي تَحْدُ نَطْوُ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمَصْدَقٍ أَشَدَّ قِيلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي التَّقْصَانِ يَقَالُ مَكْرُوكٌ أَشَدُّ لَا وَمِثْلُهَا أَشَدُّ هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدًا هَا شَدُّ وَالْمَتَكَ مَا أَتَكَاتَ عَلَيْهِ لِبَرَابِ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِعَلَامٍ وَابْطَلُ الشَّيْءُ قَالَ





۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ  
بْنُ الْأَحْبَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سُرٍّ وَمَاكَ وَهِيَ أُمُّ  
عَاشِئَةَ قَالَتْ بَنَيْتُ أَنَا وَعَاشِئَةُ أَحَدًا تَمَا  
الْحُمَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ حَدَّثْتَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدْتُ  
عَاشِئَةَ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيْعَقُوبَ  
وَبَنِيهِ - وَاسْتَمْعَانُ عَلَى مَا  
تَصِفُونَ

باب قولہا دَرَا دَرَتْهُ السَّيِّ  
هُوَ فِي بَيْنِهِمَا عَنْ نَفْسِهِ وَعَلَّقَتْ الْأَبْوَابَ  
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ  
لَكَ يَا لِحَدْرَةِ ابْنَتِهِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ  
جُبَيْرٍ لَعَالَهُ

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي  
ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ  
قَالَ وَإِنَّمَا نَفَرْتُ وَهَذَا كَمَا عَلِمْنَا هَذَا مَقَامُهُ  
وَالْفَيَا وَحَدَّثَنَا الْفَوْزَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ بَلَّ عَجَبْتُ وَسَيُخَرُّونَ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْعَمَشِيِّ عَنْ مُبَلِّغٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنْ قَرَأْتُ لَنَا أَنْبَاؤُا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا لَيْسَ لَكُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ يَسْلَجُ  
كَسْبُ يَوْمٍ سَفَّ فَأَمَّا بَنِيهِمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ  
شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِطَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّحْلُ  
يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَذَرِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا  
مِثْلَ الدَّخَانِ قَالَ اللَّهُ فَاذْكُرُوا يَوْمَ تَأْتِي  
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنَّا كَاشِفُو

۱۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی  
ان سے حصین نے ان سے ابو ذائل نے بیان کیا کہ مجھ سے مسروق بن احمر  
نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آپ عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھے ہوئے تھے، کہ  
عائشہ کو بچا چڑھ گیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ غالباً یہ ان باتوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔  
جب کا چرچا پور ہوا ہے، ام رومان رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں، اس کے بعد  
عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ  
السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ ”اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر  
اللہ ہی مدد کرے۔“

۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جس عورت کے گھر میں رہتے  
وہ اپنا مطلب حاصل کرنے کو بھیس دینے لگی اور دروازے بند کر  
لیے اور بولی کہ ایس آ جاؤ، اور عکرمہ نے فرمایا کہ ”ہیت لک“ سورتی  
زبان میں ”ہلم“ کے معنی ہیں ہے اور ابن جبیر نے اس کے معنی  
تقلید بتائے ہیں۔

۱۸۰۳۔ مجھ سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن عمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے  
ابو ذائل نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ”ہیت لک“ پڑھا اور فرمایا  
کہ جس طرح ہیں یہ لفظ سکھایا گیا ہے اسی طرح ہم پڑھتے ہیں۔ ”مترادف“ مقامہ  
”الغیا“ ای وجہ۔ اسی سے ہے الفوا اباءہم، الغینا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ  
عنہ سے روایت ہے ”بل عجت و یسخرون“

۱۸۰۴۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عمار نے ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں  
تاخیر کی، تو آپ نے ان کو سختی میں مدد دعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ  
السلام کے زمانہ کا ساقط نازل فرما، چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ کوئی چیز نہیں ملتی تھی  
اور وہ بڑیوں کے کھانے پر مجبور ہو گئے تھے، لوگوں کی اس وقت یہ کیفیت  
تھی کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے تھے تو دھواں نظر آتا تھا، دھوکہ دیا  
کی شدت کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تو آپ انتظار رکھیے اس روز کا“  
جب آسمان کی طرف ایک نظر اٹھایا پتہ چلا کہ وہ روز فرمایا، بیشک ہم

چیز سے اس عذاب کو سہا لیں گے اور تم بھی (اسی پہلی حالت پر الرٹ اؤ گے)۔  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن کفار سے عذاب کو سہا لیا جائے گا حالانکہ وہ صریح کا واقعہ بھی گزر چکا اور پکڑ بھی ہو چکی۔

۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پھر حجب تاحہ ان کے پاس پہنچا تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے اپنے زخمی کر لیے تھے بے شک میرا پروردگار عورتوں کے قریب سے خوب واقف ہے (بادشاہ نے) کہا (اے عورتو!) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں، حاشا للعدۃ۔

۱۸۰۵۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن مضر نے، ان سے عمر بن حارث نے، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ لو علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے کہ انہوں نے رکن شہد کی پناہ لینے کے لیے کہا تھا اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں تک رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد کرتا، اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کے زیادہ حقدار ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا، کیا تمہیں اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے مزید اطمینان قلب ہو جائے۔

۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہاں تک کہ پیغمبر یا یوس ہو ہو گئے ہیں۔“

۱۸۰۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے صالح بن انس نے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، عروہ نے آپ سے آیت حتیٰ اذا استیاس الرسل وترجمہ اوپر گزر چکا ہے، کے منقول پوچھا تھا عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا، (آیت میں) کذبوا (تخلف کے ساتھ) ہے یا کذبوا (تشدید کے ساتھ)؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کذبوا (تشدید کے ساتھ)؟ اس پر میں نے آپ سے کہا کہ انبیاء و رسلین کے ساتھ جانتے تھے کہ

الْعَذَابُ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيْكَشَفَ عَنْهُمْ الْعَذَابُ كَيْدُكُمْ الْفَيْسَمَةِ وَقَدْ مَفَى الدَّخَانَ وَصَصَّتِ الْبُطْمَةُ۔

بَابُكَ خَوْلِي فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ اسْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُمْ إِذْ رَأَوْهُنَّ كَذِبْنَ يَدُسُّنَّ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ وَمَا شَأْنُ حَاشَى تَنْذِيرِهِ وَاسْتِثْنَانَا مَحْضَمٌ وَحَمَلٌ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْفَارِسِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُمَرُوبِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ تَوْوُسِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَآدِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّحُمَا اللَّهُ كَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رَأْسِ كُنْ شِدَائِي وَلَوْ كَيْفُكَ فِي السَّبْعِ مَا كَيْتَ يَدُ يَوْسُفَ رَجُلِيْنِ السَّامِي وَخَنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَوْ أَذْلَمْتُ نَوْمًا مِنْ خَالِ مَتَى وَلَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي۔

بَابُكَ خَوْلِي حَتَّى إِذَا اسْتِيَّاسَ الرَّسُولُ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهَوَيْسَنَا لَهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتِيَّاسَ الرَّسُولُ قَالَ قُلْتُ أَكْذَبُوا أَمْ كَذَبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذَبُوا قُلْتُ فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْلَهُمْ كَذِبٌ وَهُمْ قَوْمًا بِالْظَنِّ قَالَتْ أَجَلٌ لَعَمْرِي

ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، ظن و گمان کا اس میں کیا سوال تھا کہ قرآن سے ظن کے ساتھ بیان کیا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تم نے صحیح کہا، انھیں یقین کے ساتھ معلوم تھا۔ اس پر میں نے آیت یوں پڑھی ”وَلَوْلَا اِتْمَمَ قَدْ كَذَبُوا“ (تخفیف کے ساتھ) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، معاذ اللہ! انبیاء کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گمان نہیں تھا۔ میں نے عرض کی پھر آیت کا مفہوم کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، آیت میں انبیاء کے ان متنبین کا ذکر ہوا ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور انبیاء کی انھوں نے تسدیق کی تھی لیکن آزمائش کا سلسلہ ان پر بہت طویل ہو گیا اور اللہ کی مدد میں تاخیر ہوئی، اتنی کہ یہ ستم خیزی قوم کے ان لوگوں سے مایوس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی، اور انھیں یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں ان کے متبعین بھی ان کی تکذیب ذکر نہیں، اس وقت ان کے پاس اللہ کی مدد پہنچی۔

۱۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا، ہو سکتا ہے یہ کذب ہو، تخفیف کے ساتھ، تو انھوں نے فرمایا، معاذ اللہ!

### سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کبساط کفہ“ یعنی شکر کی مثال بیان کی گئی ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے یعنی اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے جو پانی کے خیال میں مگن ہو کر دور سے (وہ خود بخود آکے اس کے منہ میں پہنچ جائے گا) وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”سخر“ یعنی ذل۔ ”منجا ورات“، ”ای متذانیات“، ”المثلثات“ کا واحد مشکلہ ہے، یعنی اشباہ و امثال اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”الاشل ایام الذین خلوا“ ”بمقدار“ ای بقدر ”معقبات“، یعنی حقائق کرنے والے فرشتے جو یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہتے ہیں، اسی سے عقیب آتا ہے اور بولتے ہیں عقبت فی اثرہ ”الحال“ ای العقوبۃ ”کبساط کفہ“ یعنی ناکہ پانی کو اپنی تھیلیوں

لَعَبًا اسْتَبَقْنُوْا بِهَا لَكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا فَالْتُمَا كَذَابَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَنْظُرُ ذٰلِكَ يَدِيْهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاَمِيْدُ فَالْتُمَا هٰذِهِ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اَمَنُوْا يَدِيْهِمْ . وَ صَدَقُوْهُ هُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ اسْتَاخَرَعَتْهُمْ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ مِنْهُمْ كَذَبَتْ بِهِمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَ ظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنَّهُ اَتْبَاعُهُمْ قَدْ كَذَبُوْهُ هُمْ حَبَاۤءُ هُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِيْدُ ذٰلِكَ

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُوْةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوْا مُخَفَّفَةً فَالْتُمَا

مَعَاذَ اللّٰهِ

### سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسٌ كَفَنِيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِيْ عَبْدَ مَعَ اللّٰهِ اِلَهًا غَيْرُهُ كَمَثَلِ الْعَطَشَانِ الَّذِيْ يَنْظُرُ اِلَى خِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ كَيْدٍ وَهُوَ مَرِيْدٌ اَنْ يَّتَنَّا وَكَذٰلِكَ يَقْدَرُ وَقَالَ عِيْدٌ لَا سَخَرُ ذٰلِكَ مُجَادِرَاتٍ مَّتَدَا اِنْيَاكُ اَلْمَثَلَاتُ وَاحِدٌ هَا مَثَلُهُ وَ هِيَ اِلَى شَبَابَةٍ وَ اَلْمَثَالُ قَالَ اِلَّا مِثْلُ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِعَقْدٍ اَوْ بِقَدَرٍ مُّعَقَّبَاتٍ مَّلَاكِكُمْ حَقَقَةٌ تُعَقِّبُ الرُّسُلَ مِنْهَا اَلْاُخْرَى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقِيْبَةٌ فِيْ اَثَرِهِ اَلْحَالُ الْعَقُوْبَةُ كَبَّاسٌ



میں) روک لے (حالاں کہ یہ بے فائدہ ہے) "اربابا تو باریہ جو  
سے مشتق ہے۔" "مناع زید" وہ سامان جو استعمال پر تہمت  
ہے (جیسے برتن وغیرہ) "جفاء" ای اجفات القدر یعنی جب  
ہانڈی میں جوڑش آتا ہے تو جھاگ اور پراٹھ آتا ہے اور جب جوڑش  
کم ہوتا ہے تو جھاگ میں بھی کمی ہوجاتی ہے، لیکن فائدہ یہ کچھ  
مجھ نہیں! اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا کرنا ہے۔  
"المعاد" ای الفرائض "یدروون" ای یدفعون، ورنہ "ای  
دفعہ" سلام علیکم، یعنی وہ سلام کریں گے۔ "والیہتاب" ای  
توبی "انکم یاس" ای لم یتبین "وقارہ" ای داحیہ "فالتبت  
ای اطلت ملی اور ملاوۃ سے مشتق ہے، اسی لیے ملایا آتا ہے،  
زمین اگر طویل و عرضی ہو (یعنی صحرا و بیابان) تو اس کے لیے ملی  
من الارض کہتے ہیں "اشن" ای اشد مشتق سے مشتق ہے۔  
"معقب" ای مغیر "متجا ورات" یعنی طیب و خبیث دونوں  
ملے ہوئے تھے۔ "صنوان" ایک کھجور کی طرح سے نکلی ہوئی ڈوبیا اس  
سے زیادہ شاخیں "وغیر صنوان یعنی تنہا کھجور کا درخت ایک پانی  
دیا ہوا مثال ہے بنی آدم کے صلح اور خبیث کی کہ سب کے جدا جدا  
ایک ہیں۔ "السحاب الثقال" یعنی وہ بادل جس میں پانی ہو۔ کبساط  
کفیع، یعنی زبان سے پانی کو بلائے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ  
کرے تو وہ اس کے پاس کبھی نہیں آئے گا۔ "سالت اور تہ لہذا  
یعنی جتنے میں وادی بھر جائے "زبد" اربابا، بوسے اور زبیر وں  
کا میل۔

۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کو علم رہتا ہے اس کا جو کچھ  
کسی عورت کے حمل میں ہوتا ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم  
میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے" غیض ای نقص۔

۱۸۰۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے پانچ خزانے ہیں جنہیں اللہ کے سوا  
کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوئے والا ہے اللہ کے  
سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اللہ کے سوا

کَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لَيَقْبِضَنَّ عَلَى الْمَاءِ سِرًّا بَيْنَ رَمَا  
تَرْتَبُوا وَمَتَاعٌ رَبُّهُ الْمَتَاعُ مَا كُنْتُمْ بِهِ حَقَّاءَ  
أَحْقَاتِ الْقَدَرِ إِذَا غَلَّتْ فَغَلَّتْهَا الرَّبُّ ثُمَّ  
تَكُنْ فَيَكُنْ هَبَ الرَّبُّ يَدَكَ مُنْفَعَةً فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ  
الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمُهَادُ الْفَرَاشُ بَيْنَ سَرْمَوْفَتِ  
مَدْفَعُونَ دَرَأَتْهُ دَفَعَتْهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ  
تَقُولُونَ سَلَامٌ مَرَّةً الْيَوْمَ مَتَابُ تَوْبَتِي أَفَلَمْ  
يَأْمُرْكُمْ لَمْ يَتَّبِعْتُمْ قَائِرَةً دَاهِيَةً قَامُلِيَّةً  
أَطْلَتْ مِنَ الْمَلِكِي وَالْمَلِكِيَّةِ وَمِنْهُ مَلِكِيَّةٌ  
وَقِيلَ لِلْوَسِيعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مِنْ مَلِكِيَّةٍ  
مِنْ الْأَرْضِ مِنْ أَشَقِّ أَشْدَّ مِنَ الْمُشَقَّةِ مُعَقَّبٌ  
مُعَيَّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَتَابُ وَرَأَتْ طَيِّبَهَا  
وَحَبِيبَتُهَا السَّيْبَانِ صِنَوَانِ الْخِلَتَانِ أَوْ  
أَكْثَرُ فِي أَهْلِ وَاحِدٍ وَغَيْرِ صِنَوَانِ  
وَحَدَّهَا بِمَا وَاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ  
وَحَبِيبَتِهِمْ أَجُوهَرٌ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثَّقَالُ  
الْثَقَلُ فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطُ كَفَيْهِ مَدْعَا  
الْمَاءِ بِلِسَانِ أَدْنِيسِيرَ إِلَيْهِ بَيِّدُهُ مَلَكٌ  
يَأْتِيهِ أَسْبَابُ سَالَتْ أَوْ ذِيهِ جَفَدَ رَهَامُ مَلَكٌ  
لَطُنٌ وَادٍ سَكَبَا أَرَابِيَا ذُنُوبُ السَّيْلِ خَبَتْ  
الْحَدِيدُ وَالْجَلِيَّةُ

بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ  
كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضَنَّ الرَّسَّ حَامِرُ  
غِيضٌ نَقِصٌ

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنَادِرِ حَدَّثَنَا  
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعْلَمُ مِنَ الْغَيْبِ خَيْرٌ لَكَ يَعْلَمُهَا  
إِلَّا اللَّهُ لَعَلَّكُمْ مَا فِي غَيْرِ إِلَّا اللَّهُ وَلَكِ يَعْلَمُ مَا

فِي تَغْيِصِ الْحَامِ وَاللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَعِيَ بَابِي الْمَطَرِ أَحَدٌ  
وَاللَّهُ لَا تَدْرِي نَفْسٌ بَابِي أَرْضِي صَوْتٌ وَلَا يَعْلَمُ مَعِيَ نَعْمٌ  
سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب :- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہاد" ای داع مجاہد نے فرمایا "صدید" ای قبح دم۔ ابن عیینہ نے فرمایا "ادکر النعمۃ اللہ علیکم" یعنی جو نعم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور گزشتہ امتوں کے ساتھ پیش آنے والے حوادث کو یاد کرو مجاہد نے فرمایا دین کل ماسا لکتمہ "یعنی جس قسم خواہشمند ہو۔" بیغز ہوا عوجا "یعنی ملتسون لہا عوجا" واذن ربکم "یعنی نہایت مناسب طریقہ پر تحقیق بلایا۔" ردو ایدیم فی افواہہم "مثل ہے یعنی جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا تھا انہوں نے نہیں کیا "مقامی" یعنی حساب کے لیے جس مرقہ پر اللہ تعالیٰ اپنے سامنے کھرا کرنے کا "من وازن" ای قدامہ "کم تبعا" اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب الوغائب "بمصر حکم" استقرخی ای استغاثی "لیستقرض" مراخ سے ہے "لا خذل" مصدر ہے خالۃ خلا سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خذل "خلة کی جمع ہو۔" اجتثت "ای استوصلت۔"

۷۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد :- دیکھا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی مثال کلمہ طہیر کی بیان (فرمائی کہ) وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی ہر شاخ خوب مضبوط ہے اور اس کی شاخیں (خوب) اونچائی میں جا رہی ہیں وہ اپنا پھل فضل میں دلپے پروردگار کے حکم سے ادبیا رہتا ہے۔

۱۸۰۹۔ مجھ سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضرت نے دریافت فرمایا، اچھا ایسے درخت کی مثال بناؤ یا ایسے مسلمان کی درودی کو شبہ تھا جس کے پتے چھڑتے ہوں اور نہ فلاں چیز ہوئی اور نہ فلاں اور نہ فلاں اور وہ اپنا پھل ہر فصل میں دیتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فوراً میرے ذہن میں آگیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مجلس میں

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ جَاهِدٌ  
صَدِيدٌ قَبِيحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ...  
أَذْكَرُ النِّعْمَةِ اللَّهُ عَلَيْهِ أَيَا دِي اللَّهِ  
عِنْدَكُمْ وَآيَا مَهُ وَقَالَ جَاهِدٌ مِنْ كُلِّ  
مَا سَأَلْتُمُوهُ سَأَلْتُمُوهُ إِلَيْهِ فَيُجِيبُكُمْ بِهَا  
عَوَجًا يَلْتَمِسُونَ لَهَا عَوَجًا وَاذْذَاتُ  
سَأَلْتُكُمْ أَعْلَمَكُمْ أَنْتُمْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ  
فِي أَفْوَاهِهِمْ هَذَا مَثَلٌ كَقَوْلِ عَمَّا مِرْدَابِهِ  
مَقَامِي حَيْثُ يَقِفُهُ اللَّهُ مَبِينٌ بَيْنَهُ مِنْ وَرَائِهِ  
قَدَامِهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاجْبَاهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيْبٍ  
وَعَاثٍ بِمَصْرِحِكُمْ اسْتَنْصَحْتُمْ اسْتَعَاثَنِي  
يَسْتَنْصَحُ خَمِينَ الصَّرَاحُ وَلَا يَخْلُكُ مَقْدَرُ  
خَالَتُهُ خِلَافٌ وَيَجُوزُ أَيْضًا جَنَمٌ خَلَّةٌ وَ

بَابُ قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ  
أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي  
السَّمَاءِ تَوَفَّى أَمْ كَلِمًا  
كُلُّ

حَبِيبٌ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عُمِيدُ بْنُ إِسْبَغِيلَ عَنْ أَبِي  
أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشَبِّهُهُ أَوْ كَالرَّحِيلِ  
الْمُسْلِمِ لَا كَيْفَاتٍ وَسَمَ قُهَا وَلَدَ وَلَدَ وَلَا  
تَوَفَّى أَمْ كَلِمًا كُلُّ حَبِيبٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَوْمٌ فِي  
نَفْسِي أَمْهَا الْخَلَّةُ وَسَمَ آيَةُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ لَا يَكْلَمَانِ

خاموش ہیں، اس لیے میں نے بولنا مناسب سمجھا۔ جب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کجور کا درخت ہے جب ہم مجلس سے اٹھے تو میں نے والد زکوار عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا گواہ ہے میرے ذہن میں اس وقت یہ بات تھی کہ مراد کجور کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا، پھر تم نے کہا کہ نہیں؟ عرض کی، جب میں نے دیکھا کہ آپ حضرات بھی کچھ نہیں بول رہے ہیں اس لیے میں نے بھی بولنا مناسب سمجھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر تم نے بتا دیا ہو تو مجھے یہ فلال اور فلال چیز سے زیادہ عزیز تھا۔

۴۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ایمان والوں کو اس کی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے“

۱۸۱۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا کہ انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اللہ ایمان والوں کو اس کی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے“، دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں مدد بھی کا۔

۴۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا آپ نے ان کو گول کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے معاوضہ میں کفر کیا“۔ ”الم نعم“ ایسا ہی ہے جیسے الم زکیف، ”الم زالی الذین خرجوا“۔ ”الہود“ ای اھلک یا ربہم بوربر سے، تو ما بورا ای مالکین۔

۱۸۱۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آیت ”الم زالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرًا“، میں کفار اہل کفر مراد ہیں۔

### سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عجاہ نے فرمایا کہ ”مراد علی مستقیم سے مراد وہ حق ہے جو اللہ کی طرف سے پہنچا تاہم اور اسی راہ حق پر وہ چل رہا ہو۔ بہا نام مبین“ ای علی الطریق (الوضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”العمر“ ای لعیشک، ”قوم منکرون“، یعنی لوط علیہ السلام نے انھیں اجنبی

فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ فَلَمَّا قُتِمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ فَإِنَّهُ لَقَدْ كَانَ وَتَمَّ فِي نَفْسِي أَعْمَا الْخَلَّةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَسْأَلْهُ فَكَلِمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ إِذَا قَوْلٌ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ مَنَعَكَ قُلْتُمَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

بَابُ قَوْلِهِ يَشْتَبِهُ اللَّهُ التَّائِبِينَ  
أَمْثُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَحْبَبْتُ فِي عِلْمِي بَنِي مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ النَّبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْغَيْبِ مِثْمَهُمْ أَنْ لَكَ اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَشْتَبِهُ اللَّهُ التَّائِبِينَ أَمْثُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

بَابُ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ سَبَّوْا

نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ الْهَدَاكُ بَارِئُ يَوْمٍ كَبُورًا قَوْمًا بَوْمًا هَا لِيَكُنَّ

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ الْهَدَاكُ بَارِئُ يَوْمٍ كَبُورًا قَوْمًا بَوْمًا هَا لِيَكُنَّ

### سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَرَّ ط عَلَى مُسْتَقِيمٍ  
الْحَقُّ تَزَجُّعٌ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ  
يَا مَامٍ مُّبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَعَمْرُكَ كَيْفَ تَكُنْ كَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَمْ لَكُمْ هُمْ

سمجھا۔ اور ان کے غیر نے کہا کہ ”کتاب معلوم“ سے مراد مدت  
مقدرہ ہے۔ ”لوماتنا“ اسی صلاۃ تینا ”شیخ“ اسی امام و ستول  
کو بھی ”شیخ“ کہہ دیتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ ”یہ یون“ بمعنی مسرین ہے۔ ”للمتوسمین“ اسی للناظرین  
”مسکرت“ ای غشیست۔ ”بروجا“ یعنی سورج چاند کی منزلیں۔  
”لواج“ اسی لواجہ ملحقہ ”حما“ حماۃ کی جمع ہے، ایسی جگہ کو کہتے  
ہیں، جس میں (امتداد زمانہ کی وجہ سے) تغیر پیدا ہو گیا ہو۔ ”المسنون“  
ای المصنوع۔ ”توحل“ ای تحف ”دار“ اسی آخر بہام مبین  
امام ہر اس چیز کو کہیں گے جس کی پیروی کی جانے اور جس کے ذریعے  
سیدھا راستہ معلوم کیا جائے ”العیۃ“ اسی الحاکمۃ۔  
۶۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہاں مگر کوئی بات چوری جیسے سن  
جھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعاع ہو لیتا ہے۔

۱۸۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان  
میں کوئی نیکو فرشتہ بھیجتا ہے تو ملائکہ اطاعت و تسلیم کے لیے اپنے پر ہارنے میں جیسا کہ  
اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چکنے پھنر پر زنجیر کے دارنے سے  
آواز پیدا ہوتی ہے (اور علی بن المدینی نے بیان کیا کہ یوسف بن عیینہ کے غیر نے  
کہا کہ اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر ایک بیک دمہشت سی  
طاری ہوجاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے ڈال دیا جاتا ہے تو وہ کہتے  
ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر مقرب ملائکہ جواب دیتے ہیں، تو کچھ  
بارگاہِ کبریا سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی دیکھ رہے۔ اس طرح اللہ کے حکم  
کو رکھیں (وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری جیسے سننے والے ہوتے ہیں) اور انھوں  
نے مسرت و السمع کے الفاظ بیان کئے، یعنی نیچے بعد دیکرے اور سفیان بن عیینہ  
نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی، اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں  
کو کھول کے اور انھیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے  
پیلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعاع اس پر گرتا ہے۔  
اور اسے جلا دالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو  
وہ حکم خداوندی بتا دیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح

لَوْ طَرَفًا وَقَالَ عَمْرُو لَا كِتَابَ مَعْلُومٍ وَاحِلٌ  
لَوْ مَا تَابِينَا هَلَا تَابِينَا شَيْعٌ أُمَحُّ وَ  
لِلدُّلِيَاءِ أَيْضًا شَيْعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يُحْمَرُ عَوْنٌ مُسْرِعِينَ لِمَنْ تَوَسَّيْتُمْ  
لِلنَّظَرِينَ سَكَّرَتْ عَشِيَّتُ بَرُوحًا مَنَازِلَ  
لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ تَوَاقُمَ مَلَا فَمِ مَلْحَقَةٌ  
حَمَاةٌ جَمَاعَةٌ حَمَاةٌ هُوَ الطَّيْنُ الْمُنْغَشَّرُ  
السُّنُونُ الْمَصْنُوبُ تَوَحَّلْ تَخَفْ وَابْدَأْ أَخُو  
بِإِمَامٍ مُبِينٍ إِلِمَامٌ كَيْ مَا أَتَمَمْتَ وَ  
اَهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّبِيحَةُ الْهَلَكَةُ  
بَابُ ۳۴ قَوْلِهِ الرَّامِي اسْتَرْقِ السَّمْعَ  
فَاتَّبِعْهُ شَيْعَابٌ مُبِينٌ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَيْتُمُ  
الْأَمْرَ فِي السَّنَاءِ وَفَرَبْتَ الْمَلَائِكَةَ بِأَخْبَارِهِمَا  
خَضَعَانَا لِقَوْلِهِمْ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ  
عَلِيُّ وَقَالَ عَمْرُو هُ صَفْوَانٌ يُفْعَلُ هُمْ ذَالِكُ  
فَإِذَا حَرَّجَ عَنْ فَعْلُوهُمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ  
رَبُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ  
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُونَ  
السَّمْعَ وَاسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا وَاحِدٌ  
خَوْفٌ آخَرُ وَصَفَ سَعِيدٌ يَبِيدُ وَخَرَجَ  
مَبِينٌ أَصَابِعُ يَدِهِ الْعَمِيَّةُ نَصَبَهَا بَعْضُهَا  
فَوَقَى بَعْضُ فَرَبَهَا أَدْرَكَ الثَّقَابَ الْمُسْتَمِعَ  
قَبْلَ أَنْ يَبْرُجَ يَهْدِي إِلَى مَا جِئَ فَيَجِبُ وَهُوَ  
وَرَبَّمَا لَمْ يَدْرِ كُهُ حَتَّى يَبْرُجَ يَهْدِي إِلَى  
الَّذِي يَلْبِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ اسْفَلُ مِنْهُ حَتَّى  
يُلْقُوهُمَا إِلَى الرَّامِي وَرَبَّمَا قَالَ سَعِيدٌ حَتَّى

زمین تک پہنچ جاتا ہے اور ساحرول کی زبان سے وہ ادا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اس میں سو جھوٹ ملا کے اسے بیان کرتے ہیں اور اس طرح ساحرول کی تصدیق کی جانے لگتی ہے اور ان سے سنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں ساحر نے فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی اور فلاں دن فلاں بات بتائی تھی اور پھر وہ پرچ نکلی۔ یہ وہی کلمہ اور حکم ہوتا ہے جسے شیاطین آسمان سے سن پاتے ہیں۔

۱۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے اور کہتا ہے اس میں لفظ کر کے بیان کرتے ہیں اور ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کرتا ہے اور پھر وہ ساحر کی زبان پڑتا ہے۔ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود عمرو سے حدیث سنی تھی کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عکرمہ سے سنی اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، تو سفیان نے کہا کہ ہاں میں نے خود سنا تھا اس پر میں نے عرض کی کہ ایک صاحب آپ کے واسطے روایت کرتے تھے کہ آپ نے عمرو سے، انھوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ انھوں نے ”فزع“ پڑھا تھا، سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے بھی اسی طرح پڑھا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ انھوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں کیونکہ اس کی انھوں نے کوئی تصریح نہیں کی تھی سفیان نے فرمایا کہ یہی ہماری بھی قرأت ہے۔

۴۵۔ اسحاقی کا ارشاد ”اور بالیقین حجر والوں نے بھی

ہمارے فرستادوں کو جھٹلایا“

۱۸۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے عن نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حج کے متعلق فرمایا تھا کہ اس قوم کی بستی سے جب گزرتا ہی پڑ گیا ہے تو روتے ہوئے گزرو۔ اور اگر روتے ہوئے نہیں گزرتے تو پھر اس میں نہ جاؤ کہیں تم پر بھی وہی عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۴۶۔ اسحاقی کا ارشاد ”اور بالیقین ہم نے آپ کو وہ سات

مکتوبی اِنی اِنزِلَ مِنْ فَتْنَتِي عَلَى قَوْمِ السَّاحِرِ  
فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبًا فَيَصْدَقُ مَقُولُونَ  
اَكْمَحْضِرْنَا كَيْدًا وَكَذًا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا  
فَوَحْدًا نَاهُ حَقًّا لِكَلِمَةِ الشَّيْءِ سَمِعْتُ مِنْ  
السَّمَاءِ۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا  
فَقَّيَ اللَّهُ الْأَمْرَ وَادَّانَكَاهُ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
فَقَالَ قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ إِذَا فَهَمَّ اللَّهُ الْأَمْرَ قَالَ عَلَى قَوْمِ السَّاحِرِ  
قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ  
إِنَّ إِنْشَاءً دَايَ عَنْكَ عَنْ عَمْرُو عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذِبَتْهُ  
أَمَّهُ فَتَرَا فُزِعَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا  
فَدَا عَمْرُو فَذَلَا أَذْرَعُ  
سَمِعَهُ هَكَذَا أَمَّا لَكَ  
قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ  
قِيلَاءُ تَنَاؤُ

باب ۳۵ خولهم۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ  
الْحُجْرَةِ الْمُرْسَلِينَ وَ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِأَصْحَابِ الْحُجْرَةِ لَمَّا خَلَوْا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِنْ  
أَنْ تَكُونُوا بَابِكُمْ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَابِكُمْ فَلَا فَنَدَا خَلُوا  
عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

باب ۳۶ قَوْلِهِمْ وَلَقَدْ أَخَذْنَاكَ سَبْعًا

الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
حَقِيقِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ  
مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُصَلِّيٌ  
وَقَدْ عَافَى فَلَمَّا أَتَيْتُهُ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ  
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَا فَقُلْتُ كُنْتُ مُصَلِّيًا فَقَالَ أَلَمْ  
يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ  
ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَكْبَرَكُمْ سَوْءًا فِي  
الْقُرْآنِ أَنْ تَقُولَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ  
فَدَاكَ لَزْنُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ  
السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الَّذِي  
أُوتِيْتُهُ ۝

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ  
الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝

بِأَرْبَعٍ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ  
عِصْيَيْنَ الْمُتَقَسِّمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ  
لَا تُقِيمُ أُمَّةٌ وَتَقْرَأُ لَكُمْ قَسَمَهُمَا  
حَلَفَ لَكُمَا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ دَخَالَ  
مُجَاهِدًا تَقَاسَمُوا  
تَحَالَفُوا ۝

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ  
هَشِيمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِصْيَيْنَ  
قَالَ هُمَا أَهْلُ الْكِتَابِ حَزْبُهُمَا أَجْزَاءُ فَأَمَتُوا  
بِعَصِيَّتِهِ وَكَفَرُوا بِبِعَصِيَّتِهِ ۝

(آیتیں) اسی رجوع کر رہی تھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم (دیا)۔

۱۸۱۵۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غزالی نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے ان  
سے حقیق بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت  
نے مجھے بلایا لیکن میں نے جواب نہیں دیا، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مدت  
میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کہیں نہیں آئے؟ عرض کی  
کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا اللہ نے تم کو کول کو حکم نہیں دیا ہے  
کہ اسے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمہیں بلائیں تو لبیک کہو پھر  
آپ نے ارشاد فرمایا، کہیں نہ آج میں تمہیں، مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن  
کی صبح سے عظیم سورت بتاؤں! پھر آپ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر  
تشریف لے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے یاد دلائی کی۔ آپ نے فرمایا کہ،  
الحمد للرب العالمین، یہی صبح مثنیٰ ہے اور یہی قرآن عظیم ہے! اور مجھے  
دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث  
بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنی سورہ  
فاتحہ) ہی صبح مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے۔

۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِصْيَيْنَ" یعنی جنہوں نے قرآن کے ٹکڑے  
ٹکڑے کر رکھے ہیں۔ "الْمُقَسِّمِينَ" یعنی جنہوں نے قسم کھائی،  
اسی سے "لَا تُقِيمُ" ہے بمعنی اقسام اور اس کی ایک قرأت "لَا تُقِيمُ"  
بھی ہے "فَاَسْمَهُمَا" یعنی امیں نے آدم وحواء علیہما السلام  
کے سامنے قسم کھائی لیکن آدم وحواء علیہما السلام نے قسم نہیں  
کھائی تھی۔ مجاہد نے فرمایا کہ تمہا لہو ائی تقاسموا،

۱۸۱۷۔ محمد سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شہیم نے  
حدیث بیان کی، انہیں ابوالفضل نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِصْيَيْنَ" کے ٹکڑے کر رکھے  
ہیں "کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب کے  
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔







خطا و فخر کے ساتھ اس کا مصدر ہے۔ اتم دگناہ کے معنی میں،  
خطئت بمعنی اخطئت سے۔ ”تخرق“ ای قطع، ”واؤم بخوی“  
ناجیت سے مصدر ہے، پھر انھیں ”بخوی“ وصف کے طور پر کہا،  
معنی ہے تین جون۔ ”رفانا“ ای خطانا، ”بخیک“ ای الفرسان،

الرجل ای الرجالہ، اس کا واحد رجل ہے! جیسے صاحب اور صاحب  
تاجر اور تجرمین، ”حاصبا ای الریح العاصف اور حاصب ان چیزوں  
کو بھی کہتے ہیں جنھیں ہوا اڑا لے جاتی ہے اور اسی سے صاحب جہنم“  
ہے یعنی جہنم میں ڈالا جانے کا، اور بولتے ہیں ”حصب فی الارض بمعنی  
ذهب اور حصب، حصبہ بمعنی الحجارة سے مشتق ہے تارہ ای  
مروہ جمع تیرہ اور تارات آتی ہے۔ لا تخنکن ای لا تاسلمتم، بولتے  
ہیں ”احتنک فلان“ عند فلان من علم، ای استقصاہ، ”ظاہرہ“  
ای حفظ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں  
لفظ ”سلمان“ آیا ہے تو وجہت کے معنی میں ہے ”ولی من  
الذل“ ای لم یحالف احداً۔

باب

مِنْ خَطِيئَتِهِ وَ الْخَطَا مَفْتُوحٌ مُصَدَّرٌ  
مِنْ الْإِثْمِ خَطِيئَتٌ بِمَعْنَى أَعْطَا تَخْرِقُ  
تَقْطَعُ وَ إِذْ هُمْ يَجْزِي مُصَدَّرٌ مِنْ تَأْخِيْتُ  
خَوَصَّهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَبْتَازُونَ رَفَانًا حَطَلًا  
وَ اسْتَفْزَرَ اسْتَحْفَافٌ يَحْدِثُ الْفَرَسَانُ فَالْأَسْرَ  
الرَّجَالَةَ وَ أَحَدُهَا رَجُلٌ بِمَثَلِ مُصَاحِبٍ صَحْبٍ  
وَ تَأْخِيرٌ وَ تَجْزِي حَاصِبًا التَّيْمُ الْعَاصِفُ الْعَاصِبُ  
أَيْضًا تَأْخِيرٌ بِهِ الرِّيحُ وَ مِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ  
مُذْهِبٌ بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَ هُوَ حَصْبُهُمَا دُبَالٌ حَصَبٌ  
فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَهَبٍ وَ الْحَصْبُ مُشْتَقٌّ مِنْ  
الْحَصْبَاءِ وَ الْحِجَارَةِ تَارَةً وَ دَهْشَةً وَ دَهْشَتُهُ تَبْدِيلٌ  
فَتَارَاتٍ تَدْخُلُنَّ لَدُنَّا صَلَاحُهُمْ يُقَالُ كُنْتُكَ  
فُلَانٌ مُلْعِنٌ فُلَانٍ مِنْ عِلْمِ اسْتِغْفَاةٍ هَاطِرَةً  
حَقْلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنَابُ بْنُ عَنِيبَةَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا بِمَدْيَنَ بَنِي كَنْزٍ بَقِيَ حَلِيبٌ  
مِنْ تَحْنَبٍ وَلَبَنٍ فَطَخَ إِلَيْهِمَا مَا خَدَّ اللَّبَنُ قَالَ  
جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا لَوْلَا  
لَوْ أَخَذْنَا الْحَمْدَ عَوْتَ  
أَمْثَلُ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كُنَّا بِمَدْيَنَ قَرِشٌ قُمْتُ  
فِي الْحَجْرِ فَجَعَلِيَ اللَّهُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ تَطْفِيفُ  
أَخْبَرَهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ

۱۸۲۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی،  
انھیں یونس نے خبر دی۔ احمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان  
سے عنیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن شہاب نے کہ ابن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (ایلیام)  
ربیت المقدس، وہیں دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ  
کا، آنحضرت نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا اٹھالیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے  
کہا کہ تمام مجلس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو خلافت کی ہدایت کی، اگر آپ نے  
شراب کا پیالہ اٹھالیا ہوتا تو آپ کی امت مگر لو ہو جاتی۔

۱۸۲۱۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے ان سے ابو ہریرہ نے بیان  
کیا اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب مجھے قریش نے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے  
سلسلہ میں) تو میں (کعبہ کے) مقام حجر پر کھڑا تھا اور میرے سامنے پورا بیت المقدس  
کروایا گیا تھا میں اسے دیکھ دیکھا اس کی ایک ایک علامت بیان کرتے گا یعقوب

بُنِي وَإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ  
لَمَّا كُنْتُ بَنِي قُرَيْشٍ جِئْتُ أَسْرِي فِي الْبَيْتِ  
الْمُقَدَّسِ مِنْ تَحْوُلِهِ قَاصِعًا يَرْجُو تَقْصِيفَ كُلِّ شَيْءٍ  
كَرْمَنَا وَكَرْمَنَا وَاحِدًا ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابِ  
الْحَيَاتِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابِ الْمَمَاتِ  
خِلَافَكَ وَخَلَقْتَ سَوَاءً وَنَايَا تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهِ  
نَاحِيَتِهِ وَجِي مِنْ شَكْلِهِ صَرَفْنَا وَجْهًا وَتَبَيَّنَ  
مَعَانِيهِ وَوُضِعَ بَكْلُهُ وَفِي الْقَابِلَةِ رِيحُهَا  
مَعَابِلُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةُ الرِّفَاقِ  
أَحْفَقَ الرَّجُلُ أَمَلَتْ وَتَفَقَّ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُورًا مُعْتَرَا  
الَّذِي كَانَ مُجْتَمِعًا لِلْحَبِيبِ وَالْوَحِيدِ ذَقَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
مَوْقُورًا إِذَا فَرَّ تَبَعًا تَابِعًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَمَيَّنَ لَمَّا تَبَيَّنَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا تَبَيَّنَ تَبَيَّنَ فِي الْبَابِ اسْتَبَاعَ وَخَصَّ بِرَبِّهِ  
مُتَبَوِّرًا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَا تَقْلُ لِحَاسًا يَتَمَمُّوْنَ بِرُجِيِّ الْفُلْكِ

**باب ۱۸۱** وَإِذَا أَرَادْنَا أَنْ نَهْلِكَ  
قَرْيَةً أَمَدْنَا مَتَدً فِيهَا -

الْأَمَدُ

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَحْبَبٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرَ ذُو الْفِجَاءِ هَلِيَّةٌ  
أَمِيرٌ مَبْنُوعٌ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا  
سَعِيدَانُ وَقَالَ أَمِيرٌ

**باب ۱۸۲** قَوْلِهِمْ ذُرِّيَّةٌ مِّنْ حَمَلِنَا  
مَعَ نَوْحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا  
شَكُورًا

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّىانَ الشَّيْخِيُّ عَنْ أَبِي سُرَّةَ بْنِ  
عَمْرِ وَبْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْجِمُ فَرَفَعَ الْبَيْتَ السَّامِعُ

بن ابراہیم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
حب مجھے قریش نے میری سیت المقدس کی معراج کے سلسلہ میں جھٹلایا، پہلی حدیث  
کی طرح "قاصعاً" یعنی وہ اندھی جو ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے کر مٹا اور اگر مٹا  
ایک بے ضعف الحیاۃ یعنی عذاب الحیاۃ اور ضعف المات یعنی عذاب المات -  
خلافک اور خلفک کے ایک معنی ہیں۔ نایا ای تباعد شاکلتہ ای ناحیۃ اور  
ناحیتہ وہی مِنْ شَکْلِهِ صَرَفْنَا وَجْهًا وَتَبَيَّنَ  
مَعَانِيهِ "وَمُضِعَ بَكْلُهُ" وَفِي الْقَابِلَةِ رِيحُهَا  
مَعَابِلُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةُ الرِّفَاقِ  
أَحْفَقَ الرَّجُلُ أَمَلَتْ وَتَفَقَّ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُورًا مُعْتَرَا  
الَّذِي كَانَ مُجْتَمِعًا لِلْحَبِيبِ وَالْوَحِيدِ ذَقَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
مَوْقُورًا إِذَا فَرَّ تَبَعًا تَابِعًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَمَيَّنَ لَمَّا تَبَيَّنَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا تَبَيَّنَ تَبَيَّنَ فِي الْبَابِ اسْتَبَاعَ وَخَصَّ بِرَبِّهِ  
مُتَبَوِّرًا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَا تَقْلُ لِحَاسًا يَتَمَمُّوْنَ بِرُجِيِّ الْفُلْكِ

۴۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی  
بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے  
ہیں "آخر آیت تک -

۱۸۲۲ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کسی قبیلہ کے افراد بڑھ جاتے تو زمانہ جاہلیت میں ہم  
ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ امر بنو فلان ہم سے جمیدی نے حدیث بیان کی، ان  
سے سفیان نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں انھوں نے بھی امر بیان کیا  
۴۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لے لوگوں کی نسل جنہیں ہم نے  
نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گزار  
بنزدہ تھے"

۱۸۲۳ - ہم سے محمد بن مغفل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں ابو حیان ثمالی نے خبر دی، انھیں ابو زرہ بن عمر بن جریر نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
گوشت لایا گیا اور دست کا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا کہ تو اپنے اپنے دانوں

وَكَانَتْ تَعْبُدُهُ تَقَعَسَ مِنْهَا حَسَنَةً ثُمَّ قَالَ أَمَّا  
 سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِنْ ذَلِكَ  
 مُجْتَمِعُ النَّاسِ إِلَهُ وَلَيْلٍ وَالْآخِرِينَ فِي مَعْبُدٍ وَاحِدٍ  
 شَبَّهَهُمُ السَّامِعِيُّ وَبَيَّنَّهُ هُمْ الْبَصَرُ وَتَدَلُّوا  
 الشُّشُورَ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَيْمِ وَالْكَرْبِ مَا  
 لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرُ  
 مَا قَدْ بَدَّكُمْ أَمْ لَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَنْشَغُرُ نَكْحًا إِلَى  
 رَبِّكُمْ فَيَقُولُ نَعْبُدُ النَّاسَ لِعَبْنٍ عَلَيْكُمْ يَا أَدَمُ  
 فَيَا تُونَ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَأَنْتَ أَبُو  
 الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ يَمِينَهُ وَبَفَتْحِ جَيْدِكَ مِنْ  
 رَوْحِهِ وَأَمَّا الْمَلَائِكَةُ فَسَبَّحُوا ذَاكَ اشْفَعُوا  
 لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَدْرَى إِلَى  
 مَا قَدْ بَلَّغْنَا فَيَقُولُ أَدَمُ إِنَّ سَابِقَ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ  
 غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ  
 نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ تَهَوَّنِي عَنِ الشَّجَرَةِ  
 فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي  
 إِذْ هَبُوا إِلَى خُوجٍ فَيَا تُونَ نُوْحًا فَيَقُولُونَ يَا  
 خُوجُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الدَّرَجَةِ  
 وَقَدْ سَأَلَكَ اللَّهُ عَبْدًا شَاكِرًا إِشْفَعْ لَنَا  
 إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ  
 سَابِقَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ  
 قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ  
 كَانَ فِي دَعْوَةٍ دَعَا تَهَوَّنَا عَلَى قَوْفِي نَفْسِي نَفْسِي  
 نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَا  
 إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيٌّ إِلَهُ  
 وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الدَّرَجَةِ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ  
 أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي  
 قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ  
 وَلَنْ يَغْضَبَ نَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ

سے متناول فرمایا، انھوں کو دست کا گزشت بہت پسند تھا، چہاں آپ نے  
 ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا، تمہیں معلوم بھی ہے، یہ  
 کو خداوند ہر گاہ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری مخلقت  
 جمع ہوگی۔ ایک حیل بیان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک  
 پہنچ سکے گی اور ایک منظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بائیں قریب ہوجانے کا اور  
 لوگوں کی پریشانی اور بے فزاری کی کوئی انتہا درجہ کی برداشت سے باہر ہو جائے  
 گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے، کیا کوئی ایسا  
 برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے، لیکن  
 لوگ لعین سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے، چنانچہ سب لوگ  
 آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے  
 حیدر مجرب ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے محبت  
 کے ساتھ آپ میں روح پیونگی، فرشتوں کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس  
 لیے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ  
 ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب انتہائی غضبناک ہے  
 اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں بڑھا تھا اور آج کے بوجہ کبھی اتنا  
 غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا، لیکن میں نے اس  
 کی نافرمانی کی تھی، نفسی نفسی نفسی، کسی اور کے پاس جاؤ، اہل نوح علیہ السلام کے پاس  
 جاؤ، چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے  
 اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے، اور  
 آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گزار بندہ"، "رحمہ شکر" کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے  
 لیے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو  
 پہنچ گئے ہیں، نوح علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب اتنا غضبناک ہوا ہے کہ اس  
 سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں بڑھا تھا اور آج کے بوجہ کبھی اتنا غضبناک ہوگا  
 اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف  
 کر لی تھی، نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس  
 جاؤ، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے،  
 اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں، روئے زمین میں منتخب، آپ  
 ہماری شفاعت کیجیے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔  
 ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک

كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ  
 فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى  
 عِيسَى إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَا تَوْنُ مُوسَى  
 فَيَقُولُونَ يَمُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَصَلِّكَ  
 اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ  
 لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ  
 فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَدُّ  
 لِعُصْبٍ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يُعْصِبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ  
 وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَدُّ وَمَرِيفَتًا لَهَا نَفْسِي  
 نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى إِذْ هَبُوا إِلَى  
 عِيسَى فَيَا تَوْنُ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْكَبِهِ وَ  
 دُخِّنَتْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ صَبَا  
 اشْفَعْ لَنَا أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى  
 إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَدُّ لِعُصْبٍ  
 قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يُعْصِبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ  
 ذُنُوبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا  
 إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تَوْنُ مُحَمَّدٍ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الرُّسُلِ وَخَاتِمُ النَّبِيَاءِ وَقَدْ غَضِبَ اللَّهُ  
 لَكَ مَا نَقَدْنَا مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا نَحْنُ فِيهِ اشْفَعْ لَنَا  
 إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ مَا نَطْلُبُ  
 فَإِنَّهُ خَشِيَ الْعَرْشَ فَأَقْبَحَ سَاجِدَ السَّيِّدِ فِي عَرْوَةِ  
 حَبْلٍ ثُمَّ تَقَرَّبَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ خَامِدَةٍ وَهَمَّ  
 التَّنَادُّ عَلَيْهِ شَيْئًا لَدُّ يَقْتُلُهُ عَلَى أَحَدِ قَبَائِلِ  
 ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فَمَ سَأَلَكَ سَلَّ نَقَطَةً  
 وَاشْفَعْ فَشَفَعْنَا فَمَ فَمَ سَأَلْنَا فَأَقُولُ أَمْسَتْ  
 يَارَبِّ أَمْسَتْ يَارَبِّ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ  
 مِنْ أَمْرِكَ مَنْ لَكَ حِسَابٌ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّاسِ

زود پہ بڑا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے،  
 (راوی) ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے نفسی نفسی نفسی  
 میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب  
 لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے اے موسیٰ  
 آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے  
 کلام کے ذریعہ فضیلت دے، آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں  
 آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے  
 لا اوحی اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے بھی بڑا تھا اور  
 آج کے بعد بھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی طرف  
 سے مجھے اس کا کوئی کم نہیں ملا تھا، نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس  
 جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں  
 حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور  
 اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہ السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روئے  
 ہیں، آپ نے (خرق عادت کے طور پر) بچپن میں گہوارے میں سے لوگوں سے  
 بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت  
 ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے  
 کہ نہ اس سے پہلے بھی اتنا غضبناک بڑا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا  
 ذکر نہیں کریں گے صرف اتنا کہیں گے، نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور  
 کے پاس جاؤ، ہاں، محمد کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور سب سے  
 آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے کچھ گناہ معاف کر دیئے ہیں،  
 اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم  
 کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرم نے فرمایا کہ) افریں آگے بڑھوں گا اور  
 عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عز وجل کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ  
 پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے  
 اور وہ محامد نہیں بنائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے مانگئے،  
 آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اب میں  
 اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت  
 اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جو جن پر کوئی گناہ

نہیں ہے جنت کے دلہنے دروازے (الباب الیمن) سے داخل کیجئے ویسے انھیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر انھیں مرنے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور یثرب میں ہے۔ ۴۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کیا“

۱۸۲۲۔ ہم نے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق بنہ حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ آپ گھوڑے پر زین کسے کا حکم دیتے اور اس سے پیچ کر زین کسی جا چکے تلاوت سے فارغ ہو چکے تھے۔

۴۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہیے تم جن کو اللہ کے سوا معبود قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکار دو تو وہی، سو نہ وہ تم سے تکلیف دو رہی کر سکتے ہیں اور نہ (اسے) بدل سکتے ہیں“

۱۸۲۵۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے معمر نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے (آیت) ”الی یوم الوسیة“ کے متعلق، کہ کچھ لوگ جنہوں کی عبادت کرتے تھے، لیکن جن حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور یہ لوگ اس کے باوجود اپنے اپنے پرانے دین پر قائم رہے، انہیں نے سفیان کے واسطے سے یہ اضافہ کیا اور ان سے اعمش نے بیان کیا تھا کہ ”قل ادعوا الذین زعمتم“

۴۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ لوگ جن کو یہ مشرکین، پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈ رہے ہیں“

۱۸۲۶۔ ہم سے لشبر بن عاص نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں ابو معمر نے اور انھیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیت ”الذین بدعوا یتبعون الی یوم الوسیة“ درجہ عنوان کے تحت گزر چکا، کے متعلق فرمایا کہ (مشرکین جنہوں کی عبادت کرتے تھے لیکن وہ مسلمان ہو گئے۔

۴۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھایا تھا،

الذ یتبعون من اٰتوا اب الحنيفة وھو شریکاء الناس فیما سوا ذلک من الٰت تواتر قال والذین کنسئ یسیر کہ ان ما تبین المضر اعین من متصار یبع الحنيفة کما تبین مکة وحیدر اذکما تبین مکة وکثرای :

باب ۴۴۷ قولہ وابتنا داود بن جبرما :

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَفِيفٌ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ أَمْ لَا كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أَجْتَبَهُ لِسُرٍّ كَانَ يَقُولُ تَبْلُغُ أَنْ تَصْرُحَ بِنَحْوِ الْقُرْآنِ :

باب ۴۴۸ قولہ قل ادعوا الذین

من عمتهم من دوابہم خلا یتبعون

کشف الضمیر عنکھ وکما

تھو ویلا :

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَبِيعٍ الْأَوْسِيِّ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يُعْبَدُونَ نَاسَاتٍ مِنَ الْجِنِّ فَاسْتَحَرَّ الْجِنُّ وَمَسَلَتْ هُوَ لَكُمْ يَدِيَهُمْ مِمَّا أَدَّاهُ شَيْخِي عَنْ سَفِيْنٍ عَنْ الْأَعْمَشِ تَلَا دَعُوا الذِّينَ مَنَعْتُمْ :

باب ۴۴۹ قولہ اولئک الذین یدعون

یتبعون الی ربہم انوسیکہ :

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْأَوْسِيِّ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يُعْبَدُونَ فَاسْتَحَرُّوا :

باب ۴۵۰ قولہ وما جعلنا الشریکاء

أَسْيَاكَ الرَّقْمَةَ لِلنَّاسِ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَجَبٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الدُّيَا الَّتِي أَسْيَاكَ الرَّقْمَةَ لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ سُرُودُ يَأْتِيَنَّ أَسْيَاكُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِمُ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الرَّقْمِ

باب ۷۷ قولہ ان قرآن الفجر کان مشہوداً

قال مجاهد صلوة

الفجر

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ صَلَاةَ الْخَبِيرِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاهِدِ خَمْسًا وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَتَجَمُّعُ مَلَائِكَةِ السَّبِيلِ وَمَلَائِكَةُ النُّفَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْرِ يَقُولُ أُمُّ هُرَيْرَةَ إِقْرَأْ ذَاكَ شَيْئًا وَقَرَأَ الْقَجْرَانِ قَرَأَ الْقَجْرَانِ فَتَرَأَ الْقَجْرَانِ مَشْهُودًا

باب ۷۸ قولہ عسی أن یبعثک ربک

مقاماً محموداً

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَمْسًا كُلُّ أُمَّةٍ تَنْتَبِهُ فَبَيْنَمَا يَقُولُونَ يَا مُنَادٍ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَبِهُ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ

المقام المحمود

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَدِّسِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنا دیا۔

۱۸۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے عمر بن عبد اللہ نے ان سے عباس بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایت ”وما جعلنا الدیاء الی اس یساک الرقمة للناس“ کے متعلق فرمایا کہ یہ کلکھ کا مشابہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا تھا اور شجرہ ملعونہ سے ملوث توہر کا وقت ہے۔

۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک صبح کی نماز حضور کا

وقت ہے“ مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن فجر سے ملا فجر کی

نماز ہے۔

۱۸۲۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن جردی، انھیں زہری نے، انھیں ابی اسلمہ اور ابن مسیب نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت پچیس گنا زیادہ ہے اور صبح کی نماز میں سات کے اور دن کے فرشتے (ڈیوٹی دیتے ہوئے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ ایت پڑھو: ”قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہوداً“ (ترجمہ گذر چکا)

۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ

کو مقام محمود میں جگہ دے“

۱۸۲۹۔ مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابی الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے آدم بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ درگروہ جلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے خدا! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

۱۸۳۰۔ ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسدد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے آذان سن کر یہ دعا پڑھی۔

قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ  
السَّاعَةِ النَّاسِ وَالصَّلَاةِ الْفَاطِمَةِ ابْنِ  
مُحَمَّدٍ الزَّيْنَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْغَنَةَ مِمَّا مَا  
مَحْمُودُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْهُ خَلَّتْ لَهُ شَعَائِعُ يَوْمِ الْيَوْمِ وَقَالَ  
خَزَنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
**بَابُ ۴۹۹** قَوْلُهُ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ  
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ مَهُزًّا هَوْ قَدْ بَيَّضَ هَوُّ

يَهْبُكُ:

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي  
يَحْيَى عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَخْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَ  
حَوَّلَ الْبَيْتَ سِتْرُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ نَضِبَ فَعَلَّ  
يُطْعَمُ يُعَوَّدُ فِي نِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ  
الْبَاطِلَ كَانَ مَهُزًّا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُجِيدُ  
**بَابُ ۵۰۰** قَوْلُهُ - وَيَبْيُضُّ لَوْنَكَ

عَنِ السُّرُوحِ:

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفِيفٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيَّنَّا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ وَهُوَ مَتَكِيٌّ عَلَى  
عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلَوْهُ  
عَنِ السُّرُوحِ فَقَالَ مَا سَأَلَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ سَلَوْهُ عَنْهُ فَقَالُوا سَلَوْهُ  
فَسَأَلُوهُ عَنِ السُّرُوحِ فَأَمَّاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِرْدَةً عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمَتْ أَنَّ  
يُحْيِي إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَخَلَسَ نَزَلَ  
النَّوْحِيُّ قَالَ وَيَبْيُضُّ لَوْنَكَ عَنِ السُّرُوحِ قَدْ  
السُّرُوحُ مِنْ أَمْرِ بَنِي وَ مَا  
أَوْ تَبْيُضُّ مِنْ الْعِلْمِ إِلَّا

اے اللہ! اس دعوتِ تامرہ کے رب اور کفرِ ناپسند کے رب نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقامِ محمود پر مسعود فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضروری ہوگی۔ اس کی روایت حمزہ بن عبد اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۴۹۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ کہہ دیجئے کہ حق رہیں اب اسی گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تھا مٹنے والا“ یہ حق ہی جھک۔

۱۸۳۱ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی یحییٰ نے ان سے مجاہد نے ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں رفتح کے بعد داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساڑھن تربت تھے آنحضرتؐ اپنے ہاتھ کی ٹکڑی سے ہر ایک کو ٹھوکا دیتے اور پڑھتے ”جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا“ جاء الحق وما يبدي الباطل وما يجيد“

۵۰۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ سے بدروح کی بات:

پوچھتے ہیں“

۱۸۳۲ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت پر موجود تھے، ان غنموں اس وقت کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی اس طرف سے گذرے کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو ان میں سے کسی نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہوں؟ دوسرا یہودی بولا یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے جسے تم بھی پسند نہیں کرتے۔ دسٹاس پڑھ رہی کہ روحوں کے متعلق پوچھنا ہی چاہیے، چنانچہ انھوں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا، ان حضوروں کے لیے خاموش ہوئے اور بتا کا کوئی جواب نہیں دیا میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ وحی نازل ہو رہی ہے، اس لیے میں وہیں کھڑا رہا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آیت کی تلاوت کی، اور آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم

تَلَا

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ

وَلَا تَخَافُ فِيهَا

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ فِيهَا قَالَ تَذَلَّتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبَّحُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَنُيَبِّئَهُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيِ بَعْرَاءِ ذَلِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ فِيهَا عَنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا تُسْمِعُهُمْ وَأَنْتَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلٌ

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنِي طَلْحُ بْنُ عَمِّيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَلَّتْ أَنْ تُذَلَّ فِي السَّعَاءِ

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَأُهُمْ تَتَرَكَّهُمْ وَكَانَ لَهُ شَرْذُهَا وَفِيهِ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الْمُتَّبِعِينَ بِأَخِي مُهَلِّكٌ أَصْفَانِدًا أَنْ لَكُمُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّحِيمُ الْكِتَابُ مَرْفُوعٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّحْمِ رَبَطًا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلَمْنَا هُمْ صَبْرًا أَنْزَلْنَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِنَا شَطَطًا أَنْزَلْنَا مِرْقًا كُلُّ شَيْءٍ أَرَفَفَتْ بِهِ تَزَادُ لَيْلٍ مِنَ الرَّحْمِ وَالرَّحِيمِ وَرَأَى كَعْبَةُ مَسْنَعٌ وَالْجَمْعُ فُجُواتٌ وَفُجُواتٌ مِثْلُ سَكْوَةٍ وَرَأَى كَعْبَةُ أَنْزَلْنَا جَمْعَهُ وَ

ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے

۴۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نمازیں نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں"

۱۸۳۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے شمیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشیر نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور آپ نمازیں نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں" کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ابتداء میں) دعوت اسلام کا اظہار و اعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے، مشرکین سنتے تو قرآن کو بھی کالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نماز نہ تو سمیت پکار کر پڑھیں اور قرآن مجید کی تلاوت سے بھی کہ مشرکین سن کر گالیوں دیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی سن سکیں، بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں۔

۱۸۳۴۔ محمد سے طلحہ بن عمامہ نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عمار نے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت دعا کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

سورة كهف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور مجاہد نے کہا کہ آیت میں "تقرئہم" کا معنی ہے ترکہم "وکان لہ شَرْدُهَا" ای ذہب و فتنہ اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ یہ ترکی جمع ہے۔ "باصح" ای مہلک "اسفا" ای نداء "الکھف" یعنی پہاڑ کی کھوہ، "الرقيم" ای الکتاب "مرقوم" ای مکتوب، رقم سے مشتق ہے "و ربطنا علی قلوبہم" ای اللہ تعالیٰ (اسی سے آیت) لولا ان ربطنا علی قلوبہا (ہے) "شططا" ای افراطاً "الرصيد" ای الغنل، جمع و صائد اور و صدد ہے و صید، دروازے کو بھی کہتے ہیں، مؤنثہ ای بسیطة: اس کا استحقاق آمد و اناب و لو صدد سے ہے (رای المطوع) "بعثناہم" ای احیناہم۔ "ازکی" ای اکثر اور اسل کے معنی میں بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "حسن میں نور زیادہ ہو" "لم نعلم" ای لم نمتقن سعید بن جبیر



نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ”الرقیم“ سے ملودہ نختی ہے جس پر اصحاب کہف کے عامل نے ان کے نام لکھ دیا کرتے خزانے میں ڈلوادیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت سماعت ختم کر دی اور وہ سو گئے، ان کے غیر نے کہا کہ وائت سل ای تنجو۔ مجاہد نے کہا کہ ”مرثلا“ ای محرز لا یستطیعون سمعاہی لا یعقلون۔ ۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور انسان جھگڑنے میں سب بڑھ کر ہے“ :

وَصَاتُوا وَدَعُوا وَقَالَ لَوْ كُنْتُمْ مُؤْمِنًا لَمُطِيقَةٌ أَمَدُ الْبَابِ وَأَوَدَعْتُ بَعَثْنَا هُمَا خَبِيرًا هُمَا أَمَّا الْكَذِبُ وَقَالَ أَعْلَى كُنْتُ رَسُولا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكَلَا وَكَتَمَا وَكَتَمَا لَمْ تَقْصُ وَقَالَ سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الرَّقِيمَ الْكَلْبُ مِنَ رِصَالِ كَتَبَ يَابُوتَ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءًا حَبَلًا :

۱۸۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور فرمایا، تم لوگ نماز نہیں پڑھو رہے ”رجاب الغیب“ یعنی جس کے متعلق وہ خود اندھیر میں ہیں ”قولا“ ای ندبا۔ ”سرادھا“ یعنی پردے اور قبا میں جو بڑے بڑے خمیوں میں ہوتی ہیں، ”مجاورہ“ عمارۃ سے مشتق ہے، ”لکنا ہوا اللہ ربی“ اصل میں کن وانا ہوا اللہ ربی تھا، پھر الف کو حذف کیا گیا، اور دونوں نون ایک دوسرے میں مدغم کر دیے گئے ”ذلغنا“ یعنی جس پر دم نہ ٹھہر سکے ”حنالک الولاية“ دینی ولایت اولی کا مصدر ہے، ”حقبا“ ای عاتقہ اور عقیقہ اور عقیقہ ایک ہی آخرت کے معنی میں ”قبلا، قبلا، قبلا“ ای استثنافا، ”لبید حسو“ ای لم یزولوا الرحمن ای الزلزل۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ يَاقُوتَ بْنَ أَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَنِّي عَنْ مَسَالِمَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَتِ تَصَدَّقَانِ رَحِمًا بِالْغَيْبِ لَمْ تَيْسُرْ لِي قَوْلُهُ ثُمَّ مَا سَوَدَ قَعْمًا مِثْلُ السَّادِ أَذِي وَالْجُحْرَةُ الَّتِي تُطَيَّفُ بِالْفَسَاطِطِ مِجَادِرُ، مَبْنًى لَهَا دَرَسٌ لَنَا كُنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَمَّا لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي فَكَمْ حَذَفَ الرَّفِيفُ وَأَدْعَمَ الْهَدَى الْمُؤْتَنِينَ فِي الرَّحْمَةِ لَعَنَّا لَمْ يَنْبُتْ فِيهَا قَدَمٌ هَذَا لَكَ الْوِلَايَةُ مُصَدَّرًا لَوْلَى عَفْبَاءَ قَبِيَّةٍ وَعَفْبَى وَعَفْبَى وَاحِدٌ دَهْرٌ الْخَيْرُ قَبِيَّةٌ وَتِلْكَ وَتِلْكَ اسْتَيْثَا فَالْيَدُ حُضُوا لِيَزِيلُوا الَّذِي خَصَّ الرَّاقِ :

۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ اپنے خادم سے بولے کہ میں برا برحیت رہوں گا تا انکو دکھ دیاؤں گے سنگم پر پہنچ جاؤں، یا دیوہی، سالہا سال تک چلتا رہوں“ :

۱۸۳۶۔ ہم سے حمید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نوح بکائی کہتے ہیں کہ جن موسیٰ (علیہ السلام) کی خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی وہ بنی اسرائیل کے (رسول) موسیٰ (علیہ السلام) کے علاوہ دوسرے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط کہا۔ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ

يَابُوتَ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَتْلُجَ خَبْرَ الْبَحْرِ إِنِّي أَدَا مَعِيَ مَقْبَرًا مَانًا وَجَمْعُهُ أَخْقَابٌ :

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْحًا أَلْبَكَ فِي يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَمَدٌ وَاللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اَنْ مُوسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِي حَبْيَا اِسْرَآئِيْلَ فَمَثَلِ  
اَمْسَ النَّاسُ اَعْلَمُوْهُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبْتُ اِلٰهَكُمْ عَلَيَّهِ اِذْ  
لَحْدِيْزَةً الْعِلْمُ اِلَيْهِ فَاَدْحَى اِلَهُمُ الْاَلِهَاتِ  
فِي عِبَادَةِ تَحْتَجِجُ النَّحْوِيْنَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ  
مُوسٰى يَا سَامِتَ فَكَفَيْتَ لِيْ بِهٖ قَالَ تَاخَذُ مَعَكَ حَوَاتٍ  
فَتَجْعَلُكَ فِيْ مِكْنَبٍ فَنَحِيْشًا فَقَدَّتْ الْحَوَاتُ فَهَوَّ  
كَمَّ فَاَحْنَحُوْا فَجَعَلَهُ فِيْ مِكْنَبٍ ثُمَّ انْطَلَقَ  
وَاِنْطَلَقَ مَعَهُ بِقَتْلِهِ يُوْشَعُ بْنُ نُّوْنٍ حَتّٰى اِذَا  
اَتٰى الْمَصْحَرَةَ وَصَبَّحَ اُذْ سَمِعَ مَا دَاخِلُطَرِ  
الْحَوَاتُ فِي الْمِكْنَبِ فَخَوَّجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ  
فَاَتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَاصْلَكَ اِلَهُمَّ  
عَنِ الْحَوَاتِ حَزْبِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّانِ  
فَلَمَّا اسْتَقْبَطَ سَمِيَ صَاحِبُهُ اَنْ يُجْبِرَهُ بِالْحَوَاتِ  
فَاِنْطَلَقَ بَقِيَّةَ يَوْمٍ مَعَهَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتّٰى اِذَا  
كَانَ مِنَ الْعَدَا قَالَ مُوسٰى لِفَتْلِهِ اَتَيْتَا  
عَدَاؤَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَحْمِلُاَلًا  
وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى التَّمَبَّ حَتّٰى جَاوَسَ الْمَكَانَ  
السَّحَابِ اَمَّا اِلَهُمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَنَآه اَمَّا اَنْتَ اِذَا  
اَوْثَرْنَا اِلَى الْعَصْرِ فَفَاتِيْ نَسِيْتُ الْحَوَاتِ وَمَا  
اَسْأَلُ بِهٖ اِلَّا الشَّيْطَانَ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ  
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوَاتِ سَرَبًا دَلِيْمُوْسَى وَلَفَنَآه  
عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَاَمَّا نَدَّ عَلَى اَنَارِهَا  
فَقَصَمْنَا قَالَسَ جَعَا يَقْصَان اَنَارَهَا حَتّٰى انْتَهَبَا اِلَى  
الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَءَا حُلَّ مُسْجَحِيْ شَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَتَى بِآمٍ مِنْكَ السَّلَامُ قَالَ  
اَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ فَعَمَّ اَتَيْتُكَ  
لِبُعْثِيْ مَتَا عَلِمْتُ رُسُلًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ  
تَسْمُوْطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى اِنِّيْ عَلَى عِلْمٍ  
مِنْ عَلِيْمِ اللّٰهِ عَلَمِيْنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ اَنْتَ دَاوَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ  
دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ ان نازل میں سب سے زیادہ  
علم کسے ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا  
کہ یہ لو انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ پر محمول نہیں کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں بنی کے ذریعہ  
بنایا کہ دو مہندروں کے سنگ پر میرا ایک ہندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے  
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب! میں ان تک کیسے پہنچ پاؤں گا، اللہ تعالیٰ  
نے بتایا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے ایک تھیلے میں رکھ کر وہ وہ جہاں کم ہو  
جائے بس میرا ہندہ وہیں ملے گا، چنانچہ آپ نے ایک مچھلی لی اور تھیلے میں رکھ کر  
کہہ کر وہاں پہنچے آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون رضی اللہ عنہما بھی تھے۔  
جب یہ دونوں حضرات چٹان کے پاس آئے تو سر دکھ کر سو گئے، ادھر مچھلی تھیلے  
میں پھر پھڑکی، تھیلے سے نکل گئی اور دیا میں اس نے اپنا راستہ پایا۔ مچھلی  
جہاں گئی تھی اللہ تعالیٰ نے وہاں دریا کی روانی کو روک دیا اور وہاں مچھلی ایک نالی  
کی طرح ٹپک کر رہ گئی پھر جب موسیٰ علیہ السلام میرا ہندہ لے کر وہاں کے خادم مچھلی کے  
منتقل بنانا بھول گئے، اس لیے دن اور رات کا جو حصہ باقی تھا اس میں یہ  
چلے رہے، دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اب کہنا لاؤ،  
سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت تک  
نہیں تھکے، جب تک وہ اس مقام سے نہ گزرے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں  
حکم دیا تھا اب ان کے خادم نے کہا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم چٹان کے پاس تھے  
تو مچھلی کے منتقل بنانا بھول گیا تھا اور صرف شیطان نے یاد دہانی نہیں دیا ہے  
اس نے تعجب و لرز سے اپنا راستہ سمندر میں بنا لیا تھا۔ مچھلی تو سمندر میں اپنا  
راستہ پا گئی تھی اور موسیٰؑ اور ان کے خادم کو حیرت میں ڈال گئی تھی موسیٰ علیہ السلام نے  
فرمایا کہ وہی جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم تھے، چنانچہ دونوں حضرات پیچھے اسی راستہ  
سے لوٹے۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات پیچھے اپنے نقش قدم پر لوٹے اور آخر اس  
چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب (خضر علیہ السلام)  
کھڑے ہیں اپنے ہونٹے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ خضر  
علیہ السلام نے کہا کہ اس سرزمین پر سلام کہہاں سے آگیا آپ مجھے فرمایا کہ میں  
ہوں، پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر  
ہوں کہ جو رشتہ و ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ خضر  
علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی

عَلَىٰ عِلْمِهِ مَنِ عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلِمْتَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ  
فَقَالَ مُوسَىٰ سَجَدُ فِي رَأْسِ شَاءَ اللَّهُ مَا بَدَأَ وَكَأ  
أَعْيَىٰ لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَيْتَنِي  
مِنَ اللَّيْلِ نَتَىٰ عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ  
وَكُذَّبًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ  
سَفِينَتُهُمَا فَكَلَّمُوهُمَا أَنْ يَجْمَعُوهُمَا فَعَرَّضُوا الْخَضِرُ  
فَجَمَعُوهُمَا بِغَيْرِ نَدْوَلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ  
لَمْ يَفْعَلَا إِلَّا وَانْخَضِرُوا قَدْ خَلَعَ قَوْحَاتِنِ الْأَنْوَارِ  
السَّفِينَةِ بِالْفَتْحِ وَرَمَ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ قَوْمٌ حَمَلُونَا  
بِغَيْرِ نَدْوَلٍ عَمَدَاتٍ إِلَىٰ سَفِينَتِهِمَا فَخَرَقَتْهُمَا  
لِنَعْرِقَ أَهْلَهُمَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْوًا قَالَ أَلَمْ  
أَقُلْ لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأًا قَالَ لَا  
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُزْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي  
عَسْرًا خَالٍ وَقَالَ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأَوَّلَىٰ مِنْ مُوسَىٰ نِسْيَانًا قَالَ  
وَحَبَا عَصْفُورٌ فَوَضَعَ عَلَىٰ حَرْفِ السَّفِينَةِ  
فَنَفَرَ فِي الْبَحْرِ نَفَرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَ  
وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا  
الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ  
السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ  
أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَآخَذَ  
الْخَضِرُ سَاسَةً يَبِيدُهَا فَاقْتَلَعَهَا يَبِيدُهَا فَقَتَلَهُ  
فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ  
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَكُورًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ  
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَبْرَأًا قَالَ وَهَذَا أَأَشَدُّ  
مِنْ الْأَوَّلَىٰ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ كُجِدْ هَا فَادَّ  
نَفْسًا حَبِيَّةً قَدْ كَبَحْتَ مِنْ لَدُنِّي عَدْرًا فَانْطَلَقَا  
حَتَّىٰ إِذَا آتَا أَهْلَ حَرْبَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهُمَا فَأَخْبَا  
أَنْ يُصِيبَهُمَا فَوَحَا إِذَا هُمَا جِدَا إِذَا يَتَوَبَّعَانِ أَنْ

طرف سے ایک خاص علم ملا جسے آپ نہیں جانتے، اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے جو بلا ملا ہے وہ بھی نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انشاء اللہ  
آپ مجھے صابریاں لکھیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، خضر  
علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کسی چیز کے متعلق سوال  
نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو اس کے متعلق بتا دوں گا۔ اب دونوں حضرات  
سمندر کے ساحل پر روانہ ہوئے۔ اتنے میں ایک کشتی گذری، انھوں نے کشتی  
والوں سے بات کی کہ انھیں بھی اس پر سوار کر لیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام  
کو پہچان لیا اور کسی کرایہ کے بغیر انھیں سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر  
بیٹھ گئے تو خضر علیہ السلام نے کہا ہمارے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا،  
اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو خضر علیہ السلام سے کہا کہ ان لوگوں نے  
میں کو بھی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے انھیں کشتی پر  
ڈالی، تاکہ سارے مسافر ڈوب جائیں بلاشبہ آپ نے یہ بڑا ناگوار طرز عمل اختیار  
کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ  
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جوابات میں بھول گیا تھا  
اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے، بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پہلی مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انھیں  
ٹوکا تھا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور اس نے سمندر میں اپنی ایک نر  
چرچہ ماری تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اور آپ کے  
علم کی حیثیت اللہ کے علم کے معاملہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا  
نے اس سمندر کے پانی سے کم کیا ہے۔ پھر دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے،  
ابھی وہ ساحل سمندر ہی پر چل رہے تھے کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو دیکھا جو  
دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے اس بچے کا سر اپنے ہاتھ میں دیا  
اور اسے (گردن سے) اکھاڑ دیا اور اس کی جان لے لی۔ موسیٰ علیہ السلام اس  
پر بولے، آپ نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی جان کے بدلے کے لے لی۔  
یہ آپ نے بڑا نا پسندیدہ کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی  
کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ سفیان بن عیینہ (روایت حدیث)  
نے بیان کیا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس  
مرتبہ بھی معذرت کی کہ اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو  
آپ مجھے ساتھ نہ رکھتے گا۔ آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں اس کے بعد میرے لیے

بھی عذر کا کوئی موقع نہ رہے گا) پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا کہ یہیں اپنا مہمان بنا لو، لیکن انھوں نے مزید بانی سے انکار کیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو پس گرنے والی تھی۔ بیان کیا کہ دیوار جبکہ اسی جگہ تھی حضرت علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور دیوار پلٹے ہاتھ سے سیدھی کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کے یہاں ہم آئے اور ان سے کھانے کے لیے کہا، لیکن انھوں نے ہماری مزید بانی سے انکار کیا، اگر آپ چاہتے تو دیوار کے اس سیدھا کرنے کے کام پر اجرت لے سکتے تھے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ذَٰلِكَ الْمَلَأَ الْمَسْتَطِعَ عَلَيْهِ صَبْرًا“ تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبد بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ رخصت میں حضرت علیہ السلام نے اپنے کاموں کی وجہ بیان کی ہے کہ کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو چھین لیا کرتا تھا اور اس کی بھی آپ تلاوت کرتے تھے کہ ”اور جس کی گردن حضرت علیہ السلام نے توڑ دی تھی (تو وہ اللہ کے علم میں) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔“

۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب وہ دونوں دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونوں حضرات اپنی چھلی بھول گئے، چھلی نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔“ ”سربا“ یعنی راستہ، سیرب یعنی چلتا ہے اسی سے ”ساربا“ بالہنار ”آتا ہے (دن میں چلنے والا)“

۱۸۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے یحییٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر کے واسطے سے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی روایت میں کمی اور اضافہ کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے علاوہ ایک اور صاحب نے بھی سعید بن جبیر سے سن کر حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، میں نے عرض کیا اے ابوالعباس! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ کوئی نہیں ایک قصہ کو شخص فوف نامی ہے اور وہ کہتا ہے کہ موسیٰ صاحبِ خضر وہ نہیں تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں (ابن جریر نے بیان کیا کہ) عمرو بن دینار نے تو روایت

يَنْقَعَنَّ قَالَ مَا تَدْرِي فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ  
بَيْدَهُ فَقَالَ مُوسَى قَدْ مَرَّ أَتَيْنَاهُمْ فَكَلَّمُوا  
يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُصَيِّفُونَا كَوْ شَيْتٍ  
لَا تَخْذَلْتِ عَلَيْهِ أَحَدًا قَالَ هَذَا إِذْ رَأَى  
سَيِّئِي وَتَنَبَّأَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ  
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ مَبْدَأُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدِدُّنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبْرًا حَتَّى  
يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
ثِقَةً وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ  
كُلَّ سَفِينَةٍ مَالِحَةٍ  
مَضْبَاً وَكَانَ يَفْرَأُ وَ  
أَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ  
كَافِدًا وَكَانَ أَبَوَاهُ  
مُؤْمِنِينَ

باب قولہ قلما یلغا مجتم بینہما  
شیئا حوتہما فاخذ سبیلہ رفی  
البحر سربا مذهباً یشرب یسلک  
ومنه ساربا یا اللہ صاۃ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَحْيَى ابْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ زَيْدٍ أَخَذَهُمَا عَلَى مَا جِئَ بِهِمَا  
فَمَا سَمِعْتُهُمَا يَحْدِثَانِ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنَا  
ابْنَ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَكُونِي قُلْتُ أَيْ  
أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ مَذْمُومًا يَلْكُوفَةً رَجُلٌ  
كَأَنَّ يُقَالُ لَهُ كُوفٌ يَذْنَعُمُ اللَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى  
سَيِّئِي إِسْرَافِيلاً أَمَا عَمْرُو فَقَالَ لِي قَالَ هَذَا كَذِبٌ

عَدُوًّا لِلَّهِ وَأَمَّا بَعْلِي فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ كَعْبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمَ مَا حَتَّى إِذَا فَاهَتَتِ الْعَيْنُونَ  
 وَرَفَتِ الْقُلُوبُ وَلِيًّا فَأَذْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ  
 رَسُولُ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ  
 لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَوْ تَوَدَّ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ قِيلَ لِي  
 قَالَ أَيْ سَبِّ مَا بَنَ قَالَ يَحْتَجُّمُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ  
 رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ يَوْمَ فَقَالَ لِي عَمْرُو  
 قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُ الْخَوْتُ وَقَالَ لِي بَعْلِي قَالَ  
 خُذْ نَوْ فَا مَسِيَّتًا حَيْثُ يُنْفَعُ فِيهِمُ الرُّوحُ  
 فَا خُذْ خَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مِكَتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاةٍ  
 لَهَا كَلْفُكَ إِذْ أَنْ تَحْبِرَ فِي بَحْرِ يَفَارِقُ  
 الْخَوْتُ قَالَ مَا كَلَمْتُ كَثِيرًا مِمَّا لَكَ  
 قَوْلُهُ مَحَلٌّ ذِكْرًا وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاةٍ  
 يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَكَيْتَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَتَبْتُهُمَا  
 هُوَ فِي بِلَدٍ مَعَكُمْ فِي مَكَانٍ مَثَرِيَانِ إِذْ تَضَرَّبَ  
 الْخَوْتُ وَمُوسَى نَاحِيَةً فَقَالَ فَتَاةٌ لَهَا أَوْ قَطْلُهُ  
 حَتَّى إِذَا اسْتَبْقَظَ شَيْءٌ أَنْ يُخْبِرَكَ وَتَضَرَّبَ  
 الْخَوْتُ حَتَّى وَحَلَ الْبَحْرُ فَا مَسَكَ اللَّهُ  
 عَنْهُ جُرُفَةً الْخَوْتُ حَتَّى كَانَ أَشْرَكَ  
 فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرُو هَلْكَ أَمْ كَانَتْ أَشْرَكَ  
 فِي خَبْرٍ وَحَلَّتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَاللَّيْنِ  
 تَلِيًا يَحْمِلَانِ لَقْدَ لَقِينَا مِنْ سَفَرٍ نَا هَلَا  
 نَصَبًا قَالَ فَتَاةٌ قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ  
 لَكَيْتَ هَلَاةٌ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَكَ فَرَجَعَا  
 فَوَحَبَا أَخْضَرَا قَالَ لِي عَمْرَانُ بْنُ آيِفٍ  
 سَلِمَانٌ عَلَى طَيْفِيسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى  
 كَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ مَسْجِي

اس طرح بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دشمن خدا چھوٹی بات کہتا ہے،  
 لیکن بعلی بن مسلم نے اپنی روایت میں اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ ابن عباس رضی  
 اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے،  
 ایک دن آپ نے دو گول ربی اسرائیل کو دے دیے کہ یہاں تک کہ لوگوں کی  
 آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور دل سبک گئے تو آپ واپس جانے کے لیے  
 مڑے۔ اسی وقت ایک شخص نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا دنیا  
 میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس پر اللہ نے عتاب نازل کیا،  
 کہ یہ شخص آپ نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، آپ سے کہا گیا  
 کہ ہاں تم سے بھی بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار!  
 وہ کہاں ہیں؟ فرمایا، دو دریاؤں کے سنگم پر، عرض کی اے پروردگار! میرے  
 لیے ان کی کوئی پہچان متین کر دیجئے کہ میں انھیں اس سے پہچان لوں، عمر نے مجھ  
 سے اپنی روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں تم سے تمھاری بھینچ جلا  
 ہو جائے (وہیں وہ ملیں گے) ابوبعلی نے حدیث اس طرح بیان کی کہ ایک مردہ  
 بھینچي ساتھ لے لو، جہاں اس بھینچي میں روح پڑ جائے۔ (وہیں وہ ملیں گے) ابوبعلی  
 علیہ السلام نے بھینچي ساتھ لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے  
 رفیق سفر سے فرمایا کہ بس تجھیں اتنی تکلیف دوں گا کہ جب بھینچي تم سے جدا ہو جائے  
 تو مجھے بتانا، انھوں نے عرض کی کہ آپ نے تو کچھ کام ذمہ نہ لیا، اسی کی طرف اشارہ  
 ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَلَوْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاةٍ مِثْلُ مَا فِي رَفِيقِي سَفَرِي" بن  
 نون رضی اللہ عنہ تھے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) نے ان کے نام کی  
 تعین نہیں کی تھی۔ بیان کیا کہ پھر وہ ایک چٹان کے سایہ میں ٹھہر گئے جہاں غی اور  
 ٹھنڈ تھی۔ اسی وقت بھینچي حرکت کرنے لگی موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اس لیے  
 حرمین سفر نے سوچا کہ آپ کو جگانا نہ چاہیے۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام مبارک ہوئے  
 تو وہ بھینچي کی حرکت کے متعلق بھول گئے، اسی عرصہ میں بھینچي نے ایک حرکت کی  
 اور پانی میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے بھینچي کی جگہ پانی کے بہاؤ کو روک دیا جس سے  
 وہ پتھر کی طرح وہیں رک گئی۔ عمرو بن دینار نے مجھ سے بیان کیا کہ اس طرح وہ  
 پانی میں محسوس ہو گئی تھی، آپ نے دونوں آنکھوں اور اس سے قریب کی انگلیوں  
 سے حرمین کو اس کی کیفیت بتائی وہاں کے بعد کچھ دیر اور وہ حضرات آگے گئے،  
 مجھ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہیں اب اس سفر میں تجھیں محسوس ہو رہی ہے۔ ان

يَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ وَمَا جَعَلَ ظَرْفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَهَؤُلَاءِ  
تَحْتَ سَائِبِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكُشِفَ  
عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَذَا يَأْسُ جَنِّي مِنْ سَلَامٍ  
مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى جَنِّي  
إِسْرًا يُبَلِّدُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ  
قَالَ حِينَئِذٍ لَبِثْتُ لَمَنِي حِينًا عَلِمْتُ رُشْدًا  
قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ  
وَأَنَّ الْوَحْيَ يَا بُنَيَّ يَا مُوسَى إِنِّي عَلِمْتُ  
لَوْ تَتَّبِعِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ  
عِلْمًا لَوْ تَتَّبِعِي فِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ  
طَائِفًا مِنْ قَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَحَالَ  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ وَمَا عَلِمْتُ فِي جَنْبِ  
عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا  
الطَّائِفَ مِنْ قَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا  
مَرَّ كِبًا فِي السَّفِينَةِ وَحَدَا مَعًا بَدَا  
صِبْغًا سَأَ تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ  
الْأَجْبَعَةَ فَوَضَعُوا أَعْيُنَهُمْ عَلَى الْبَحْرِ  
قَالَ فَلَمَّا كَسَفَ عَلَيْهِ غَضَبُ قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهُ  
يَا جَبْرَ فَقَرَّبَتْهَا وَوَدَّتْ فِيهَا وَحَدَا قَالَ  
مُوسَى أَخَرَفْتُمَا لِتَغَيَّرَ أَهْلُهُمَا لَعَنَهُ  
حَيْثُ سَنَبْنَا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُشْكِرًا قَالَ  
أَكْمَأَقْتُ إِيَّاكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
كَأَنْتَ الْأَوَّلَى نِسْيَانًا وَالْأَوَّلَى شَرْطًا  
وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاحِدُنِي بِمَا  
نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِ عُسْرًا  
تَقِيًا غَلَا مَا فَتَنَّاكَ قَالَ يَعْنِي قَالَ سَعِيدٌ  
وَحَبَّةٌ عَلِمْنَا نَأْتِيَعُونَ فَأَخَذَ عَلَا مَا  
كَامِرًا ظَلَمْنَا فَا ضَبَعَهُ ثُمَّ ذَجَحَهُ  
بِالسَّيْلِ كَيْنَ قَالَ أَقَاتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً يَغِيدُ

کے دفعی سفر نے عرض کی، اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے (اور پھیلی زندہ ہو گئی  
ہے) ابن جریر نے بیان کیا کہ یہ ٹکڑا سعید بن جبیر سے نہیں مروی ہے۔ یوشع  
بن نون رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کو واقعہ بتایا تو دونوں حضرات واپس  
لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے بیان  
کیا کہ دریا کے بچ میں ایک جھوٹے سے روئی داؤز نش پر آپ تشریف رکھتے تھے۔  
اور سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے اس  
کا ایک کنارہ آپ کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے اوپر تھا۔ موسیٰ علیہ السلام  
نے پہنچ کر سلام کیا تو آپ نے اپنا چہرہ کھولا اور کہا، میری اس سرزمین میں اور سلام! آپ  
کون ہیں؟ فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ فرمایا کہ ہاں، پوچھا  
آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم آپ کو  
جاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں، اس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا آپ کے  
لیے یہ کافی نہیں ہے کہ توریت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی  
ہے، اے موسیٰ مجھے جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا آپ کے لیے مناسب نہیں ہے۔  
اسی طرح آپ کو جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس  
عصر میں ایک پڑانے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا تو آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے،  
کہ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے، جتنا اس  
چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں بیا ہے، کشتی پر چڑھنے کے وقت انھوں نے  
چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک ساحل کے لوگوں کو دوسرے ساحل پر لے جا  
کر چھوڑ آتی تھیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ کے  
صالح بندے ہیں، ان سے کرار نہیں لیں گے، لیکن خضر علیہ السلام نے کشتی میں  
شکاف کر دیئے اور اس میں رتھوں کی جگہ کیلیں گا، وہیں موسیٰ علیہ السلام نے  
کہا، آپ نے اس لیے اسے چھوڑ دیا ہے کہ اس کے مسافروں کو ڈوب دیں، بلا خبر  
آپ نے ایک بڑا ناگوار کام کیا ہے، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت میں ”امراً“ کا ترجمہ  
”منکراً“ کیا ہے، خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے پہلے ہی دیکھا تھا کہ آپ میرے  
ساتھ مہر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا سوال تو بھولنے کی وجہ سے تھا لیکن  
دوسرا بطور شرط تھا، اور تیسرا فصد انھوں نے کیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اس  
پہلے سوال پر کہا کہ جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں  
تسکین نہ کیجئے۔ پھر انھیں ایک بچ ملا تو خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا، یعنی نے  
بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔

نَفْسٍ لَّمْ تَعْمَلْ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ  
 قَوْمِهَا هَآءَ كَيْفَةً سَأَلَتْهُ مُسْلِمٌ كَقَوْلِكَ  
 عَلَا مَائَةً كَيْفًا فَاَنْطَلَقَا فَوَجَدَا حَبِيشًا  
 مُبْرِكًا اَنْ يَنْقَضَ فَاَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ  
 بِبَيْدِهِ هَلْ كُنَّا وَفَعَلَ بَيْدُهُ فَاَسْتَقَامَ  
 قَالَ كَعَلَى حَسِبْتُ اَنْ سَعِيدٌ اَقَالَ فَمَسَحَهُ  
 بِبَيْدِهِ فَاَسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ  
 عَلَيْهِ احْبَدًا قَالَ سَعِيدٌ احْبَدًا تَاْكُلُهُ وَ  
 كَانَ وَسَاءَ هُوَ وَكَانَ اَمَامَهُمْ قَوْمًا هَآئِلًا  
 عَبَّاسٌ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ عَبْدِ  
 سَعِيدٍ اَنَّ هَذَا مِنْ مُبْرِكٍ وَالْقَوْمُ  
 الْمَقْشُورُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ حَبِيشٌ مَلِكٌ  
 يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَضْبًا فَإِذَا جَاءَ إِذَا  
 مَرَّتْ بِهِ اَنْ يَدَّ عَمَّا لِيَعِينَهَا فَإِذَا جَاءَتْهَا  
 اَصْلَحُوهَا مَا تَنْفَعُوْهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ  
 سَدُّ وَهَابِهَا ذَرَّةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ  
 بِالْقَارِ كَانَ اَبْوَاكُ مَوْمِنِينَ وَكَانَ كَانِدًا  
 فَخَشِيًّا اَنْ يُدْهِقَهُمَا غَضْبًا وَكَفَرًا  
 اَنْ يُجْلِيَهُمَا حُبَّةً عَلَى اَنْ يَتَابَعَا عَلَى  
 يَبِيدٍ فَإِنَّ اَنْ يُبِيدَ لَهُمَا رَبَّهُمَا  
 خَبِيرًا مِنْهُ سَكُوتٌ يَقُولُهُ اَقْتَلْتَ نَفْسًا  
 رَكِبَتْهُ وَاقْرَبَ رَحْمًا وَاقْرَبَ رَحْمًا  
 هُمَا يَدُ اَرْحَمَ مِنْهُمَا بَالًا قَوْلِ التَّوْحِي  
 قَتَلَ خَضِرٌ وَنَعَّ عَنْهُ سَعِيدٌ  
 اَتَهُمَا اَبَدًا لَحَابَرَتِهِ قَوْمًا دَاوُدُ  
 بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ عَنِي وَاحِدٌ  
 اَتَهُمَا حَابَرَتِهِ

**باب ۵۵** كَذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَتْهَا قَالَ لَهَا  
 اَتَا عَنْ اَمَّا نَالَفَتْ لِقَيْنَا مِنْ سَفَرٍ نَا هَذَا

آپ نے ان میں سے ایک بچہ کو کچلا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھڑی سے  
 زن کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ نے بلاقتصاص کے ایک بے گناہ جان  
 کو جس نے کمر کا کام نہیں کیا تھا، قتل کر ڈالا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں  
 ”رکبتہ“ کی قرأت ”رکبتہ“ کیا کرتے تھے بمعنی مسلمہ۔ جیسے غلام رکبتا ”میں ہے  
 پھر وہ دونوں حضرات اس کے ٹھکانے کو ایک دیوار نظر پڑی جو جس کرنے ہی والی تھی مخضر  
 علیہ السلام نے اسے ٹھیک کر دیا۔ سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے  
 بتایا کہ اس طرح یحییٰ بن مسلم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا  
 کہ مخضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ اگر آپ جانتے تو اس پر اجر لے سکتے تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کی تشریح  
 کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے ”آیت“ ”وكان وراهم“ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 نے قرأت ”وكان امامهم“ کی یعنی کشتی جہاں جابر تھی اس ملک میں ایک بادشاہ تھا،  
 سعید کے سوا دوسرے راوی سے اس بادشاہ کا نام حذو بن بدر و نقل کرتے ہیں اور جس  
 بچہ کو مخضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام جیسور بیان کرتے ہیں۔ تو وہ بادشاہ  
 ہر دن بی اور اچھی کشتی کو زبردستی جھین لیا کرتا تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ جب  
 یہ کشتی اس کے سامنے سے گزرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے (جو میں نے  
 اس میں کر دیا ہے) سے نہ چھینے۔ جب کشتی والے اس بادشاہ کے حذر و سلطنت  
 سے گزر جائیں گے تو خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے،  
 بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انھوں نے کشتی کو سیرنگ کر چڑھا تھا اور بعض کہتے  
 ہیں کہ نہ رکول سے چڑھا تھا اور جس بچہ کو قتل کر دیا ہے، تو اس کے والدین مومن تھے  
 اور وہ بچہ (اس کی تقدیر میں) کافر تھا۔ اس لیے میں نہیں ڈرتا کہ کہیں (بچہ کو) راہ  
 انھیں بھی سرکشی اور کفر میں نہ مبتلا کر دے۔ کہ اپنے لڑکے سے انتہائی محبت انھیں اس  
 کے دین کی اتباع پر مجبور کر دے اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ اس کے بدلے میں انھیں کوئی  
 نیک اور اس سے بہتر اولاد دے۔ ”وَاقْرَبَ رَحْمًا“ یعنی اس کے والدین اس بچہ  
 پر جو آب اللہ تعالیٰ انھیں دے گا پہلے سے زیادہ مہربان ہوں جیسے مخضر علیہ السلام  
 نے قتل کر دیا ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان والدین کو اس بچہ کے ملنے  
 ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داؤد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کئی سواوں سے نقل کرتے ہیں کہ  
 وہ لڑکی ہی تھی۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس جب وہ دونوں اس جگہ سے آگے  
 بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا

نَصَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا مِّنْعَا عَمَلًا  
حَوْلًا مَعْوَرًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا  
نُتَبِّحُكَ بِكَ مَا تَدَّاعَىٰ أَعْلَىٰ أَثَرِهِمَا  
فَقَصَمَا إِمْرًا وَكُنَّ زَادَ هَيْهَاتَ  
يَنْقُصُ بَيْنَهُمَا مَنٌ كَمَا تَنْفَضُّ مِنَ السَّنَةِ  
لَتَحْدَثَ وَاتَّخَذَتْ وَاحِدٌ  
مِّنْهُمَا مِنَ الرَّحْمِ وَحَمًا  
أَشَدَّ مَبَالِغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ  
وَنُظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَ  
مَدَّ عَلَى مَكَّةَ أُمَّ رَحِيمٍ أَيْ  
الرَّحْمَةِ مَثَلُ لُحْمَا:

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ إِنَّ لَوْثًا الْيَكَاكِي يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ بْنَ  
إِسْرَٰئِيلَ كَسَىٰ مُوسَىٰ الْخَضِرَ فَقَالَ كَذَبٌ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ حَدَّثَنَا أُجَيْبُ بْنُ مَكْبُورٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا  
فِي بَنِي إِسْرَٰئِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيْ أَنَسَ أَعْلَمُ  
قَالَ أَنَا فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ كُفِّرُوا الْعِلْمَ إِلَيْهِ  
وَأَفْجَىٰ إِلَيْهِ بَلَىٰ عِبَادِي يَجْعَلُ الْبَعْرَيْنِ  
هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ  
قَالَ تَأْخُذُ حَوَاتِي فِي مِثْلٍ خَيْثُمًا فَتَقْدَتُ  
الْحَوَاتُ فَأَتَّبَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ  
فَتَاهُ بُؤْسُ بْنُ نُؤُونٍ وَمَعَهُمَا الْحَوَاتُ  
حَتَّىٰ أَتَوْهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَتَزَلَّ عَنْهَا قَالَ  
فَوَضَعَ مُوسَىٰ رَأْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي  
حَدِيثٍ غَيْرِ عَنِ وَفِي أَهْلِ الصَّخْرَةِ غَيْرُ

لاؤ سفر سے ہیں اب تمہیں محسوس ہونے لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے  
ارشاد ”عجبا“ تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ”منا“ عمل کے  
معنی میں ہے، جو لا، یعنی پھر جانا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو  
وہ چیز تھی جو ہم چاہتے تھے چنانچہ دونوں حضرات اٹھے پاؤں داس  
لوٹے۔ ارشاد خداوندی ”امرأ“ اور ”نكرأ“ دونوں عظیم اور  
بڑے کے معنی میں ہیں ”ينقص“ یعنی گرنے ہی والی تھی جیسے دان  
کے گرنے کے لیے ”ينقض السن“ پر لگتے ہیں ”لتخذه“ (تختیف)  
”لتخذه“ (بالتشديد) ایک معنی میں ہے ”رخا“ ”مکم سے ہے اور  
اس میں رحمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ مبالغہ فرمایا جلتا ہے اور  
بعضوں نے اسے رحیم سے مشتق مانا ہے۔ مگر کام ہم اس لیے  
کتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی رہتی ہے۔

۱۸۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ  
نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔  
کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی تو ان کی کہنے ہیں کہ موسیٰ  
علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے وہ نہیں جنھوں نے خضر علیہ السلام سے ملاقات کی  
تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط بات کہی ہم سے ابی بن  
کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ  
علیہ السلام بنی اسرائیل کو غلط کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے  
بڑا عالم کون شخص ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے  
اس پر غضب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی، اور ان کے  
پاس وہی عجیبی کہ ان، میرے بندوں میں سے ایک، بندہ مجمع البحرین پر ہے اور وہ  
تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے پروردگار! ان تک پہنچنے  
کا طریقہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی تھیں میں ساتھ لے لو پھر جہاں  
وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے  
اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے مچھلی ساتھ  
تھی، جب چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے، موسیٰ علیہ السلام اپنا سر رکھ کر وہیں  
سو گئے، عمو کی روایت کے سوا دوسری روایت کے حوالہ سے سفیان نے بیان  
کیا کہ اس چٹان میں جڑ میں ایک شجر تھا، جسے ”حیا“ کہا جاتا تھا جس چیز پر اس

۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ لفظ محض تنبیہ اور توجیح کے طور پر کہتے تھے یہ مفید نہیں تھا کہ واقعی وہ اللہ کے دشمن ہیں۔



يَقُولُ لَهَا الْحَيَاةُ رَحِيمٌ مِنْ مَّا هَا شَيْءٌ  
إِنَّ حَيَاتِي قَامَاتِ الْخَوْتِ مِنْ مَّا بِكَ تِلْكَ الْعَيْنُ  
قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْصَلَ مِنَ الْمِكْنَلِ فَدَخَلَ  
الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِقَتَا هَاتَيْنِ  
عِنْدَ آتَا الْآيَةِ قَالَ وَلَكَمْ يَجِدُ النَّصَبَ حَتَّى  
حَادَثَ مَا أَمِيرِهِمْ قَالَ لَهُ قَتَا هَاتَيْنِ يُوشَعُ ابْنُ  
نُونٍ أَمَّا آيَةُ إِذْ أَوْثِقْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي  
نَسِيتُ الْخَوْتِ الْآيَةَ قَالَ فَدَخَلَا بَيْتَهُمَا فِي  
أَثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ الطَّاقَ مَمَرُ  
الْخَوْتِ فَكَانَ لِقَتَا هَاتَيْنِ وَبِحُوتٍ مَسْرَبًا  
قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا  
بِرَجُلٍ مُسَجَّى يَثُوبُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ  
وَأَقْبَى يَا رَجُلَ السَّلَامِ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ  
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ لَعَنُ قَالَ هَلْ  
أَتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ تَعْلِمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُسَدًا  
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ  
عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتُكَ اللَّهُ مَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى  
عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ  
قَالَ بَلَى أَتَّبَعْتُكَ قَالَ فَإِنْ أَتَّبَعْتَنِي حُلَا  
سَسَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ  
ذِكْرًا مَا نَطْلُقَا يَمْنِيَّانِ عَلَى السَّاحِلِ فَتَرَتُ  
بِهِمَا سَفِينَةً فَعَرَفَتِ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا فِي  
سَفِينَةٍ يَجِدُ بَعْدَ تَوَلَّى يَقُولُ بِخَيْرٍ أَجْرُكَ كَمَا  
فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عَصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ  
السَّفِينَةِ فَغَسَسَ مِنْقَاةً الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ  
لِمُوسَى مَا عَلِمْتُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلْقِ بِي فِي عِلْمِ  
اللَّهِ إِنَّ مِقْدَارَ مَا غَسَسَ هَذَا الْعَصْفُورُ مِنْقَاةً  
قَالَ فَكَلِمَةً بَفَجَأَ مُوسَى إِذْ عَمِدَا الْخَضِرُ إِلَى حَتَّى دَمَ  
فَحَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى كَذَبْتَ كَمَا بَخِيرَ

کاپانی پر مہمانا وہ زندہ ہر مہمان تھا۔ اس مچھلی پر بھی اس کاپانی پڑا تو اس کے اندر  
حرکت پیدا ہوئی اور وہ اپنے پھیلنے سے نکل کر دریا میں چلی گئی، موسیٰ علیہ السلام  
جب میدان پر ہوئے تو آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ سہارا کھانا لاؤ والا تہ۔  
سیان کیا کہ سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں ہوئی  
جب تک وہ متعینہ جگہ سے آگے نہیں بڑھ گئے۔ رفیق سفر یوشع بن نون  
نے اس پر کہا، آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں  
مچھلی کے متعلق کہتا بھول گیا، والا تہ۔ سیان کیا کہ کچھ دروں حضرات ایسے پاؤں  
والیں رہے۔ دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گذرنے کی  
جگہ طاق کی سی سورت بنی ہوئی ہے مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی لیکن یوشع  
بن نون رضی اللہ عنہ کو اس طرح اس کے رک جانے پر تعجب تھا جب چٹان پر  
پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑے ہی پیٹے ہوئے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام  
نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمھاری ای سی سرزمین میں سلام کہاں سے  
آگیا، آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ، فرمایا کہ جی ہاں۔  
موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ جو  
ہدایت کا علم اللہ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھادیں جنھن علیہ السلام  
نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی  
طرح مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا، لیکن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ جنھن علیہ السلام نے اس پر کہا کہ اگر آپ  
کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھنے کا میں  
خود آپ کو بتا دوں گا۔ چنانچہ دو دروں حضرات دریا کے کنارے کنارے دو در  
ہوئے ان کے قریب سے ایک کشتی گذری تو جنھن علیہ السلام کو کشتی والوں نے  
پہچان لیا اور اپنی کشتی میں آپ کو بغیر کرایہ کے پڑھالیا۔ دو دروں حضرات کشتی میں  
سوار ہو گئے۔ سیان کیا کہ اسی عرصہ میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آگے بڑھی  
اور اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو جنھن علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا  
کہ میرا آپ کا اور تمام مخلوقات کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں سے زیادہ نہیں ہے  
جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کاپانی لیا ہے۔ سیان کیا کہ پھر حکیم جب  
جنھن علیہ السلام نے بچاؤ اٹھایا اور کشتی کو بچاؤ ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام  
اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی  
میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے اس کا بدلہ دیا کہ ان کی کشتی ہی حیرت انگیز ڈالی کہ اور اس کے

قَالَ عَمَدَتٌ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَّ قَعًا لَمْ يَخُورْ أَهْلُهَا  
لَمَّا جِئْتُ الْأَيَّةَ فَأَنْطَلَقَا إِذَا هُمَا بَعْدَ يَمٍّ يَلْعَبُ مَعَ  
الْخِلَائِنِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى  
أَقْتُلْتَ نَفْسًا كَبِيرَةً كَيْفَ تَغَيِّرُ نَفْسِي لَعَدَ جِئْتُ شَيْئًا  
تَحْكُمُ قَالَ أَكْهَ أَقْدَلُ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
مَسِيرًا إِلَى قَوْلِهِ مَا بَوَّ أَنْ يُضَيِّقُوا هَؤُلَاءِ فَوَجَدَا فِيهَا  
حَبًّا سِوَا تَبَرِيدٍ أَنْ يُبَيِّضَ فَقَالَ بَيْدٌ هَلْ كُنَّا  
مَا فَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ  
خَلَعًا يُضَيِّقُونَا وَلَمْ يُعْلَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَوَجَدْتَنَا  
عَلَيْهِ أَحْبَابًا قَالَ هَذَا إِذَا نَافَسْتَنِي وَمَنْ يَنْفَسُكَ  
سَأُنَبِّئَكَ بِأَدْوِيلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِيعْ عَلَيْهِمْ حَبْرًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَدْنَا  
أَنْ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَفْقَهُ هَلْبًا مِنْ أَمْرِهِمَا  
قَالَ دَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَدَكَانَ أَمَامَهُمْ  
مَثَلُ يَا حُنْدُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبَا  
وَأَمَّا الْعُلَامُ فَكَانَ

### کافرا

### باب ۵۶ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بِأَرْحَبِ خَبْرٍ بَيْنَ أَعْمَالٍ

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبِي هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِأَرْحَبِ خَبْرٍ أَعْمَالٍ هُمْ  
الْحَسُّ وَرَبِّيَّةُ قَالَ لَهُ هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا  
الْيَهُودُ فَكَانُوا نَبِيًّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَانُوا رُؤَسَاءَ الْيَهُودِ وَقَالُوا لَا عِلْمَ بِنَبِيِّهِمْ  
شَرَّابِ الْخَمْرِ وَرَبِّيَّةُ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ عَهْدَ اللَّهِ  
مِنْ نَبِيِّهِمْ فَإِنَّهُمْ وَكَانَ سَعْدًا يَسْتَبِيهِمُ الْفَاسِقِينَ

باب ۵۷ قَوْلِهِ أَمْ لَيْكَ الْإِنْسَانُ بِكَفَرًا  
بِأَيْتٍ يَجْعَلُ دِيْقًا لَهُ فَيَحْطِطُ أَعْمَالَهُ

مسافر دُوب میں۔ بلاشبہ آپ نے بڑا ناپ سیدہ کا کیا، پھر دونوں حضرات اگے  
بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا جعفر  
علیہ السلام نے اس کا سر کھڑا اور کاٹ ڈالا، اس پر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے  
ہر کسی قصاص دیدار کے ایک معصوم جان لے لیا، یہ تو بڑی ناگوار بات ہے جعفر  
علیہ السلام نے فرمایا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا دیکھا کہ آپ میرے ساتھ  
صبر نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد پس اس بستی والوں نے ان کی میزبانی سے  
انکار کیا، پھر سچا سچ میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو جس گرنے ہی والی تھی جعفر  
علیہ السلام نے اپنا ہاتھ یوں اس پر بھرا اور اسے سیدھا کر دیا موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا، ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا اور ہمیں کھانا  
بھی نہیں دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے جعفر علیہ السلام نے  
فرمایا۔ پس یہاں سے اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اور میں آپ  
کو ان کاموں کی وجہ بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ  
ان کے سلسلے میں اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
روکان درادھم ملک کے بجائے "وکان اما معہم ملک" یاخذ  
کل سفینۃ صالحتہ غصباً، قرأت کرنے تھے اور وہ بچہ جسے قتل کیا تھا  
اس کے والدین مومن تھے (اور یہ کافر ہوتا)

۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا ہم بتا دیں آپ کو ان کے متعلق جو

اپنے اعمال کے اعتبار سے کھائے ہیں۔

۱۸۳۹۔ مجھے سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر و نے، ان سے مصعب بن سعد  
بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) سے  
آیت "هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا" (ترجمہ اور گنہگار کیا) کے متعلق  
سوال کیا کہ اس سے خوارج مل رہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس سے مراد یہود و  
نصارٰی ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور نصاریٰ نے جنت کا  
انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اور خوارج دہ ہیں،  
جنھوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے

پروردگار کی نشانیں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے

تمام اعمال غارت ہو گئے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ انھیں مخیر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور ان سے ابوبکر بنی اسد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم مونا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مجھ کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ چھو، فَلَا خَفِیْمَ لَهْمُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَسُرْنَا، رقیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا اور یحییٰ بن بکر سے روایت ہے، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوزناد نے اسی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

کھلیعص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق ”البرہم واسم“ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کفار آج کچھ نہیں سن رہے ہیں اور نہ کچھ دیکھ رہے ہیں، کھلی ہوئی گراہی میں پڑے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے زیادہ سنے والے اور دیکھنے والے ہوں گے (اگر میرے انھیں کچھ بھی نفع نہ دے گا) ارشاد خداوندی ”لَارْجَبُکَ لَا مَشْتَمَلُکَ“ کے معنی میں ہے، ”ورشیا“، بمعنی منظور اور اودا مل نے بیان کیا کہ مریم علیہا السلام جانی تھیں کہ خوف خدا رکھنے والا شخص عقلمند و دانا ہوتا ہے اسی لیے انھوں نے جبریل علیہ السلام کو مرد کی صورت میں دیکھ کر فرمایا تھا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو خوف خدا رکھنے والا ہے، اور ابن عبید نے فرمایا کہ ”توزیم اتر آ“، اسی ترجمہ الی المعاصی از صاحب رشتیا ملین انھیں گناہوں کے لیے اچھا کرتے رہے ہیں، مجاہد نے فرمایا، ”اؤ آ“، بمعنی حوچا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”وروا“، بمعنی عطاشا۔ انا ما، اؤ آ، اسی قولاً علیاً۔ ”رکڑ آ“، اسی صرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صاحب نے کہا، ”غیا“، بمعنی خسران ہے، بمعنی غفے والوں کی جماعت، ”صلیاً صلی یصلی کا مصدر ہے، ”نزیاً“، لورناوی ایک چیز ہے بمعنی مجلس۔

۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، ”وَأَنْتُمْ نَسِیْتُمْ یَوْمَ

الْآمَةِ“

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُخَيْرِیةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِيَنَّ الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ لَدَیْنِ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحٌ مِثْلُ جَوْشَدٍ وَقَالَ آخَرُهُ وَأَمَّا نَفْسُکَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَرَأْنَا وَعَنْ یَحْیَى بْنِ مَسْکُیْنٍ عَنِ الْمُخَيْرِیةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ابن الزناد مثله

کھلیعص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَسْمِعِ اللَّهُ یَقُولُ، وَهَذَا الْیَوْمَ لَا یَسْمَعُونَ وَلَا یُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مَبِیْنٍ یَعْنِی قَوْلُهُ، أَسْمِعِ بِهِمْ وَأَبْصِرْ الْكَفَّارَ یَوْمَئِذٍ أَسْمِعْ شَیْءًا وَابْصُرْ لَأَسْرَجُمَنَّكَ لَا سَمَمَنَّكَ وَرَأْنَا مَنْظَرًا وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمْتُ مَرْکِبَ أَنْ التَّقَى دُونَهُ خَيْرٌ حَتَّى تَأْتِیَ اِقْبِ اْعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتُ تَقِیًّا وَقَالَ ابْنُ عَسِیْنَةَ قَوْلُهُمْ أَنْ تَدْعِیَهُمْ إِلَى الْمَعَاصِیِ إِنَّ عِلَاقًا قَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا عَوَّجَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ عَطِیْشٌ أَنَا مَا لَئِذَا قَوْلُ عَطِیْشٍ كَذَا صَوْتًا غِیًّا خَسْرَانًا بَیْکَا جَمَاعَةً بَاکَ حَمَلِیًّا صَبَیَّ یَصْبِی نَدِیًّا وَالتَّأْدِیُّ حُجْلِبِیْنَا

باب ۵۸ قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ نَسِیْتُمْ یَوْمَ



تو وہ کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر نہیں کرو گے میں تمہیں اجرت نہیں دوں گا، میں نے اس پر کہا کہ یہ میں کبھی نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ تم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ۔ اس پر وہ بولا، کیا مرنے کے بعد پھر مجھے زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں، ضرور کہنے لگا کہ پھر دہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہو گی اور میں وہیں تمہاری اجرت بھی دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ۱۰ اخذَ آيَتِ السَّيِّئِ كُفْرًا بِآيَتِنَا وَقَالَ لَدِينِ مَالٌ وَذَلِكَ ۱۱ رَحِمَ اللَّهُ مَا كَانَ لِي أَنْ يَكُونَ لِي مَالٌ وَذَلِكَ ۱۲ وَحَفِصَ ۱۳ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ۱۴ وَذَكَرَهُ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۵

۴۶۱۔ اسبقی کا ارشاد اَلْغَيْبِ اَمَّ تَحْتَهُ عَيْنُ

الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۶ ”عہد ۱۷“ ای مؤثقا۔

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے، انہیں ابوالفضلی نے، انہیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، میں نے ابراہیم اور عاص بن دائل سہمی کے لیے میں نے ایک تلوار بنائی تھی (اجرت باقی تھی اس لیے) ایک دن میں اس کی اجرت مانگنے آیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا، جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا کہ میں آنحضرت کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کرتے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال و اولاد بھی ہوگی اور اسی وقت تم اپنی اجرت مجھ سے لے لینا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اخذَ آيَتِ السَّيِّئِ كُفْرًا بِآيَتِنَا وَقَالَ لَدِينِ مَالٌ وَذَلِكَ ۱۱ رَحِمَ اللَّهُ مَا كَانَ لِي أَنْ يَكُونَ لِي مَالٌ وَذَلِكَ ۱۲ وَحَفِصَ ۱۳ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ۱۴ وَذَكَرَهُ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۵

۴۶۲۔ اسبقی کا ارشاد اَلْغَيْبِ اَمَّ تَحْتَهُ عَيْنُ

الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۶ ”عہد ۱۷“ ای مؤثقا۔

دہرگز نہیں ہم اس کا کہاؤں کھدیتے ہیں۔ لو اس کا مذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے

حَقًّا فِي عَيْنِهِ فَقَالَ لَدِينِ مَالٌ وَذَلِكَ ۱۱ رَحِمَ اللَّهُ مَا كَانَ لِي أَنْ يَكُونَ لِي مَالٌ وَذَلِكَ ۱۲ وَحَفِصَ ۱۳ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ۱۴ وَذَكَرَهُ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۵

بَابُ قَوْلِهِ اَلْغَيْبِ اَمَّ تَحْتَهُ عَيْنُ

الرَّحْمَنِ عَمْدًا ۱۶ ”عہد ۱۷“ ای مؤثقا۔

۱۸۴۴۔ ہَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّمَيْعِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيْلاً بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِبَعَاثِ بْنِ ذَا أَسْبَلٍ السَّهْمِيَّ سَيْفًا فَخَشْتُ أَنْ تَقَامَهُ فَقَالَ لَدِينِ مَالٌ وَذَلِكَ ۱۱ رَحِمَ اللَّهُ مَا كَانَ لِي أَنْ يَكُونَ لِي مَالٌ وَذَلِكَ ۱۲ وَحَفِصَ ۱۳ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ۱۴ وَذَكَرَهُ عَنْ الْأَعْمَشِ ۱۵

ذَكَرَهُ

مُؤَثَّقًا۔

بَابُ قَوْلِهِ كَلَّا سَتَكُنُّ

مَا يَقُولُ وَكُنْتُ لَكُمْ مِنَ الْعَذَابِ

مَدَامًا۔

۱۸۲۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعب بن ان سے سلیمان نے، انھوں نے ابو العقی سے سنان سے مسروق نے حدیث بیان کی کہ جناب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ اور عاص بن وائل پر راسی سلسلے میں امیر قرض تھا بیان کیا کہ آپ اس کے پاس اپنا قرض مانگتے آتے تو کہتے لگا کہ جب تک تم محمد بنی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے، تمہارا رزق دوری نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس پر جواب دیا کہ خدا کی قسم میں ہرگز انھیں انکار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں مارے اور پھر دوبارہ زندہ کرے یا میں کہنے لگا کہ پھر مرنے تک مجھ سے قرض کا مطالبہ نہ کرو مرنے کے بعد جب میں زندہ ہوں گا تو مجھے مال و اولاد بھی ملے گی اور اس وقت تمہارا قرض دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اخذائیت الذی کفر بایتنا و قال لا دین مالا و لا دینا، الم (ترجمہ گزرجا)

۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَنَزَّلْنَاهُ مَا يَقُولُ وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ" کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دیکھ جائیں گے۔

۱۸۲۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو العقی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض چاہیے تھا۔ میں اس کے پاس تھا خدا کرنے گیا تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد بنی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دو گے تمہارا قرض نہیں دوں گا، میں نے کہا کہ میں آل حضور کا انکار ہرگز نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور پھر زندہ کرے، اس نے اس پر پوچھا کیا موت کے بعد میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا پھر تو مجھے مال و اولاد بھی مل جائیں گے اور اسی وقت تمہارا قرض بھی ادا کروں گا، بیان کیا کہ اس کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ اخذائیت الذی کفر بایتنا و قال لا دین مالا و لا دینا، اطلع الغیب ام اتقنا عند الرحمن عہداً کلاماً سنکتب ما یقول و نمد له من العذاب مدداً و نذنه ما یقول و یا تینا فزداء، اور پھر آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے گمراہ ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال و اولاد مل کر رہیں گے، تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے۔ یا اس نے

۱۸۲۵۔ هَذَا مَا يَشْرُونَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الصَّخْخِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيلاً فِي الْحِجَابِ هَلِيلَةً وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي ابْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمَيِّتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ فَتَدْرِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوِّفَ أُوَدِّي مَا لَكَ وَ وَلَدًا فَإِنْ قَضَيْتَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَ قَالَ لَا دِينَ مَالًا وَ وَلَدًا

ما یقول و یا تینا فزداء و قال ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَذَا أَهْلُهَا

۱۸۲۶۔ هَذَا مَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخْخِيَّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَبِيلاً وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ وَ إِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوِّفَ أَقْضِيكَ إِذَا مَجِئْتُ إِلَى مَالٍ وَ وَلَدٍ قَالَ فَتَنَزَّلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَ قَالَ لَا دِينَ مَالًا وَ وَلَدًا أَطْلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا كَلَامًا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَ نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدَدًا

وَنَزَّحَتْهُ مَا يَقُولُ

وَيَا نَبِيَّنَا حَرِّدَا

## سُورَةُ طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ وَالصَّمَا لَفِي النَّبَطِيَّةِ  
طَهَ يَا رَحْبُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ  
بِحَرْفٍ أَوْ فَبِي تَمْتَمَةُ أَوْ قَا قَا فَبِي عَقْدَةٌ  
أَشْرَى فَهَرِي فَيُسَبِّحُكُمْ بِهَا كَمَا تُشَلُّ  
تَا نَبَتْ أَلَمْ تَقُولُ يُدْ تَبْكُ يُقَالُ حَيْ  
الْمُثَلَّى خَذِ أَلَمْ تَقُولُ تَمْ أَتَوْا صَفَا يُقَالُ  
حَلَّ أَتَيْتَ الصَّفَّ التَّيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى  
الشَّيْءُ يَصِلُ فِيهِ فَا وَحَسَّ أَهْمَرُ خَوْفًا  
فَذَ هَمَّتِ الْوَادُ مِنْ خَيْفَةٍ تَكْسَرُ  
الْحَا فِي جُزْءٍ أَيْ عَلَى حَيْزٍ

خَطْبُكَ بِأَلْفٍ مِائَاتٍ مَعْدَرُ مَا سَهُ  
مِائَاتًا تَنْسِفْنَهُ لَنْدَرِيَّةٌ قَا عَا  
تَجْلُوهُ الْمَاءُ الْمَصْفُوفُ الْمُسْتَوِيُّ  
مِنْ الْأَرْضِ مِنْ وَقَالَ حَبَابٌ مِنْ زَيْنَةِ الْعَرَمِ  
الْحَبْلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ  
فَقَدْ قُتِلَ قَا تَقِيهَا أَنْفَى حَمَمٌ فَتَسَى  
مُؤْسَى هُمْ يَقُولُونَ خَطَا الرَّبُّ لَا  
يَزِيحُ إِلَيْهِمْ كَوْلُ الْعَجَلِ هَمَسًا  
حِينَ الْأَوَّلُ حَشَرٌ حَبِي أَغْنَى عَنْ حَبِي  
وَمَنْ كُنْتُ لَهَيْدًا فِي اللَّهِ نِيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَقْبَسُ صَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا  
شَا حِينَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَحِدْ عَلَيْهَا  
مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ أَمَّا كَمْ بِنَابٍ  
تَوْعِيدُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

خدا نے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہیں، البتہ ہم اس کا کہا ہوا  
بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور اس  
کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک، وہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا

## سُورَةُ طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن جریر اور صفاک رحمہما اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں ط، کا مفہوم  
ہے "لے مرو" جب کوئی حرف ادا نہ ہو یا زبان سے بولتے وقت  
"تم تم" یا "فا فا" کی سی آواز نکلتی ہو تو اس کے لیے "عُقْدَةُ"  
کہتے ہیں۔ انڈری یعنی ٹھہری۔ "فیسو حکم" یعنی جھک "المثلی"  
اشکل کا مؤنث ہے یعنی تمہارا دین جس پر تم اب تک قائم ہو رہے  
ہیں۔ خذ المثل یعنی افضل و بہتر کو اختیار کر لو۔ "تم استوصنا"  
بولتے ہیں، اصل اتیت الصف الیوم، یعنی کیا تم اس جگہ آج آئے  
تھے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ "فا وحس" یعنی دل میں خوف  
محسوس کیا۔ خاد کے کسرہ کی وجہ سے "خيفة" کے داؤ کو یاد  
سے بدل دیا گیا ہے "فی جزوع" یعنی ملی جزوع۔

"خطبک" یعنی مالک۔ "مساس" مساسا مساسا کا مصدر  
ہے۔ "لننسفنہ" اسی لندریہ "قَا عَا" جس زمین کے اوپر پانی  
آجائے "المصصف" یعنی ہموار زمین۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ  
نے فرمایا کہ "اداراً" بمعنی انقالا ہے۔ "مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِ" یعنی  
وہ زیورات جو بنی اسرائیل نے آل فرعون سے عاریت کے طور پر  
لیے تھے۔ "فقد قتلها" ای نا لقیتمہا۔ القی بمعنی صنع۔ "ففسی"  
یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول گئے اور اس کی اتباع کرنے والے کہنے لگے  
کہ موسیٰ قورب کی تلاش میں غلط راستے پر چلے گئے ہیں (یعنی ان  
کے کہنے کے مطابق رب تو وہی گوسالہ تھا) "لا یرجع الیہم قولا"  
مراد اسی گوسالہ سے ہے کہ وہ ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا تھا  
ففسا یعنی قدموں کی چاپ۔ "حشر تخی اعلیٰ" یعنی میرے  
دلائل و شواہد سے بے بہرہ اور اندھا کہ تو نے مجھے ٹھکانا (آخر  
میں) اور میں تو دنیا میں بڑی بصیرت والا تھا۔ "بقبس" کی تفسیر  
میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اصل

راستہ بھول گئے، سردی پڑ رہی تھی میں نے علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ملا جو راستہ بتا دے تو میں آگ لاؤں گا تاکہ تم اسے روشن کر لو۔ ابن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”امشتم یعنی اعلیم، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”یعنی میں فرمایا کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اور اس کی نیکیاں زیادہ نہیں جائیں گی“ ”عجاء“ ای ڈر یا ”امتہ“ ای راہیہ ”سیرتہا“ یعنی پہلی سی ”ابھی“ ای النقی ”ضنک“ ای الشقاء۔ ”حوی“ ای شقی۔ ”بالوادی المقدس“ ای المبارک۔ ”طوی“ اس وادی کا نام ہے ”بلکنہ“ ای بامنا۔ ”مکانا سوسی“ یعنی ان کے درمیان نصف نصف ہوگا ”یسا“ یعنی یا بسا۔

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَاصْطَنَعْتُ لِنَفْسِي“

۱۸۴۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آدم اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات برقی تو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہی نے انسان کو پہنچایا میں ڈالا ہے اور اسے جنت سے نکالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ وہی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور خود اپنے لیے منتخب کیا اور آپ پر توریت نازل کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا کہ میری پلٹش سے پہلے ہی سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے ”الیم“ یعنی دیا۔

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس

وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات سے جاؤ، پھر ان کے لیے سمندر میں (عصا مار کر) خشک راستہ بنا لیا تم کو نہ پایا یہ جلنے کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو دریا جب ان پر ملنے کو تھا آ ملا، اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گراہ ہی کیا تھا اور سیدھی راہ پڑ لیا

۱۸۴۸۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

أَمْثَلَهُمْ أَعَدَّ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَٰذَا لَا يُطْلَمُ فَيَقْضَمُ مِنْ حَسْبَاتِهِمْ عَوَجًا وَادِيًا مُثَارًا أَبَيْتُ سَيَرْتُمَا خَالِقًا الرَّؤُوفِ الْإِلَهِي الشَّقِي ضَنْكًا الشَّقِيَّ حَوَى شَقِيَّ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طَوَى اسْمُ الْوَادِي بِمَلِكِيَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سَوَى مُنْصَفٍ بَيْنَهُمَا يَسَا يَابَسَا عَلَى ضَرْبِ مَوْعِدٍ لَا تَنْبِيَا نَقْصَعًا۔

بِأَمْرِنَا قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُ لِنَفْسِي

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِيَا دَهْرَ أَنْتَ الَّذِي أَشَقَيْتَ آدَمَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لِيَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَغَاكَ اللَّهُ بِرَسُولَاتِهِ وَاصْطَغَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيْكَ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ آدَمُ وَمُوسَى الْيَتِيمَ الْفَتِيرَ۔

بِأَمْرِنَا قَوْلِهِ وَنَعَدْنَا ذُحَيْنًا إِلَى مُوسَى

أَنْ أَسْبِغَ بِكَ دِيَّ فَأَخْرَبَ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَسَارًا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَتِيمِ مَا غَشِيَهُمْ وَأَصْلًا فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ حَدَّثَنَا سَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ





حشر کی زبان میں لکھی کو کہتے ہیں دوسرے حضرات نے کہا کہ "احسوا" معنی تو تھا ہے "احسب" سے مشتق ہے "خادرین" ای صحابین۔ "حسید" ای متاسل واحد تنزیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے "لا یستقرن" ای لا یحیون، اسی سے حسید اور حسرت لیبیدی استعمال ہوتا ہے (یعنی میل اور ٹھک گیا) "عمیق" ای لیبید۔ شکوہ "ایا لدوا" صنفہ لیس معنی الدعویہ "تقفوا المریم" ای اختلفوا "الحسین" اور الحس، برس اور حس ہم معنی ہیں، بمعنی نسبت آواز "آذناک" بمعنی اعلناک، آذناکم۔ اس وقت بولتے ہیں جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے ہوں اب آپ اور وہ درzul اس میں برابر ہیں یعنی جب آپ نے اسے پوری اطلاع دے دی تو آپ نے عزیز نہیں کیا، مجاہد نے فرمایا کہ "لعلمکم لتستلن" ای لغفہم "ارفعی ای رعی" التماس معنی اصنام السجلی یعنی صحیفہ۔

۷۶۔ اسد نقالی کا ارشاد "جیسا کہ ہم نے ابتدائی محقق افغانی کی

۱۸۵۱۔ ہم سے سلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے نسخ کے شیخ مغیرہ بن نعمان نخعی نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن نیچے پاؤں، نیچے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے (اسد نقالی کا ارشاد ہے) پھر سب سے پیارے علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جانے کا اور ان کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انھیں شمال کی طرف (جہنم کی طرف) سے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جانے کا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے لیے کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو صالح بندے علیہ السلام کہیں گے۔ مجھے بتایا جانے کا کہ آپ کے لیے یہ لوگ میں سے چر گئے تھے۔

### سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عبید بن جرمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "المختبتین" ای المطہنین۔ "اذاتنی" ای الشیطان فی الامنیۃ، کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ

ہَامِدٌ بَيْنَ حَمِيدٍ مُّسْتَأْذِنٌ بَقِيعٍ عَنَى  
الْوَحِيدِ وَالْثَنَيْنِ وَالْجَبِيحِ كَا  
يَسْتَحْيِي وَنَ لَا يَغِيوْنَ وَبَيْنَهُ حَيُّو  
وَحَسْرَتٌ بَعِيْرِي عَمِيْنٌ بَعِيْدٌ  
مُكْتَسَا سَا دُ وَصَنَعَتْ كُبُوسِ الدَّرُو  
تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ اِخْتَلَفُوا الْحَيِّسِ  
وَالْحَيْسُ وَالْجُرْسُ وَالْهَسُّ وَاجِدٌ  
وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ اِذَا نَالَ  
أَعْلَسْنَا لَكَ اِذَا نَشَكُّ اِذَا أَعْلَمْنَاهُ  
فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَعْدِ سَا  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تَسْتَلُونَ حَقْمُونَ  
أَمْ تَنْفِي رَمْنِي التَّمَا شَيْلُ الْأَمْنَاهُ  
السَّيْلُ الصَّيْفَةُ -

بَابُ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ السَّعْمَانِ شَيْخٍ مِنْ التَّخِمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْكُرُكُمْ فَحَسَنُوهُ وَنَ إِلَى اللَّهِ حَقًّا عَذَابًا عَذْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ تَعِيْدًا وَعَدًّا عَمَلِنَا اِنَّا كُنَّا فَاهِلِينَ ثُمَّ اِنَّا أَوَّلَ مَنْ تَكُنِي كَذِمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيمَ اِنْكُ اِنكُ مَجَاءً بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِي فَيُوْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ السَّبَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ لَمْ تَدْرِ مَا اَخَذُوا اَبَدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ لَعَبْدُ السَّبَالِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا اَمَّا دُمْتُ اِلَى قَوْلِهِمْ فَيُقَالُ اِنْ هُوَ لَكُمُ لَعْنَةُ اَبْرَاهِيْمَ مِنْ هَلْ اَعْقَابِهِمْ مِنْذُ مَا رَفَعْتُمُ

### سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبِيدَةَ الْمُخْتَبِتِينَ الْمُطَهِّتِينَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَمَّا مَنِيتُهُ اِذَا اَحْدَثَ

عز نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو شیطان اپنی بات اس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو محکم اور ثابت رکھتا ہے، ”امینۃ“ یعنی قرآنہ، ”الامانی“ یعنی پڑھنے میں لیکن سمجھتے نہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”مشید“ بمعنی گچھے سے مضبوط کیا ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ”سیطون“ ای فیطون سلطون کے مشتق ہیں بولتے ہیں، سیطون اسے سیطون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”سبب“ یعنی رسی جو چھت سے لگی ہوئی ہو۔ ”تذلل“ ای تشغل۔

۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے۔“

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حِدَائِجِهِمْ فَيَبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَمِنْكُمْ الْيَجْمُ وَنُقُلُ أُمِّيَّةٌ قَدَاءَ مَنَّهُ إِلَّا مَا فِي يَفْرُغُونَ وَلَا يَكْتُوبُونَ وَقَالَ لَجَاهِدُ مَشِيدًا بِالْقِسْطِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَيَطُونُ يَفْرُغُونَ مِنَ السَّطَوْنَ وَيَقَالُ سَيَطُونُ يَبْطِشُونَ وَهَذَا إِلَى الْبَطِيَّةِ مِنَ الْقَوْلِ الْهَيُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ يَجْبُلُ إِلَى سَقْفِ النَّبِيِّ تَذْ هَلْ تَشْغَلُ

باب ۶۸ قولہ وَتَذْ هَلْ تَشْغَلُ سَكْرِي

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَذْمُ الْيَمِيمِ يَا دَمُ يَقُولُ لَنَبِيكَ رَبًّا وَسَعْدَيْكَ فَيَأْتِي بِصَوْتٍ رَخَّ اللَّهُ يَا مُرَّةَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ نَجًّا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كَلِّ الْفُجَاءِ قَالَ تَسْعَامِيَّةٌ وَتَسْعَةُ وَتَسْعِيْنٌ فَيَنْبِذُ تَضَعُ الْحَابِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلَدُ وَتَذْ هَلْ تَشْغَلُ وَمَا هَذَا بِسَكْرِي وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ فَتَشَقُّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغْيَرَتْ وَجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْ جُوجَ وَمَا جُوجَ تَسْعَامِيَّةٌ وَتَسْعَةُ وَتَسْعِيْنٌ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ لَكُمْ أَكْتُمُ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرِ تَوَالِي السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الشَّوْشَاءِ الْبَيْضِ أَوْ كَالشَّعْرِ فِي الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ

۱۸۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عز وجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آپ عرض کریں گے میں حاضر ہوں، ہمارے رب! آپ کی فرائز و ادائی کے لیے۔ پھر ایک آواز آئے گی کہ اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے جہنم میں بھیجنے کے لیے ان لوگوں کو نکالے جو اٹھ کے ستمی ہیں۔ آپ عرض کریں گے، اے رب! ان کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے میرا خیال ہے، آنحضرت نے فرمایا تھا کہ نوسو ستانوے (۱۷۰۰) افراد کو جہنم میں بے جانے کے لیے نکال لو! کیونکہ انھوں نے جہنم کے عمل کئے تھے ابھی وہ وقت ہو گا کہ درشت کی وجہ سے احمادہ مورتوں کے حمل کر جائیں گے، بچے بوڑھے ہر جائیں گے اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہیں اور لیکن اللہ کا عذاب ہے یہ شدید یعنی محض دہشت اور خوف کی وجہ سے ان کی کیفیت ہر جانے کی! حضور اکرم کا یہ ارشاد سن کر محبس میں جو دو صحابہ اتنے پر شرمندہ اور پریشان ہو گئے کہ ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا، آنحضرت نے فرمایا کہ نوسو ستانوے افراد یا جوج ماجوج (اور ان کی طرح دوسرے مشرکین و کفار کے طبقوں) کے ہوں گے جو جہنم میں

لے ملازم اور شاہ صاحب کفری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے، ”کوئی نبی نہیں جس نے امید نہ باندھی ہو اپنی امت کے مغن کران کو ملامت ہوگی، تو شیطان نے ان لوگوں کے قلوب میں زہیخ پیدا کر کے ان کی آرزو کو پورا نہ کرنے دیا ہوا اور اس میں کوٹ مڑا دی ہوگی۔“

و ایں جائیں گے) اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں لے جایا جائے گا)۔  
 وہ تم میں سے (اور متباہرہ لفظاً اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ اور تم محشر میں  
 اتنے کم ہو گے جیسے سرسے پاؤں تک سفیدیل کے جسم میں کہیں ایک سیاہ بال  
 ہوتا ہے یا جیسے بالکل سیاہیل کے جسم پر کہیں سفید بال نظر آجاتا ہے اور مجھے  
 امید ہے کہ تم لوگ (یعنی آنحضرت کی امت کے مؤمن اجنت والوں کے ایک چوتھائی  
 ہو گے۔ ہم نے یمن کو خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت  
 کے ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ اہل جنت  
 کے آدھے تم ہو گے۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کہا ابواسامہ نے اعمش کے واسطے  
 بیان کیا کہ "تری الناس سکاری و داحم بسکاری" اور بیان کیا کہ "ہر ہزار  
 میں نو سو ننانوے" اہل جہنم ہوں گے (ہر ہزار اور عیسیٰ بن یونس اور ابومعادیہ  
 نے آیت اس طرح پڑھی "سکری و داحم بسکری" "سکاری و داحم بسکاری" کہانے  
 ۴۹۹۔ استثنائی کا ارشاد "اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا  
 ہے جو اللہ کی پرستش کما رہے ہو کہ ہر گھڑا ہو کر کرتا ہے، پھر اگر اسے  
 کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر حاراً اور اگر کہیں اس پر کوئی آفت  
 آئی تو وہ مٹا اٹھا کر واپس چل دیا۔ (یعنی دنیا و آخرت دونوں  
 کو کھو بیٹھا "اللہ تعالیٰ کے ارشاد" یہی تو ہے انتہائی گمراہی  
 ارتقا نام ای دسنا ہم۔

۱۸۵۳۔ محمد سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر  
 نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین  
 نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور  
 انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کما رہے ہو کہ ہر گھڑا ہو کر  
 کرتا ہے" کے متعلق فرمایا کہ بعض افراد مدینہ آتے (اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے)  
 اس کے بعد اگر کسی کی بوی کے سیال لڑکا پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی بچہ دیتی تو وہ  
 کہتے کہ دین (اسلام) بڑا اچھا دین ہے، لیکن اگر ان کے سیال لڑکا نہ پیدا ہوتا  
 اور گھوڑی بھی کوئی بچہ نہ دیتی تو کہتے کہ یہ تو میرا دین ہے (اس پر مذکورہ بالا آیت  
 نازل ہوئی۔

۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ دو فرق ہیں جنہوں نے اپنے

پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔

۱۸۵۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان

النَّاسِ الرَّسُوْدُ وَ اِنِّي لَرَسُوْدٌ اَنْ تَكُوْنُوْا  
 اَسْبَحُ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ  
 ثَلَاثُ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ  
 شَطْرَ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا مَا  
 اَبُوْ اَسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرَى  
 النَّاسِ سَكْرَى وَ مَا هُمْ بِسَكْرَى  
 وَ قَالَ مِنْ كُلِّ اَنْفٍ تِسْعَاةٌ وَ  
 تِسْعَةٌ وَ تِسْعِيْنَ وَ قَالَ جَرِيْدٌ  
 وَ عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ  
 سَكْرَى وَ مَا هُمْ

سُكْرَى :

باب ۶۹ قَوْلِهِ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ  
 اللّٰهَ عَلَى حَذْفٍ سَلَفٍ فَاِنْ اَمَّا بَعْضُ  
 خَيْرٍ اَطْمَأَنَّ بِهِ وَ اِنْ اَمَّا بَعْضُ  
 فَنَزَلَتْ اَلْقَلْبَ عَلَى وَجْهِهِ خَيْرَ النَّبَا وَ  
 الْاُخْرَى اِلَى قَوْلِهِ ذَلِكُمْ هُوَ الْفَضْلُ الْبَعِيْدُ  
 اَلَّذِي نَحْنُ اَعْلَمُ وَ سَعْنَاهُمْ :

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَبِي هَيْمٍ عَنْ اَبِي الْحَرِثِ حَدَّثَنَا  
 يَحْيٰى بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَءِيْلُ عَنْ اَبِي  
 حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي  
 عَبَّاسٍ قَالَ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ  
 عَلَى حَذْفٍ قَالَ كَانَ الرَّحْبَلُ يَفْقَدُ  
 الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَلَدَتْ اِمْرَاَتُهُ غُلَامًا  
 وَ تَحَبَّتْ خَلِيْلُهُ قَالَ هَذَا اِبْنُ صَالِحٍ وَ اِنْ  
 لَمْ تَلِدْ اِمْرَاَتُهُ وَ لَمْ تَخْرُجْ خَلِيْلُهُ  
 قَالَ هَذَا اِبْنُ سُوءٍ

بَابُكَ قَوْلِهِ هَذَانِ خُصَمَاءِ  
 اَخْتَفَمُوْا فَاِنْ تَجَمَّعَا :

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اَبِي مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَشِيْمٌ

کی، انھیں ابوہاشم نے خبر دی، انھیں ابو جحزہ نے انھیں قیس بن عباد نے اور انھیں ابو ذر رضی اللہ عنہ نے، آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یہ آیت ”یہ دو فرق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں رضی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی طرف سے اور انھیں مکین کی طرف سے عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شعبہ اور ولید بن عتبہ) کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جب انھوں نے بدر کی لڑائی میں میدان میں آکر دعوت مبارزت دی تھی۔ اس کی روایت سفیان نے ابو ہاشم کے واسطے سے کی۔ اور عثمان نے جبریک کے واسطے سے انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابو ہاشم سے اور انھوں نے ابو جحزہ سے یہی حدیث۔

۱۸۵۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جحزہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سپاہی شخص ہوں گا جو رب الرحمن کے حضور میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے چار زانو بیٹھے گا۔ قیس نے بیان کیا کہ آپ ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فرق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا، بیان کیا کہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مبارزت دی تھی۔ یعنی علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے (مسلمانوں کی طرف سے) اور شعبہ بن ربعی، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے (کفار کی طرف سے)“

### سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عبیدہ نے بیان کیا کہ آیت میں ”سبع طرائق“ اسے مراد سے آسان ہیں۔ ”لہا سلقون“ یعنی خیر و سعادت میں وہ آگے آگے ہیں ”قلوبہم وجبت“ یعنی خوفزدہ ”ھیجات صیبات“ معنی عبید بعدیہ۔ ”فاسال العادین“ یعنی فرشتوں (سے) پوچھ لو ”لنا کبرون“ اسی کا دلوں ”کالحون“ اسی کا لبسون، لعین نے کہا کہ ”من سلالہ“ میں سلالہ کے معنی بچہ اور نطفہ ”جنتہ“ اور جنون ہم معنی ہیں ”الغناء“ معنی جھاگ یعنی وہ چیز

أَفَنبَرَّأَ أَكُوهَا شَيْءٌ عَنْ أَبِي جَحْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّكَ كَانَ يُقْسِمُ بَيْنَهُمَا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِيَّ مَا بَيْنَهُمَا نَزَلَتْ فِي هَمْزَةٍ وَمَا حَبِيبُهُ وَ عُمَيْيَّةٌ وَمَا حَبِيبُهُ كَوْمٌ بَرَّأُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ بَرَّأُوا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَبْرِئِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَحْزَةَ قَوْلُهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَحْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَخْشَوْنِي يَكُونُ الشَّحْمُ لِلْخَصْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسٌ وَ بَيْنَهُمَا نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِيَّ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ هُمَا الَّذَيْنِ بَارَزُوا كَوْمٌ بَدْرٍ عَلَى وَحْشَةٍ وَ عُمَيْيَّةٌ وَ شَيْبَةُ بْنُ مَيْبَعَةَ وَ عُمَيْيَّةٌ بْنُ مَيْبَعَةَ وَ الْوَلِيدُ بْنُ عُمَيْيَّةٍ

### سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَبْعُ طَرَائِقَ سَبْعُ مَسَلَاتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ وَ حِلَّةٌ خَافِقِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْمَاتٌ هَيْمَاتٌ بَعِيدٌ بَعِيدٌ فَاسْأَلِ الْعَادِينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَا كِبْرُونَ الْعَادِلُونَ كَالْحَيُّونَ عَالِمُونَ مِنْ سَلَكَ الْوَلَدِ وَ السَّلَاطَةِ الْوَلَدِ وَ الْجَنَّةِ وَ الْحَيُّونَ

جبرانی کے اور اٹھ جاتی ہے اور جس سے کوئی نفع نہیں ہوتا، بجاۃً  
یعنی اپنی آواز بلند کرنے میں جسے کائے چلاتی ہے "علی اعقابکم"  
یعنی اسٹے پاؤں لوٹ گیا "سامر" "سمر سے نکلا ہے" رات  
کے وقت تھر گئی جمع سار اور سامر آتی ہے اس موقع پر آیت میں  
"سامر" جمع کے موقع پر استعمال ہوا ہے "تسحر دن" یعنی کس طرف  
تم جادو سے اندھے ہوئے جا رہے ہو کہ حق تمہیں باطل نظر آتا ہے)  
سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "من خذلنا" کا مفہوم ہے کہ "باذل  
کے پردوں میں سے" "سابقہ" بمعنی روشنی ہے "مذنبین" عاجزی  
کرنے والے، مطیع و منفاد کو "مذنب" کہتے ہیں "اشتنا" اور شتی  
شتمات اور شت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
"سورۃ ازلنا" کا مطلب ہے کہ ہم نے واضح کیا بعض دوسرے  
حضرات نے فرمایا کہ "قرآن" نام اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ  
ہے اور "سورۃ" نام کی وجہ یہ ہے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے  
الگ اور جدا ہوتی ہے جب ابھیں سورتوں کو آپس میں ملا دیں تو اس  
کا نام "قرآن" ہو جاتا ہے۔ سعد بن عباد بن مائی رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا کہ "مشکاۃ" بمعنی طاق ہے حبشی زبان میں اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد ان علیا عبد وقرآن، یعنی ہمارے ذمہ ہے اس کے مختلف  
حسوں کی تالیف و تدوین "فاذا قرأنا" فاتح قرآن، یعنی جب  
ہم نے اس کی تالیف و تدوین کر دی تو اب تم اس کی اتباع کرو اس  
کے احکام کو بجا لاؤ اور جن چیزوں سے اس میں منع کیا گیا ہے اس سے  
باز رہو۔ بولتے ہیں "لیس لشعرہ قرآن" یہاں بھی قرآن، تالیف  
کے ہی معنی میں ہے "قرآن" اس کا نام اس لیے ہے کہ حق و باطل  
کے درمیان امتیاز کرتا ہے عورت کے لئے بولتے ہیں "ما قرأت  
بسی قط" یعنی اس کے پیٹ کے ساتھ کچھ بھی نہیں جمع ہوا ہے۔  
"قرضنا" یعنی مختلف اضعاف میں اس میں نازل کئے جن  
حضرات نے "قرضنا" (تخفیف کے ساتھ) بڑھا ہے وہ اس  
کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تم پر اوتار دیا ہے بعد کے لوگوں پر

وَاحِدًا وَالْغُثَّاءُ التَّزْبُدُ وَكَأَمَرُ تَقَعَمَ عَنِ  
الْمَاءِ وَكَأَلَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجَارُؤُنْ يَزْفَعُونَ  
أَصَوَاهُمْ كَمَا تَجَارُؤُا الْبِقَرَةَ عَلَى أَغْطَابِكُمْ  
ذَجَمَ عَلَى عَقْبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَبِيمِ  
السَّامِرُ قَالَسَامِرٌ هُمْ مَا فِي مَوْضِعِ الْجَبِيمِ تَسْمُرُونَ  
تَعْمُونَ مِنَ السَّخِرِ

## سُورَةُ النُّورِ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ كَيْفٍ أَمْعَابِ السَّحَابِ  
سَنَّا بَرَفِهِ الصَّبَاةُ مِنْ عَيْنَيْنِ يُفَالُ  
لِلْمُسْتَحْدِي مَدْعِي أَشْتَانَا وَشَتَا  
وَشَتَاتٍ وَشَتٍ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
سُورَةٌ أَنْزَلْنَا هَا بَيِّنًا هَا وَقَالَ عَفِيَّةُ سُبْحَى  
الْفَرَانُ بِجَمَاعَةِ السُّورِ وَسَمِيَتْ السُّورَةُ  
لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الذُّخْرَى فَلَمَّا قُرِئَ  
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُبْحَى قُرْآنًا وَقَالَ سَعْدُ  
ابْنُ عِبَّاسٍ النَّهْلُ أَلْمِشْكَاةُ الْكُوفَةُ بِلِسَانِ  
الْجَبَسَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ  
قُرْآنَهُ تَالِيفٌ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قُرْآنُهُ  
فَاتَّبَعَ قُرْآنُهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَآلَفْنَاهُ فَاتَّبَعَ  
قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَأَعْمِلَ جَمًّا  
أَمْرًا وَاسْتَمِعْ عَمَّا أَهَكَ اللَّهُ وَكَيْفَ لَيْسَ  
لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ تَالِيفٌ وَسُمِّيَ الْقُرْآنُ  
لِأَنَّهُ يُفَصِّلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَ  
يُقَالُ لِلْمُسْرَاةِ مَا قَرَأَتْ بِلَا قَطْ أَيْ  
لَحْظَتُمْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا أَوْ خَالَ  
قَرَضْنَا هَا أَنْزَلْنَا فِيهَا قَرَأْنِي مُخْتَلَفَةً  
وَمِنْ قَرَأَ قَرَضْنَا هَا يَقُولُ قَرَضْنَا عَلَيْكُمْ  
وَعَلَى مَنْ لَعَنَّا كَقَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الْظُّفْلِ

فرمن کیا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ایت ”اد الطفل الذین لم یطہروا“ کے متعلق فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ بچپن کی وجہ سے وہ ابھی عورتوں کی پردہ کی چیزوں کو نہیں سمجھتے۔ بشقی نے فرمایا کہ ”اولی الارباب“ یعنی جنہیں عورت کی حاجت نہیں ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ ہیں جنہیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو اور عورتوں کے بارے میں ان سے کوئی خوف نہ ہو۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مراد ایسا احمق شخص ہے جسے عورت کی کوئی خواہش نہ ہو۔

۷۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بچہ اپنے (دادہ) کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہ ہے کہ وہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں۔

۱۸۵۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اور زاعمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن عمر رضی اللہ عنہما بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ بنی عبدالمطلب کے سردار تھے، انھوں نے آپ سے کہا کہ آپ حضرت کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا جانی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو لیتا ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن تمہیں اسے قصاص میں قتل کر دو گے، آخر اسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتائیے چنانچہ عام رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (مرد) صورت مذکورہ میں شوہر کو کسے گا؟ حضور نے ان مسائل میں کولر و جواب (کوئی پسند فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو پسند فرمایا ہے۔ عمر بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کریں گے، ایسی صورت میں اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت نازل کی ہے۔ پھر آپ نے انھیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ

الذین لم یطہروا والحدید صرنا  
لیمایہم من الصیغہ وقال الشیخی  
أولی الیمن بک من لیس لک امرأ  
وقال طاؤس هو الذی حمق الذی  
لا حاجة لک فی النساء وقال  
مجاہد لا یعلمہ إلا بطنہ ولا  
یجأت علی النساء :

بارک قلوبہ والذین یدعون امرأ وجمہ  
ولم یکن لہم شہدۃ امہ الا فتنہم فتنادہ  
احدہم امرأبع شہادۃ یا للہ انہ لمن الصید :

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقْبَى عَامِمَ ابْنَةَ عَبَّاسٍ وَكَانَ سَيِّدَ سَبِيٍّ عَبْدَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَحَبَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ تَقْتُلُونَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فِي عَامِمَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُمَيْرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَرَهُ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَكْتُمُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَحَبَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ تَقْتُلُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَ أَنْزَلَ اللَّهُ الْفُتْنَ أَنْ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ نَأْمَرُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْعَةِ بِمَا سَمَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَمَّا

لعان کیا، پھر انھوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لیے آپ نے انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہو گیا جس پر اگر تم نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا، بھاری سرین اور بھڑی ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و (تھپکی جیسا ایک زہر لایا جانور جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انھیں صفات کے مطابق تھا جو انھوں نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی چنانچہ اس لڑکے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یا نبیوں! یہ کہہ کر مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں“

۱۸۵۷۔ مجھ سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فیض نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سرور رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے

ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُمَا فَقَدْ ظَلَمْتُمَا فطَلَقَهَا فَمَا نَتُّ سَنَةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَ هُمَا فِي الْمَسْأَلَةِ عَيْنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا فَإِنْ حَاضَتْ بِهِمْ أَسْتَحْمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَةَ الرَّائِيَتَيْنِ خَلَا لِمَا لِي السَّاقِنِ فَلَا أَحْسِبُ عَوِيْمًا إِلَّا قَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِمْ أَحْمَرُ كَانَتْ وَحْدَهَا فَلَا أَحْسِبُ عَوِيْمًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَحَاضَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّتِي دَعَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَصْبِ يَوْمٍ عَوِيْمٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ ۝

باب ۷۷۲۔ قَوْلِهِ - قَالُوا مَسْأَلَةُ أَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ۝

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ظَلَمْتُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سُرُورٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا بَيْتٌ رَجُلًا تَرَى مَعَهُ

(متعلق صورت گذشتہ) ۱۔ اگر عویمر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھو تو فوراً ہرے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا خوراک کا ہم بچپنا، زنا کی سزا اسی وقت دی جاسکتی ہے جب چار بچے اور عادل کو گواہیں ہوں تو زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ دہمیا کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لیے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ زنا سے اتنی مہبت سکتی ہے کہ چار گواہوں کو لاکھوں روپے اور زہر خود اسے گواہی کیسکتا ہے اسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حقیقت الزام زنا کی سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں دیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بھی پیش آئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر کسی کوئی عورت پیش آ جائے تو شوہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہیے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہیے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدالت میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں۔ یہ الفاظ چار مرتبہ کہے گا اور یا نبیوں! مرتبہ کہے گا کہ ”مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں۔ اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ ”میں سچا ہوں اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے“ اور یا نبیوں! مرتبہ کہے گا کہ ”مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں سچا ہوں۔“ اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی۔



إِمْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَتَقَتْلُوهُ أَمْ كَيْفَ  
تَعْمَلُ مَا نَزَّلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ  
مِنَ الشَّكِّ عَنْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قُضِيَ فَبَكَ وَفِي  
أَمْرًا بَلَّ قَالَ فَتَلَعْنَا وَأَنَا شَاهِدًا عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَتْهَا  
فَكَانَتْ سَمْعَةً أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْمُنْكَعَيْنِ  
وَكَانَتْ حَامِلَةً فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا  
مُذْنِبًا إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتْ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ  
أَنْ يَرِثُهَا وَخَرِثَ مِنْهُ مَا خَرِثَ اللَّهُ  
لَهَا

**باب قولہ ویدرس أعفأ العذاب أن**  
**تثمة أربع شهادات بالنبی**  
**۱۸۵۸۔** حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدْبَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هَيْدَلُ ابْنَ أُمَيَّةَ حَدَّثَ  
إِسْرَافِيلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ  
بُرْ مَخْمَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْتَةُ أَوْ حَدَّثَ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِذَا مَا أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَةٍ رَجُلًا يَنْتَقِلُ يَنْتَقِلُ  
النَّبِيَّةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْبَيْتَةَ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ  
هَيْدَلُ وَالَّذِي بَيْنَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ  
فَلْيُزِيلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَيِّرُنِي ظَهْرِي مِنَ الْخَبَرِ  
فَنُذِلَ جَنْبِيلٌ وَانْزَلَ عَلَيْهِ وَالتَّائِبِينَ يَرْمُونَ  
أَنْ وَاجِبُهُمْ فَفَرَّ حَتَّى مَلَكَ أَنْ كَانَ مِنَ  
الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْأَلَ إِنْجِبًا فَجَاءَ هَيْدَلُ مَنُكَّهًا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ

جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟  
لیکن میرا یہ حضرات قضا میں نازل کو قتل کر دیں گے پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟  
انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وہ آیات نازل کیں جن میں "لعان" کا ذکر ہے  
چنانچہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں  
فیصلہ کیا جا چکا ہے، بیان کیا کہ پھر دونوں میال بیوی نے لعان کیا اور میں  
اس وقت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپؐ نے دروں میں جدائی  
کرادی اور دولعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان کی  
جدائی کرادی جائے، ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انھوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔  
چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے مال ہی دفن منسوب کیا جانے لگا میراث کا طریقہ  
مستعین ہوا کہ بیٹا مال کا وارث ہوتا ہے اور مال اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصہ  
کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

۱۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عورت سے سزا اس طرح مل سکتی  
ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک مرد تھوڑا ہے۔  
۱۸۵۸۔ مجھ سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدس نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان  
کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریمؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سکا کے ساتھ جہمت لگائی! آنحضرتؐ  
نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ ورد تمھاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ انھوں نے  
عرض کی یا رسول اللہؐ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا  
ہے، تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرمؐ یہی فرماتے  
رہے کہ گواہ لاؤ، ورد تمھاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ  
نے عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سچا  
ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرمادیں گے جس کے ذریعہ میرے  
اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تقریباً لائے  
اور یہ آیت نازل ہوئی "وَالَّذِينَ يَرْمُونَنا زنا وجہم" "ان کان من الصادقین" جس  
میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے، جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا آنحضرتؐ  
نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپؐ نے اس آیت میں مذکورہ قاعدہ کے  
مطابق چار مرتبہ گواہی دی حضور اکرمؐ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے  
کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کی

بیوی کھڑی ہوئی اور اصول نے بھی گواہی دی، جب وہ پانچویں پہنچیں (اور)  
چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے بعد کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر  
اللہ کا غضب ہو، تو لوگوں نے انھیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ اگر تم  
جھوٹی ہو تو اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں  
گے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے یہ اپنی قوم کو رسوا نہیں کر دوں گی  
پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دیکھتا، اگر نتیجہ خوب  
سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری ہڈیوں والا پیدا ہوا تو  
میرے وہ شریک بن سکا، یہاں تک کہ اگر چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و  
ہمیشہ کا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں  
اسے عبرتناک نہ مانتا۔

۷۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر  
اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔“

۱۸۵۹۔ ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے قاسم سے عبید اللہ  
سے حدیث سنی تھی۔ اور عبید اللہ نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کے حوالہ سے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانہ میں ایک غیر کے ساتھ تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے۔  
چنانچہ حضور اکرمؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی نے اللہ کے مقرر کردہ قاعدہ  
کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے بچہ کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ عورت  
بھی کا ہوگا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں عدالتی کردادی۔

۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی  
ہے وہ تم میں سے ایک جھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں  
برائے سمجھو، بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہی ہے، ان میں سے بعض  
کو جس نے جتنا جو کچھ کیا تھا گناہ ہوگا۔ اور جس نے ان میں سے  
سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا اس کے لیے سزا بھی سب سے بڑھ  
کر سخت ہے۔ ”آفاق“ بمعنی جھوٹا۔

۱۸۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عمر نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَذَا مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ حَامَتْ  
فَتَمُوتُ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَعُوا هَذَا  
قَالُوا اإِنَّمَا مُوجِبَةٌ قَالِ ابْنُ عَيَّاسٍ فَتَلَكَاتُ  
وَتَلَكَاتُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُمَا تَرْجِعُهُمَا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ  
أَفْتَمَهُ قَوْمِي سَأَلُوا النَّبِيَّ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرْ وَهَذَا خَانَ  
جَاءَتْ بِهِمُ الْكَلْبُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الزَّكَاةَ  
خَدَّيْكَ السَّاقِبَيْنِ فَهُوَ بَيْتُكَ ابْنُ سَلَمَةَ  
فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ مَا مَعْنَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ  
لِي وَلَهَا سَائِلٌ

باب قولہ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ  
عَلَيْمَا إِنْ كَانَ مِنَ الصِّدْقَيْنِ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدِّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ النَّصِيرِ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ سَبِغَ  
مِنْهُ عَنَّا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ رَجَلَةٌ لِي امْرَأَتُهُ فَاثْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا  
فِي مَنْ مَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ  
بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَكَاتَا  
كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِمَرْأَةِ وَ  
قَدَرَتِ بَيْنَ الْمَتَلَعَيْنِ

باب قولہ إِنْ التَّائِبُ جَاءَهُ وَإِلَّا فَدَعِ  
غَضَبَهُ مِتَّكَ لَوْ تَحَسَّبُوا نَشْرَ الْكُفْرِ  
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ أَمْرٍ خَيْرٌ مِمَّا مَتَّعُوهَا  
اَلْكُتُبُ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ  
مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ آخِرُ  
كِتَابٍ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
مُعْتَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

نے کہ "والذی تولى کبره" (اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا) سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) ہے۔

۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حب تم لوگوں نے یہ افواہ سنی

حق تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے

حق میں نیک گمان کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو مرتد طوفان

بندی ہے، یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب

یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو میں یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔

۱۸۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہ ان سے لیث بن حدیر بیان

کی کہ ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر،

سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

وہم اللہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان

کیا، یعنی جس میں ہمت لگانے والوں نے آپ کے متعلق افواہ اڑائی تھی تو پھر اللہ

تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری اور پاک فرزادیا تھا۔ ان تمام حضرات نے پوری حدیث

کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان راویوں میں سے بعض کا بیان دوسرے کے

بیان کی تصدیق کرتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض راوی کو بعض

دوسرے کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مجھ سے یہ حدیث

عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس طرح بیان کی کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اکرم

سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے

لیے قرعہ اندازی کرتے جن کا نام نکل جاتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ نے

بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا،

میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کہ ہے

داؤد پر اچھے ہود سمیت چڑھادیا جاتا اور اسی طرح اتارا دیا جاتا۔ نبی ہمارا

سفر جاری رہا۔ پھر جب حضور اکرم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور

ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قصداً حاجت

کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور رہ گئی اور قصداً حاجت کے بعد اپنے کجاوہ کے

پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرا اظہار کی باتوں کا بنا ہوا

ہوا کہیں (راستہ میں) گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے لگی اور اس میں تباہی

ہو گئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہود کو کھسکا کر تے تھے

وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

ابن سلول :

باب ۷۷۶۔ فَذَلِكُمْ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كَلَّتِ

الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَأَنفُسِهِنَّ خَيْرًا

وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ يُولَا جَا وَحَكِيمٌ

يَأْتِي بَعْدَ شَهَادَةِ فَادُ كُنَّا نَوَالِ الشَّهَادَةِ

فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ :

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ

وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ هَدَيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا خَلِ ارْجِي فَكَيْ مَا قَالُوا

فَبَدَأَهَا اللَّهُ مَتَا قَالُوا وَكَلَّ حَدَّثَنِي

طَائِفَةٌ مِنَ الْخَدَائِكِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يَصَرِّفُ

بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَدْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ

الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسَادَ أَنْ يَخْرُجَ

أَخْرَجَ بَيْنَ أَسَدٍ وَاجِدٍ فَأَيَّ هَمَلٍ خَرَجَ سَهْمًا

خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَخْرَجَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا

فَخَرَجَ سَهْمًا خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا

أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ بَنِي فَسَوْنَا حَتَّى

إِذَا فَرَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

غَزْوَتِهِمْ يَلُوكَ وَفَقَدَ وَدَعُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ

فَأَيْنِسَ أَذُنُ لَيْلِكَ بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ

الْجَيْشَ فَمَا فَتَيْتُ شَا فِي أَهْلِكَ إِلَى رَحْلِي فَأَذَا

آئے اور میرے بوج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے متعین تھا۔ انھوں نے یہ بھی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں غور نہیں سہیت بلکہ چل رہی تھی۔ گوشت سے ان کا سہرہ جاری نہیں ہوتا تھا۔ کوئی کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے بوج کو اٹھایا تو اس کے بکے میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں بول بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی جتنا بچان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گزر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پہنچی تو دہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی خواب دینے والا یہی دہاں جا کے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی، مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انھیں عدم موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن مہقل سلمیٰ ثم ذکرانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے (نا کہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انھوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی سہان گئے۔ پر وہ کے حکم سے پیادہ انھوں نے مجھے دیکھا تھا جب وہ مجھے سہان گئے تو اللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ گواہ ہے اس کے بعد انھوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور میں نے امانہ دانا اللہ را جوں کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ نہ سنا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا اونٹ بٹھار دیا اور میں اس پر سوار ہو گئی وہ خود پیدل اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے بے چلے ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دہری میں ردھو پر سے بچنے کے لیے پڑاؤ کے پہرے تھے۔ اس کے بعد جسے ہلاک ہوا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبد اللہ بن ابی سول منافق تھا۔ دیر پہنچ کر میں بیماری پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا بڑا اثر چارہا، لیکن مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شہرہ سا ہوتا تھا کہ میں اپنی اس بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ عدالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ حضور اکرم اندر تشریف لاتے اور سلام کر کے طرف تانا پوچھ لیتے کہ کیا حال ہے؟ اور پھر واپس چلے جاتے۔ انھوں نے کسی طرز عمل سے مجھے شہرہ سا ہوتا تھا، لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

عِنْدِي مِنْ جِزْمٍ قَلِيلٍ قَدْ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عَيْدِي وَحَبَسَنِي ابْنِي وَأَمَّا الرَّهْطُ الَّذِي كَانُوا يُرْحَلُونَ لِي فَأَحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعْدِي السَّيِّئُ كُنْتُ ذَكِيَّةٌ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي بَنِيَّةٌ وَكَانَ النَّبِيُّ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَحْمًا يُثْقِلُهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ الْخُلُقَةَ مِنَ السَّعَامِ فَكَمْ يَسْتَنْبِرُ النُّفُوسُ خِفَةَ الْهَوْدَجِ حِينَ سَرَعُوا وَكُنْتُ حَارِبَةً حَدِيثَةً السَّيِّئُ فَبَعَثُوا الْحَبْلَ وَسَارُوا فَأَوْجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَبْلُ فَبُذِلْتُ مَنَازِلَهُمْ وَكُنْتُ بِهَا دَائِمٌ وَلَا حَبِيْبٌ كَأَمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَنَزَجُوهَا إِلَى قُبَيْلِنَا مَا جَالِسَةً فِي مَنَزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَجِئْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُحَطَّلِ السَّائِي شَحَدًا لِي كَوْنِي مِنْ دَرَاةِ الْحَبْلِ فَأَذَلَّهَا فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَذَايَ سَوَادُ إِنْسَانٍ ثَائِمٍ فَأَتَانِي فَكَلَّمَنِي حِينَ سَرَانِي وَكَانَ يَرَانِي كَبَلُ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِرَأْسِي جَاعِدَةً حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَزَتْ وَحَبَنِي بِحَبْلِي فِي وَامَتِي مَا كَلَمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً عَنَدَ سَيِّدِ جَاعِدَةٍ حَتَّى أَمَّاخَ رَأْسِي فَطَلَعْتُ عَنِي قَبْلُهَا فَزَكَيْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُوْدِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْتُ الْحَبْلَ جَدًّا مَا نَزَلُوا مُوْعِدِي فِي نَحْوِ الظُّهْرِ فَمَهَلْتُ مِنْ هَذِهِ وَكَانَ السَّيِّئُ تَوَلَّى أَرِي وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَكْوَلٍ فَقَدْ مَنَّا الْمَكْبِيَّةَ فَأَسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ سَهْمًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ الْأَحْبَابِ إِلَيْهِ لَدَى أَشْهُرِ كَثِيْنِي مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُدْرِكُنِي فِي وَجْهِ رَأْيِي لَدَى أَعْرَفٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَطَفَ إِلَيَّ كُنْتُ أَسْرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَبَحِي أَحْمًا يَدُ خُلْدٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ



وحی نازل نہیں ہوئی تھی، آپ نے انھیں اپنی بیوی کو دعا کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لیے بلایا تھا، آپ نے بیان کیا کہ اسام بن زید رضی اللہ عنہ نے ترجمہ کو کسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انھیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود عائشہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بر بھی جانتے تھے کہ ان حضرات کون سے کتنا تعلق غلط ہے، آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کی اہلیہ کے بارے میں ضرور بھلائی کے سوا اور ہر کسی چیز کا علم نہیں البتہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی ہے اور میں اور بھی بہت ہیں ان کی باندی بربرہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ اس معاملہ میں دریافت فرمائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ آنحضرتؐ نے بربرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور دریافت فرمایا، بربرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے شیعہ گزرا ہو؟ انھوں نے عرض کی نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو چھپانے کے قابل ہو، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، انا گونڈھتے میں بھی سوجاتی ہیں اور لسنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ ڈال پیچ جاتا ہے اور ان کا گنڈھا ہوا آٹا کھا جاتا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی، بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا، اے معشر مسلمین! ایک ایسے شخص کے بارے میں میں کوئی میری مدد کرے گا، جس کی اذیت برسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے، اللہ گواہ ہے کہ اپنی اہلیہ میں خیر کے سوا اور میں کچھ نہیں جانتا، اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے میں بھی خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آتے ہیں، اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کر دوں گا۔ اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج میں کا کوئی آدمی ہے تو آپ میں حکم دیں تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے آپ موصالح تھے، لیکن آج آپ پر (قوی) حمیت غالب آگئی تھی (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق آپ ہی کے قید سے تعلق رکھتا تھا) آپ نے خط لکھ کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کہا ہے، تم اسے قتل نہیں کر سکتے تم میں اس کے قتل کی طاقت بھی نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

مَبِيتًا مِّمَّهَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَاِمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَسَاسًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّدَى يَعْزِمُ مِنْ بَعَاءٍ قَا أَهْلِهِ دِيَالَتِي يَعْزِمُ لَمْهُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَبِيرًا وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَيْمَانٍ طَالِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَاللَّيْسَاءُ سِوَا هَاكَ كَثِيرٌ وَإِنْ سَأَلَ الْخَبَارِيَّةَ تَهَنَّدْتُ فَقَالَتْ مَدَامَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ فَقَالَ أَيْ بَرِيدَةٍ هَلْ سَأَلْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيدُكَ قَالَتْ بَرِيدَةُ لَدَا الَّذِي يَجْعَلُكَ بِالْحَيَّةِ إِنَّ سَأَلْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغِيضُكَ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَتَقَا خَبَارِيَّةَ حَدِيثُ السَّيِّئِ تَنَامُ عَنْ عَجَبِينَ أَهْلِيهَا فَنَاقِي الدَّاجِنِ فَنَاقِلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَّ سَائِدُ مَبِيتًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ تَعَبِدُ رِي فِي مَنِ رَجُلٍ فَذَلِكَ يَكْفِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلٍ سَبِيئٍ فَوَا اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا الْخَبِيرًا وَلَقَدْ ذَكَرْتُ أَرْحَدًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا الْخَبِيرًا وَمَا كَانَ يَدُخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ تَقَامُ سَعْدُ بْنُ مَخَاضٍ الْفَضَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْدُو لَكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَذَى هُوَ يَنْتُ عُنُقُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا فَنَعْلَنَ أَمْرًا قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا مَالِيًا وَلَكِنْ احْتَمَلَتْهُ الْحَيَّةُ فَقَالَ لِبَعْدِ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُفَظِرٍ وَهُوَ ابْنُ عِمٍّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

كَذَبْتَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ لَتَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ فَجَادِلْ  
عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَنَّا وَرَأَى الْيَمَانُ الْوَسْوَ وَالْخَزْرَجُ  
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَكَلَّمَ يَزِيدُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ  
حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَكَلَّمْتُ كَيْوُومِي  
ذَلِكَ لَدَيْ قَائِلِي دَمْعٌ وَلَدَا أَكْتَحِلُ بِنُومٍ  
قَالَتْ فَأَصْبَحَ أَبُو أَيْ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ  
لَيْلَتَيْنِ وَنَوْمًا أَكْتَحِلُ بِنُومٍ وَبَيْنَ قَائِلِي  
دَمْعٌ يُخَطِّئَانِ أَنَّ الْبُكَاءَ قَائِلِي كَبِيدِي قَالَتْ  
فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ  
عَلَى أَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا  
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُنَّ عَلَى ذَلِكَ  
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ  
قَبْلَ مَا بَيْنَلِ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثْتُ شَهْرًا لَا  
يُؤْخِرُ إِلَيْهِ فِي شَأْنِي قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ جَلَسْنَ ثُمَّ  
قَالَ أَمَا جَعَلْتُ بَا عَاشِرَةً فَإِنَّهُ قَدْ نَكَحْنِي عَنْكَ  
كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتُ بِرَبِّيَّةٍ فَسَيَبِرُ إِلَيْكَ اللَّهُ وَإِنْ  
كُنْتُ أَلْمَسْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُؤْبَى  
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ  
إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَطَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَالَتُهُ فَلَمَّ دَمْعِي حَتَّى  
مَا أَحْسَسَ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِي أَيْ رَبِّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَ وَأَمَّا مَا  
أَذْرَيْ مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ لِي أَيْ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَذْرَيْ مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چمپے بھائی تھے آپ نے سعد بن عبادہ رضی  
اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے تو منافق  
ہو کہ منافقوں کی طرف داری میں اڑتے ہو۔ اتنے میں دونوں قبیلے اوس بن خدیج  
اللہ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس میں ہی قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب  
لوگ چپ ہو گئے اور ان حضرات بھی خاموش ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس دن بھی  
میں برابر دینی دسی داسو تھمتا تھا اور نہ نیندا آتی تھی۔ بیان کیا کہ جب ارد گردی  
میں بوٹی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے۔ دو راتیں اور ایک دن مجھے  
مستل روئے ہوئے گذر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیندا آئی تھی اور نہ آنسو  
تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے سیرا دل نہ چھوڑ جائے۔  
بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرف میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روتے جا  
رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے  
انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کے روتے  
لگیں، ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور  
بیٹھ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت  
سے اب تک ان حضرات میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک مہینہ تک اس حال  
میں انفرادی اور آپ پر اس سلسلہ میں کوئی دجی نازل نہیں ہوئی۔ بیان کیا کہ کچھ  
کے بعد ان حضرات نے تشہد پڑھا اور فرمایا، اے اللہ! اے عائشہ! تمہارے بارے  
میں مجھے اس طرح کی اطلاعات پہنچی ہیں، پس اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری  
براہت خود کرے گا، لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے  
دعا و مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار  
کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔  
بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو  
گئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو، میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا  
کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے  
فرمایا، اللہ گواہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
سلسلے میں کیا کہنا ہے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ ان حضرات کی باتوں کا میری  
طرف سے جواب دیجئے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ گواہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ  
میں آپ سے کیا عرض کروں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی

میں اس وقت نور ملتی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی پڑھا تھا میں نے کہا کہ خدا گواہ ہے، میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں تو آپ حضرات میری بات کا یقین نہیں کریں گے لیکن اگر میں تہمت کا اعتراف کر لوں جانا کہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے، اللہ گواہ ہے کہ میرے پاس آپ لوگوں کے لیے کوئی مثال نہیں ہے، سو ایوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام کے اس ارشاد کے کہ آپ نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر استغریٰ مدد کرے" بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی کہا کہ مجھے ہر حال یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براہت ضرور کرے گا لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی ندادت کی جائے گی (یعنی قرآن مجید میں) میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی مستودہ قرآن مجید کی آیت انا نازل فرمائیں۔ البتہ مجھے اس کی توقع مزدور تھی کہ حضور اکرم میرے متعلق کوئی غائب دیکھیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری براہت کر دے۔ بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے، گھروالوں میں سے بھی کوئی باہر نہ نکلتا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ پر طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے پسینے ہو گئے اور پسینہ مورتی کی طرح جسم اطہر سے ڈھلنے لگا، حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی بیان کیا کہ پھر جب آنحضور کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا یہ تھا کہ عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری والدہ نے فرمایا کہ آنحضور کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ گواہ ہے میں ہرگز آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد نہیں کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو ایت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے مکمل دس آیتیں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری براہت میں نازل کر دیں تو اب ہر صدیق رضی اللہ عنہ

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا حَارِيَّةٌ حَدِيثُ النَّبِيِّ  
رَأَيْتُكُمْ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي دَانِيَةٌ لَقَدْ عَلِمْتُ  
لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقْفَرْتُ فِي أَنْفُسِي  
وَصَدَّقْتُهُمْ بِهِ فَلَيْتَ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهِ  
تَعْلَمُ إِنِّي بَرِيَّةٌ لَرَأَيْتُكُمْ قَوْلِي بِذَلِكَ وَلَيْتَ  
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ مَعَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ  
لَتَصَدَّقْتُمْ حَتَّى دَانِيَتْكُمْ مَا أَحْبَبْتُ لَكُمْ مَثَلًا الرَّحْمَنُ ابْنُ  
يُوسُفَ قَالَ فَصَبِرْ جَبِيلٌ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى  
مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَأَضْطَجَعْتُ عَلَى  
فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ إِنِّي بَرِيَّةٌ  
وَأَنَّ اللَّهَ مُبْرِئِي مِثْرَاءِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا  
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مَنَزَلٌ فِي شَأْنِي وَحِينَ  
تَبَيَّنَ لِي أَنِّي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ مِنْ أَنْ  
تَبَيَّنَ لِي أَنِّي بَرِيَّةٌ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو  
أَنْ يَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي السُّدُومِ مَا دَانِيَتْ مِثْرَاءِي فِي اللَّهِ يَهْمًا فَانْتِ  
فَوَاللَّهِ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَخْرَجَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ حَتَّى  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاحِدًا مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْهَانِ  
حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْحَبَانِ مِنَ الْعَرَقِ  
وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ  
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَ عَنِّي وَهُوَ كَيْفَ تَكُنْ فَكَانَتْ  
أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَقَدْ نَبَأَكَ فَقَالَتْ أُمِّي حَذَّيْ إِلَيْكَ قَالَتْ فَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْكَ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأُنْزِلَ إِلَيْكَ إِنَّ الدِّينَ حَامٍ وَابْنُكَ عَصْبَةٌ  
مِنْكَ لَتَحْصِبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ  
إِلَى هَذَا فِي مِثْرَاءِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الرَّضِيَّةُ وَكَانَ



جو مسطح بنا کر رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قربت اور ان کی عیال کی وجہ سے خود اٹھایا کرتے تھے، آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں مسطح پر کبھی ایک ویدیا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہؓ پر کیسی تمہیں لگا دی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت حاصل ہیں، وہ قربت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں، چاہے کھانے کی معاف کرتے رہیں اور دنگور کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔“

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادیں چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو اب بھر وہ تمام اخراجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے، اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب کبھی ان کا خرچ بند نہیں کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے یا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ محفوظ رہے ہیں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی بیان کیا کہ ان کا رواج مطہرات میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بلند و ارفع رہنا چاہتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے انھیں محفوظ رکھا اور انھوں نے کوئی خلاف و اقربات میرے متعلق نہیں کھی، لیکن ان کی بہن حمزہ ان کے لیے بلا در بدر لڑیں اور تمہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا“ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”تلقونہ“ کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے نقل کرتا تھا، تفسیرون ”یعنی تقولون ہے۔“

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سلیمان بن خبری، انھیں حصین نے، انھیں ابو داؤد نے، انھیں مسروق نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تمہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

يُنْفِقُ عَلَىٰ مِسْكِينٍ بَنٍ أَخَا شَهِ لِقَسَّ بِهِ مِنْهُ وَفَقَرًا  
وَاللَّهُ لَكُمُ الْفَقْرُ عَلَىٰ مِسْكِينٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ  
الشَّيْءِ قَالَ عَائِشَةُ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَاسْتَعْنِ  
يَوْمَ كَوْنًا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّهُمْ لِيَصْفَحُوا أَلَا  
تَحِبُّونَ أَنْ تَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ :-

قَالَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ بَنِي وَالدَّيْنِ الْإِصْحَابُ أَنْ  
تَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَخَرَجَ إِلَىٰ مِسْكِينٍ الْفَقْرَةَ الَّتِي  
كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْزَعَهَا  
مِنْهُ أَمَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ سَائِلَ ابْنَةَ جَحْشٍ  
عَنْ أَهْلِ قَوْمٍ قَالَتْ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ مَا أَيْتَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبِي سَمِعْتُ وَبَصَرِي مَا  
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الْيَتِيمُ كَانَتْ تَسْأَلُنِي مِنْ  
أَسْرَاجٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَصَمَهَا اللَّهُ يَا نَوَسْرِعَ وَطَفَقَتْ أَخْتَهَا  
حَمْنَةً تَحَارِبُ رَبَّ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ  
أَهْلِ حَبَابِ الْإِسْلَامِ :-

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ  
فِيمَا أَكْثَرْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرَوْهُ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ  
تَفْقَهُونَ تَقُولُونَ :-

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ  
عَنْ حَصِينٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ أُمِّ  
رُمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ حُرِّمَتْ مَعْنِيًا عَلَيْهَا :-

بِأَنَّ قَوْلَهُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ  
وَتَقُولُونَ يَا هَذِهِ شَأْنُنَا لَيْسَ لَكُم بِهِ  
عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ  
عَظِيمٌ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقْرَأُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ  
بِأَلْسِنَتِكُمْ

بِأَنَّ قَوْلَهُ وَتَقُولُونَ  
قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ  
هَذَا أَهْتَانٌ عَظِيمٌ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ قَبْلِ  
مُؤْتَمِعٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ  
أَخْشَى أَنْ عَلَى فَقِيلَ ابْنُ عَمَرَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ دُجُوبِ  
الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ أَيْدِي نَوَالٍ قَالَتْ  
كَيْفَ خَجَرْتُكَ قَالَتْ بَخِيلٌ أَنْفَيْتُ  
قَالَ فَأَنْتُ بَخِيلٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ شَاءَ ذُحَبٌ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ  
تَبَيَّنَ بَكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عَذْرَاكِ  
مِنَ السَّنَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خَلْفًا  
مَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنْ عَائِشَةَ وَذُفُفُ  
أَخْبَرْتُ كُنْتُ

سَنِيًا  
مَنْشِيًا

۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَعَذَابٌ عَظِيمٌ“ کے مستحق تو اس وقت کہتے  
جب تم اپنی زبانوں سے اسے نفل و نفل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے  
وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کی تھیں کوئی تحقیق نہ تھی اور تم اسے ہلکا  
سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔“

۱۸۶۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، انیس ابن جریر نے خبر دی کہ ابن ابی مہک نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ مذکورہ بالا آیت ”اذ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ“ و حسب  
تم اپنی زبانوں سے اسے نفل و نفل کر رہے تھے (پڑھ رہی تھیں)۔

۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کہو کہ  
مذہب تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں، تو یہ یہ تو سخت  
بہتان ہے۔“

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی سعید ابی حسین نے بیان کیا، ان سے ابن ابی  
مہک نے حدیث بیان کی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے مخوفی در پیٹا  
جبکہ آپ زرع کے کرب وے جینی میں تھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے  
پاس آنے کی اجازت چاہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں  
وہ میری تعریف نہ کریں کسی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد  
بھائی ہیں اور خود بھی صاحبِ وجاہت و عزت ہیں اس لیے آپ کو اجازت  
دے دیں چاہتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں اند بلال ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے  
تقویٰ اختیار کیا ہوگا تو خیر کے ساتھ ہی گزر جائے گی۔ اس پر ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ آپ خیر کے ساتھ ہی ہوں گی، آپ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں، اور آپ کے سوا آنحضرتؐ نے کسی کنواری  
عورت سے نکاح نہیں فرمایا، اور آپ کی برکت (قرآن مجید میں) لوح محفوظ سے  
نازل ہوئی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت  
میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس  
رضی اللہ عنہ آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ میں ایک بھولی  
بھری چیز بتاتی۔“

لے جانے کا عالم تھا اس لیے آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ آپ کی تعریف ایسی حالت میں کی جائے۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ الْمَعْسُومِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمْسَنَا ذَنْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ

نَحْوُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ

نَسِيًا مَنَسِيًا ۝

بَابُ قَوْلِهِ تَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ

تَتَّخِذُوا مِثْلَهُ آبَدًا ۝

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

الْعَشِيِّ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَى حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ

أَنَا ذُنُوبِي لَعَلَّهَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ حَسَّانُ

أَصَابَهُ عَذَابُ عَظِيمٍ قَالَ سَفِيَانُ

تَعْبَى ذَهَابَ

بَصَرِهِ ۝

فَقَالَ ۝

حَصَّانٌ سَأَلَ أَنْ مَا تَزَنُ يَرْيَبِيَّةَ

وَلَتَضْمِيْعُهُ عَنْهُ مِنْ لَحْمٍ الْغَوَا حِلِّ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْتَعِظُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ

وَاللَّهُ عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ ۝

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي

عَدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ سَمْعَةً عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى

عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا فَشَبَّ وَكَانَ ۝

حَصَّانٌ سَأَلَ أَنْ مَا تَزَنُ يَرْيَبِيَّةَ

وَلَتَضْمِيْعُهُ عَنْهُ مِنْ لَحْمٍ الْغَوَا حِلِّ

۱۸۶۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید

نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے

کر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت

چاہی۔ مذکورہ بالا حدیث کی طرح، لیکن اس حدیث میں راوی نے "نسیاً منسیاً"

دھجولی (بیری) کا ذکر نہیں کیا۔

۴۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر

اس قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا۔

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے عیش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی احسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی

میں نے عرض کی کہ آپ انہیں بھی اجازت دیتی ہیں رجال انہوں نے بھی آپ پر

تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کیا

انہیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی ہے سفیان نے کہا کہ آپ کا اشارہ

ان کے نابینا ہوجانے کی طرف تھا۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بیشر

پڑھا۔

۴۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ تم سے صاف صاف

احکام بیان کرتا ہے اور اللہ بڑے علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔

۱۸۶۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی

نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی، انہیں عیش نے، انہیں ابو الضحیٰ نے

اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کے پاس آئے اور بیشر پڑھا۔ عقیفہ اور بڑی عقلمند ہیں، آپ کے متعلق کسی کو شبہ

نہیں گذر سکتا، آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی

ہیں۔ اور اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بعد میں

۱۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۲۔ اس مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے کہ جس میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے، معنی جو عورتیں غافل اور لاپرواہ ہوتی ہیں، ان کی اس عادت

کہ وہ جسے آپ دوسروں کے سامنے ان کی کسی طرح کی برائی نہیں کرتیں، کہ یہ غیبت ہے اور غیبت کرنا، غیبت اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

قَالَ لَسْتُ كَذَّالِكَ قُلْتُ كَيْفَ عَيْنٌ مِثْلَ هَذَا أَسَدٌ خُلَّ  
عَلَيْكَ وَكَذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَاللَّيْلُ قَوْلِي كَيْفَ  
مِنْهُمْ فَكَانَتْ وَآخِرَ قَدَابِ أَشَدَّ مِنَ الْعَلَمِ  
وَقَالَتُ وَفَتَا كَانَ يَزِيدُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

يَا أَيُّهَا قَوْلِي إِنَّ الَّذِينَ يَحْيَوْنَ أَنْ  
تَحْيِيَهُمُ الْفَأَحْيَا فِي الَّذِينَ أَمَنُوا لَهُمْ  
عَدَا أَبِ الْيَمِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ  
تَعَالَى وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ  
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ  
تَحْيِيَهُمْ تَطْهَرُ :

بِأَيُّ قَوْلِي وَلَا يَأْتِيَنَّ أَدْوَالُ الْفَضْلِ  
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يَكُونُوا أَوْلَى الْقَرُوبِ  
وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلْيَعْفُوا أَوْ لِيُضْفَعُوا أَلَا تَحْيَوْنَ أَنْ  
تَعْفِيَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ :

۱۸۶۷- وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا ذُكِرَ  
مَنْ شَأْنِي الْإِسْلَامُ ذُكِرَ مَا عَلِمْتُ بِهِ فَأَمَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ فَتَشَهَّدَ  
خَيْرَ اللَّهِ وَأَشْأَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ  
قَالَ أَمَا بَعْدُ أَسْئِرُ وَأَعْلَى فِي أُمَامِ بْنِ أَهْلِي  
وَأَيُّمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ  
وَأَسْئِرُهُمْ يَكُنْ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ  
سُوءٍ فَظَرُّوْا وَلَا تَدْخُلُوا بَيْتِي فَظَرُّوا وَأَنَا حَاجُّو  
وَلَا غَيْبْتُ فِي سَفَرِي الْغَائِبِ مَعِيَ فَعَامَ سَعْدُ بْنُ  
مُعَاذٍ فَقَالَ إِشْدَانِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَقْصُرَ بَ  
أَمَّا فَهَمُّهُ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ كِبَائِي الْخَزَنَةِ وَكَانَتْ

نے عرض کی کہ آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیجیے ہیں ؛ اللہ تعالیٰ توبہ کرتے  
بھی نازل کر چکا ہے کہ اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا بڑی سزا ہو  
گی ، پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
طرف سے کفار کی بھوک کا جواب دیا کرتے تھے ۔

۷۸۰- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ” یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین  
کے دوسان بے حیائی کا چرچا رہے ان کے لیے سزائے دردناک  
ہے ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ، اللہ علم رکھتا ہے اور تم  
علم نہیں رکھتے ۔ اور اگر اللہ کا فضل و کرم دہوتا اور یہ بات  
دہوتی کہ اللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے ( تو تم بھی نہ بچتے ) ،  
شیعہ معنی ظہر ۔

۷۸۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ” اور جو لوگ تم میں بزرگی اور  
وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے  
راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں ، چاہیے  
کہ معاف کرتے رہیں اور درگزر کرتے رہیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ  
اللہ تمہارے قصور معاف کرنا رہے ۔ بیشک اللہ بڑا مغفرت  
والا بڑا رحمت والا ہے ۔“

۱۸۶۷- اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے  
کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی دہم و گمان بھی نہیں تھا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت کے بعد میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے  
کے لیے کھڑے ہوئے ۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد و ثناء شان کے مطابق  
کی اور پھر فرمایا ، اما بعد : تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے  
میری اہلیہ پر بہت لگائی ہے اور اللہ گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی  
نہیں دیکھی ہے ، اور تمہیں بھی ایسے شخص کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ گواہ ہے ،  
ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی ۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوتے  
تو میری موجودگی ہی میں داخل ہوتے اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا  
تو وہ بھی نہیں ہوتے اور میرے ساتھ ہی رہتے ہیں ۔ اس کے بعد سعد بن معاذ  
رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی ، یا رسول اللہ ! میں اجازت عطا فرمائیے کہ

أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ سَهْلٍ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ  
كَذَبْتُ أَمَا وَاللَّهِ أَن تَوَّكَائُوا مِنِّي أَدْوَسَ مَا  
أَحْبَبْتُ أَن تَضْرِبَ أَعْيُنًا فَهَمَّ حَتَّى كَادَ أَنْ  
يَكُونَ بَيْنَ أَدْوَسٍ وَالْخُذْرَجِ شَرَفُ الْمَسْجِدِ  
وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمَ خَرَجْتُ  
بِجُفَيَّ حَاجِبِي وَصَوْنِي أُمُّ مِسْطَعٍ فَعُذِرْتُ وَقَالَتْ  
تَعِسَ مِسْطَعٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمُّ تَسْتَبِينَ ابْنِكَ وَ  
سَكَدَتْ ثُمَّ عَثَرَتْ اثْنَانِ فَقَالَتْ تَعِسَ  
مِسْطَعٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسْتَبِينَ ابْنِكَ ثُمَّ عَثَرَتْ  
اِثْنَانِ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَعٌ فَأَنْتَهُرُهَا  
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فَيْكَ فَقُلْتُ فِي  
أَيِّ شَأْنٍ قَالَتْ فَتَقَرَّرْتُ إِلَى الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ  
وَكَيْفَ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَدَرَجْتُ  
إِلَى مَبِيتِي كَانَ الِثْنَانِ خَرَجْتُ لَدَا أَحَدٍ  
مِنْهُ فُكَيْدًا وَلَدًا كَثِيرًا وَدُعَيْتُ فَقُلْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي  
إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَذَهَبْتُ  
إِلَى بَيْتِ أَبِي فَوَجَدْتُ أُمَّ سَهْلٍ وَمَا فِي الشُّغْلِ وَ  
أَبَا بَكْرٍ فَوَقَّ النَّبِيَّتُ بَصَرَهُ فَقَالَتْ أَيْ مَا  
حَاجَّكَ بِكَ يَا جَنِيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا  
الْخُدْرِيَّةَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا  
بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفِضْنِي عَلَيْكَ  
الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ نَعَلْنَا كَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ  
عَيْنٍ وَجُلَّ يَحْيَاهَا صَرَّ آتِرًا لِّحَسَنَاتِهَا وَ  
قِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي  
قُلْتُ وَفَدَا عَلِيٍّ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَذْتُ وَبَكَيْتُ  
فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ قَوْفُ النَّبِيِّتِ يَقْرَأُ

ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں اس کے بعد قلعہ خزرج کے ایک صاحب (سعد بن  
عبادہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی قلعہ  
کی تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ تم بھڑے ہو، اگر وہ لوگ تمہیں نکلنے دے آئے  
تو قلعہ اوس کے ہوتے تم کہیں انھیں قتل کرنا پسند کرتے، ایسا معلوم ہوتا تھا  
کہ مسجد میں اوس و خزرج کے قبائل میں باہم فساد ہو جائے گا مجھے ابھی تک  
تہمت وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا، اسی دن کی رات میں میں تمنا سے حاجت کے لیے نکلی،  
میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں وہ دراستے میں مصطلک تھیں اور ان کی  
زبان سے نکلا کہ مسطح تباہ ہو میں نے کہا آپ اپنے بیٹے کو کوستی ہیں، اس پر  
وہ خاموش رہ گئیں۔ پھر دوبارہ وہ مصطلک اور ان کی زبان سے وہی الفاظ  
نکلے کہ مسطح تباہ ہو میں نے پھر کہا کہ اپنے بیٹے کو کوستی ہو، پھر وہ تیسری بار  
مصطلک ترمیں نے پھر انھیں ٹوکا، انھوں نے بتایا کہ خدا گواہ ہے میں تو آپ  
بہا کی وجہ سے اسے کوستی ہوں، میں نے کہا کہ میرے کس معاملہ میں انھیں آپ  
کو کوس رہی ہیں؟ بیان کیا کہ انھوں نے سارا راز کھولا، میں نے پوچھا کیا واقعی  
یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، خدا گواہ ہے۔ پھر میں اپنے گھر آ  
گئی، لیکن ان واقعات کو سن کر غم اور ہشت کا یہ عالم تھا کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ  
کس چیز کے لیے باہر گئی تھی، اور کہاں سے آتی ہوں ذرہ برابر مجھے اس کا  
احساس نہیں تھا، اس کے بعد مجھے بخار چڑھ گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہا کہ مجھے میرے والد کے گھر پہنچا دیجئے۔ آنحضرت نے میرے ساتھ ایک  
بچہ کو کر دیا۔ میں گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا  
نیچے کے حصہ میں ہیں اور (والدہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں،  
والدہ نے پوچھا بیٹی، اس وقت کیسے آگئیں۔ میں نے وجہ بتائی اور واقعہ کی  
تفصیلات سنائیں ان باتوں سے جتنا میں متاثر ہو گئی تھی، ایسا محسوس ہوا کہ  
وہ اتنا متاثر نہیں ہیں، انھوں نے فرمایا، بیٹی اتنا ہلکا کیوں ہوتی ہو، کم ہی  
اسی کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت  
رکھتا ہو اور اس کی سکنیں بھی بول اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سوغیب  
ذائقہ اس تہمت سے وہ اس درجہ بالکل بھی متاثر نہیں معلوم ہوتی تھیں جتنا میں  
متاثر تھی۔ میں نے پوچھا، والد کے علم میں بھی یہ باتیں آگئی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ  
ہاں، میں نے پوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ انھوں نے بتایا کہ آنحضرت  
کے علم میں بھی سب کچھ ہے۔ میں یہ سن کر رونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی میری

فَنَزَلَ فَقَالَ لِيَّ مَعْ مَا سَأَلْتُمَا قَالَتْ لَكُمَا الشَّيْءُ  
ذِكْرٌ مِنْ شَأْنِنَا فَقَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَتْ أَصَمْتُ  
عَلَيْكِ أَيْ بُدِيَتْهُ الرِّثَاءُ جَعَلَتْ إِلَى بَيْنِكَ فَرَحْنَتْ  
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنِيَّ فَنَسَّأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ  
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّمَا كَانَتْ تَزْفِدُ  
حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاهُ فَنَأْكُلُ خَمِيرَهَا أَوْ  
عَجِينَتَهَا دَانُهَا هَانُهَا جَعَلُهَا مُتَحَاجِدَةً فَقَالَ  
أَمْرٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى أَتَقَطُّوا الْهَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّابِرُ  
عَلَى حَبْلِ الدَّهَبِ الْحَمِيرُ وَبَكَّمَ الرَّمْلُ إِلَى  
ذَلِكَ الرَّجُلِ الشَّيْءُ قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَكْتُفَى أَشْيَ قَطُّ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحُ أَبَوَايَ عَيْنَايَ فَكَلِمَتَا لَا  
حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَحَدَّثَهُ صَنِيعَهُ ثُمَّ دَخَلَ وَحَدَّثَ  
إِكْتَفَانِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَحَمِدًا  
وَأَشْغَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ  
إِنْ كُنْتُ قَادَرْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ قَتَوْنِي إِلَى اللَّهِ  
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَحَدَّثَ  
جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَعِيَ حَبَالَةٌ  
بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تُسْتَعِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ  
أَنْ تَدَّ كَرَّخِيئًا فَوَعِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ  
قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ  
أَجِبْ بِهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قُلْنَا لَكُمُ عِيَّاهُ  
نَشْهَدُتُ فَحَمِدْتَ اللَّهَ وَآثَنَيْتُ عَلَيْهِ

اودا سن لی، وہ گھر کے بالائی حصوں میں کچھ پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور  
والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا پڑھ گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہ تمام باتیں اسے بھی معلوم  
ہو گئی ہیں، جو اس کے متعلق کہی جا رہی ہیں، ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا  
مجھے! انھیں قسم دیتا ہوں، اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس چلی آئی،  
رجب میں اپنے والدین کے گھر آگئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ ربیرہ رضی اللہ عنہا اسے میرے  
متعلق پوچھا تھا، انھوں نے کہا تھا کہ نہیں، خدا گواہ ہے، میں ان کے اندر  
کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہو جایا کرتا تھا کہ عمری کی غفلت کی وجہ سے  
کہ رات گونہ ہتھ پڑے، سو جایا کرتیں اور بکری اگر ان کا گندھا ہو اٹا کھا جاتی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضرت  
کویات صحیح صحیح کیوں نہیں بنا دیتی، پھر انھوں نے کھول کر صاف لفظوں  
میں ان سے واقف کی تصدیق چاہی، اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ! میں تو  
عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سادہ کپڑے سونے کو غنا  
ہے، اس نہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ یہ تہمت  
لگائی گئی تھی (یعنی صفوان رضی اللہ عنہ) تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ! اللہ  
گواہ ہے کہ میں نے آج تک کسی (غیر عورت) کا کپڑا انہیں کھولا۔ عائشہ رضی اللہ  
نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی بیان کیا کہ صبح کے  
وقت میرے والدین میرے پاس آگئے اور میرے ہی پاس رہنے آئے اور میری  
نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ میرے  
والدین مجھے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے، آنحضرت نے اللہ کی حمد  
شناکی اور فرمایا، اما بعد۔ اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور  
اپنے لوہ پر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا  
ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آگئی تھیں اور  
دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے عرض کی، آپ ان خاتون کا خیال نہیں  
فرمائیے کہیں یہ راہی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سیجھی، کوئی بات باہر کہہ دیں۔  
پھر آنحضرت نے نصیحت فرمائی، اس کے بعد میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی  
اور کہا کہ آپ آنحضرت کو جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں، پھر میں والدہ  
کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی کہ آپ جواب دیجئے، انھوں نے بھی یہی  
کہا کہ میں کیا کہوں جب کسی نے میری طرف سے کچھ نہیں کہا تو میں نے شہادت کے

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَكُنْ  
 قُلْتُ لَكُمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ مُعَزِّدُ حَلِّ  
 نِيَّتِي إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَ كُفْرٍ  
 لَعَنَهُ تَكَلَّمْتُمْ بِهِمْ وَأَسْرَكْتَهُ فُلُوْكُمْ وَإِنْ  
 قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَبْلُغُهُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ  
 لَسَقُوْكُمْ كَذِبًا بَاءَتْ بِهِمْ عَلَى نَفْسِي وَإِنِّي وَاللَّهِ  
 مَا أَحْبَبْتُ فِي ذَلِكُمْ مِثْلًا وَاللَّهِ اسْمُ  
 يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُسُفَ حَبِيبٍ  
 قَالَ فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا  
 تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ سَاعِدَيْهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَكْبَرُ  
 قَبِيْلَ السُّرُومِ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ بَيْنَهُمْ حَبِيْبُهُ  
 وَيَقُولُ الْبَشِيرُ يَا عَاشِيَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ  
 بِرَأْسِكَ فَالْتِ فَالْتِ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا  
 فَقَالَ لِي أَنْدَأِي قُوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا  
 أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ كَمَا  
 وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي فَقَدْ  
 سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْزَلْتُمُوهُ وَلَا غَيْرَتُمُوهُ  
 وَكَانَتْ عَاشِيَةُ يَقُولُ أَمَا نَنْتَبِ أَيْنَهُ  
 نَحْنُ فَقَضَعَهَا اللَّهُ بِرَأْسِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا  
 خَيْرًا وَأَمَا أَخْتَهَا حَمْنَةُ فَهَكَكَتْ فِينِ  
 هَذِكْ وَكَانَ الشَّيْءُ يَنْتَكِلُ فِيهِ مِنْهُمْ  
 وَحَسَنٌ مِنْ ثَابِتٍ وَالْمُتَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ أَبِي وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَتْلُوْهُ شَيْئُهُ  
 وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَةَ  
 مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَخَلَفَ  
 أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ مِنْ طَخِيْبَا فَعَزَّ  
 أَمْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
 يَأْتِي مَثَلُ أَوْلِيَ الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى الْخَيْرِ

عبداللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا کی اور کہا: اے اللہ گواہ ہے، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔ اور اللہ عزوجل گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعوے میں سچی ہوں گی، تو آپ لوگوں کے خیال کو بدلنے میں میری یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچانے کی کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دل میں رچ بس گئی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جبرم کا اقرار خود کر لیا ہے، خدا گواہ ہے کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی سی ہے، کہ انھوں نے فرمایا تھا "میں صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" یا میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آجائے لیکن نہیں یاد آیا۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، اور ہم سب خاموش ہو گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت و خوشی آنحضرت کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہے آنحضرت نے (سیدہ سے) اپنی بیٹنی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عائشہ! تجھیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمھاری برادرت نازل کر دی ہے۔ بیان کیا کہ اس وقت مجھے بڑا طیش آ رہا تھا۔ میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آنحضرت کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی نہ آنحضرت کا شکر یہ ادا کروں گی اور نہ آپ لوگوں کا شکر یہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برادرت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ افواہ سنی اور اس کا انکار بھی نہ کر سکے، اس کے ختم کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دیداری اور تقویٰ کی وجہ سے اس جہمت میں پڑنے سے محفوظ رکھا انھوں نے خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی البتہ ان کی بہن حمزہ رضی اللہ عنہا ہلاک ہوئے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں، (یعنی انھوں نے بھی افواہ پھیلانے میں حصہ لیا) اس افواہ کو پھیلانے میں مسطح اور حسان (رضی اللہ عنہما) اور منافق عبداللہ بن ابی بنہ حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق ہی نے اس افواہ کو پھیلانے کی کوشش کی تھی اور وہی ہر روز نئی نئی باتیں پیدا کرتا تھا۔ اسی شخص نے سب سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا تھا اور حمزہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی تھیں، بیان کیا کہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کو کوئی مائدہ آئندہ کبھی نہیں پہنچائیں گے اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت دے میں" الخ اس سے مراد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں وہ قرابت و اول اور مسکینوں کو اس سے مراد مسطح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (دینے سے قسم رکھا، چھین) اللہ تعالیٰ کے ارشاد و کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور و معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کئی خدا کی قسم اے ہمارے رب! ہم تو اسی کے خواہشمند ہیں کہ آپ ہماری مغفرت فرمادیں پھر یہ سب کچھ کی طرح مسطح رضی اللہ عنہ کو اخراجات دینے لگے۔

۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کریں اور احمد بن شہیب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ مہاجرین اولین کی عورتوں پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے آیت "اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کریں" نازل کی تو انھوں نے اپنے تہذول کو چھڑ کر ان کے دو پٹے بنائے۔

۱۸۶۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن مسلم نے ان سے صفیہ بنت شہب نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور اپنے دو پٹے اپنے سینوں پر ڈالے را کریں" تو انصار کی عورتوں نے اپنے تہذول کے کنارے بھاڑ کر ان سے اپنے سینوں کو چھڑایا۔

### سورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ عباد منثور اس سے مراد وہ چیز ہے جو ہوا کے ساتھ غبار کی صورت میں بہتا رہتا ہے۔ "ما نزل" سے طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وہ قدر مراد ہے۔ "ساکن" یعنی دائمًا علیہ ولبلا" سے مراد طلوع شمس ہے۔ "خلفہ" کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص رات گزارا یا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور دن کو اسے بچا لایا۔ یا دن کا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور رات

الْأَيَّةُ يَعْنِي أَمَّا حِكْمُهَا فَالْمُسْلِمُونَ أَنْ يَتَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ وَالْمُسْلِمُونَ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَكَلَا خَبِيرُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَبِّ إِنَّا نَحْبُوبُ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَدَا لَهُ بِمَا كَانَ كَصَنَعِهِ

بِأَيِّ قَوْلِهِ وَلَيْصُرَ بَنُ بَجْمُورٍ عَلَى جَبُورِيهِمْ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ سَيْمَاءٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ يَرَوْهُمْ اللَّهُ نِسَاءً الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْصُرَ بَنُ بَجْمُورٍ عَلَى جَبُورِيهِمْ سَقَقْنِ مَرْدُوهُنَّ مَا خَفَرْنَ بِهِ

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ وَلَيْصُرَ بَنُ بَجْمُورٍ عَلَى جَبُورِيهِمْ أَخَذْنَ أَمْرَهُنَّ فَتَقَفْنَ مِنْ قَبْلِ الْخَوَاشِئِ مَا خَفَرْنَ بِهِ

### الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيَاةً مَنُثَوْرًا مَا شَفَعِي بِهِ السَّيِّئِينَ مَدَّ الْغُلَّ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ طُلُوعُ الشَّمْسِ خَلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَوْ كَثُورُ الْخَوَاشِئِ أَوْ فَاتَهُ بِالْخَوَاشِئِ أَوْ كَثُورُ الْخَوَاشِئِ وَقَالَ الْحَسَنُ

لے عرب جاہلیت میں دو پٹے کو سینے پر ڈالنے کا رواج نہیں تھا اور جو وہ قرآن کی طرح عرب جاہلیت میں بھی عورتیں لباس طہر پہنتی تھیں ان کے پشت کا حصہ ترکہ ڈھکا رہتا، لیکن سینہ کا حصہ عریان رکھتی تھیں اور دو پٹے کی قسم کی اگر کوئی چیز ہوتی تو اسے سینہ پر رکھنے کے بجائے لمباٹی میں یونہی ڈال دیتیں۔



بجایا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”حب لنا من اذواجنا“  
(والی آیت میں ”قرۃ عین“) سے مراد اللہ کی اطاعت ہے اور اس  
سے بڑھ کر مومن کی آنکھ کی تازگی کا اور کیا سامان ہو سکتا ہے کہ وہ  
اپنے حبیب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ ابن عباس رضی اللہ  
عہما عنہ نے فرمایا کہ ”تبرأ“ بمعنی ویلا ہے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ  
لفظ ”سعیہ“ مذکر ہے، ”تسعر“ اور ”اضطرام“ کا مفہوم ہے آگ  
کاتیزی کے ساتھ جفا، ”تلی علی“ ای تقرأ علیہ اہلیت اور املت  
سے ماخوذ ہے۔ ”الراس“ بمعنی معدن ہے، جمع رساس آتی ہے۔  
”مالعبا“ بولتے ہیں ”ماعتات بہ شینا“ جب کسی چیز کی کوئی  
حقیقت نظر میں نہ ہو، کسی شہادۂ قطار میں نہ ہو۔ ”غلاما“ ای بھلا گنا۔  
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ”وعتوا“ بمعنی طغوا ہے ابن عیینہ  
نے فرمایا کہ ”عاقبتہ“ سے مراد وہ ہوا ہے جو ہر پروردگار فرشتوں  
نے چلائی ہو۔

۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں  
کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہ لوگ جگہ کے لحاظ  
سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں“

۱۸۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد  
بغزادی نے حدیث بیان کی، ان سے شبیان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ  
نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک صاحب نے  
پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح  
ٹھارایا جائے گا؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا! اللہ جس نے تمہیں اس دنیا میں دو  
پاؤں پھیلایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے  
ذریعہ چلائے۔ قتادہ نے فرمایا، یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم،  
یونہی ہوگا۔

۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور  
کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ  
قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر اور نذرنا کرتے  
ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سزا ہے سابعہ پڑے گا“  
اٹا، بمعنی عقوبت و سزا ہے۔

هَبْ لَنَا مِنْ اَنْسٍ وَاَجْنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ  
وَمَا شَيْءٌ اَقْدَرُ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ اَنْ  
تَبْدِي حَبِيْبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ تَبْدِي تَبْدِيَةً وَتَبْدِيَةً وَقَالَ غَيْرُهُ  
السَّعِيْدُ مَذْكُوْرٌ وَالتَّسْعِرُ وَالْاضْطِرَامُّ  
التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلِي عَلَيْهِ تَقْرَأُ  
عَلَيْهِ مِنْ اَمْلَيْتُ وَاَمْلَيْتُ الدَّرْسُ  
الْمُعَدُّنُ جَمْعُهُ رِسَالٌ مَا يَعْجَبُ  
يُقَالُ مَا عَبَاتُ بِهِ شَيْئًا لَمْ  
يُعِشْهُ مِنْ عَزَا مَا هَلَكَ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَاعْتَوَا طَغَوْا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَاتِيَةً عَاتِيَةً عَنَّتْ  
عَنِ الْخُرَّانِ

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِي يُخَشِّرُونَ عَلٰى  
وَجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُوْدُلِكَ شَرٌّ  
مَّا كُنَّا وَ اَصْلُ سَبِيْلِهِ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبِيْبَانُ  
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنْ  
رَحْبَةً قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ يُخَشِّرُ الْكَافِرُ  
عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ اَلَيْسَ  
الَّذِي اُمْشَاةٌ عَلَى الْجَلْبَيْنِ فِي النَّبَاِ قَادِرًا عَلٰى  
اَنْ يُخَشِّرَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ  
بَلٰى وَعِيْزَةُ رَبِّنَا

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ  
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا يَتَّبِعُوْنَ النَّفْسَ  
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَحْشَ وَالاْمْرَ  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَمًا  
الْعُقُوْبَةُ

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعْيَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُصَوِّدٌ وَسُكَيْمٌ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ  
عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي  
وَاصِلٌ عَنْ أَبِي ذَاتِ الْجَلَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَأَلْتُ أَوْسَمَ بْنَ سُلَيْمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الذَّنْبُ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ  
قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ مِثْلًا دََّ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ  
ثُمَّ أَمَّا قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ  
مِثْلَهُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَمَّا  
قَالَ أَنْ تُدْفِنَ بِجِلْدِكَ جَارِدَكَ قَالَ وَ  
نَزَلَتْ هَذِهِ الذِّكْرُ فَهَذَا يَقُولُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ رَحِمَهُ عُونَ  
مَعَ اللَّهِ إِلَهِهَا أَخَذُوا ذَلِكَ يَتَّبِعُونَ النَّفْسَ السَّيِّئَةَ  
حَرَّمَ اللَّهُ إِلََّا بِالْحَدِّ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جَرِيْمٍ أَخْبَرَهُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي النُّسَيْبِيُّ بِرِثَّةٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ  
ابْنَ جُبَيْرٍ هَلْ بَيْنَ قَتْلِ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ  
كُفْرَةٍ قَتْلًا عَنْهُ وَلَا كَيْفَتُ كُفْرَتِهِ  
النَّفْسُ السَّيِّئَةُ حَرَّمَ اللَّهُ إِلََّا بِالْحَدِّ فَقَالَ سَعِيدُ  
قَدْ أَتَاهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَدْ أَتَاهَا عَلَى فَقَالَ  
هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةُ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي  
فِي سُورَةِ التَّائِيَةِ

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَنْهُ سَأَلَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُعَيْنِيِّ بْنِ  
النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ  
أَهْلُ السُّكُوْفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَوَحَّكَتْ  
فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا قَالَ نَزَلَتْ فِي أَخِي

۱۸۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے سعیان ثوری نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور سلمان نے بیان کی  
ان سے ابو ذائل نے ان سے ابو مسرور نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ نے، (سعیان ثوری نے کہا کہ) اور مجھ سے واصل نے حدیث بیان کی  
ان سے ابو ذائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا یہ فرمایا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ گناہ  
گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟) حضرت نے ارشاد فرمایا، یہ کہ تم  
اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا  
اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد  
کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا  
اس کے بعد کونسا؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنی بڑی کسی بیوی سے زنا کرو۔  
بیان کیا کہ یہ آیت حضور اکرم کے ارشاد کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی کہ  
اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان  
کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر اہل حق پر۔

۱۸۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف  
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے تاسم بن ابی بزرہ نے خبر دی  
انھوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قتل کرے  
دے تو اس کی اس گناہ سے توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ و انھوں نے فرمایا کہ نہیں  
ابن بزرہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر یہ آیت پڑھی کہ اور جس کی جان کو اللہ  
نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر اہل حق کے ساتھ، سعید بن  
جبیر نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی  
تھی، تو انھوں نے فرمایا تھا کہ مکی آیت ہے اور مدنی آیت جو اس سلسلہ  
میں سورہ نسا میں ہے اسی سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

۱۸۷۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غزالی نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے  
سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کاموں کے قتل کے مسئلے میں اختلاف ہوا،  
وہ اس کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں، تو میں سفر کر کے ابن عباس رضی  
اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ سورہ نسا کی آیت جس میں یہ ذکر ہے

سلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک جمہور امت کے خلاف ہے ممکن ہے کہ آپ نے سدایاب ذریعہ کے طور پر یہ حکم بیان کیا ہو۔

کہ جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے اور کسی دوسری چیز سے منسوب نہیں ہوتی ہے۔ ۱۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”خبراء جہنم“ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں قتل کیا ہو۔

۱۸۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہا رہے گا۔“

۱۸۴۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ان سے عبد الرحمن بن ابی ریحی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت ”اور جو کوئی کسی مومن کو قتل کرے اس کی جزا جہنم ہے اور سورہ الفرقان کی آیت ”اور جس انسان کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر اُن حق پر“ اِدَّعَىٰ نَذَابٌ وَآمَنَ“ تک۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ یہ تو ہم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنہیں اللہ نے محفوظ قرار دیا تھا، اور خواہش کا بھی اڑکھاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”مگر اُن جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے“ سے اور بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔ تک۔

۱۸۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مگر اُن جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے“ سو ایسے لوگوں کو اللہ ان کی بدیوں کی حساب نیکیاں عافیت کرے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا۔

۱۸۴۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے عبد الرحمن نے بتایا کہ میں نے قتل کیا ہو اور پھر اسلام لائے ہوں تو ان کا حکم کیا آیت میں بتایا گیا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے۔ اس گناہ سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

مَا نَزَلَ وَلَمْ يَشْهَدْهَا  
شَيْءٌ؟

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَخِزَاءُ مَا جَعَلْتُمْ قَالَ لَا تَذَمُّهُ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا مَيَّعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ قَالَ كَأَنْتُمْ هَٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟

بَابُ قَوْلِهِ يَصَافُّ لَهُ الْعَذَابُ نِزْمُ الْفِيمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَهَانًا؟

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفِيفٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي سُمَيْلَةَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَفْعَلْ مَوْمِنًا مُّتَعَدِّدًا فَخِزَاءُ مَا جَعَلَهُمْ وَ قَوْلِهِ وَلَا يَفْعَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّىٰ يَكُونَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَدْنَا يَا اللَّهُ وَقَتْلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَكْتَنَّا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَىٰ قَوْلِهِ غَفُورًا رَّحِيمًا؟

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَكَانَ اللَّهُ مَنَّانًا؟

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَ فِي

بن ابی اریضی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آیتوں کے بارے میں پوچھوں یعنی ”اور جس نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا“ (الحج) میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی ہے (اور دوسری آیت جس کے بارے میں (مجھے اھول نے پوچھے) کا حکم دیا تھا وہ یہ تھی ”اور جو لوگ کسی اور کو اللہ کے ساتھ معبود نہیں پکارتے آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس منقریب۔ (محبلاًنا ان

کے لیے) وہاں بن کر رہے گا۔“

۱۸۷۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اُمّ ش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قیامت کی) پانچ نشانیوں کو رکھ چکی ہیں، دھواں جس کا ذکر آیت یوم تاقی السماء مدحان مبین میں ہے (چاند جس کا ذکر آیت اقتربت الساعة والستق القمر میں ہے) روم جس کا ذکر غلبت الروم میں ہے) بطش جس کا ذکر یوم نبطش البطشۃ اکبریٰ میں ہے (اور وہاں جس کا ذکر ضوف یوں لڑا میں ہے)۔

### سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”تعبتون“ بمعنی تبنون ہے۔ ”ہنسین“ سے مراد وہ چیز ہے کہ چھوڑتے ہی اس کے اجزاء بکھر جائیں، ”مسحور“ بمعنی مسحورین ہے ”لیکے“ اور ”الایکے“ ایکے کی جمع ہے، اور یہ ”شجر“ کی جمع ہے۔ ”یوم الظلۃ“ سے مراد اُن پر عذاب کا سایہ پڑنا ہے۔ ”موزون“ اسی معلوم کا لفظ، اسی الجبل، مجاہد کے تفسیر نے کہا کہ ”لشرفۃ“ میں تشریفہ، چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔ ”فی الساجدین“ اسی المصلین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”لعلکم تحذون“ میں لعلکم ”کانکم کے معنی میں ہے۔ ”الریح“ یعنی زمین کا بالائی حصہ اس کی جمع ریحہ اور ریح ہے اس کا واحد ریحہ ہے۔ ”مصانع“ ہر طرح کی عمارت کو مصلحت کہتے ہیں۔ ”فرحین“ اسی فرحین، فارحین بھی اسی معنی میں ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا فَسَاءَ لَنَّهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالذِّينِ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ:

بَابُ قَوْلِهِمْ ضَوْفٌ يَكُونُ

لِذَا مَا هَكَكَ:

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ خَسِيُّ وَدٍّ مَضْرِبُ الدُّخَانِ وَالْقَمَرِ وَالرُّومِ وَالْبَطْشَةِ وَاللِّزَامُ ضَوْفٌ يَكُونُ

### سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعَبَتُونَ تَبَنُونَ هَضِيمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مَسَّ مَسْحَرِي السُّحُورَيْنِ لَيْكَةُ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمَ الظَّلَّةِ الظَّلَلُ الْأَعْدَابُ أَيَا هُمُ مَوْتٌ وَنَ مَعْلُومٌ كَالظُّلِّ وَالْجَبَلُ الشَّيْءُ ذِمَّةٌ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاحِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَحْذُونَ كَأَنَّكُمْ السَّيِّئُ الدُّفْقُ مِنَ الْأَسْمَانِ وَجَنَّةٌ سَابِغَةٌ دَأْبَانِيَّةٌ وَاحِدَةُ الدَّيْبَةِ مَصَانِعُ كُلُّ بِنَاءٍ فَبِهِمْ مَصْنَعَةٌ فَرَحِينَ

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ”فاحصین“ بمعنی حاذقین ہے ”تَعْمُوا“ سے مراد انتہائی شدید قسم کا فساد ہے، یہ لفظ عاٹ بیعت عیثا کے معنی میں ہے۔ ”الحجۃ“ اسی الحلقہ، جبل بمعنی خلق استعمال ہوتا ہے، اس سے جبلا (بضم جیم) جبلا (بکسر جیم) اور جبلا (بضم جیم و سکون با) نکلا ہے، یہ سب خلق کے معنی میں ہے۔  
۴۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مجھے رسوا نہ کرنا اس دن جب سب اٹھائیں رہائش گے۔“

۱۸۶۸۔ اور برابر ہم بن طہان نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی ذئب نے ان سے سعید بن ابی سعید مقلبی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد راؤ کو قیامت کون دیکھیں گے کہ ان پر سیاہی ہے، غبرہ اور قمرہ ہم معنی ہیں۔  
۱۸۶۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی (عبدالمجید) نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے ان سے سعید مقلبی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد سے (قیامت کے دن) جب ہمیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اس دن رسوا نہیں کریں گے، جب سب اٹھائے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام قرار دے دیا ہے۔

۴۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ اپنے کنبہ کے عزیزوں کو دُلتے رہیں (اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلے) تو آپ اس کے ساتھ مشفقانہ فرمتی سے پیش آئیں۔“

۱۸۸۰۔ ہم سے ابن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن مروہ نے حدیث کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ”اور آپ اپنے کنبہ کو دُرتے رہتے“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”صفا“ پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے اے بنی فہر! اے بنی عدی! اور قریش کے دوسرے خاندان۔ اس آواز پر سب جمع ہو گئے، اگر کوئی کسی وجہ سے نہ آ سکا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا، تاکہ معلوم ہو کہ کیا ہے، ابوبکر قریش کے دوسرے افراد کے ساتھ جمع میں تھا۔ آنحضرتؐ نے انھیں

مُحِبِّينَ فَأَمَّا هَئِذَا مَعَنَا وَكُنَّا لَمْ نَدِهْنِ  
حَاذِقِينَ تَعْمُوا أَشَدَّ الْفَسَادِ  
عَاثٌ يُعَيِّتُ عَيْثًا الْجَبِلَةُ الْخَلْقُ  
جِبِلٌ خَلْقٌ وَمِنْهُ جُبِلٌ وَجِبِلٌ وَ  
جِبِلٌ يَتَعَمَّى الْخَلْقُ :-

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

۱۸۶۸۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ  
ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَ  
۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ  
ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَ  
إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي  
أَلَّا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي  
حَرَمْتُ الْخَبِيثَةَ عَلَى

الْكَافِرِينَ :-  
بَابٌ قَوْلِهِ وَأَمَّا هَئِذَا مَعَنَا وَكُنَّا لَمْ نَدِهْنِ  
حَاذِقِينَ وَخُفِضَ جَنَاحُكَ  
إِلَى حَاذِقِينَ :-

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَازِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ  
وَأَمَّا هَئِذَا مَعَنَا وَكُنَّا لَمْ نَدِهْنِ صَبَعَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّخْفَةِ فَعَلَّ يَمَافِي  
يَا بَنِي فَهْرٍ يَا بَنِي عَدِي لَبَطُونَ قَدْ نَشِيتُ  
أَجْمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا كُنْ يَنْتَظِعُ أَنْ يَخْرُجَ  
أَوْ سَلَّ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَاءُ أَبُو لَهَبٍ وَ

خطاب کر کے فرمایا، تمھارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں رہاڑی کے پیچھے ایک لشکر ہے اور وہ تم پر چھڑ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس اطلاع کی تصدیق کر دے گے؟ سب نے کہا کہ ہاں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے، ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر سنو، میں تمھیں اس شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو بالکل سامنے ہے، اس پر ابولہب بولا، تجھ پر سارے دن شاہی نازل ہو، کیا تم نے یہیں اسکی اٹھا کیا تھا۔ اسی واقعہ پر آیت ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا نہ اس کا مال اس کے کام آیا تو نہ اس کی کمائی ہی“

۱۸۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت ”اور اپنے کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہیے“ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصفا پہاڑی پر کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے معشر قریش، یا اسی طرح کا اور کوئی علم آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ و اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو اللہ کی بارگاہ میں تمھارے لیے کسی درجہ میں بقید نہیں ہوں گا، اے بنی عبد مناف! اللہ کے بارے میں میں تمھارے لیے بالکل کچھ نہیں کر سکتا گا، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا گا، اے صفیہ رسول اللہ کی چھوٹی بیٹی! میں اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکتا گا۔ اے فاطمہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے دل میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو، لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتا گا۔ اس روایت کی متابعت اصبح نے ابن شہاب سے کی۔ انھوں نے یونس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے کی۔

### سورۃ النمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

”الحنا“ یعنی وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو۔ ”لا قبل“ ”ای لا لاقۃ“۔

العرج ”ہر ملو سے بنے ہوئے پختہ فرش کو کہتے ہیں جیل کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع ”عروج“ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”وہا عرش“ ای سریرِ کریم سے ملو کا بگڑی کا بہتر نمونہ اور پیش قیمت ہوتا ہے۔ ”مسلمین“ بمعنی طائعتین ”اروف“

قَرِيشُ فَقَالَ اِمَّا اَنْتُمْ كَوْ اَخْبَرْتُمْكُمُ اَنْ خَلِيْلًا بِالْوَادِي تَرِيدُ اَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ اَكْنَهَكُمْ مُصَدِّقِيْ فَاَلَا تَوَدُّوْا اَنْتُمْ مَا جَدَبْنَا عَلَيْكَ الدَّهْرَ قَالَا فَاِنِّيْ مُنْذِرُ لَكُمْ مِّمَّنْ مَدَى عَذَابٍ مُّشْتَدِّدٍ فَقَالَ اَجُودُ لَهَبٍ تَبَا لَكَ سَائِرُ النُّجُوْمِ اِلَيْهِنَّ اَخْبَعْتُنَا فَذَلَّتْ مَتَيْتُ مَدَا اَجِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ مَا اَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَجُوْدُ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَآمَنَ زُعَيْرٌ ذَلِكَ الْفَرَمِيْنُ قَالَ يَا مَعْشَرَ قَرِيشٍ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا مُشْتَرِدًّا أَنْفُسَكُمْ لَوْ أُغْنَى عَنْكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَوْ أُغْنَى عَنْكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْ أُغْنَى مِنْ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أُغْنَى عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِمَتِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَوْ أُغْنَى عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَحَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

### النمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْحَبْأُ مَا خَيَّرْنَا لَكَ قَبْلَ ذَلِكَ أَتَوَّعُ كُلَّ مَلَاطٍ أَخْبَدَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحِ الْفَضْلِ وَجَمَاعَتُهُ مَحْذُومٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتِلْكَ عَدُوٌّ سَرُورٍ كَرِيمٌ حَسَنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُبْلِينٌ

ای اقرب۔ ”جامدہ“ اسے تائزہ اور معنی ”ای جملی۔ مجاہد سے فرمایا کہ۔ ”نکروا“ معنی غیر واجبہ“ وادعنا العلم بسلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا ”الفرح“ سے مراد بانی کا وہ حوصلہ ہے جس کا اد پر سلیمان علیہ السلام نے بلور کا فرش بچھا دیا تھا۔

### سورۃ القصص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے“ (الادجہہ سے مراد ہے) ”بجز اس کی سلطنت کے“ بعض حضرات نے اس سے مراد وہ اعمال لیے جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کئے گئے ہوں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”الاسماء“ بمعنی الحج ہے۔

۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس کو آپ چاہیں ہر شے پہنچ کر سکتے ہیں اللہ ہر شے دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہر شے ہے“

۱۸۸۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد رسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے، انھوں نے فرمایا چچا! آپ صرف کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ دیجئے، تاکہ اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کروں۔ اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بولے کیا تم عبد المطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ آنحضرتؐ بار بار ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ صرف یہی ایک کلمہ پڑھ لیں (اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے) اگر کیا تم عبد المطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ (انجام کار ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبد المطلب کے مذہب پر ہی قائم ہیں، انھوں نے ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ گواہ ہے۔ میں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا رہوں گا، تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یٰ نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ مینا سنبھلیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں“

طَاعِينَ سَادَةٍ أَفْزَرَبَ جَامِدَةً فَأَيُّمَةً أَوْزَعِي  
إِجْلَتِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُّكَرَّمٌ أَفْزَرَبَ إِذَا وَتَبَّيْنَا  
الْعِلْمَ يَقُولُ يُسَلِّمُ الصَّحْرَ بِرُكَّةٍ مَا يَصْرَبُ  
عَلَيْهَا سَلِّمُ قَوَارِيرَ أَلَسَّهَا آيَا

### الْقَصَصُ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ  
إِنَّ مَلَكَهُ دَقِيقٌ إِلَّا مَا  
أَسْبَغَ بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّ نَبَأَهُ  
الْمُحْجَجُ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ  
أَخْبَتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي  
مَنْ يَشَاءُ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاتُ  
جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدَهُ  
عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعِنْدَ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنُ  
الْمُعْتَلِقِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ  
أَحْبَبَ لَكَ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعِنْدَ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرُدُّ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُهَا لَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى  
قَالَ أَبُو طَالِبٍ أَخْبِرْ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا سَنُغْفِرَنَّ  
لَكَ مَا كُنْتَ أَتَيْتَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَأَنْزَلَ

اور خاص جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، اخصفہ سے کہا گیا کہ  
 ”جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔“ البتہ استہدایت دیتا ہے اسے جس  
 کے لیے اس کی مشیت برتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اولی  
 القوة“ سے مراد یہ ہے کہ قارون کے خزانے کی کھینچوں کو امر و نہی کی ایک  
 جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی یہ مقتوہ ”ای لتنقل“ فارغاً ”یعنی موسیٰ  
 علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر غم و اندیشہ سے خالی تھا“ سوا موسیٰ علیہ السلام کے  
 ذکر کے ”الفرحین“ ای المرحین ”قصیدہ“ ای اتبعی اثرہ ”بہ لفظ واقعہ کو  
 بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے آیت ”مَنْ نَفَسَ عَلَيْكَ  
 مِنْ غَيْرِ جَنْبٍ“ ای عن بعد عن جنباً ”اور عن اجتناب بھی اسی جنب میں  
 ہیں۔ سبطش“ (بکسر طاء) اور ”سبطش“ (بضم طاء) (دونوں طرح پڑھا جاتا ہے)  
 ”یا یقوتون“ ای یثناورون ”العدوان“ اور العداء اور العدی سب ایک  
 معنی میں ہیں ”انس“ ای البصر ”الحذوۃ“ لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے  
 پر آگ برہنیں، اس میں شعلہ نہ ہو اور ”الشہاب“ وہ ہے جس میں شعلہ ہو۔  
 ”الحیات“ بھی ساپ، اثر ہے اور سیاہ ساپ کی جنس سے ہیں ”روا“  
 ای معین، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ میری تہذیب لینے  
 غیر ابن عباس نے کہا کہ ”سنشد“ بمعنی سنغینک ہے جب تم کسی کی  
 مدد کرتے ہو تو گویا اس کے بازو بن جاتے ہو ”آیت میں بھی ”عندہ“ بمعنی بازو  
 کا یہی مفہوم ہے ”مقبوحین“ ای مھلکین ”وصنا“ ای بیانا و اتمنا۔  
 ”یحیی“ ای یحلب ”بطرت“ ای اشرت ”فی امھا رسولاً“ ام الفری  
 مکہ اور اس کا قرب و جوار کا علاقہ ہے ”تکن“ ای تھقی، بوجہ تپس، اکننت  
 الشیء ”ای اخیئتہ اور کنتہ“ استغفیہ اور اظہرہ، دونوں معنی میں آتا ہے یہ  
 اعتداد میں سے ہے ”و یکان اللہ“ مثل الم تران اللہ کے ہے ”ان اللہ یسط  
 الرزق لمن یشاء ویقدر“ یعنی رزق کو جس پر چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے  
 اور جس پر چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس خدا نے آپ پر قرار کیا کہ

فرمان کیا ہے ”آخر آیت تک۔“

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی ان  
 سے سفیان عصفری نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے کہ ”آیت مذکورہ بالا میں“ لراوک الی معاذ سے مراد ہے (کہ جس

اللہ فی افی طایب فقال یرسول اللہ حتی اللہ علیہ  
 وسلم انک لا تھدی من اھبت و لکن اللہ  
 یھدی من یشاء قال ابن عباس اولی القدر لا  
 یرفعھا العصبہ من الرجال یشاء لتنقل  
 فامر غاراً من ذکر موسیٰ الفرحین المرحین  
 قصیدہ اتبعی اثرہ و قد یكون ان یقص  
 الکلام عن لقم علیہ عن جنب عن بعد عن  
 جنباً و احباً و عن اجتناب انھما یطشش و  
 یطشش یا تیسرون یشاء و من العد و ان  
 و العداء و التعدی و احباً انھما  
 حباً و لا قطعاً من الخشب لیس فیھا  
 لھب و الحیات احباً من الخبان و الا فابی  
 و الا ساد و مراداً معیناً قال ابن عباس  
 یصد حنھا و قال عیدہ سنشد سنغینک  
 کلما عذرت شیئاً فقد جعلت لہ  
 عضداً مقبوحین مھلکین و صنا  
 بیئنا و امنا لا یجب یجلب بطرت  
 اشرت فی امھا رسولاً ام الفری  
 مکہ و ما حولھا من تخفی اکننت  
 الشیء اخیئتہ و کنتہ اخیئتہ  
 و اظہرہ و یکان اللہ مثل الم تر  
 ان اللہ یسط الرزق لمن یشاء  
 و یقدر یوسع علیہ و  
 یصتی علیہ

باب قولہ ان الشیء قد من علیہ  
 الفان الذیۃ

۱۸۸۳۔ حدیثاً محمد بن مقاتل نے خبر دیا  
 یحییٰ حدیثاً سفیان عصفری عن  
 عکرمہ عن ابن عباس لراوک الی معاذ



خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے) وہ آپ کو مکہ پھر پہنچا دے گا۔

### سورة العنكبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”وكانوا مستبصرين“ ای مستبصرین ضلّہ غیر مجاہد نے کہا کہ ”المحیران“ اور ”الحمی“ ہر معنی میں۔ علیہم السلام ای علم اللہ ذلک، یہی صورت ”لیمیز اللہ الخبیث من الطیب“ میں ”لیمیز اللہ“ کی ہے۔ اثنالامع اثنالامع ای اوزار امع اور ازم۔

### سورة الم غلبت الروم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”قلایر لہا“ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی شخص کو کوئی چیز دی (دبیر کے طور پر) اور اپنی دی ہوئی چیز سے بہتر اس سے لینے کا خواہشمند ہے تو اسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”یجرون“ یعنی نیچوں ہے ”میدون“ ای یسودن المصاحج ”الودق“ ای المطر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہلکم ما ملکتم ایما نکم۔ اللہ تعالیٰ اور ان مسعودوں کے بارے میں (نازل ہوئی تھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے) ”تخافونہم“ یعنی کیا تمہیں ان غلاموں کا ایسا ہی خوف ہے کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے جیسا کہ تم میں بعض اپنے بعض عزیز کا وارث ہوتا ہے ”لیدعون“ ای۔

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الفحی نے ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرنے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھوئل اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مومن پر اس کا اثر صرف ناکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرائے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی، آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان

### قَالَ إِلَى مَكَّةَ الْعَنْكَبُوتُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَهُ فَلَمَّعَتِ اللَّهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ ذَلِكَ إِشْمَاحِي بِتَوَلَّيَ فَلْيَمِيزُ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزُ اللَّهُ الْخَبِيثَ أَثْنَالَامَعَ أَثْنَالَامَعَ أَثْنَالَامَعَ

### الْمَغْلَبَتِ الرُّومُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ يَرْبُؤُا مَنْ أَعْطَى يَتَّبِعِي أَنْضَلَ ضَلَّ أَحْبَلَهُ فِيمَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُجْبُونَ مُعَمَّوْنَ يَهْدَوْنَ يَسْوَوْنَ الْمُصَاحِجَ الْوَدُقَ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا تَكْعَمًا مَكَتَ أَبَا حَكْمٍ فِي الدَّاهِيَةِ وَفِيهِ تَخَافُوهُمْ أَنْ يَرْتَدُّكُمْ كَمَا يَرْتَدُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا تَصِدَّ عَوْنُ بَعْضٍ قَوْنٌ فَأَصْدَعُ وَقَالَ عَيْنُهُ ضَعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الشَّوْأَى الرَّسَاءُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مَسْمُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصَّخْحِيِّ عَنْ سُرَّوْقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يُحْيَى دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَا خُدَّ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَنْصَابِهِمْ يَا خُدَّ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الرُّكَّامِ فَغَرِغْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مَشْكُوتًا مَغْضَبٌ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ الْعِلْمَ آتٍ يَقُولُ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ

لَنَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ وَإِنَّا فَرَقْنَا أَنْطُوقَ اعْنِ الْإِسْلَامِ فَذَعَا عَلَيْهِمْ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ يَسْبِعُ كَسْبِعُ يُوسُفُ فَأَخَذَهُمْ سَنَهُ حَتَّى حَلَكُوا فِيهِمَا ذَا كُلُّ الْمَدِينَةِ وَالْعِظَامُ وَبَرَى الرَّحُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ السَّحَابِ لَخَاءُ أَبُو سَيْفَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ نَا مُرْنَا بِصَلَاةِ الرَّحِيمِ وَإِنْ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَاسْتَقْبَلَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفِيكُشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا حَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ هِيَ ذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى نَبُطِشُ الْبَطْشَةِ الْكُبْرَى يَوْمَ مَبْدَرٍ وَلِزَا مَا يَوْمَ مَبْدَرٍ السَّحَابُ غَلَبَتْ الرُّومُ إِلَى سَيْغَلِيُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَعْنَى:

**باب قولہ کہ تبدیلی بخَلْقِ**  
اللہ بدين الله خلق الآولين ودين الآولين والفيضة الإسلامية

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْتُوذٍ إِلَّا يُؤَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَمَا بَوَاهُ مِجْهُودًا أَوْ يُنْصَرَّ أَوْ يُعَيَّسَ مِنْهُمْ كَمَا تَنْبَغُ

کرنا چاہئے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ زیادہ جانتے والا ہے اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لینا چاہئے۔ یہ بھی ظہور ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کرے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا: "قل ما اسئلكم عليمن اجرة وما انا من المتكلمين" اور آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور دین میں بناؤں گے (کتاب ہرل) اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لے سکتے اس لیے انھوں نے غسان کے تین مرد عدا کی کہ اسے اللہ ان پر رست علیہ السلام کے زمانہ حبس قحط صحیح کر رہی ہے اور دیکھئے پھر ایسا فخر پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے اور مردار اور ڈھال کھانے لگے کوئی اگر فضا میں دیکھتا تو ماتر کی وجہ سے اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد! آپ میرے مددگار ہیں، لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ ان کی یہ مصیبت مٹے (اُس پر انھوں نے یہ آیت پڑھی "فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ" الی قولہ "عَائِدُونَ" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قحط کا یہ عذاب تو انھوں نے دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قحط ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے، اس کی طرف اشارہ یوم نبطش البطشة الکبریٰ میں ہے یہ بطش کفار پر غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے اور "لِزَا") (فقید سے اشارہ بھی مکرر بدر کی طرف ہے: "الم غلبت الروم" سے "سین عبدون" تک کا واقعہ بھی گزر چکا ہے کہ روپیوں نے اہل فارس پر فتح پائی تھی)

۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اللہ کی بناؤں کوئی فطرت (خلق) اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں" خلق اللہ سے مراد دین اللہ ہے خلق الاولین ای دین الاولین۔ فطرۃ ہی اسلام ہے۔

۱۸۸۵۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیدا ہونے والا دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے دین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنائے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے ان میں ناک کاں کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے۔ اس



پوچھا جا رہا ہے خود وہ سائل سے زیادہ اس کے وقوع کے متعلق نہیں جانتا البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیال بتاتا ہوں، جب عورت ایسے اولاد جنے کی جو اس کے آقا بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں ننگے جسم لوگ لوگوں پر حاکم ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کواں کے دم میں کیا ہے (لڑکایا لڑکی) پھر وہ صاحبِ اٹھ کر چلے گئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں میرے پاس واپس بلاؤ، لوگوں نے اسے تلاش کیا تا کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں دوبارہ لائیں، لیکن ان کا کہیں پر نہیں تھا پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحبِ جبرئیل تھے (انسانی صورت میں) لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابنِ وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اَلْغَيْبِ اللّٰهُ يَكْتُبُهَا فِي الْكِتَابِ اس کا علم ہے۔ آخر تک۔

### سورۃ تنزیل السجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجاہد نے فرمایا کہ ”یعین“ بمعنی ضعیف ہے، مرد کے نطفہ کے لیے آیا ہے۔ ”صللنا“ اسی صلینا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”الجزء“ اس نطفہ زمین کو کہتے ہیں جہاں اگر کبھی پانی برس بھی گیا تو اس اتنا کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو، یعنی بے آب و گیاہ علاقہ ”خند“ اسی بنین۔

۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو سوس کو علم نہیں جو جو سامانِ خزانہ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے۔

۱۸۸۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے

مِنَ السَّائِلِ وَلَٰكِنْ سَأَلْتُهُ عَنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتْ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحَقُّ الْعُرَاةَ رُؤُوسِ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَمْرِ إِطْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ لَا عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ حَافِمْ ثُمَّ أَنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ سُرُّ دَا هَكَذَا فَخَذُّ دَا لِيُذَوِّدُوا فَخَلُّ سِرِّ دَا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا حَبْرُ بَيْلِ حَبَاءٍ لِيُعْلَمَ النَّاسُ

وَيُنْهَضُ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَهُمُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

### تنزیل السجدۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهْنَيْنِ ضَعِيفٍ نَطْفَةُ الرَّجُلِ مِنْ لَنَّا هَلَكْنَا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُزْءُ مِنَ الشَّيْءِ كَمَا تَنْظُرُ إِلَّا مَطْرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا تَعْبِدُ نَبِيَّ

باب ۵۹ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمُ

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے گمان و خیال میں وہ آئی ہوں گی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگرچہ ہر نواسِ آیت کو استنبہاد کے لیے پڑھ لو کہ ”سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ عیب میں ان کے لیے مخفی ہے“ علی بن ابیہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوان زاد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کر رہے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ اگر انھوں کی حدیث نہیں تو پھر کیا ہے! ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعش نے اور ان سے صالح نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ میں) قرأت جمع کے ساتھ پڑھا تھا۔

۱۸۹۰۔ محمد سے اسحاق بن نضر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان و خیال پیدا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے ان کا کسی کو گمان و خیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا پھر انھوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ عیب میں ان کے لیے مخفی ہے، یہ سارے ان کے نیک اعمال کا“

### سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”صبا صیمہ بمعنی قصرہم ہے۔“ ۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مؤمنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں“

۱۸۹۱۔ ہم سے ابوسعید بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن نفیع نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ وَلَا أَدْنَى سَمِعْتُمْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةٍ أَعْيُنٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ ثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسَفْيَانَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَاتَّخَذْتُ شَيْءًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْشَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ

قُرَّةَاتٍ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ الْأَعْشَنِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ وَلَا أَدْنَى سَمِعْتُمْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا لَكُمْ مَّا أُخْفِيَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةٍ أَعْيُنٍ حَبِذَا كَيْمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

### الاحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَبَا صِيمُهُمْ قَصُورُهُمْ

بَابُ قَوْلِهِ أَلَسْنِي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

مِنْ أَنْفُسِهِمْ

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَنَابٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں خود اس کے نفس سے بھی زیادہ اس سے دنیا اور آخرت میں تعلق نہ رکھتا ہوں، اگر تمہارا چچا چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ، نبی مؤمنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ پس جو میں بھی (مرنے کے بعد) ترک مال و اسباب چھوڑے گا اس کے عزیز و اقارب، جو بھی ہوں اس کے مال کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے کوئی قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔

۴۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "انھیں (ازاد شدہ غلاموں کو) ان کے باپوں کی طرف منسوب کر دے"

۱۸۹۲۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عجمار نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل ہوئی کہ "انھیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کر دو کہ یہی اللہ کے نزدیک سنی کی بات ہے"

۴۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "سوان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر لپڑی کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں اور انھوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا۔" "نجر"، "ای عہدہ"، "اقتارھا"، "ای جراتھا"، "الفنتہ" (توھا دین لا توھا) بمعنی لا عطاھا ہے۔

۱۸۹۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ النضاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا جیل سے کہ یہ آیت انس بن نصر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔"

۱۸۹۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زمری نے بیان کیا، انھیں حارث بن زید بن ثابت نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قرآن مجید کو مصحف کی صورت

ہم تیرے عنایتی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مؤمن الا وانا اولی الناس به في الدنيا والاخرة افرود ان شئتم النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم فاجبت مؤمن تترك ما لا فليتركه عصيته من كانوا فان ترك ديناً او ذنباً فليأتني وانا مؤمن له۔

باب قولهم ادعوهم لئلا ياتهم

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُجَّتِ رَحِمَهُ اللَّهُ ثَمَّ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ مَيْمُونُ بْنُ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا مَيْمُونُ بْنُ حُجْمٍ حَتَّى مَزَلْنَا الْفَرَّانَ أَدْعُوهُمْ لِأَنَّا بِمِجْمَعٍ هُوَ أَهْلُ عَيْنِ اللَّهِ

باب قولهم فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلنا ثوابه فثبته عهده لا اقلها رها جوا انهما الفتنه لا توهما لا عطاها

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا مَدَّ قَوْلَهُ مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَارِثَةُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي ثَابِتٍ أَنَّ مَيْمُونُ بْنُ حُجْمٍ قَالَ لَمَّا لُحِقْنَا الْمَصْحُفَ

میں جمع کر رہے تھے تو مجھے سورہ "الاحزاب" کی ایک آیت دکھیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اس میں وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا۔ انفرادہ مجھے خرمید انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مومن مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ سچے اترے۔"

۱۸۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی، آپ اپنی بیویوں سے فدا دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اسی کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ شائع دیتی ہوں۔ دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔" معمر نے کہا کہ "تبرج" یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مرد کے سامنے مظاہرہ کرے۔ "سنتہ اللہ" یعنی وہ طریقہ و معمول جو اللہ نے اپنے لیے بیہ رکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ان سے نہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہیرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آنحضرتؐ اپنی ازواج کو آپ کے ساتھ رہنے یا آپ سے علیحدگی کا اختیار دیں تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ کر سکتی ہو۔ آنحضرتؐ تو جانتے ہی تھے کہ میرے والد بھی آنحضرتؐ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے نبی، اپنی بیویوں سے فرما دیجئے" آخر آیت تک، میں نے عرض کی، لیکن کس چیز کے لیے مجھے اپنے والدین سے مشورہ کی ضرورت ہے کھلی ہوئی بات ہے کہ میں اللہ اس کے رسولؐ اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم اللہ کو، اس کے رسولؐ کو اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے" قتادہ نے بیان کیا کہ آیت اور تم آیات اللہ "اور اس" حکمت "کو یاد رکھو جو تمہارے

فی المصاحف فقد ات آية من سورۃ الاحزاب كنت اسنح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقی وھالما احبھا مع احب الی مع خزیمة الخضادی التی جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھادۃ رھلین من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ

**باب قولہ قل لیسوا واحدا ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وین نبقھا فمالکین امتعلکن واسرا کلن سواھا التبرج ان تخرج لھا ستمھاسنہ اللہ استنھما جعلھا**

۱۸۹۵۔ حدیثنا ابوالیمان اخبرنا شعب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمہ بن عبد الرحمن ان عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء حاجین امر اللہ ان یجیرن واحدا فبدأ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای ذاکر امرنا فلا علیک ان تستعجلی حتی تستامری ابویک وقد علیک ان ابویک لکم سکونا یا مری بقرانہ قال قلت ان اللہ قال یا مری السبی قل لیسوا واحدا ان کنتن تردن الدنیا فمالکین امتعلکن واسرا کلن سواھا التی تخرج لھا ستمھاسنہ اللہ استنھما جعلھا

**باب قولہ وان کنتن تردن اللہ وراسولہ والد الدار الاخرة فان اللہ اعد للمحسنات منکم اجرا عظیما وقال قتادہ واذکرن ما**

يَتَنَبَّأُ فِي مَبُوءِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ  
الْقُرْآنُ وَالسُّرَّةُ

۱۸۹۶۔ **وَقَالَ** النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَهَابٍ  
ثَالِ الْخُبَرِ فِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
عَاصِمَةَ سَأَلَتْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْحَيْبِ سَأَلَ قَاجِمَ بَدَأَ فَقَالَ إِنْ ذَاكَ  
لَكَ أَمْرًا مَعَكَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَجْعَلَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ  
أَبُو نَبِيٍّ قَالَتْ وَهَذَا عَلَيَّ أَنْ أَعُوذَ لَكَ بِكُونِ  
يَا مُرَّافٍ بَعْضًا أَجِبَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَدَّثَ  
شَاوِدًا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِي سَأَلَ قَاجِمَ  
كُنْتُ تَرُدُّنَ الْحَيَاةَ إِلَيَّ نِيًّا وَبِنِيتِهِمَا إِلَى  
أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَنِيَّ أَيْ هَذَا أَسْتَأْذِنُ  
أَعُوذُ فَإِنِّي أُمِرْتُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْأَزْوَاجِ قَالَتْ  
ثُمَّ فَعَلَ أَمْرًا وَاجِبًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ  
تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَغْوَيْنَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرْآنِيُّ وَالْبُؤْسُفِيَانِ  
الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَاصِمَةَ  
**بَابُ** قَوْلِهِ وَخَفِيَ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ  
مُبْدِيهِ وَخَفِيَ النَّاسُ وَاللَّهُ  
أَخْبَرُ أَنْ

مُخْتَلَفٌ

۱۸۹۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
مَعْلَى بْنُ مَعْمُورٍ عَنْ خَمَادِ بْنِ سَيْدٍ حَدَّثَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَلْبَةَ الْأَيْكَةَ وَخَفِيَ فِي  
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ لَكَ فِي شَأْنٍ مَا يُدَبُّ  
ابْنَةُ حَبِيشَ وَرَبِّ بْنِ حَارِثَةَ

**بَابُ** قَوْلِهِ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
وَكُونِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْنِ حَبِيشَ

گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں : روایات اللہ سے مراد  
قرآن اور حکمت سے مراد سنت ہے۔

۱۸۹۶۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلم بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابی کیم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنا ازدواج کو اختیار دیں تو آنحضرت میرے پاس  
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ہنروری  
نہیں کہ تم حدیث کرو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو، آپ نے بیان کیا کہ  
آنحضرت کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی کا کبھی مشورہ نہیں  
دے سکتے۔ بیان کیا کہ حدیث آنحضرت نے روایت میں جس میں حکم تھا، پر طبعی کہ اللہ جل ثنا  
کا ارشاد ہے : ”لے تم اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور  
اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو“ ”اجر عظیم“ تک بیان کیا کہ میں نے عرض کی  
لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لیے ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ میں  
اللہ اس کے رسول اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری  
ازواج مطہرات نے بھی یہی جواب دی کہ چلی تھی۔ اس کی متابعت موسیٰ بن اعیان  
نے عمر کے واسطے سے کی کہ ان سے زہری نے بیان کیا کہ ابولہب نے خبر دی  
اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے عمر کے واسطے سے بیان کیا، ان سے زہری  
نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے

رہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں کی طرف سے

الرشیہ کر رہے تھے، حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس

سے ڈرا جائے۔

۱۸۹۷۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے معالی بن معمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہایت مولود آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے  
رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا، ”زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ  
عنہما کے معاملہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان ازدواج مطہرات امی سے آپ

جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک



رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا ہو۔ ان میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”ترجمی“ اسے ناخرہ ”ارجحہ“ اسی اخرہ۔

۱۸۹۸۔ ہم سے زکریا بن نجیحی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حبیہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی عنیت آتی تھی۔ میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لیے پیش کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا۔ اس میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے“ تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلانا خیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

۱۸۹۹۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عاصم اہول نے خبر دی جنہیں معاذ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو بھی طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں“ اگر اذواج مطہرات میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضرت سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں تو اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایسا نہیں کر سکتی۔ اس روایت کی متابعت عباد بن عباد نے کی۔ انھوں نے عاصم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”نبی کے گھروں میں مت جایا کرو“

بجز اس وقت کے جب یقین کھانے کے لیے (آئے کی اجازت دی جائے)

ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، البتہ جب تم کو بلا یا جائے

مِثْنُ عَزَلْتَ فَكَجَنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحِي تَوَخَّرَ أَرْجَحُهُ أَخْبَرَهُ

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى النَّبِيِّ فِي وَهَبِي أَنْفُسَهُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كَرِهِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَوَدِّيَ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِثْنُ عَزَلْتَ فَكَجَنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَسْرَى رَيْبُكَ إِلَّا مَيْسَرُهُ فِي هَوَاكَ

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الرَّحُولُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ يُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَرُجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتَوَدِّيَ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِثْنُ عَزَلْتَ فَكَجَنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَكَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أَسِرُّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُدْخِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَادُ ابْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا

قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

إِلَّا أَنْ يُدْعَى إِلَيْكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَافِلٍ

إِنَاءَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا

۱۔ ہر ای ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حبیہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا لیکن بہر حال یہ آپ کے منشاء پر موقوف تھا۔ آنحضرت کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی نومنہ عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ کے لیے جائز ہے دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے مشعلق ہے۔

طَعِمْتُمْ فَاَنْتُمْ شَرُّ اَوَّلَا مَسْتَنَاسِرِينَ  
لِحَبْرَتِكَ اِنَّ ذَا بَيْكُم كَانَ يُؤْمِدِي السَّيِّئَ  
فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ  
الْحَقِّ وَاِذَا سَأَلَ مُؤْمِنٌ مَّا عَاثَرَ سَلَوْنَ  
مِنْ قُرْآنِهِ حِجَابٌ ذَا بَيْكُم اَطْمَرُ يَقْلُوبُكُمْ  
وَقُلُوبُهُمْ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا  
رَسُولَ اللّٰهِ وَلَٰكِنْ تَتَكَبَّرُوْنَ اِلٰهًا وَاٰلِهَةً  
مِنْ قَبْلِهَا اِنَّ ذَا بَيْكُم كَانَ  
عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ اِنَّا كُنَّا اِدْرَاكُهُ  
اَنَا يَا قِيَّ اَنَا كُنَّا لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ  
قَرِيْبًا وَاِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤْمِنِ  
قُلْتُ قَرِيْبُهُ وَاِذَا جَعَلْتَهُ طَرَفًا وَاَوْ  
مُبَدَّلًا وَلَمْ تَرِدِ الصَّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ  
مِنْ الْمُؤْمِنِ وَكَذَلِكَ لَفْظُهُمَا فِي الْوَاحِدِ فِي  
الِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ لِلدَّكْرِ وَالْثَنَى:

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ عَنْ  
اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ بَيِّنْ خُلُقَ عَلَيْكَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ فَخَلُوْا  
اَمَدَتْ اَهْمَامَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حِجَابُ فَاَنْزَلَ  
اللّٰهُ اَيَّ الْحِجَابِ -

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي  
يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُو جَبْرِ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْهُ ثُمَّ  
جَلَسُوا جِيْثًا وَنَزَلَ وَاِذْ هُوَ كَاَنَّهُ يَتَقَبَّلُ لِلْقِيَامِ  
فَلَمْ يَقُوْمُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ  
قَامٍ وَقَعَدَ ثَلَاثَةً حَتَّى خَلَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدَ خَلٍّ وَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ

تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جا کر اور باتوں  
میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے بچی گونا گویا ہوتی  
ہے سودہ مختار الحاظ کرتے ہیں اور اللہ صاف بات کہنے سے  
ہر کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (رسول کی ازواج) سے  
کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو اور تمہارے  
اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا وعدہ ذرا دیر ہے اور تمہیں جائز  
نہیں کہ تم رسول اللہ کو کسی طرح بھی تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ  
آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بیشک اللہ  
کے نزدیک بہت بڑی بات ہے ”انہ“ یعنی اس کی تیساریں گئی  
(منتظر رہو) انار یا بی، انہ سے نکلا ہے۔ ”لعل الساعۃ  
تکون قریباً“ جب یہ لفظ مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو  
”قریبہ“ (نا کے ساتھ) آتا ہے لیکن جب طرف اور بدلہ  
صفت نہ ہو تو مؤنث کی با اس سے حذف کر دی جائے گی (قریباً  
جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث  
سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے کچھ نے، ان سے حمید  
نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس اچھے بُرے ہر طرح کے لوگ آتے  
ہیں اس لیے ہم نے تمہارے آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دے دیں اس کے  
بعد پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ راشی نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا ہم  
سے ابو مجلز نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے  
نکاح کیا تو قوم کو آپ نے دعوت دہی دی کھانا کھانے کے بعد لوگ گھر  
کے اندر ہی (میچھے دریاں) بائیں کرتے رہے۔ انھوں نے ایسا کیا گویا آپ  
اٹھنا چاہتے ہیں (نا کہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔  
جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے  
ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین اشخاص اب بھی بیٹھے رہ گئے

آنحضورؐ جب باہر سے اندر جانے کے لیے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپؐ اندر تشریف لائے میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں، لیکن آنحضورؐ نے دروازہ کا پردہ گرایا۔ اس کے بعد آپؐ مذکورہ بالا نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو، آخر آیت تک۔

۱۹۰۲۔ ہم سے سیلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن ابی خلیفہ نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آیت یعنی آیت حجاب (کے شان نزول) کے متعلق خوب جانتا ہوں، جب زینب رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ یہ اور وہ آل حضورؐ کے ساتھ آپؐ کے گھر ہی میں تھیں تو آپؐ نے کھانا تیار کر دیا۔ اور قوم کو بلایا۔ دکھانے سے خارج ہونے کے بعد لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو۔ بجز اس وقت کے جب تمہیں (دکھانے کے لیے) آنے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی نیازی کے منتظر نہ رہو، اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں واء حجاب اسمک۔ اس کے بعد پردہ ہونے لگا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۰۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا۔ پھر کچھ لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آئے اور کھا کر واپس چلے جاتے، میں بتاتا رہتا۔ آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو آپؐ نے فرمایا کباب دسر خوان اٹھا لو لیکن تین شخص گھر میں باتیں کرتے رہے، آنحضورؐ باہر نکل آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے جا کر فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ علیہم انھوں نے کہا، علیک السلام ورحمۃ اللہ، اپنی اہل کو آپؐ نے کبسا پایا، اللہ رکت عطا فرماتے، آنحضورؐ اسی طرح تمام ازواج مطہرات کے حجروں کے سامنے گئے

انھم تَامُوا مَا نَظَلَّتْ فِجْتًا فَخَبِرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمُّ قَدْ انْطَلَقُوا فَمَا حَتَّى دَخَلَ فَدَهَبَتْ أَدْخَلَ خَاتَمِي الْحِجَابِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا نَزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ، أَسْأَلُ ابْنَ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ أَمِيرَةُ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا مِتَّحَدِّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُهُمْ وَهَذَا تَعْدُو تَتَحَدَّثُونَ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُبْعَثَ رَجُلٌ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَظِيرِ مِنْهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضَرِبَ الْحِجَابُ وَتَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُوحَةَ شَأْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْيَبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَتِ جَحْشٍ فَخَبِرْتُ وَكُفِّرْتُ فَأَرْسَلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَخِي قَوْمٌ فَيَا كُفُّونَ وَخَيْرُ حُجُونِ ثُمَّ يَجِي قَوْمٌ فَيَا كُفُّونَ وَخَيْرُ حُجُونِ فَدَعُوهُ حَتَّى مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْجِعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ هَلْ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَلَّ إِلَى حُجْرَةٍ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَسْلَامٌ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

اور جس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ واپس تشریف لائے تو وہ تین صاحبان اب بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ بہت زیادہ باحیا و بامروت تھے، آپؐ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف بھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی تھی یا کسی اور نے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ گھر میں سے چلے گئے ہیں)۔ آنحضرتؐ واپس تشریف لائے۔ اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا۔ ابھی آپؐ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپؐ نے پردہ گرالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انیس عبد اللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت و لمبہ کی اور گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی۔ پھر آپؐ امہات المؤمنین کے حجرہوں کی طرف گئے، جیسا کہ آپؐ کا معمول تھا کہ نکاح کی بیع کو آپؐ جایا کرتے تھے۔ آپؐ انھیں سلام کرتے اور ان کے حق میں دعا کرتے، اور امہات المؤمنینؓ بھی آپؐ کو سلام کرتیں اور آپؐ کے لیے دعا کرتیں، امہات المؤمنینؓ کے حجرہوں سے جب آپؐ اپنے حجرہ میں واپس تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ دو صاحبان بحث و گفتگو کر رہے ہیں جب آپؐ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پھر آپؐ حجرہ سے نکل گئے، ان دو حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ اپنے حجرہ سے واپس چلے گئے ہیں تو بڑی جلدی جلدی وہ اٹھ کر باہر نکل گئے مجھے یاد نہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ان کے چلنے کی اطلاع دی یا کسی اور نے، پھر آنحضرتؐ واپس آئے اور گھر میں آئے ہی دروازہ کا پردہ گرالیا۔ اور آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ابن ابی مریمؓ نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۱۹۰۵۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشامؓ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنینؓ سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قطعاً حاجت کے لیے نکلیں، وہ بہت بھاری بھر کم تھیں،

فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَيْفَ وَحَدَّثَتْ أَهْلَكَ بِأَنَّكَ لَوْ فَتَقَرَّ شَيْءٌ حَجَرٌ نَبَاً يَوْمَ كُلِّهِمْ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ تَوَرَّجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ رُحِلَ فِي الْبَيْتِ يَخْدَعُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُطْلِقًا فَوَجَّهَ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرَى أَخْبَرْتَهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَزَجَّحَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي اسْتِغْلَاةِ الْبَابِ دَخَلَتْهُ وَأَخْرَجَتْهُ أَمْرًا حَتَّى اسْتَبْرَأَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُتِيَ أَيْمَةُ الْحُجَابِ ۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوَّلَ مَا دَسَّوْلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ بَيْنَا بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعُ النَّاسَ حَيْثُ دَخَلْنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى حُجْرٍ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ مَصِيفَةً بَيْنَهُمْ فَيُسَلِّمُهُ عَلَيْهِنَّ وَتَبْدَعُوا لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَبْدَعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ خِذَايَ بَيْنَهُمَا الْخَيْدِثُ فَلَمَّا رَأَاهُمَا دَجَّحَ عَنْ كَبَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبَاً أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَّأَ مُسْرِعِينَ فَمَا أَدْرَى أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَدَجَّحَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَادْخَلَ السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُتِيَ أَيْمَةُ الْحُجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمِيدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَ مَا حُجِرَ الْحُجَابُ لِحَاجَتِهَا فَكَانَتْ امْرَأَةً حَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ تَعْرِفُهَا

جو انہیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں ہو سکتی تھیں راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے لیے آپ کو نہیں چھپا سکتیں۔ دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکل میں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا اسٹے پاؤں دال سے واپس آگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضرت کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ٹہری تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! میں فضلہ حاجت کے لیے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ بات کہیں بیان کیا کہ آنحضرت پر بھی کاندول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ٹہری اب بھی آپ کے دست مبارک میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تقاضا حاجت کے لیے پھر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اگر تم کسی چیز کو لاپرواہ کر دے گے یا (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (ان رسول کی ازدواج) پر کوئی گناہ نہیں سامنے آنے میں اپنے پاؤں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنی (شریک) بن عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے، اور اللہ سے ڈر کر رہو، بیشک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔“

۱۹۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ وہ حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعبس کے بھائی انعام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہہ دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوقعبس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوقعبس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضرت تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابوقعبس کے بھائی انعام نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے یہ کہہ دیا کہ جب تک آنحضرت سے اجازت نہ ملے تو ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے قبول انکار کر دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابوقعبس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ انھیں اندر آنے کی اجازت

فَإِذَا هَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةَ أَمَا دَأْبُ اللَّهِ مَا تَحْفَلُونَ عَلَيْنَا فَاظْهَرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَا مَكْفَاتٍ سَاجِدَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَمَعَسْتِي فِي مِجْدَةٍ عَزِيزَةٍ فَخَلَّتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاذْهَبِي إِلَيْهِمْ أَلَيْسَ شَرٌّ مِنْ عِنْدِهِمْ وَإِنَّ الْخَرَفَةَ فِي مِجْدَةٍ مَا وَصَعْتُ فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدِ أَوْ ذَنْ لَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِيَا جَبَّ كُنْ

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِمْ إِنَّ نُبْدُو شَيْئًا أَوْ تَحْفَلُونَ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَلَا حَبَا عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا إِخْوَانِهِمْ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَاقْبَلِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْبِسِ لِيَجْعَلَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابَ فَقُلْتُ لَوْ أَذِنُ لَهُ حَتَّى آسْتَأْذِنَ فِيهِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْبِسِ لَيْسَ هُوَ أَمْرٌ ضَعِيفٌ وَلَكِنْ أَمْرٌ ضَعِيفٌ لِمَرْأَةٍ أَبِي الْقَعْبِسِ فَخَلَّ عَلِيٌّ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقَعْبِسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ حَتَّى آسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِينَ عَمَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّحِيلَ

دے دو، الحق وہ تھا اسے چھاپیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاءت سے بھی وہ چیزیں (مثلاً نکاح وغیرہ) حرام ہوجاتی ہیں، جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بدشیک اللہ اور اس کے فرشتے نبی

پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو“ اور خوب سلام بھیجا کرو۔“ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”صلوٰۃ“ کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہر تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبی کی فرشتوں کے سامنے شاد و تعریف کرنا ہے اور اگر ملائکہ کی طرف ہو تو دعا اس سے ملواری جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”آیت میں“ یصلون“ بمعنی برکت کی دعا کرنے کے ہیں۔

”لنغفرنیک“ اے لےسلطنتک۔“

لَیْسَ هُوَ اَسْمَاعِيٌّ وَلَكِنْ اَسْمَاعِيٌّ اَمْرًا اَبِي الْقَعْبَسِ  
فَقَالَ اَنْذِرْنِي لَهٗ فَاَنْذَرْتَهُ عَنْكَ تَرِبَتْ يَمِينُكَ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ فَلَمَّا  
كَانَتْ بَشْرَةً فَقَوْلُ حَرَمِ اَمِنَ التَّصَالُفَةَ مَا تَحْتَمِلُ مَوْزُونِ اَنَّهُ

**بَابُ** قَوْلِهِ اِنَّ اللَّهَ وَصَلَّيْكَ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ

أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَوةُ اللَّهِ تَسْلِيمٌ

عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَصَلَوةُ

الْمَلَائِكَةِ أَلَسْ عَامٌّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يُصَلُّونَ بِبَرَكَةٍ كَوْنٍ لِنُغْفِرَ بَيْتَكَ

لِنُغْفِرَ بَيْتَكَ

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

سَعِيدٌ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبٍ

عَجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ

فَقَدَّرْنَا هَـ فَكَيْفَ الصَّلَوةُ قَالَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْسَفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا

السَّلَامُ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنْ اللَّيْثِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي خَالٍ وَالسَّائِغُ وَزَيْدٌ عَنْ يَزِيدٍ وَ قَالَ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۷۔ مجھ سے سعید بن میمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد

نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا

ہے، لیکن آپ پر ”صلوٰۃ“ کا کیا طریقہ ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو ”اللہم

صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم“ ایک حدیث مجیدہ اللہ پرک

علی محمد وعلی آل محمد کما باریت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم تک حدیث مجیدہ گزر گیا ہے

۱۹۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی کہ کعبہ مجھ سے ابن النعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن خباب نے

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ!

آپ پر سلام بھیجئے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن ”صلوٰۃ“ اور ”ود“ بھیجئے کا

کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو ”اللہم صل علی محمد عبدک و

رسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما باریت علی ابراہیم“

ابوصالح نے بیان کیا کہ اور ان سے لیث نے (ان الفاظ کے ساتھ) علی محمد وعلی

آل محمد کما باریت علی آل ابراہیم

۱۹۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن حنظلہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور

در اور دی نے حدیث بیان کی اور ان سے یزید نے، انھوں نے اس طرح بیان

کیا کہ ”کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما باریت علی ابراہیم

و آل ابراہیم۔“

**بَابُ ۸۰۶ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ**  
**اَذْذَا مُوسَى :**

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَنْ  
 بَنِي عَبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ وَحُمَيْدٍ وَ  
 خَلِيسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَنِيفًا  
 وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا  
 كَالَّذِينَ اذْذَا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ  
 عِندَ اللَّهِ وَحِيَّهُمَا :

**سَبَا**  
**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

قِيلَ مُعَاجِرِينَ مُسَابِقِينَ مُعْجِرِينَ  
 بَعَثْتَنِي سَبَقُوا فَأَنذُوا لَا يَعْجِدُونَ  
 لَا يَفْعَلُونَ سَبَقُوا لَا يَعْجِدُونَ قَوْلُهُ  
 بِمُعْجِرِينَ بَعَثْتَنِي وَمَعْنَى مُعَاجِرِينَ  
 مُعَاجِرِينَ يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا أَنْ  
 تَطْلُعُ عَجْرٌ مَاجِحٍ مِثْلًا عَشْرًا أَوْ كُلُّ  
 الشَّمْسِ بَاعِدٌ وَبَعْدٌ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا  
 نَبِيَّ إِلَّا يَمِينُ الْعَرَمِ الشَّدَّ مَاؤُا أَحْمَرُ  
 أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي الشَّدِّ مَنَقَحَهُ وَهَذَا مَعَهُ  
 وَحَفَّ الدَّادِي فَأَمَّا تَفَعَّلًا عَنْ الْمُجْتَبِينَ وَ  
 غَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبَسَا وَكَرَّ يَكُونُ الْمَاءُ  
 الْأَحْمَرُ مِنَ الشَّدِّ وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ  
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو  
 بْنُ شَسٍّ حَبِيلُ الْعَرَمِ الْمُسْتَعَاةُ بَلْعَنُ أَهْلِ  
 النِّمَنِ وَقَالَ عَمْرُو الْعَرَمُ الدَّادِي السَّابِقَاتُ  
 الدُّرُومُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَجَاءُ أَيُّهَا مَاقَبُ اعْظَمُوا  
 يَوَاحِدَةً بِطَاعَةِ اللَّهِ مَتْنِي وَفَرَادَى وَاحِدٌ  
 أَشْبَنُ النَّمَاءِ وَشَرُّ الرَّحْمِ مِنَ الْخَوِصَةِ إِلَى الدُّنْيَا

۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں  
 نے موسیٰ کو ایذا پہنچائی تھی۔“

۱۹۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابی ہاشم نے حدیث بیان کی کہ انہیں روح بن عبادہ  
 نے خبر دی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بصری اور حمید بن  
 اور خلایس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا تھے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ  
 ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو  
 ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انہیں بری ثابت کر دیا اور اللہ کے نزدیک وہ  
 بڑے معزز ہیں۔

**سُورَةُ سَبَا**

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

پہلے نبی معاجرین، یعنی سابقین، ”معجزین“ ای بے ثبوتین۔  
 ”معاجرین“ ای مغالین، ”معاجزی“ ای سابقی ”سبوتوا“  
 بمعنی قالوا، ”لا یعجزون“ ای لا یفوزون، ”سبوتونا“ ای یعجزونا۔  
 ارشاد ”معجزین“ ای بے ثبوتین، ”معاجرین“ کا معنی مغالین ہے،  
 یعنی دونوں فرقے اس کو کشش میں تھے کہ اپنے مقابل کی بے بسی  
 ظاہر کریں، ”معشار“ بمعنی عشر ہے ”الاکل“ سے مراد ٹھہرے ”باعد“  
 اور بعد بمعنی ہیں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”لا یعرب“ بمعنی  
 لا یغیب ہے، ”العوم“ بمعنی بند ہے، یعنی سرخ رنگ کا پانی  
 اللہ تعالیٰ نے اس بند پر بھیجا جس نے اسے بھاڑ دیا، ڈھلایا اور  
 وادی کو کھود کر رکھ دیا اس کے نتیجے میں دونوں طرف کے باغ برباد  
 ہو گئے۔ پھر پانی بھی ختم ہو گیا اور بلغم خشک ہو گئے۔ یہ سرخ پانی  
 اس بند کا نہیں تھا، اسے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا ان پر  
 عذاب کے طور بھیجا تھا، عمر بن شریک نے کہا کہ ”العوم اہل میں  
 کی زبان میں پانی کے بند کو کہتے ہیں۔ ان کے غیر نے کہا کہ ”العوم اہل میں  
 بمعنی وادی ہے، ”السباغات“ ای الدروع، اور مجاہد نے فرمایا  
 کہ ”یحازی“ ای یغالب، ”اعظم لواحدة“ یعنی میں تجھیں اللہ کی  
 طاعت کی نصیحت کرتا ہوں، ”مثنیٰ وفرادی“ ای واحدًا۔  
 اشین، ”التناوش“ یعنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا، ”میں

بایستہوں" سے مراد مال، اولاد اور دنیا کی خوشحالی ہے۔  
 "باشیاعہم" اسی بامثالہم، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کالجواب  
 کا مفہوم ہے کہ زمین اکھلیاں کی طرح - "الخط" پیلو۔  
 "الامثل" جھاڑ، "العزم" سخت شدید۔

۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں  
 سے گھراسٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے  
 پر درگاز کرنے کیا کہلا وہ کہتے ہیں کہ حق دبات کا حکم فرمایا اور  
 (واقعی) وہ عالیشان ہے سب سے بڑا ہے۔

۱۹۱۱۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
 ان سے عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مکہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے  
 کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو فرشتے  
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے لیے جھکتے ہوئے خضوع کرتے ہوئے اپنے بازو  
 پھیر پھیراتے ہیں، اللہ کا ارشاد انھیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے جیسے پتھر  
 پر زنجیر کے لکڑے سے آواز پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھراسٹ  
 دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا، وہ کہتے  
 ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے، پھر  
 ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن جھاگتے ہیں شیطان آسمان  
 کے نیچے یوں نیچا دیر پڑتے ہیں، سفیان نے اس موقع پر یہ تعبیلی کے ذریعہ پہلے  
 اسے جھکا کر پھر جھپکا کر شیطان کے اجتماع کی کیفیت بتائی۔ الغرض وہ شایین  
 کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں اس طرح وہ کلمہ سنا کر  
 یا کاہن تک پہنچتا ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے  
 نیچے والے کو بتائیں شہاب ثاقب انھیں ادبوجھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ  
 جب وہ بتا لیتے ہیں تو شہاب ثاقب ان پر پڑتا ہے اس کے بعد کاہن اس میں  
 سو جھوٹا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ (ایک بات جب اس میں سے صیغ  
 ہوجاتی ہے تو ان کے معتقدین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم  
 سے غلام غلام کاہن نے نہیں کہا تھا، اسی کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر  
 شایین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی لوگ تصدیق کرنے لگتے ہیں۔  
 ۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ تو تم کو بس ایک ڈر لے والے

وَيَنْفَعُ مَا يَنْفَعُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ  
 ذَهَبَةٍ بِأَشْيَاءٍ عَمِلُوا بِمَنَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 كَالْجَوَابِ كَالْجَوَابِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْخَطِّ الْأَرْضِ  
 وَالْأَرْضِ الْخَطِّ الْعَبْرُ الشَّدِيدُ

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ  
 قُلُوبِهِمْ فَاذْكُرُوا مَاذَا قَالُوا رَبُّكُمْ  
 مَا تَلَّوْا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ  
 الْكَبِيرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
 عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَضَى اللَّهُ الْأَرْضَ فِي  
 السَّمَاءِ صَوَّبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خَضَعًا  
 يَقُولُ كَانَتْ سِلْسَلَةً عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ  
 عَنْ قُلُوبِهِمْ فَاذْكُرُوا مَاذَا قَالُوا رَبُّكُمْ فَاذْكُرُوا  
 لِلَّهِ مَا تَلَّوْا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا  
 مُسْتَنْزِفُ السَّمْعِ وَمُسْتَنْزِفُ السَّمْعِ هَكَذَا  
 لِعِصْمَةٍ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ  
 بِكَفِّهِ خَرَفَهَا وَبَدَّ دَقِيقَ أَصَابِعِهِ  
 فَسَمِعَ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ  
 حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ  
 الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ السَّمْعُ قَبْلَ أَنْ  
 يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أُلْقِيَ قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَ  
 فَيُكَذِّبُ مَعَهَا مَا كَذَبَتْ فَيُقَالُ  
 أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا  
 وَكَذَا فَيُصَدِّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ  
 الَّتِي سَمِعَ مِنَ  
 السَّمَاءِ

بَابُ قَوْلِهِ - إِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَذْكُرُكُمْ



ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے۔“

۱۹۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پاڑی پر چڑھے اور پکارا۔ ”یا صبا حاہ“ اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، تمہاری کیا رائے ہے اگر میں تمہیں بناؤں کر دشمن جمع کے وقت یا رات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ اُن حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں، ابولہب بولا، تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لیے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ”تَبَّتْ يُدَا اَبِيْ لَهَبٍ“ نازل فرمائی۔ ۶

تَبَّتْ يُدَا اَبِيْ لَهَبٍ ۖ  
۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَارِثٍ مَرْحُومًا أَنَّ اَعْمَشَ بْنَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَا حَاهُ مَا جُمِعْتُمْ إِلَيَّ قَوْلِي مَا لَكُمْ مَالِكٌ - قَالَ أَسَأَلْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُمْ أَنَّ الْغَدَّ يُصِيبُكُمْ أَوْ يَمْسَسُكُمْ أَمْ كُنْتُمْ تَصَدِّقُونِي قَالَُوا بَلَى قَالَ فَيَا نَبِيَّ تَكْمُلُ مَيْنَ يَدَايَ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُولَهَبٍ تَبَّتْ لَكَ الْيَلُودُ أَجْمَعَتْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يُدَا اَبِيْ لَهَبٍ - ۶

بِحمد اللہ تفہیم البخاری کا انیسواں پارہ مکمل ہوا

## یسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۰۹ - سورۃ الملائکہ (فاطر)

مجاہد نے کہا کہ "التعمیر" ای لغاتہ النواة "مشغلہ" یا بالتعمیف  
یعنی مشغلہ (بالتشدید) ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "المحور" کا تعلق  
دن میں سورج کے ساتھ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "المحور"  
کا تعلق رات کے ساتھ ہے اور "السموم" کا تعلق دن کے ساتھ ہے  
"غرایب سود" یعنی گہرے سیاہ "غریب" بمعنی گہرا سیاہ۔

## سورۃ یسین

اور مجاہد نے کہا کہ "فعر دنا" اے شہ دنا یا حسرة علی العباد  
یعنی دنیا میں انبیاء کے استہزاء کے نتیجہ میں آخرت میں ان کی حالت  
قابل حسرت و افسوس ہوگی۔ ان تذکر القمر یعنی ایک کی روشنی دوسرے  
کی روشنی پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ان (چاند اور سورج) کے لیے یہ  
مناسب ہے "سابق النهار" یعنی دونوں (دن اور رات) ایک دوسرے  
کے پیچھے پیچھے بلا کسی درمیانی وقفہ اور بلا کسی تاخیر و توقف کے گردش  
میں ہیں "نسلخ" یعنی بھان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں۔  
اور ان میں سے ہر ایک اپنے مستقر کی طرف چلتا رہتا ہے "من مثله"  
ای من الانعام نکہون "ای معجوبون" "جند مضر" یعنی عبد الحساب  
مکرر رحمة اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "المشون" بمعنی الموقر لدی ہوئی  
ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طائرکم" اے مصائیکم  
"ینسلون" اے یخزجون "مرقدنا" اے محرجنا "احصیناہ"  
یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں محفوظ کر لیا ہے "مکانہم" اور  
مکانہم بمعنی ہیں۔

۸۱۰ - اور (ایک نشانی) آفتاب (بھی) کہ اپنے ٹکٹے کی طرف  
چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زیر دت اور علم والے  
اللہ کا۔

۱۹۱۳ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث

## باب ۸۰۹ سورۃ الملائکہ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَطِمِيْرُ - رِغَافَةُ الْمَوَاةِ - مُثَقَّلَةٌ  
وَقَالَ غَيْرُهُ - اَلْحُرُوْرُ - بِاَلْتَّهَارِ  
مَعَ الشَّمْسِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْحُرُوْرُ  
بِاَللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِاَلنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ - اَسَدٌ  
سَوَادٌ - اَلْغَرَابِيْبُ - اَلشَّدِيْدُ - السَّوَادُ -

## سورۃ یس

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - كَعَزَزْنَا - شَدَدْنَا - بِاِحْسَنَةٍ  
عَلَى الْعِبَادِ - كَانَتْ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ نَهَضُوا هُمْ  
بِالرُّسْلِ اَنْ تَذَرِكَ الْقَمَرَ - لَا يَسْتَرْصِدُوْهُ  
اَحَدٌ هِمَا مَوْتٍ اِلَّا خِيَرًا وَلَا يَسْتَبْعِي لَهَا  
ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَطْلُبَانِ حَتِيْنَيْنِ نَسْلَخُ  
مُخْرِجُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاُخْرَى وَبِجُزْئِي كُلِّ وَاحِدٍ  
مِنْهَا - مِنْ تَشْلِيهِ - مِنْ اَلْاَنْعَامِ - فَيَكْمُوْنُ  
مُعْجَبُوْنَ - لِحُجْدٍ مُّحْضَرُوْنَ - عِنْدَ  
الْحِسَابِ - وَيَذْكُرُ عَنْ عِلْمِ مَوْتِهِ الْمَشْخُوْنُ  
اَلْمَوْتُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَابِيْكُمْ  
يَنْسِلُوْنَ - يَخْرُجُوْنَ - مَرْقَدُنَا  
مَحْرَجُنَا - اَحْصَيْنَاكُمْ - حَفِظْنَاكُمْ  
مَكَانَهُمْ وَمَكَانَهُمْ - وَاحِدٌ

بَابُ ۸۰۹ - وَالشَّمْسُ تَجْرِي  
لِئْتَمِرَ لَهَا ذِيْلُكَ فَتَسْجُدُ الْعَرْشِ  
اَلْعَلِيِّ

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا ابُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَلْاَعْمَشُ

بیان کی۔ ان سے ابراہیم تمہی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابوذر! تمہیں معلوم ہے یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جائے اس کا بیان اللہ کے اس ارشاد میں ہوا ہے کہ ”اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے کا۔“

۱۹۱۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے دکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تمہی نے ان سے ان کے والد نے، اہل ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے“ کے متعلق سوال کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا دستقر عرش کے نیچے ہے۔

#### ۸۱۱۔ سورہ الصافات

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”وَلِیَقْدُونَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیدٍ“ میں ”مکان بَعِید“ سے مراد ”مکان کل مکان“ ہے ”وَلِیَقْدُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ“ میں ”یَقْدُونَ“ سے مراد ”یَرَوْنَ“ ہے ”وَأَصْبَ“ اے دائم ”لَا ذِبَّ“ اے لازم ”تَا تَوْنَا عَنْ الْیَمِینِ“ یعنی الحق۔ یہ الفاظ کفار شیطانیوں سے کہیں گے۔ ”غول“ اے وجع بطن۔ ”بِزْفُون“ یعنی ان کی عقل نہیں باقی رہے گی ”قرین“ بمعنی شیطان ہے۔ ”بہر عون“ سے اشارہ ہرود (تیز چلنے) کی ہیئت کی طرف ہے۔ ”بِزْفُون“ یعنی چلنے میں تیزی اور جلدی۔ ”بِیْن الْجَنَّةِ نَسْبًا“ کفار تریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لوکیاں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان سے پوچھا کہ پھر ان کی مائیں کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کی مائیں جن سرداروں کی لوکیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”لَقَدْ عَلِمْتَ الْجَنَّةَ انھم لمحضرون“ یعنی حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَخْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللہ وَرَسُولُہُ اَعْلَمُہُ قَالَ فَارْتَمَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاِنَّ ذَٰلِکَ قَوْلُہُ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا ذَٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَبِیْءُ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ اَبِیہِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہُ تَعَالٰی - وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا - قَالَ مُسْتَقَرُّہَا تَحْتَ الْعَرْشِ

#### بَابُ سُورَةِ الصَّافَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَیَقْدُونَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیدٍ مِنْ كُلِّ مَّكَانٍ - وَیَقْدُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ - یَرَوْنَ - وَأَصْبَ - دَائِمٌ لَا ذِبَّ - لَا زِمَ - تَا تَوْنَا عَنْ الْیَمِینِ - یَعْنِی الْحَقَّ اِنْكَفَارُ قَوْلِہُ لِلشَّیْطَانِ غَوْلٌ - وَجَعُ بَطْنٍ - بِزْفُونٌ - لَا تَذْهَبُ عَقُولُہُمْ - قَوْبٌ - شَیْطَانٌ - یُہْرَعُونَ کَہَیْمَتِ الْہَزْلَةِ - یَزْفُونَ التَّلَاسُلَ فِی الْمُنٰی وَبِیْن الْجَنَّةِ نَسْبًا - قَالَ مُجَاهِدٌ تَرِیشُ الْمَلَائِکَةِ بَنَاتُ اللہ وَامَہَاتُہُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللہ تَعَالٰی - وَلَقَدْ عَلِمْتَ الْجَنَّةَ اِنَّہُمْ لَمُحْضَرُونَ - سَخَّضُوا لِلْحِسَابِ - وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ - کُنَّ الصَّافَاتُ



سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ مِمَّنْ قَالَتْ ابْنُ  
كُتَيْبٍ مِنْ آيِنِ سَجَدَتْ فَقَالَ أَدْمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ  
مَا أَدْرَسَ سُلَيْمَانُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَهْدَى  
اقتبده - فكان ذا ذُرِّيَّتَيْنِ أُمِّ تَيْمُكَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَابٌ عَجِيبٌ - أَلْقَطُ الصَّيْفَةَ - هُوَ  
هَهُنَا مِصْبَحَةُ الْحَسَنَاتِ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ -  
مُعَازِرِينَ - أَلِيلَةَ الْآخِرَةِ - مِلَّةٌ تَرْبِئُ - الْأَخْتِلَافُ -  
الْكُذْبُ - الْأَسَابُ - طَرَفُ السَّمَاءِ فِي الْوَلَايَةِ - جُنْدُ  
تَمَا هَذَا كَ هَمْزُومٍ يَعْنِي أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ - أَلْقُرُونُ  
الْمَا صِيغَةُ - قَوَانِ رُجُوعٍ فَلَمَّا عَذَابًا - آتَخَذَ نَاهُو  
مُحَرَّرًا - أَخْطَأَ يَمِينُ - أَنْزَابُ - أَمَثَالُ - وَقَالَ ابْنُ  
كُتَيْبٍ الْأَيْدُ - الْفَقْرَةُ فِي الْإِعَادَةِ - الْأَبْصَارُ - الْبَصَرُ  
فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ بَنِي مِثْنٍ ذَكَرَ طَيْفِ مِثْنٍ  
يَمْسُحُ - أَعْدَاتُ الْخَيْلِ وَعَرَاتُ بَنِيهَا - الْأَصْفَادُ - الْوَتَاقُ -

بَابُ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي  
لِأَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ أَنْتَ  
الْوَهَّابُ -

۱۹۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ  
وَحَدَّثَنَا بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ عِفْرِينَ مِنَ الْجِنِّ تَقَلَّتْ عَلَى الْبَارِحَةِ أَدْو  
كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيُعْطَمَ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَكْنِي اللَّهُ  
مِنْهُ دَانَتْ أَنْ أَرْبَطَهُ إِلَى سَارِبَةٍ مِنْ سَوَارِي  
الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ  
فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا  
لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ أَنْتَ قَرَدَةٌ  
خَاسِئَةٌ -

میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی  
اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ اس سورہ میں آیت سجدہ کے لیے دلیل کیا؟  
آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتے کہ "اور ان کی نسل سے  
داؤد اور سلیمان ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے یہ ہدایت دی تھی  
سو آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کیجیے" داؤد علیہ السلام بھی ان میں  
سے تھے جن کی اتباع کا آنحضور کو حکم تھا۔ چونکہ داؤد علیہ السلام کے سجدہ  
کا اس میں ذکر ہے اس لیے آنحضور نے بھی اس موقع پر سجدہ کیا۔ عجائب  
بمعنی عجیب ہے۔ قَطْبُ بمعنی صمیمہ، آیت میں مراد نیکوں کا صمیمہ ہے، مجاہد  
نے فرمایا کہ "فی عِزَّةٍ" ای معازین "الملہ الآخرة" سے مراد ملت قریش ہے  
"الاختلاف" ای الکذب "الاسباب" یعنی آسمان کے اس کے دروازے  
بے راستے۔ "جند ماہناک مہزوم" سے مراد قریش میں "اولئک الاحزاب"  
ای القرون الماضیہ "فوق" ای رجوع بہ قطعاً "ای عذاباً" "انخذناہم مخرباً"  
ای احطناہم "انزاب" ای امثال "الاید" یعنی عبادت میں توت والا۔  
"الابصار" ای البصر فی امر اللہ "حب الخیر عن ذکر بنی" ای من ذکر بنی۔ "طفق  
مِثْنًا" یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گرگ دونوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ "الاصفاد"  
ای الوتاق۔

۸۱۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور مجھے ایسی سلطنت دے  
کہ میرے بعد کسی کو میرا نہ ہو۔ بے شک آپ بڑے دینے  
والے ہیں۔"

۱۹۱۹ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح اور  
محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا گزشتہ رات ایک کمرش جن اچانک میرے پاس آیا، یا ایہی طرح کا  
کلمہ آپ نے فرمایا، تاکہ میری ناز و خراب کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے  
اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی کعبے سے  
باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ بھی اسے دیکھ سکو۔ لیکن مجھے اپنے  
بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ "اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت دے  
کہ میرے بعد کسی کو میرا نہ ہو۔" روح نے بیان کیا، چنانچہ آنحضور نے اس  
جن کو نامراد واپس کر دیا۔

## بَابُ مَا آتَانَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحُبِ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ  
لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ  
أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ  
عَزَّ وَجَلَّ لَيْتِي بِهِ صَاحِبُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ  
الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ النَّخَانِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْبًا  
إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
أَعِنِّي عَلَيْهِمْ يَسْجِعْ كَسْبِجْ يُوسِفْ فَأَخَذَتْهُمْ  
سُتَّةٌ فَخَسَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ  
وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوعِ - قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْقُبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ  
بِذُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ  
أَلِيمٌ - قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا  
الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ آتَى لَهُمُ الذُّكُورُ  
وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا  
عَنْهُ وَقَالُوا مَعَكُمْ مَجْذُوءٌ إِنَّا كَاثِرُونَ  
الْعَذَابَ فَلْيَلَا إِلَّاكُمْ عَائِدُونَ أَفِيكْشَفُ  
الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ  
عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ  
يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ  
الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور نہ میں بناؤں کہ تم ادا ہوؤ۔“  
۱۹۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الصُّحُب نے، ان سے  
مسرود نے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
آپ نے فرمایا اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان  
کمرے اور اگر علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ ہی کو زیادہ علم ہے (یعنی اپنی لاعلمی  
ظاہر کرے) کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہوا اس کے متعلق  
کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جانتے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بھی کہہ دیا تھا کہ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (قرآن یا  
تبلیغ دینی) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں“ اور میں ”دخان“ (دھوئیں)  
کے بارے میں بتاؤں گا (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے تاخیر کی۔ آنحضرتؐ نے  
ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر رُسوف علیہ السلام کے زمانہ کی  
سی قحط سالی کے درلودری مری مدد کیجیے۔ چنانچہ قحط پڑا اور اتنا زبردست کہ  
ہر چیز ختم ہو گئی اور لوگ مردار اور چرٹے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ بھوک کی  
شدت کی وجہ سے یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف اگر کوئی نظر اٹھاتا تو دھواں  
ہی دھواں نظر آتا تھا۔ اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ”پس انتظار کرو  
اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔  
یہ دردناک عذاب ہے“ بیان کیا کہ پھر قریش دعا کرنے لگے کہ ”اے ہمارے  
رب! اس عذاب کو ہم سے ہٹا لے تو ہم ایمان لائیں گے۔ لیکن وہ  
نصیحت سننے والے کہاں ہیں، ان کے پاس تو رسول صاف معجزات و  
دلائل کے ساتھ آچکا ہے اور وہ اس سے اعراض کر چکے ہیں۔ اور وہ کہہ  
چکے ہیں کہ اسے تو سکھایا جا رہا ہے۔ یہ مجنون ہے۔ بیشک ہم تھوڑے  
دنوں کے لیے ان سے عذاب ہٹائیں گے۔ یقیناً تم پھر کفر ہی کی طرف  
لوٹ جاؤ گے۔ کیا قیامت میں بھی عذاب ہٹایا جائے گا؟“ ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر یہ عذاب تو ان سے دور کر دیا گیا لیکن جب  
وہ دوبارہ کفر میں مبتلا ہو گئے تو بدر کی لڑائی میں اللہ نے انھیں ہکڑا لیا۔ اللہ

لہ یہ آخری جہنم مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر آج دنیا کا عذاب جو قحط کی صورت میں ان پر نازل ہوا ہے ان سے دور کر دیا جائے، تو کیا  
قیامت میں بھی یہ ممکن ہے وہ ان تو ان کی بڑی سخت کڑھوں میں آگے کوئی چیز اللہ کے دائمی عذاب سے انھیں نجات نہیں دے سکتی؟

کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ”جس دن ہم سخت پکڑیں گے۔ بلاشبہ ہم انتقام لینے والے ہیں“:

### باب ۸۱۵ - سُورَةُ الزَّمَرِ

۸۱۵ - سورة الزمر  
مجاہد نے فرمایا کہ ”افمن یتقی بوجہ کے معنی چہرے کے بل جہنم میں گھسیٹے جانے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے کہ ”کیا وہ شخص بہتر ہے جسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن سلاخی کے ساتھ آئے گا“۔ ”ذی عرج“ ای بس۔ ”ورجلاً سماراً جل“ میں مشرکین کے مہبودان باطل اور معبود حق کی مثال بیان کی گئی ہے۔ ”ویخوفونکم بالذین من دونہ“ میں مراد بت ہیں۔ ”تو“ ای اعطینا۔ ”والذی جاء بالصدق“ میں ”صدق“ سے مراد قرآن ہے۔ ”وصدق به“ یعنی مومن قیامت کے دن آئے گا، اور کہے گا کہ لے رہا یہی وہ (قرآن) ہے جو ہمیں آپ نے دیا اور میں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔ ”تشاکسون الیصل الشمس ایسے اکھڑ آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف اور حق پر رضا مند نہ ہو“ ”ورجلاً سماراً“ سالم یعنی صالح ہے۔ ”اشمازت“ ای نفرت۔ ”بمفازہم“ فوز سے نکلا ہے۔ ”حافین“ اے اطافوا یہ مطیفین۔ بخلاف ای بجوانہ ”مفازہما“ اشتباہ نہیں نکلا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ (ذکران) تصدیق میں بعض بعض سے مشابہ ہے۔

۸۱۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ کہہ دیجیے کہ لے کر میرے بندو، جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گنہ معاف کرنے کا، بیشک وہ بڑا مغفور ہے بڑا رحیم ہے۔

۱۹۲۰ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انھیں ابن جریر نے خبر دی، ان سے علی نے بیان کیا، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ پھر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - اَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ  
مُجَرَّدٌ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ  
تَعَالَى اَفَمَنْ يُلْقِي فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمَّنْ  
يَأْتِي اَمْنًا - ذِي عَرَجٍ لَبِيسٍ وَرَجُلًا  
سَكَمًا لَرَجُلٍ مَعْلٌ لَا يَفْقَهُهَا لَبِاسٌ طَلِ  
وَالْاِلَهِ الْحَقِّ وَبُخُوذُكَ يَا اَلَّذِينَ مِنْ  
دُونِهِ يَا اَلَّذِينَ اَعْطَيْنَا - وَالَّذِي  
جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُ يَحْيَىٰ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ هَذَا  
الَّذِي اَعْطَيْتَنِي عَمَلْتُ بِمَا فِيهِ  
مُشْتَاكِسُونَ الشَّكِيسُ الْعِيسُ لَا يَرْضَى  
يَا اَلْاِنصَافَ وَرَجُلًا سَكَمًا دَيْقًا سَالِمًا  
صَالِحًا - اَشْمَاَزَتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَ تَهْمُ  
مِنْ الْفَوْزِ حَافِينَ اَطَافُوا بِهِ مُطِيفِينَ  
بِحَقِّ قِيَمِهِ يَجْوَانِيهِ مُشْتَابِهًا لَبِيسٍ  
مِنْ اَلِاشْتِبَاهِ وَلَكِنْ تَشْبَهُهُ بَعْضُهُ  
بِبَعْضٍ فِي التَّصْدِيقِ :

### باب ۸۱۶ - قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ

أَسْرَوْا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ :

۱۹۲۰ - حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ  
قَالَ يَحْيَىٰ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ كَانُوا  
قَدْ تَنَلَّوْا وَكَثَرُوا وَزَنَوْا وَكَثَرُوا فَكَانُوا مَحْتَمَةً  
مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ دَسَلَهُمْ فَقَالُوا إِنَّ الْكَذِبَ يَقُولُ وَ

دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن میں یہ بتائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ"۔ اور یہ آیت نازل ہوئی "آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ کو معاف کر دے گا بیشک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے"۔

۸۱۷۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی۔

۱۹۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! ہم توہمات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر، اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضرتؐ اس پر ہنس دیے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دیتے گئے۔ آپ کا یہ ہنسا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگئی قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں پٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے"۔

۱۹۲۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ اور ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں میں دنیا کے بادشاہ؟

۸۱۸۔ اور صومچھونکا جائے گا تو ان سب کے برش اڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بجز اس کے جس کو

تَدْرُسُ بِهِ لِحَسَنٍ كَوْ نُحُورِنَا اَنْ لَّنَا عَمَلَاتَا  
كَفَّارَةً فَتَنَزَّلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ  
الْهِمَّتُهَا الْكَوْ وَالَّذِينَ يَفْتُلُونَ النَّفْسَ الْكَافِي  
حَدَمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ  
قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ  
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۝

بَاب ۱۸ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ  
قَدْرِهِ ۝

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ  
اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ جَاءَ جَدُّهُ مِنَ الْاَنْجَارِ اِلَى رَسُوْلِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ  
اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى رَضِيْعٍ وَالْاَرْضَ مِثْلَ  
عَلَى رَضِيْعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى رَضِيْعٍ وَالْمَاءَ دَالِثَرَى عَلَى  
الرَضِيْعِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى رَضِيْعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ  
فَقَضَيْتُ مَتْنِي عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ لَوَاحِدَةٌ  
تَصْرِيفًا يَقُوْلُ الْيَحْيٰى ثُمَّ قَدَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَلَا اَرْضُ جَمِيعًا تَبْتَغِيهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ وَخَمُوسُ مَلَكُوْتِيَّةٍ يَحْيِيْنَهَا وَتَقَالِي عَالِيَةً كَوْنُ ۝

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مَسْفَرٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ اَبِي سَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ  
وَيَعْوِي شَعْوَتِي وَمِثْلِي ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَبْنُ  
مُوْسَى ذَرِيَّةٍ ۝

بَاب ۱۹ قَوْلُهُ وَلَيَفْخَرَنَّ فِي الْقُوْرِ قَصِيْقُ  
مَنْ فِي سَمَوَاتٍ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ



سَاءَ اللَّهُ ثُمَّ لَفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ قَاذَاهُمْ  
تِيَامٌ يُبْطِرُونَ ۝

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي  
زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَئِنْ آدَلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ الْفُتُوحَةِ  
الْأُخْرَىٰ قَاذَا أَنَا بِمُوسَىٰ مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا  
أَرْجَىٰ أَكْثَلَ لَكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ الْفُتُوحَةِ ۝

اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعۃً سب  
کے سب اٹھ کھڑے ہونگے، دیکھتے بھالتے ہوئے۔

۱۹۲۳۔ مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خلیل  
نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحیم نے خبر دی، انھیں زکریا بن ابی زائدہ  
نے، انھیں عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے  
اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ لیکن اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو  
دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہے، اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ پہلے  
ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرش  
الہی کو حتام لیا تھا)

۱۹۲۴۔ ہم سے عربین حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح  
سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں صور کے پھونکے جانے کا درمیان عرصہ  
چالیس ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس  
دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انھوں نے پوچھا چالیس  
سال؟ اس پر بھی آپ نے انکار کیا پھر انھوں نے پوچھا چالیس مہینے؟  
اس کے متعلق بھی آپ نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوارِ طرہ  
کی نبی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

۸۱۹۔ سورۃ المؤمن

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بھی ”ثم“ ایسا ہی  
ہے جیسے اور بہت سی سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔  
بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ نام ہے۔ دلیل شریح بن ابی اوفی  
عسی کا قول ہے (جنگِ جمل کے موقع پر) حاسم مجھ اس  
وقت یاد دلائی ہے جب نیزے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے  
ہوئے ہیں، کیوں نہ حاسم لڑائی میں آنے سے پہلے پڑھی گئی۔  
”المؤمن“ اے المتفضل۔ ”دخائن“ اے خامنین۔ مجاہد نے  
فرمایا کہ ”الی النہایہ“ میں ایمان مراد ہے۔ ”لیس للہ دعوتہ“ میں  
بت مراد ہیں۔ ”یسجدون“ یعنی ان کے لیے آگ جھڑکائی جائے گی

۱۹۲۵۔ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَ مُجَاهِدٌ: عِبَادُهَا عِبَادُ آدَامَ  
الشُّوْرَةِ يُقَالُ بَنَىٰ هُوْلًا سُوْرَةً يَقُوْلُ  
شُرَيْحُ بْنُ أَبِي أَدْنَى الْعَسِيْ  
يُنَادِي حَاسِمًا وَالرُّمَحُ شَا جِرًا  
فَهَلَّا تَلَا حَاسِمٌ قَبْلَ التَّقْدِيْمِ  
الْقَوْلُ: التَّفْضُلُ: دَاخِرِيْنَ، حَاصِيْنَ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ، أَوْ يَمَانٍ  
لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَتْنَ يُسْجَدُونَ  
تَوْقِدَ بِهِ النَّارَ تَمْحُوْنَ، تَبْطِرُونَ

۱۔ ترجمہ: اے بطرونی۔ علامہ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ دوزخ سے لوگوں کو ڈرا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری مجال ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کروں۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ "اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بیشک اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔" اصل میں تو تم لوگوں کی تویر خواہش ہے کہ تمھارے برے اعمال پر بھی تمھیں جنت کی بشارت دی جاتی رہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے لیے جنت کی بشارت دے کر بھیجا تھا جو اس کی اطاعت کریں لیکن جو لوگ اس کی نافرمانی کریں انھیں آپ دوزخ سے ڈرانے والے تھے۔

وَكَانَ الْاَوَّلُ مِنْ زِيَادِ يَذْكُرُ النَّاسَ  
فَقَالَ رَجُلٌ لِمَنْ تَقْنَطُ النَّاسُ؟ قَالَ  
وَاَنَا اَقْدَرُ اَنْ اَقْنَطُ النَّاسَ؛ وَاللّٰهُ  
عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ  
اسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا  
مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُولُ وَاَنْ  
الْمُسْرِفِينَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَ  
الَّذِينَ كَفَرُوا فَيُجَنَّبُونَ اَنْ يُّبَشِّرُوْا بِالْجَنَّةِ  
عَلٰى مَسَاوِيْ اَعْمَانِكُمْ وَاِنَّمَا يَبْعَثُ  
اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُبَشِّرًا يَا لْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا  
يَا لِنَّارٍ مَنْ عَصَاهُ ۝

۱۹۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت منہ مشرکین نے کیا کیا تھا، بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے قریب ناز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے آنحضرتؐ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور آپ نے اس بدبخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے آنحضرتؐ سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے معجزات بھی لایا ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو يَزِيدَ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ  
الْتِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَلَاثُ  
لَعَنَهُ اللَّهُ بَنِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ مَا  
صَنَعَ الْمَشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْصِي بِعَنَاءٍ اَلْكُتْبَةَ اِذَا قَبِلَ عُقْبَةُ بْنُ اِبْنِ مُعَيْطٍ  
فَاَخَذَ بِمَنْكَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَلَبَنِي زَوْبَةً فِي عُقْبِهِ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَاَقْبَلَ  
أَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكَبِهِ وَدَفَعَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَلْتَقَاتُونَ دَجَلًا اِنْ  
يَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ  
رَبِّكُمْ ۝

۸۲۰۔ سورہ نحم السجدة

طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ

يَا نَبِيَّاهُ السَّجْدَةُ

وَقَالَ طَاوُسُ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِمْتِيَا

كُلُّهَا، اَعْطَيْنَا قَالَتْ اَتَيْنَا طَاعِيْنَ اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمُرْتَالُ هَنْ سَعِيْدٌ  
 قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ  
 اَجِدُ فِي الْقُرْآنِ اَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ  
 قَالَ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمِيذٍ وَلَا  
 يَتَسَاءَلُوْنَ - وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَيَّ بَعْضٍ  
 يَتَسَاءَلُوْنَ - وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللَّهَ حَدِيثًا  
 رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ - فَقَدْ كَتَمُوْا فِي  
 هَذِهِ الْآيَةِ - وَقَالَ اَمَ السَّمَاءُ بَنَاهَا  
 اِلَى قَوْلِهِ دَحَاهَا - فَكَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ  
 قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ - ثُمَّ قَالَ اَمَّا كُنَّا  
 لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِي  
 يَوْمِيْنَ اِلَى طَاعِيْنَ - فَكَذَكَرَ فِي هَذِهِ  
 خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ - وَقَالَ كَانَ  
 اللَّهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا  
 سَمِيْعًا بَصِيْرًا، فَكَذَكَرَ اَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى  
 فَقَالَ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ فِي التَّفْخِيَةِ  
 الْاُولَى ثُمَّ يَنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ  
 فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْقُرْآنِ اِلَّا مَنْ  
 شَاءَ اللَّهُ فَلَا اَسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ  
 ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ ثُمَّ فِي التَّفْخِيَةِ  
 الْاٰخِرَةِ - اَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَيَّ بَعْضٍ  
 يَتَسَاءَلُوْنَ - وَامَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا  
 مُشْرِكِيْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللَّهَ - وَانَ اللَّهُ  
 يَغْفِرُ لِمَنْ يَّهْلِكُ الْاِخْلَاصَ دُوْبَهُمْ وَ  
 قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلْ لَكَ تَكُنْ  
 مُشْرِكِيْنَ فَخَتَمَ عَلَيَّ اَنْوَاهِهِمْ فَتَنَطَّقُ  
 اَبْدِيَهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ  
 اللَّهَ لَا يَكْتُمُ حَدِيْثًا عِنْدَهُ يَوْمُ

”اِثْمًا طَوْعًا“ بمعنی اعطیا ہے۔ ”قَالَ اَتَيْنَا طَاعِيْنَ“ اے اعطینا  
 منہاں نے سید کے واسطے سے بیان کیا کہ ایک شخص نے  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں  
 ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں۔ مثلاً آیت ”اس دن  
 (قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی رشتہ نا طہ باقی نہیں  
 رہے گا۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے بھی نہیں“  
 (دوسری آیت) ”اور ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک  
 دوسرے سے پوچھیں گے“ (کے خلاف ہے) اسی طرح ایک  
 آیت میں ہے کہ ”وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے“  
 لیکن دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ ”لے مارے  
 رب! ہم مشرکین میں سے نہیں تھے“ اس آیت سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے۔ اسی طرح آیت  
 ”ام السماء بناہ۔ دحاہا“ میں آسمان کو زمین سے پہلے پیدا  
 کرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ ”انکم لتکفرون بالذی خلق الارض  
 فی یومین“ تا ”طاعین“ میں زمین کو آسمان سے پہلے پیدا  
 کرنے کا ذکر ہے۔ ایک آیت میں ہے کہ ”وکان اللہ غفوراً  
 رحیماً“ دوسری جگہ ”وکان اللہ عزیزاً حکیماً“ تیسری جگہ ہے  
 ”سمیماً بعیراً“ ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میں یہ  
 صفات پہلے تھیں لیکن اب نہیں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا کہ آیت ”قیامت کے دن ان کے درمیان کوئی رشتہ  
 نا طہ نہیں رہے گا“ نفی اولیٰ ریل مرتبہ مورچوں کے جانے کے  
 بعد کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے کہ ”پھر صور پھونکا جائے گا تو اس سے  
 ان تمام پرے ہوشی طاری ہو جائے گی جو آسمانوں اور زمینوں میں  
 ہوں گے سو ان کے جنھیں اللہ چاہے گا اس وقت ان میں کوئی  
 رشتہ نا طہ نہیں رہے گا اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے  
 سوال کریں گے۔ پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو ان  
 میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔  
 دوسرا اشکال یعنی ایک طرف یہ آیت کہ ”وہ اللہ سے کوئی بات  
 نہیں چھپائیں گے“ اور دوسری طرف مشرکین کا یہ کہنا کہ ”ہم

الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ - وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي  
يَوْمَيْنِ - ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى  
إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّيْنَهَا فِي يَوْمَيْنِ آخِرَيْنِ  
ثُمَّ دَحَّا الْأَرْضَ وَدَحَّوْهَا - أَنْ أُخْرِجَ  
مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْحَى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَ  
الْجِبَالَ وَالْأَكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ  
آخِرَيْنِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ دَحَّاهَا وَقَوْلُهُ  
خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ فَخَلَقَتِ الْأَرْضُ  
وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ آيَاتٍ وَ  
خُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللَّهُ  
عَفُورًا رَحِيمًا سَتَى نَفْسُهُ ذَلِكَ - وَذَلِكَ  
قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ كَرِ  
يْرُ دَشِيئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ  
فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَإِنَّ كَلَامَ  
مَنْ عَنِ اللَّهِ وَقَالَ عِبَادُ هَمْزُونَ  
مَحْذُوبٌ - أَقْوَامًا - أَنْذَرْتَهُمْ - فِي كُنْ  
سَمَاءَ أَمَرَهُ وَمَا أَمَرَهُ - نَحْسَاتٍ  
وَنَائِيْمٌ - وَنَيْضَتُ لَهُمْ قُرْنَاءُ تَنْتَوَّلُ  
عَلَيْهِمْ لَمَّا لَكُنْ عِنْدَ الْمُوتِ - لَهْتَوَتْ  
بِالْبَيَاتِ وَرَبَّتْ وَالتَّغَمَّتْ وَقَالَ غَيْرُهُ  
مِنْ أَلْكَامٍ مَا جِئَ تَطْلُعَ لِيَقُولَنَّ هَذَا  
لِي أَيْ يَعْصِي، أَنَا مُخَفَّوْنِي هَذَا - سَوَاءٌ  
لَمَّا يَلِيْن - قَدَّرَهَا سَوَاءٌ - فَهَدَيْنَاهُمْ  
كَذَلِكَ هُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَ  
هَدَيْنَاهُ التَّجْدِيْن - وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ  
السَّبِيلَ وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْوَرْدُ شَارُ  
يَمْنَزِلِيْهِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ  
أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمُهَذَا هُمْ  
اْتَّحَدُوا - يُزْعَوْنَ يَكْفُونَ - مِنْ أَلْكَامِهَا

مشرکین میں سے نہیں تھے " اس میں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
انخاص دلوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ مشرکین کہیں گے کہ  
آؤ ہم بھی کہیں کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" (تاکہ ہمارے  
بھی گناہ معاف ہو جائیں، البتہ اس وقت ان کے منہ پر ہر  
لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بول پڑیں گے اور ان کے  
شرک کی گواہی دیں گے) اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اللہ  
سے کوئی بات نہیں چھپائی جاسکتی۔ اور اس وقت کفار خواہش  
کریں گے "آخر آیت تک - زمین و آسمان کے پیدا کرنے  
کے سلسلہ میں صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین  
پیدا کی دو دنوں میں، پھر آسمان پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف  
توجہ فرمائی اور انھیں برا بکریا۔ دوسرے دنوں میں، پھر زمین  
کو برابر کیا، اس کا برابر کرتا یہ تھا کہ اس میں پانی اور چراگاہیں  
پیدا کیں، پہاڑ پیدا کیے اور اونٹ اور ٹیلے پیدا کیے اور وہ  
سب چیزیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں  
یہ بھی دو دن میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دحا" میں ہی  
بیان ہوا ہے: "وخلق الارض فی یومین" (مجھ سمجھ ہے) لیکن  
زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کی پیدائش چار دن میں  
ہوئی۔ (اس پیدائش میں دو ابتدائی دن لگے اور دو آخری)  
اور آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا "وكان الله غفوراً رحیماً"  
یا اس جیسی آیتوں کے متعلق جو تم نے کہلے تو اللہ تعالیٰ نے  
خود اپنا نام ان صفات پر رکھا ہے اور یہی اس کا ارشاد ہے  
یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ ان صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی پر رحم کرنا چاہے گا تو اس کی  
رحمت اس شخص تک لازماً پہنچے گی۔ قرآن مجید کے مضامین کو  
باہم ایک دوسرے کے خلاف نہ بناؤ کیونکہ سب اللہ کی  
طرف سے ہے۔ مجھ سے یہ حدیث یوسف بن عدی نے  
بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے  
زید بن ابی انیسہ نے اور ان سے منہال نے اور مجاہد نے کہا  
کہ "ممنون" بمعنی محسوب ہے "اقراتہا" اسے اور اقراتہا۔

قَسْرُ الْكُفْرِ حَيْثُ الْكُفْرُ دَلِيلٌ حَسِيمٌ  
الْقَرِيبُ - مِنْ قَرِيبَيْنِ، حَاصٌّ - حَاصٌّ -  
مَنْعِيَّةٌ دُمْرِيَّةٌ دَاحِجَةٌ أَيْ اِمْتِنَانٌ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ  
أَلَوْ عِنْدَ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكْثَى هَاجَ  
أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقَضَبِ - وَالْعَفْوُ  
هَذَا اِلِسَاعَةُ فَإِذَا فَعَلُوا عَقَمَهُمْ  
اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَذَابَهُمْ كَمَا تَنُ  
دَلِيلٌ حَسِيمٌ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ  
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ  
لَا يَعْلَمُ كَيْفِيًّا وَمَا تَعْمَلُونَ -

”فی کل ساء امرًا“ یعنی جن کا حکم دیا گیا ہے ”محضات“ یعنی  
نامبارک، بُرے۔ ”وَقِيضًا لَهُمْ قَرْنًا“ اسی قرنا ہم بہم ”تتنزل  
علیہم الملائکہ“ اسی عند الموت ”اہترت“ اسی بالنبات ”وربت“  
بمعنی ارتفعت۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ”من اکا ہا“ جب وہ کھڑا ہے  
”یعقون ہنالی“ اسی بمعنی مطلب یہ ہے کہ ”میں اس کا اپنے  
عمل اور علم کی بناء پر سختی ہوں“ سواد للساہلین ”ای قدرہ  
سواہر“ فہدینا ہم ”یعنی ہم نے انہیں خیر اور شر کا راستہ  
بتا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وہدیناہ النجین“  
اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد ہے ”ہدیناہ السبیل“ تہات  
جو ارشاد کے معنی میں ہے۔ اس کا مفہوم منزل مقصود تک  
پہنچا دینا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ  
”اولئک الذین ہدایہم اللہ فہدایہم اقتدہ“ ”یوزعون“ اسی  
یعقون۔ ”من اکا ہا“ مراد خوفہ کے اوپر کا چھلکا ہے اسے ”کرم“ کہتے ہیں ”ولی حمیم“ اسی القریب۔ مامی عنہ سے مشتق  
ہے بمعنی بھاگا ”مرہ“ اور ”مرہ“ ایک معنی میں ہیں بمعنی شک۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”اعملوا ما شئتم“ وعید ہے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ  
”باقی ہی احسن“ کا مفہوم ہے کہ عرصہ کے وقت صبر سے کام لینا۔ ناگہانی پیش آئے تو معاف کرنا۔ جب وہ عفو اور صبر سے کام لیں گے  
تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے جھکا دے گا، اور ایسا ہو جائے گا جیسا ولی دوست ہوا کرتا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور  
تمہاری جلدیں گواہی دیں گی بلکہ تمہیں تو یہ خیال تھا کہ اللہ کو بہت سی ان چیزوں کی خبری نہیں جنہیں تم کرتے رہے۔ +

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَكْبِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ  
كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنُ كُتُمَا مِنْ كُفَيْفٍ  
أَوْ رَجُلَانِ مِنْ كُفَيْفٍ وَخَتَنُ كُتُمَا مِنْ قُرَيْشٍ  
فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ  
يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضُهُ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ  
يَسْمَعُ كُلُّهُ فَأَنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا آيَةٌ -

۱۹۲۶۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع  
نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن قاسم نے ان سے مجاہد نے، ان سے  
ابو معمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ”اور تم اس بات  
سے اپنے کو چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان گواہی دیں گے۔۔۔ الخ  
کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو افراد اور یسوی کی طرف سے ان کا قبیلہ کفیف کا  
کوئی رشتہ دار، یا کفیف کے دو افراد تھے اور یسوی کی طرف سے ان کا  
قریش کا کوئی رشتہ دار۔ بہر حال یہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں  
سے بعض نے کہا کہ کیا تمہارے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہوگا  
ایک نے کہا کہ بعض باتیں سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر بعض باتیں سن  
سکتا ہے تو سب سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور تم اس بات  
سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور

وَذِكْرُكُمْ آيَاتِهِ ۝

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَجِئْتُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ قَوْمَيْنِ وَتَقَفِي أَوْ تَقْفِيَانِ وَقَرَعْتُمُ الْكُفْرَةَ نَحْمُ لُطْرُئِهِمْ قَلِيلًا نَفَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَدْرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنَّ جَهَنَّمَ لَا تَسْمَعُ إِنَّ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانِ يَسْمَعُ إِذَا جَهَنَّمَ كَانَتْ تَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ تَشْرَهَ عَلَيْهِمْ سَعْيَكُمْ وَلَا أَبْهَاتُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ آيَاتِهِ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا هَذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَأَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ حَبِيبٍ أَحَدُهُمْ أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ قُبْتُ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكْتُ ذَلِكَ صَوَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ۝

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَجِئْتُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ قَوْمَيْنِ وَتَقَفِي أَوْ تَقْفِيَانِ وَقَرَعْتُمُ الْكُفْرَةَ نَحْمُ لُطْرُئِهِمْ قَلِيلًا نَفَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَدْرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنَّ جَهَنَّمَ لَا تَسْمَعُ إِنَّ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانِ يَسْمَعُ إِذَا جَهَنَّمَ كَانَتْ تَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ تَشْرَهَ عَلَيْهِمْ سَعْيَكُمْ وَلَا أَبْهَاتُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ آيَاتِهِ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا هَذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَأَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ حَبِيبٍ أَحَدُهُمْ أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ قُبْتُ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكْتُ ذَلِكَ صَوَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ۝

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَجِئْتُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ قَوْمَيْنِ وَتَقَفِي أَوْ تَقْفِيَانِ وَقَرَعْتُمُ الْكُفْرَةَ نَحْمُ لُطْرُئِهِمْ قَلِيلًا نَفَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَدْرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنَّ جَهَنَّمَ لَا تَسْمَعُ إِنَّ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ كَانِ يَسْمَعُ إِذَا جَهَنَّمَ كَانَتْ تَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ تَشْرَهَ عَلَيْهِمْ سَعْيَكُمْ وَلَا أَبْهَاتُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ آيَاتِهِ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا هَذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَأَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ حَبِيبٍ أَحَدُهُمْ أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ قُبْتُ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكْتُ ذَلِكَ صَوَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ۝

وَبُذِّكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: هَقِيمًا: لَا تَلِدُ. رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَلْقَانُ، وَقَالَ جَاهِدٌ يَذَرُ كُفْرَهُ قَلِيلًا بَعْدَ نَسْلِ. لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا، لَا حُصُومَةَ. طَرَفٌ حَقِيقِي، ذَلِيلٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ كَيْتُ ظَلَمَنَ رَوَاهُ هَلِي ظَهْرُهُ يَتَحَرَّمُ وَلَا يَجِدُنَ

تمھاری آنکھیں گواہی دیں گی۔ آخر آیت تک۔ اور یہ تمھارا گمان ہے الہ ۱۹۲۷۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خار کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت پھولے ہوئے تھے لیکن دل سمجھ سے غارت تھے ایک نے ان میں سے کہا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے لیکن آہستہ آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا کہ اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں“ آخر آیت تک۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ اور کہا کہ ہم سے منصور نے یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

۸۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: سو یہ لوگ اگر صبر کریں جب بھی

دور رخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے ۝

۱۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔

۸۲۲۔ خَلَا عَسَقٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”عقیما“ کے معنی لاتعلد منقول ہیں۔

”روحاً من امرنا“ سے مراد قرآن ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔

”بذر و کم فیر“ یعنی نسل و نسل تمھیں رحم میں پیدا کرتا رہے گا۔

”لا حجة بیننا“ ای لا خصومة۔ ”طرف خفی“ ای ذیل غیر

مجاہد نے کہا کہ ”فی ظلمن ردوا علی ظہرہ“ یعنی موجوں کے ساتھ

حرکت کرتے ہیں، سمندر میں بہہ نہیں جاتے ”شرعوا“ ای

ابتدعوا۔

۸۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سوارشتہ داری کی محبت کے؛

۱۹۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سوارشتہ داری کی محبت کے" کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم نے جلد بازی کی۔ قریش کی کوئی شاخ نہیں تھی جس میں آنحضرت کی رشتہ داری نہ رہی ہو۔ آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمہارے درمیان میں قائم ہے۔

۸۲۴۔ ثم الزخرف

مجاہد نے فرمایا کہ علی امیر ای علی امام۔ وقیل یارب کی تفسیر یہ ہے کہ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی باتوں سے غافل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے جو جائیں گے تو جو لوگ ضلے رحمن سے کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی یعنی چاندی کے کر دیتے۔" مقررین "ای طبعین۔" آسفونا ای استظفونا۔

"لعل" ای یعنی۔ مجاہد نے فرمایا کہ "انفرب عنکم الزکر" کا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو اور پھر بھی تمہیں سزا نہ دی جائے۔ "ومعنی مثل الاولین" ای سنۃ الاولین۔ "مقرنین" سے اشارہ اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھوں کی طرف ہے۔ "ینشأ فی الحلیۃ" یعنی لوگیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو۔

یہ تمہارا فیصلہ آخر کس بنیاد پر ہے۔ "لوشا والرحمن ما عبدنا ہم" میں مراد بتوں سے ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ ان کی عبادت نہ کرتے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مالہم بذلک من علم" کے۔ مطلب یہ ہے کہ بتوں کو کوئی علم نہیں ہے

فی البعر۔ شَرُّهُوا: ابْتَدَعُوا؛

یا اٰلِیٰہِہٖمُ الْاَلَمَدَةُ فِی الْقُرْبٰی :

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: إِلَّا الْمَدَّةُ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى: الْإِلَهِيَّةُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجَلْتُ أَنْ أَنْبِئَ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْلُكَ بَطْنُ مِثْلٍ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ تَرَابٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ :

یا اٰلِیٰہِہٖمُ الْاَلَمَدَةُ فِی الْقُرْبٰی :

وَقَالَ عُبَّادٌ: عَلَى أُمَّةٍ: عَلَى إِمَامٍ

وَقِيلَ یارب تَفْسِیْرُهُ: أَيْحَسْبُونَ

أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا

نَسْمَعُ فِیْلَهُمْ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

وَلَوْلَا أَنَّ یَبْکُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً:

لَوْلَا أَنَّ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ قَوْمًا رَّا

لَجَعَلْتُ لِمِیْوَاتِ الْکُفَّارِ سَقْمًا وَمِنْ

فَضَّةٍ وَمَعَارِجٍ مِّنْیَ وَضَعِی دُحًی

دُرُجٌ وَسُرُفَضَّةٍ مُّغْتَرِبِیْنِ مُطِیْقِیْنِ

أَسْفُونَا: أَسْخَطُونَا۔ یَعِشُ یَعْنِی وَقَالَ

مُجَاهِدٌ: أَنْتَضَبُوبُ عَنْکُمْ الدِّکْرُ: آفِی

تَکْذِبُونَ بِالْقَدْرِ ثَمَّ لَا تُعَاقَبُونَ

عَلِیْهِ وَمَعْنٰی مَثَلِ الْأَوَّلِیْنَ: سُنَّةُ

الْأَوَّلِیْنَ۔ مَقْرُونِیْنِ یَعْنِی الْأَبِلَ وَ

الْخَلِیْلَ وَالْبَعَالَ وَالْحَسِیْرَ: یَنْشَأُ فِی

الْجَلِیْیَةِ الْجَوَارِی۔ جَعَلْتُمْهُمْ لَنَا خَمْن

وَلَدًا الْکَلِیْفُ تَحْکُمُونَ کَوْشَاءَ الزَّخْمِ

”فی عقبہ“ ای ولدہ ”مقرنین“ ای میثون مٹا۔ سلفاً  
سے مراد قوم فرعون ہے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امت کے کفار کے لیے وہ پیشرو اور نمونہ عبرت ہے  
”بصدون“ ای یعنیین۔ ”میرمون“ ای مجموع۔ ”اول  
العابدین“ ای اول المؤمنین۔ ”انہی براہ ممانعہون“  
عرب یہ محاورہ استعمال کرتے تھے۔ کہتے تھے۔ نحن  
منک البراء والخلاہ۔ واحد تشبیہ، جمع، مذکور اور  
مؤنث سب کے لیے ”براء“ استعمال ہوتا ہے کیونکہ  
یہ مصدر ہے۔ البتہ اگر ”بری“ استعمال کریں، تو  
تشبیہ کے لیے ”بریان“ اور جمع کے لیے ”بریون“ استعمال  
کرنا ہوگا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی  
قرأت ”انہی بری“ کی ہے۔ یا کے ساتھ ”الزخرف“  
بمعنی سونا ہے۔ ”لا تکتہ یخلفون“ یعنی بعض بعض کے پیچھے  
آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اھریہ لوگ پکاریں گے، کہ  
لے مالک دار وفد ہم، تمھارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کرے۔  
وہ کہے گا کہ تمھیں تو اسی حال میں پڑا رہنا ہے۔“

يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَبْقِىَ هَلِيتَا رَبُّكَ الْاٰتِیَہ

۱۹۳۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان بن  
عیسٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عروے، ان سے عطاء نے، ان  
سے صفوان بن یسٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا ”اور یہ لوگ  
پکاریں گے کہ لے مالک تمھارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کرے“ اور  
قتادہ نے فرمایا کہ ”مثلاً لاخرین“ کا مفہوم ہے ”نصیحت اپنے بعد  
والوں کے لیے“ غیر قتادہ نے کہا کہ ”مقرنین“ ای ضابطین۔ فلان  
مقرن لفلان ای ضابطہ۔ الاکواب“ یعنی بغیر ٹونٹی کے لوٹے قتادہ  
نے فرمایا کہ ”ام الکتاب“ سے مراد اصل کتاب ہے ”اول العابدین“ کا مفہوم  
یہ ہے کہ اللہ کے کوئی اولاد نہیں۔ اور اس کا انکار کرنے والا سب سے  
پہلے میں ہوں۔ رجل عابد وعبدہ دو لغت ہیں اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ نے دہلے و قیل یارب کے، ”وقتل الرسول یارب“ قرأت کی ہے۔

مَا عَبَدَ نَاهُمْ يَعْنُونَ الْاَوْتَانَ يَقُولُ اللّٰهُ  
تَعَالٰی مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اَنْی  
الْاَوْتَانِ لَآ هُمْ لَآ يَعْلَمُوْنَ فِیْ حَقِیْقَہ  
وَلَدِہ مَقْتَرِنِیْنَ، یَمِشُوْنَ مَعًا۔ سَلَفًا  
قَوْمٌ یَذْعَبُوْنَ سَلَفًا یُکْفَرُ اُمَّتٌ مُّحَمَّدٍ  
حَتّٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَثَلًا عِبْرَةً  
یَعِیْدُ ذَنْ، یَصْنَعُوْنَ، مُبْرَمُوْنَ،  
یُجْمَعُوْنَ۔ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ، اَوَّلُ  
الْمُؤْمِنِیْنَ۔ لَآ اُنِیْ بَرَاءً مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ  
الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْکَ الْبَرَاءُ وَ  
الْخَلَآءُ۔ وَالْاَوَّحِدُ الْاِثْنَانِ وَالْجَمِیْعُ  
مِنْ الْمَدَّکِ وَالْمُوْتَثُّ یُقَالُ فِیْہِ بَرَاءٌ  
رَدَّتْهُ مَصْدَرٌ وَکُوْثَرٌ قَالَ بَرِیُّ لِقَبْلِ فِی  
الْاِثْنِیْنِ بَرِیَّانِ وَفِی الْجَمِیْعِ بَرِیُّوْنَ  
وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ لَآ اُنِیْ بَرِیًُّا بِالْاَوَّلِ۔ وَ  
الْزُخْرُفُ۔ اَللّٰهُ هَبْ مَلَا یَلْبَثُ یَخْلُفُوْنَ  
یَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادُوا يَا مَالِكُ لِيَبْقِىَ هَلِيتَا رَبُّكَ الْاٰتِیَہ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
صَفْوَانَ بْنِ يَسَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَنَادُوا  
يَا مَالِكُ لِيَبْقِىَ هَلِيتَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا  
لِّلْاٰخِرِيْنَ عِطْلٌ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ مُقَرَّرِيْنَ  
ضَابِطِيْنَ۔ يُقَالُ فُلَانٌ مُّقَرَّرٌ يَفْلَظُ: مَنَابِطٌ  
لَّہ۔ وَالْاَكْوَابُ: الْاَبَارِيْ اِلَيْہِ لَا حَوَاطِيْمَ لَهَا  
وَقَالَ قَتَادَةُ اُمُّ الْكِتَابِ اَنْی اَمَلُ الْكِتَابِ۔ اَوَّلُ  
الْعَابِدِيْنَ اَنْی مَا كَانَ يَتَّبِعُوْكَ فَاِنَّا اَوَّلُ الْاٰدِیِّیْنَ  
وَمِمَّا لَغْنَانُ رَجُلٌ عَلَیْہِ وَعَبْدٌ مَّقْرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ  
قَالَ التَّمُوْلُ يَارِب۔ وَيُقَالُ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ



ہوتے ہیں "اول العابدین" اے ایماندارین۔ عبد یعبد سے "انفرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین" میں سر نہیں سے مراد جیسا کہ قتادہ نے فرمایا، مشرکین میں۔ واللہ اگر یہ قرآن اٹھایا جاتا۔ جب کہ ابتدا میں قریش نے اسے رد کر دیا تھا۔ تو سب ہلاک ہو جاتے۔ "فالکنا اشد منہم بطشاً" "و معنی مثل الاولین" سے مراد عقوبۃ الاولاد وین۔ "جسزرا" ای عدلاً۔

۸۲۵۔ سورۃ الدخان۔

مجاہد نے فرمایا کہ "رجوا" ای طریقاً یا بساً۔ علی العالمین ای علی من بین کلبہ سریر۔ "فاعتوہ" ای ادفعوہ۔ "وزوجنا ہم بحور" یعنی ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔ "ترجون" ای القتل "مرجوا" ای ساکن۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کالمہل" یعنی سیاہ زیتون کے تیل کی تہچٹ جیسا۔ غیر ابن عباس نے فرمایا کہ "تبیع" یعنی کے بادشاہوں کو کہتے تھے ہر ایک کو "تبیع" کہتے کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا تھا، سایہ کو بھی اس مناسبت سے "تبیع" کہتے کہ وہ سورج کے تابع ہے۔

۸۲۶۔ پس آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔ قتادہ نے فرمایا، کہ "فارتقب" ای فانتظر۔

۱۹۳۱۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گذر چکی ہیں۔ "الدخان" دھواں۔ "الردم" دغبر دم، "القم" چاند کا ٹکڑے ہونا، "البطشۃ" کپڑ۔ اور "اللزائم" دہلاکت اور قید۔

۸۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان سب لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک عذاب دردناک ہو گا۔

۱۹۳۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے بیان

الْبَاحِدِينَ مِنْ عِيدٍ لَعْبُدُ. اَفَنْصُرِبْ عَشْكُو  
اَلِدَّ كَرَصَفًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ مُّشْرِكِينَ  
وَاللّٰهُ لَوَاتٍ هَذَا الْقُرْآنَ رَفَعَ حَيْثُ رَدَّهٗ اَوْ اَيْلُ  
هَذِهِ الْاُمَمَةِ لَهَكُّوْا فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ  
بَطْشًا وَ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ عَقُوْبَةُ الْاَوَّلِيْنَ  
جَعَدًا: عَدَلًا:

یاد ۸۲۵ سورۃ الدخان

وَقَالَ مُّجَاهِدٌ. رَهَّوْا: طَرِيقًا يَابَسًا. عَلَى  
الْعَالَمِيْنَ عَلَى مَنْ بَيْنَ كَلْبِهِ سَرِيرٌ. فَاَعْتَوَهُ:  
لَا دَعُوْهُ. وَرَدَّجَنَّا هُمْ بِحُورٍ: اَنْكَحْنَاهُمْ  
حُورًا عَيْنًا يُحَارِفُهَا الْقُلُوْبُ. تَرْجُوْنَ:  
اَلْقَتْلَ وَرَهَّوْا: سَاكِنًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
كَالْمُهْلِ: اَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ  
عَلِيٌّ تَبِعَ مُلُوكُ اَيُّمٍ كُلِّ دَاحِيٍ  
وَمِنْهُمْ يَبْسُخُ تَبَعًا. لَا تَهٗ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ وَ  
اِنْظِلَّ يَسْخُ تَبَعًا لِذِيْهِ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ:

یاد ۸۲۶ یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُّبِينٍ. قَالَ قَتَادَةُ. فَاَرْتَقِبْ:  
فَاَنْتَظِرْ:

۱۹۳۱. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ اَلْعَمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ  
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضٰى خَمْسٌ: الدُّخَانُ  
وَالرُّدْمُ وَالْقَمَرُ اَلْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ:

یاد ۸۲۷ یَوْمَ يَفْثٰی النَّاسَ هَذَا  
عَذَابُ الْاَلَمِ:

۱۹۳۲. حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو مَعْوِيَةَ عَنْ  
اَلْعَمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ. قَالَ عَبْدُ

إِنَّمَا كَانَ هَذَا لَآنَ مُرِيَّتِنَا لَمَّا اسْتَعَصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ يَسِينِينَ كَيْفَ يُرْسَفُ فَمَا يَهُمُّهُمْ قَطُّ وَجَعَدُ حَتَّى أَكَلُوا الْإِطَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُنْظَرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا يَنْتَهَى وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهَنَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا رَقِيبٌ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ قَالَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِيُضَرَ فَإِنَّمَا قَدْ هَمَّكَتَ قَالَ لِيُضَرَ أَنْكَ لِيُجْرِي مَا سَتَسْقِي فَسَقُوا فَنَزَلَتْ لَكُمْ عَائِدُونَ۔ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرِّقَابُ هَيَّئَةً عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرِّقَابُ هَيَّئَةً فَأَنزَلَ اللَّهُ عَذَابًا جَلَّ يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَفِسُونَ قَالَ لِيُنْجَى يَوْمَ بَدْرٍ :

اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (نقطہ) اس لیے پڑا تھا کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے شرک پر چمے رہے تو آپ نے ان کے لیے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور موت یہاں تک پہنچی کہ لوگ بڑیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تو آپ انتظار کیجیے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا“ بیان کیا کہ پھر ایک صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبیلہ مضر کے لیے بارش کی دعا کیجیے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مضر کے حق میں دعا کے لیے کہتے ہو۔ تم بڑے جری ہو۔ آخر الامر آنحضرتؐ نے ان کے لیے دعا کی اور بارش ہوئی۔ اس پر آیت ”انکم عائدون“ نازل ہوئی۔ (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے)

چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے اور اپنے ایمان کے وعدہ کو بھلا دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جس روز تم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اس روز ہم پورا بدلہ لے لیں گے“ بیان کیا اس آیت سے ہر آدمی کی لڑائی ہے۔

**باب ۸۲۸** قَوْلُهُ رَبَّنَا أَكْرِفْ حَسَنًا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ :

۸۲۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

۱۹۳۳۔ ہم سے یہی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر کوئی بات معلوم نہیں ہے تو اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کر دو اور کہہ دو کہ اللہ ہی زیادہ جانتے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ”آپ اپنی قوم سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناؤں باتیں کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرمؐ کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ سامانہ دوش میں برابر بڑھتے ہی سب تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ ”اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعہ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّغَيْرِ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ۔ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعَصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِمْ يُوسُفُ فَاخَذَهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا مِنْهَا الْإِطَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهَنَّمَ حَتَّى جَعَلَ

أَحَدُهُمْ يَرَىٰ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ  
الدُّخَانِ مِنَ الْجُوجِ قَالُوا أَتَبْنَاءُ الْكَثِيفِ عَمَّا  
الْعَذَابِ إِنَّا صُومِتُونَ . قَتِيلٌ لَهُ إِن كُشِفْنَا  
عَنْهُمْ عَادُوا قَدْ عَارَبْنَا فَكُشِفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا  
فَانْتَقَمَ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدَأَ فِتْنًا قَوْلُهُ  
تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ إِلَى  
قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝

کیجیے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا۔  
اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ بڑیاں اور مردار کھانے  
پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی وجہ سے  
دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا کہ ”اے  
ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے، ہم ضرور ایمان  
لے آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ  
عذاب دور کر دیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ حضور کریمؐ  
نے پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بد کی  
لڑائی میں لیا۔ یہی واقعہ آیت ”جس روز آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا“ سے ”ہم ضرور انتقام لیں گے“  
تک بیان ہوا ہے۔

**باب ۲۹ قَوْلُهُ ۝ آتَىٰ كَهْمُ الدَّكْرِ**  
**وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ أَتَوْكُمُ**  
**وَالذِّكْرَىٰ وَاحِدٌ**

۸۲۹۔ ”ان کو کب اس سے نصیحت ہوتی ہے۔ حالانکہ  
ان کے پاس ہمیں کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ آچکا ہے۔“  
”الذکر، اور الذکری“ ہم معنی ہیں۔

۱۹۳۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن  
عازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے، ان سے ابوالنعفی نے  
اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ  
کے ساتھ سرکشی کی۔ آنحضورؐ نے ان کے لیے بد دعا کی کہ اے اللہ میری  
ان کے خلاف یوسف علیہ السلام جیسے قحط کے ذریعہ مدد کیجیے۔  
قحط پڑا اور ہر چیز فنا ہو گئی۔ لوگ مردار کھانے لگے۔ کوئی شخص کھڑا ہو کر  
آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے آسمان اور اس کے  
درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت  
شروع کی ”وآپ انتظار کیجیے۔ اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک  
نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک  
عذاب ہوگا۔۔۔ تا۔۔۔ بیسک ہم چندے اس عذاب کو ہٹالیں گے اور تم بھی  
اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے“ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
”سخت بکڑ“ بد کی لڑائی میں ہوئی تھی۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ  
مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ آتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا  
كَدُّ بُوَّةٍ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِثِّي  
عَلَيْهِمْ لِيَسْمِعَ كَسْبِعُ يَوْسُفَ . فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ  
حَصَّتْ لِعَيْنِي كُلُّ شَيْءٍ حَتَّىٰ كَانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ  
فَكَانَ يَوْمٌ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَىٰ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُودِ وَالْجُودِ  
ثُمَّ قَرَأَ فَأَرْقُبُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ حَتَّى  
يَبْلُغُوا إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا لَّكُمْ عَائِدُونَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفِيكُشِفَ عَنْهُمْ الْعَذَابُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدَأَ

کیا قیامت کے عذاب سے بھی وہ بچ سکیں گے؟ فرمایا کہ ”سخت بکڑ“ بد کی لڑائی میں ہوئی تھی۔  
**باب ۳۰ قَوْلُهُ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا**

۸۳۰۔ پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی

مَعْلَمٌ مَجْنُونٌ ۝

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ  
مُحَمَّدًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا  
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا رَأْيُ  
قُرَيْشًا لِمَنْعَصُوا عَلَيْهِ - فَقَالَ اللَّهُمَّ آخِئْ  
عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسْبِعٍ يُوسُفَ - فَأَخَذَ نَهْمُ الشَّيْءِ  
حَتَّى حَصَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِطَامَ وَالْجُلُودَ  
فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ  
يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ فَأَتَا كَا  
أَبُو سَمِيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدٌ أَنْ قَوْمَكَ قَدْ  
هَلَكُوا فَأَدَّاهُ اللَّهُ أَنْ يَكْشِفُ عَنْهُمْ قَدْ عَاثَمَ  
قَالَ لَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَذَقَتْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ  
إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كَشَفَتْ عَذَابُ الْأَخِرَةِ فَقَدْ  
مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ  
أَحَدُهُمْ لَقَعَرُوا وَمَا الْأَخَرُ الرَّؤْمُ - يَوْمَ تَبْطِشُ  
الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَّقِمُونَ ۝

گزر چکا، جس روز ہم بڑی سخت کپڑ کر دیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ  
مُحَمَّدًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا  
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا رَأْيُ  
قُرَيْشًا لِمَنْعَصُوا عَلَيْهِ - فَقَالَ اللَّهُمَّ آخِئْ  
عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسْبِعٍ يُوسُفَ - فَأَخَذَ نَهْمُ الشَّيْءِ  
حَتَّى حَصَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِطَامَ وَالْجُلُودَ  
فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ  
يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ فَأَتَا كَا  
أَبُو سَمِيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدٌ أَنْ قَوْمَكَ قَدْ  
هَلَكُوا فَأَدَّاهُ اللَّهُ أَنْ يَكْشِفُ عَنْهُمْ قَدْ عَاثَمَ  
قَالَ لَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَذَقَتْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ  
إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كَشَفَتْ عَذَابُ الْأَخِرَةِ فَقَدْ  
مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ  
أَحَدُهُمْ لَقَعَرُوا وَمَا الْأَخَرُ الرَّؤْمُ - يَوْمَ تَبْطِشُ  
الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَّقِمُونَ ۝

(سخت کپڑ) "القم" و چاند کا ٹھٹھڑے ہونا اور "الدخان" دھواں شدتِ فاقہ کی وجہ سے ہے۔

۸۳۱۔ سورۃ جاثیہ

"جاثیہ" یعنی (خوف کی وجہ سے) دو زانو ہوں گے۔

مجاہد نے فرمایا کہ "لستسبح" بمعنی تکتب "نفساگم"

کہتے رہے کہ یہ سکھایا ہوا ہے، دیرانہ ہے۔

۱۹۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے  
خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان اور منصور نے، انھیں ابو الصحیح  
نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ سے  
فرمایا کہ "کہہ دیجیے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ اور نہ میں  
بنادوں باتیں کرنے والوں میں ہوں" پھر جب آپ نے دیکھا کہ قریش  
عناد سے باز نہیں آتے تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ! ان  
کے خلاف میری مدد ایسے قحط سے کیجیے جیسا یوسف علیہ السلام کے  
زمانہ میں پڑا تھا" قحط پڑا اور ہر چیز تباہ ہو گئی۔ لوگ بڑی اور چمڑے  
کھانے پر مجبور ہو گئے۔ سلیمان اور منصور راویانِ حدیث میں سے ایک  
نے بیان کیا کہ "وہ چمڑے اور مردار کھانے پر مجبور ہو گئے" اور زمین  
دھواں سا نکلنے لگا۔ آخر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم! آپ کی قوم ہلاک ہو چکی، اللہ سے دعا کیجیے کہ قحط ان سے  
دور کر دے" آنحضرت نے دعا کی اور قحط ختم ہو گیا، لیکن اس کے بعد  
پھر وہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ منصور کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے  
یہ آیت پڑھی "تو آپ اس روز کا انتظار کیجیے جب آسمان کی طرف  
ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو... عائدون تک" کیا آخرت کا عذاب  
بھی ان سے دور ہو سکے گا؟ "دھواں" اور "سخت کپڑ" اور "ہلاکت"  
گزر چکے۔ بعض نے "چاند" اور بعض نے "غلبہ روم" کا بھی ذکر کیا کہ یہ بھی

تَنْزِيلُكُمْ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَهُ دَمًا يَهْلِكُنَا إِلَّا

الَّذِي هُوَ الْوَلِيُّ

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِي ابْنَ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَكَانَ الدَّهْرُ يَبِيدُ الْأُمُ أَلَيْبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی اٹھ میں سب کچھ ہے، اللہ ہی رات اور دن کو ادھارتا بدلتا رہتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَهُ دَمًا يَهْلِكُنَا إِلَّا

الَّذِي هُوَ الْوَلِيُّ

وَقَالَ بَجَاهِدًا، تُفَيِّضُونَ، تَقُولُونَ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرٌ وَأُثَرٌ دَانَاةٌ

بِقِيَّةِ عَلِيٍّ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْعَا

فِي الرُّسُلِ - لَسْتُ بِأَدْلَى الرُّسُلِ وَ

قَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هَذِهِ الْأَلْفَ إِنَّمَا

هِيَ تَوْحِيدٌ أَنْ مَحَرَّ مَا تَدْعُونَ لَا

يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ

يُرْوَاهُ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ آتَعْلَمُونَ

أُبَلِّغُكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللَّهِ خَلْقُوا شَيْئًا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَهُ دَمًا يَهْلِكُنَا إِلَّا

الَّذِي هُوَ الْوَلِيُّ

أَيُّكُمْ كَلَّمَكَ أَلَيْدُ النَّبِيِّ أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ

خَلَّتِ الْفُرُوقُ مِنْ قَبْلِي دَهْرًا تَخِينَانِ

اللَّهُ وَيَلْكَ أَمِنْ إِنْ وَهَدَ اللَّهُ حَتَّى

قَبُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

ای نتر کلمہ

۸۳۲- اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا

ہے۔

۱۹۳۷- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن المسیب نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ

۸۳۳- سورۃ الاحقاف

مجاہد نے فرمایا کہ "تفییضون" اے تقویٰ بعض حضرات نے

فرمایا کہ "اثرہ" اور آثارہ یعنی علم کا باقی ماندہ

ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بدعا من الرسل

یعنی میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں۔ غیر ابن عباس نے

فرمایا کہ "ارایتم" میں ہمزہ استغناء تہدید کے لیے ہے

یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہو، پھر بھی وہ عبادت کیے جانے کا

مستحق نہیں ہے (کیونکہ مخلوق کو عبادت صرف خالق کی

کرنی چاہیے) "ارایتم" (یعنی دیکھئے) سے نہیں ہے بلکہ

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کیا تمھیں اس کی

اطلاع پہنچی ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو

انھوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟

۸۳۴- اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تفت ہے

تم پر کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا

دراختا کیونکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں اور وہ

دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اور اس اولاد سے کہہ

ہے میں، اسے تیری کم بختی، تو ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا

ہے۔ تو اس پر وہ کہتا کیسے کہ یہ تو بس لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

۱۹۳۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوہریرہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے یوسف بن ماریہ

نے بیان کیا کہ مروان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا امیر دگور نہ بنایا تھا۔ اس نے ایک موقع پر خطیبہ دیا اور خطیبہ میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تاکہ اس کے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد اس سے لوگ بیعت کریں۔ اس پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ فرمایا۔ مروان نے کہا کہ اسے پکڑ لو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے اور مروان نے کہا کہ اسی شخص کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ جس شخص نے اپنے باپ سے کہا کہ توف ہے تم پر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو؟ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے والد ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں کی ماں دہمت سے، میری برادرت ضرور نازل کی تھی۔

۸۳۵۔ پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل

آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

نہیں بلکہ یہ تودہ ہے جس کی تم جلدی چھایا کرتے تھے یعنی

ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے فرمایا کہ عارض یعنی بادل ہے

۱۹۳۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے

حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث

بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح سننے نہیں دیکھا کہ آپ کے خلق کا کرا

نظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل

یا ہوا دیکھتے تو گھبراہٹ اور اللہ کا خوف آپ کے چہرے مبارک سے

پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول

اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برے

گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں

تو ناگھاری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے

عائشہ! کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم دعاء پر ہوا کا عذاب آیا تھا

انھوں نے غلاب دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

۸۳۶۔ سورۃ الذین کفروا

قَالَ كَانَ مَرْدًا عَلَى الْحِجَابِ اسْتَعْمَلَهُ مَعًا وَيَهُ  
فَقَطَّبَ فَبَعَلَ يَدُ كُرَيْبٍ يَدُ مَعَادِيَةَ لَكِي  
مِيَايَعٍ لَهُ بَعْدَ آيِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا. فَقَالَ خُذُوهُ مَدَّ خَلَّ بَيْتِ  
عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا. فَقَالَ مَرْدَانُ إِنَّ هَذَا  
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لَوَالِدَيْهِ  
أَنْ تَكُنَّ أَلَمَةً أُنْجِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ  
وَلَاؤُ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيْنَا شَيْئًا مِمَّنْ  
الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَذَابًا

۸۳۵۔ قَوْلِهِ - فَلَمَّا دَاوَاهُ عَارِضًا

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ

مُمْطِرٌ نَابِلٌ هُوَ مَا اسْتَعْلَجْتُمْ بِهِ

رَيْحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

عَارِضٌ: الْكَتَابُ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَنُو وَمِي

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى

أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ لَمَّا كَانَ يَتَبَشَّرُ قَالَتْ

وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا دَاوَاهُ الْغَلِيءُ

فَرِحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْبَرْقُ وَكَانَ إِذَا

رَأَيْتُهُ عَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْفَرَحَ هَيَّئْتُ. فَقَالَ:

عَائِشَةُ مَا يُرْمَنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ هَذَا أَبْ؛ عَذَابٌ

قَوْمٌ بِالرَّيْحِ وَمَنْ رَأَى قَوْمَ الْعَذَابِ فَقَالُوا

هَذَا عَارِضٌ مُمَطِرٌ نَابِلٌ

بَابُ ۱۱۱. الَّذِينَ كَفَرُوا

”اور اڑا رہا، اٹا رہا حتیٰ لا یبقی الا مسلمہ“  
 عترتہا، بیکرہا۔ وقال مجاہد: مولى  
 الذین آمنوا، ولیہم۔ عزم الامر  
 جد الامر فلا یھنوا: لا تضعفوا۔  
 وقال ابن عباس: اصغائہم: حشدہم۔  
 اسین، متغیر۔

”اور اڑا رہا، اٹا رہا حتیٰ لا یبقی الا مسلمہ“  
 عترتہا، بیکرہا۔ وقال مجاہد: مولى  
 الذین آمنوا، ولیہم۔ عزم الامر  
 جد الامر فلا یھنوا: لا تضعفوا۔  
 وقال ابن عباس: اصغائہم: حشدہم۔

باب ۸۳۶ - ”وَلَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ“

۸۳۶۔ ”وَلَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ“

۱۹۲۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ ان سے سلیمان نے  
 حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مرزوق نے حدیث بیان  
 کی۔ ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی  
 جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحمہ نے کھڑے ہو کر دم  
 کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا  
 کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو  
 تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحمہ نے عرض کی ہاں لے میرے  
 رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا  
 تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں نساہت پیدا ہو گے اور آپس میں قطع  
 قربت کر لو گے۔“

۱۹۲۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ ان سے سلیمان نے  
 حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مرزوق نے حدیث بیان  
 کی۔ ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی  
 جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحمہ نے کھڑے ہو کر دم  
 کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا  
 کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو  
 تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحمہ نے عرض کی ہاں لے میرے  
 رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا  
 تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں نساہت پیدا ہو گے اور آپس میں قطع  
 قربت کر لو گے۔“

۱۹۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے  
 حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا  
 ابو الحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو آیت  
 ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

۱۹۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے  
 حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا  
 ابو الحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو آیت  
 ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

۱۹۲۲۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے  
 خبر دی انھیں معاویہ بن ابی مرزوق نے خبر دی۔ سابقہ حدیث کی طرح۔  
 اور یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اگر تمھارا جی چاہے تو آیت ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

۱۹۲۲۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے  
 خبر دی انھیں معاویہ بن ابی مرزوق نے خبر دی۔ سابقہ حدیث کی طرح۔  
 اور یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اگر تمھارا جی چاہے تو آیت ”اگر تم کنارہ کش رہو“ پڑھ لو۔

## یا ۸۳۸ - سُورَةُ الْفَتْحِ

وَقَالَ فَجَاهِدْ: سَيَأْخُذُ فِي دُجُوهِهِمُ  
الْمُتَحَنِّنُ وَقَالَ مُتَمَوِّرٌ عَنْ جَاهِدٍ:  
الْتَوَّاعُ - شَطَا، فِرَاحَةُ - فَاسْتَعْلَظَ:  
عَلَّظَ - سَوَّقَهُ: السَّائِي حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ  
وَيَعَالُ دَائِرَةُ السُّوْعِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السُّوْعِ  
وَدَائِرَةُ السُّرُجِ: الْعَذَابُ - تُعَزَّرُوهُ:  
تَنْصُرُهُ - شَطَا: شَطَطُ السُّبُلِ تَنْبُتُ  
الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى  
بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَازِدُهُ  
قَوَاهُ وَلَوْ كَأَنَّكَ دَاحِدَةٌ لَمَّ تَقْمَرُ  
عَلَى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلُ ضَرْبِهِ اللَّهُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَّ خَرَجَ  
وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَى  
الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا ۝

## یا ۸۳۹ - إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ  
أَسْفَارِهِ دَعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا  
فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ  
يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
تَكَلَّمَتُ أَمْ عَمْرٍؤُ زِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ  
عُمَرُ فَتَكَلَّمْتُ بِعَمْرِي ثُمَّ لَعَنَ مَثَ أَكَامَ النَّاسِ وَ  
خَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ مَثَلُ نَشِيتُ أَنْ  
تَمِثُتُ مَارِحًا يَصْرُحُ فِي فَقُلْتُ لَعَنَ خَشِيتُ أَنْ  
يَكُونَ نَزَلَ فِي نَزَائِنِ كُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## ۸۳۸ - سورة الفتح ۝

اور مجاہد نے بیان کیا "سیما ہم فی دجوہ ہم" یعنی چہرہ کی  
لامعت - اور منصور نے مجاہد کے حوالہ سے نقل کیا کہ اس کا  
معہوم تواضع ہے۔ "شطاہ" اسی فرائضہ۔ "فاستعلظ" اسی  
علظ۔ "سوقہ" میں سوق بمعنی تناسل ہے جو پودے کو کھڑا رکھتا  
ہے۔ "دائرة السور" رجل السور کی طرح ہے۔ دائرة السور  
یعنی عذاب "يعزروه" اسی بنصرہ۔ "شطا" یعنی پودے کی  
سوئی۔ ایک دانہ میں دس، آٹھ، سات سوئیاں نکلتی ہیں  
اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول  
"پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا" میں یہی ارشاد ہے اگر  
وہ ایک ہی ہوتی تو تنہا پر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ مثال  
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دی ہے، کہ  
آپ پہلے تنہا دعوت اسلام لے کر نکلے پھر آپ کو آپ کے  
صحابہ کے ذریعہ تقویت ملی۔ جیسے دانہ کو ان سوئوں سے  
تقویت ملتی ہے جو اس سے اگتے ہیں ۝

## ۸۳۹ - بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی۔

۱۹۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل  
رہے تھے، رات کا وقت تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا  
لیکن حضور اکرمؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے سوال کیا اور اس مرتبہ  
بھی آنحضورؐ نے جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا، عمر کی ماں  
اسے روئے۔ آنحضورؐ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں امر کیا لیکن آنحضورؐ  
نے تمہیں کسی مرتبہ جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں  
نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوف تھا  
کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ نازل ہو، ابھی تھوڑی  
ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی  
پکار رہا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں  
کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور



سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے آیت ”بیشک ہم نے آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی“ کی تلاوت کی۔

۱۹۴۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے، حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ”بیشک ہم نے آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی“ صبح حرمیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۴۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قزہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبداللہ بن محفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورہ فتح خوب خوش الحانی سے پڑھی۔ معاویہ بن قزہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ تمھارے سامنے آنحضرتؐ کی اس موقع پر طرز قرأت کی نقل کروں تو کر سکتا ہوں۔

۸۴۰۔ تاکہ آپؐ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے

اور آپؐ پر احسانات کی تکمیل کرے اور آپؐ کو سیدھے راستہ پر

لے چلے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے صفوان بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے زیادہ حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہے۔ تاکہ آپؐ کے دونوں پاؤں سوچ گئے۔ آپؐ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا

میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۹۴۷۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں حیمو نے خبر دی، انھیں ابوالاسود نے انھوں نے عروہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپؐ کے قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ اتنی زیادہ مشقت کیں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپؐ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ بنا پسند نہ کروں۔ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہو گیا تو) آپؐ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ الْبَلَكَةُ سُورَةً لَيْسَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ النَّفْسُ ثُمَّ قَرَأْنَا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا - قَالَ الْوَحْدُ يُبَيِّنُهُ ۝

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَهَيَّ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ.

يَا أَيُّهَا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ

يَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَمِيعٍ الْمَغِيرَةِ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۝

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِيَعْرَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ فَلَمَّا كَثُرَتْ نِعْمَتُهُ

بیٹھ کر درات کی ناز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں مزید پڑھتے۔ پھر رکوع کرتے۔

۸۴۱۔ بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۹۴۸۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے ”اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے“ تو آنحضور کے متعلق یہی اللہ تعالیٰ نے توریت میں بھی فرمایا تھا ”اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ بخوبی اود نہ سخت دل اود نہ باندوں میں شوکر نے والے اود نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف اور درگزر سے کام لیں گے۔ اور اللہ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ کچ قوم عربی کو سیدھا ذکر کریں گے یعنی جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں گے پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ

وہ اندھا آنحضور کو اور ہرے کانوں کو اور ہر وہ پڑے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے۔

۸۴۲۔ وہ اللہ وہی تر ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینت (نخل) پیدا کیا۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبید اللہ بن مویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرار بن ابیہ نے اور ان سے ہلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے ”وہ اللہ وہی تر ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینت (نخل) پیدا کیا۔“

تذکرہ کیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ جس سے گھوڑا بدلا تھا، ”سکینت“ تھی جس کا قرآن مجید میں مذکور آیا ہے۔

لہذا اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل ہوئے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مختار قرآن یہ ہے کہ یہ مخلوقات میں سے ہے کوئی چیز جسے جس میں طائیت اور حوت جہت سے اور اسی کے ساتھ لاکھ بھی ہوتے ہیں۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے صبر و ثبات اور ان کی طائیت کو بیان کیا گیا ہے۔

صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُوعَ قَامَ فَقَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ۝

بَابُ ۸۴۱ قَوْلُهُ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا ۝

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ آيَةُ النَّبِيِّ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ عَبْدِي وَ رَسُولِي سَمِعْتُكَ الْمُرَجِلَ لَنْتِ بِفَيْظٍ وَ لَا غَلِيظٍ وَ لَا سَخَابٍ بِأَلْسُونِي وَ لَا يَدْنِعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَ لَكِنْ يَغْفُو وَ يَصْنَعُ وَ تَنْ يَغْفِيهِ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوَجَاءَ بَأَنْ يَغْفُوَ الْإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ فَيُفْتَحُ بِهَا أَهْلُنَا حُمَيَّا دَاوُدَ إِنَّا لَحُشَا وَ قُلُوبًا غُلْفًا ۝

بَابُ ۸۴۲ قَوْلُهُ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي لَسْتَحْقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْقَهُ وَ قَرَأَ لَهُ مَرَّةً فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفَعُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَظَنَرَ فَلَمْ يَرْ شَيْئًا وَ جَعَلَ يَنْفَعُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْلِكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ يَا قُرْآنُ ۝

باب ۵۲ تَوَلَّاهُ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ :

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ

الْحُدَيْبِيَّةِ الْفَاءَ وَارْبَعَ مِائَةٍ :

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ

صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُرَزِيِّ إِيَّايَ

وَسَمِعْتُ عَمَّالَةَ الشَّجَرَةِ تَحَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الْخُدَّافِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ قَالَ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْمُعْقَلِ الْمُرَزِيِّ فِي الْبَوْلِ

فِي الْمُخْتَلِ :

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي لَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ

عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الصَّخَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ

أَمْحَابِ الشَّجَرَةِ :

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُحَيْثٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَيَّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا دَاوُدَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كُنَّا

بِصِيقِينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَدْعُونَ

إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيْهِمْ لَعَنَهُمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ

حَنْظَلٍ لَا تَهْمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ

الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَكَوْثَرِي قَتْلًا

لَقَاتِلُنَا فَنَجَّاهُ عَمْرُ فَقَالَ أَكُنَّا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ

عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَتَتْلَاهُمْ فِي

النَّارِ قَالَ بَلَى - قَالَ فَوَجَّهَ لِعَلِيٍّ الدِّيْنَةَ فِي

دِينِنَا وَتَرَجَّعَ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا

۸۳۳۔ جب کہ وہ بیعت کر رہے تھے، درخت کے

نیچے۔

۱۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم (مسلمان)، ایک ہزار چار سو تھے (شکر میں)

۱۹۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان

کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن مغفل

مزن رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیعت

کے موقع پر موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان

کنکری لے کر پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان نے بیان کیا کہ میں

نے عبد اللہ بن مغفل مزن سے غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا

یعنی یہ کہ آپ نے اس سے منع فرمایا،

۱۹۵۲۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر

نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے،

ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے ثابت بن مہک رضی اللہ عنہ نے، اور آپ

صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۹۵۳۔ ہم سے احمد بن اسحق سلمی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن سیاح نے ان سے حبیب بن

ثابت نے بیان کیا کہ میں ابو اہل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ

پر چھنے کے لیے حاضر ہوا (خوارج کے متعلق)، انھوں نے فرمایا کہ ہم مقام

صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ

ہوئی تھی، ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی

طرف بلائے صلح کے لیے (پھر آپ کیا کریں گے)، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ٹھیک ہے (میں اس پر سب سے پہلے عمل کے لیے تیار ہوں لیکن خوارج

نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے

خلاف آدا ڈاٹھائی) اس پر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم پہلے

اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے، آپ کی مراد اس صلح

سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان

إِبْنُ الْخَطَّابِ إِبْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَلَكِنْ يُصَيِّعُنِي اللَّهُ  
أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَعَيِّظًا فَلَمْ يَصِبْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ  
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهَذَا عَلَى الْبَاطِلِ  
قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ  
الْفَتْحِ :

ہوئی تھی اور جنگ کا موقع آتا تو ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔  
لیکن صلح کی بات چلی تو ہم نے اس میں بھی صبر و ثبات کا دامن اٹھائے نہیں  
چھوڑا، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ (آنحضورؐ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور  
عرض کی کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے  
مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین دوزخ میں نہیں  
جائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم  
اپنے دین کے بارے میں ذلت کا مظاہرہ کیوں کریں۔ (یعنی دہک کر صلح کیوں کریں) اور کیوں واپس جائیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم  
بھی فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی مٹانے نہیں کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ  
کے پاس سے واپس آگئے۔ آپ کو غصہ آ رہا تھا، صبر نہیں کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور وہ  
باطل پر نہیں ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ اے ابن خطاب! حضور اکرمؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں ہرگز مٹانے نہیں کرے گا  
پھر سورۃ الفتح "نازل ہوئی۔

### ۸۴۲۔ سورۃ الحجرات

مجاہد نے فرمایا "لا تغتروا" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
(غیر ضروری) مسائل نہ پوچھا کرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی  
زبان سے کوئی فیصلہ نہ کرے اور تمہارے لیے بعد میں سخت  
ہو "اتحٰن" ای اخلص "لا تباذروا" یعنی اسلام لانے کے بعد  
کسی شخص کو کفر کی طرف منسوب کر کے نہ بکرا جاوے "یتکم"  
ای ینقصکم۔ اللہ انہی نقصنا۔ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند  
نہ کیا کرو۔ آخر تک "تشترون" ای تعلّمون۔ اسی سے  
"الشاعر" آتا ہے۔

### ۸۴۲۔ سُورَةُ الْحُجُرَاتِ -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَغْتَرُوا: لَا تَقْتَدُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ - لَا مَقْتَنَ  
أَخْلَصَ - لَا تَبَاذُرُوا: لَا يُدْعَى بِالْكَفْرِ  
بَعْدَ الْإِسْلَامِ - يَنْقُصُكُمْ - الْتَمْنَا  
نَقْصَنَا - لَا تَرْفَعُوا أَمْوَالَ تَكْفُرُوا  
صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ - تَشْتَرُونَ  
تَعْلَمُونَ - وَمِنْهُ الشَّاعِرُ :

۱۹۵۳۔ ہم سے یسرو بن معقل بن جمیل الحمی نے حدیث بیان کی "ان سے  
نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی لمیہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب  
سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں حضرات نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی یہ اس وقت کہ  
واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے اور آنحضورؐ سے درخواست کی کہ  
ہمارا کوئی امیر بنا دیں، ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے  
اقرب بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لیے کہا تھا۔ اور دوسرے  
(ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع نے بیان کیا  
کہ ان صاحب کا نام مجھے یاد نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا إِسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ  
الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُدَيْكَةَ  
قَالَ كَادَ الْخَيْرَانِ أَنْ يَهْلِكَمَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا - رَفَعَا أَمْوَالَهُمَا هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رُكْبَتَيْنِ تَمِيمٍ فَأَشَارَ  
أَحَدُهُمَا بِالْأَفْجَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مَجَاشِعَ وَ  
أَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَوْ أَحْفَظُ  
اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَحُمَرَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي  
قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ - مَا رَفَعْتَ أَمْوَالَهُمَا

سے کہا کہ آپ کا مقصد مجھ سے اختلاف کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد صرف آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے، اس پر ان دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔  
”لے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو۔“ (الحجہ عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نامائین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انہر بن سدر نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، دیکھا کہ وہ گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، کیا حال ہے؟ کہا کہ بُرا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولا کرتا تھا، اب سارا عمل اکارت ہوا اور اہل دفرخ میں سے قرار دے دیا گیا۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع آپ کو دی۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ وہ صاحب اب دو بار ان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آئے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم اہل دفرخ میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

۸۴۱۔ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں ابن ابی لیکہ نے خبر دی۔ اور انھیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا امیر آپ قنقاع بن معبد کو بنا دینا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بلکہ

فِي ذَلِكَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ الِآيَةَ۔ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِمَّا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَدْرُ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَتَخَيَّ أَبَا بَكْرٍ۔

رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نامائین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنزَهُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْبٍ قَالَ أَنبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أُعْلِمُكَ عِلْمَهُ۔ نَأْتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مَمْكُوسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَوْءٌ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حِطَّ حَمْلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لَنَا وَكَذَلِكَ قَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرْءُ الْأَخْرَجَ بِمَشَارَةٍ عَلَيْهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّا نَكُنْ لَكُم مِّنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۸۴۱۔ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنَ دُورٍ الْمُتَجَرِّاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرَ الْقَنْقَاعِ بْنِ مَعْبِدٍ وَقَالَ عُمَرُ

لے آپ انصار کے خلیفہ میں آپ کی آواز بہت بلند تھی جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور سناؤں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے سے منع کیا گیا تو اپنے غمزدہ ہرے کو گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آنحضرتؐ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کے متعلق پوچھا۔

آپ اترے بن حابس۔ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ  
إِلَّا أَنْ أَدْخُلَ فِيَّ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خَلَاكَ  
فَتَمَارِيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَتَنَزَّلَ فِي ذَلِكَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعُدُوا بُيُوتَ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ حَتَّى يُفْضِكَ الْآيَةَ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا  
حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

آپ اترے بن حابس

### باب ۸۲۲ سورۃ ق

رَجْعَ بَعِيدٍ رَدٍّ فَرُوجٍ فَتَوَتَّى وَاحِدَهَا  
مَرْجٌ وَنِيدٌ فِي حَلْقِهِمُ الْخَبْلُ حَبْلُ  
الْعَاقِبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ  
الْأَرْضُ مِنْ عِظَائِمٍ تَبْصِرَةٌ بَصِيرَةٌ  
حَبُّ الْحَصِيدِ الْخِنْطَةُ بِاسْقَاتِ الطَّوَالِ  
أَفْعَيْنَا أَفَاعِي عَيْنِنَا وَقَالَ قُرَيْبُهُ  
الْشَّيْطَانُ الَّذِي قِيضَ لَهُ - فَنَقَبُوا  
ضَمِيرًا - أَدَاتِي السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ لَفْسُهُ  
يَنْبِرُهُ حَبْنُ أَنْفَاكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ  
دَقِيبٌ عَنِيدٌ رَصَدٌ - سَائِقٌ وَشَهِيدٌ  
الْمُلْكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ شَاهِدٌ  
يَا ثَلَاثُ لَعْنَتُكَ النَّصْبُ وَقَالَ غَيْرُهُ  
نَصِيدٌ الْكَفَرِيُّ مَا دَامَ فِي الْكَلَامِ  
وَصَعَاةٌ مَنْصُودٌ بِنَصْنَةٍ عَلَى بَعْضٍ -  
فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْكَلَامِ فَلَيْسَ بِنَصِيدٍ  
فِي آدَابِ الثُّجُومِ وَآدَابِ السُّجُودِ كَانِ  
عَاصِمٌ يَفْتَحُ الْكَلِمَةَ فِي قِيَامٍ وَكَيْسَرٌ الْكَلِمَةَ  
فِي الْقُورِ وَكَيْسَرَانِ جَمِيعًا دَيْنُ صَبَاحٍ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ  
مِنَ الْقُبُورِ

### باب ۸۲۳ قَوْلُهُ وَقَوْلُهُ هَلْ مِنْ

مَنْزِيْدٍ

### ۸۲۲ - سورۃ ق

”رجع بعید“ ای رد۔ ”فرج“ ای فتوق۔ اس کا واحد فرج  
ہے۔ ”من جبل الوریہ“ یعنی رگ گردن۔ مجاہد نے فرمایا کہ  
”ما تنقص الارض“ سے مراد ان کی ہڈیاں ہیں جنہیں مٹی  
کم کرتی ہے۔ ”تبصرة“ ای بصيرة۔ ”حب الحصيد“ یعنی  
گیہوں سے۔ ”باسقات“ ای الطوال۔ ”افعینا“ یعنی کیا  
جب ہم نے تمہیں پیدا کیا تو ہم اس سے عاجز تھے۔ ”و  
قال قرینہ“ میں ترین سے مراد شیطان ہے جو اس کے ساتھ  
ساتھ رہتا ہے۔ ”فلقبوا“ ای ضربوا۔ ”والقی السمع“ یعنی  
اس کی طرف کان لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کسی چیز کی  
طرف توجہ نہیں۔ ”رقيب عتيد“ ای رصد۔ ”سائق و شهيد“ دو  
فرشتے ہیں۔ ایک کاتب ہے اور دوسرا گواہ۔ ”شہید“ دل سے  
گواہی دینے والا۔ ”لعوب“ ای النصب۔ غیر مجاہد نے کہا کہ  
”نصید“ یعنی شکوفہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے منصور  
کے معنی میں ہے یعنی نہ بیتہ جب شکوفہ اپنے غلاف سے  
باہر آجائے پھر اسے ”نصید“ نہیں کہیں گے۔ ”فی ادبار السجود“  
(سورۃ طور میں) اور ادبار السجود (اس سورۃ میں) عامم سورۃ  
ق (دریغیر) میں ”ادبار“ کے ہمزہ پر فتح پڑھتے تھے۔ اور  
سورۃ الطور میں کسر پڑھتے تھے۔ دونوں سورتوں میں کسر  
اور فتح پڑھ سکتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”یوم  
المخرج“ یعنی مشرک کے لیے قبروں سے نکلیں گے۔

### ۸۲۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ جنہیں کہے گی کہ کچھ

اور بھی ہے؟“

۱۹۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں دجاس کے متقی ہونگے انھیں ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۛ

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن موسیٰ تظان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن ہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاملہ سے، ابوسفیان حمیری اگر اس حدیث کو انعمود کے حاملہ کے بغیر ذکر کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا تو بھیجی گئی؛ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؛ پھر رب تبارک و تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۛ

۱۹۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن خیرہ نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا۔ میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔

جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بے لگی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بقیہ حصہ بعض دوسرے حصہ پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیں، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُنْفَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَقَعَ قَدَمُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ ۝

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى تَظَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ الْخَمَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُرْفَعُهُ أَبُو سَفْيَانَ يُقَالُ لِيَهُنَّ هَلْ امْتَلَأَتْ دَقَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ قِيَصُ النَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمُهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ ۝

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَنَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَ لِيَهُنَّ النَّارُ أَوْ زُرْتُ يَا مُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ - وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا صُغَفَاءُ النَّاسِ دَسَقْتُ هُجْرًا - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ أَعْدَابُ أَعْدَابِ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَلُوكًا فَا مَّا النَّارُ فَلَا تَمْلِكُ حَتَّى يَصْعَقَ رَجُلًا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ كَمَتْنِي وَمُزَوًى يَصْعَقُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَطْلُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَ أَمَا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا وَ سَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ -

۱۹۵۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چودھویں رات تھی۔ آنحضرت نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رویت میں تم دھکا پیل نہیں کر دو گے، بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکائیے بغیر دیکھو گے اس لیے اگر تمہارے لیے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو، پھر آپ نے آیت ”اور اپنے رب کی حمد وسیع کرنے میں آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے“ کی تلاوت کی۔

۱۹۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے درقہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن ابی نیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا، آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”و ادبار السجود کی تشریح کرنا تھا۔

### ۸۴۳۔ سورۃ الذاریات

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ”الذاریات“ ہوئیں ہیں، ان کے غیر نے کہا کہ ”تذریہ“ ای تو قہ۔ ”وفی انفسکم افلا تبصرون“ یعنی خود تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کھانا پینا ایک راستے سے ہوتا ہے لیکن وہ فضل بن کردوسرے راستے سے نکلتا ہے ”فراغ“ اے فرج۔ ”فصکت“ یعنی مٹھی باندھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ ”الرسم“ زمین کی ہریالی جب خشک ہو جاتا ہے اور دندوی جائے۔ ”الموسعون“ ای لذوسعہ۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”علی الموسع قدرہ“ میں بھی یہی معنی ہیں یعنی قوی، ”ذو جین“ یعنی نر و مادہ۔ یہی صورت رنگوں کے اختلاف اور بیٹھے اور کھٹے ہونے میں ہے کہ یہ بھی زوج کہے جاسکتے ہیں ”ففرؤا الی اللہ“ یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف بھاگ کر آؤ۔ ”الایعبدون“ یعنی جن و انس میں جتنی بھی معبود ہیں میں نے صرف اپنی توحید پرستی کیلیے

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَبْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بَيْنَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْظُرُ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعِ عَشْرَةَ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا سَتَرْدُنَّ رُبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا۔ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَاِنْ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلِبُوْا عَلٰى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَاَفْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ عَمْدًا رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَانٌ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُبَّاسِ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَمْرَةٌ اَنْ يَسْتَبِيْحَ فِيْ اَدْبَارِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَعْنِيْ قَوْلَهُ وَ اَدْبَارِ السُّجُوْدِ ۝

### بَابُ ۱۱۱۱ وَالذَّارِيَاتُ ۝

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَلْاَوَّلِيَّاتُ وَقَالَ غَيْرُهُ۔ تَذَرُوْكُمْ تَفْرُقُوْكُمْ۔ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ۔ تَأْكُلُوْنَ وَتَشْرَبُوْنَ فِيْ مَدْحَلٍ وَّاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَيْنِ۔ قَرَأَ عَ، فَرَجَعَ۔ فَصَلَّتْ۔ فَجَمَعَتْ اَمَّا يَمْنَاهَا فَصَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالتَّرْمِيْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا يَبَسَ وَوَلِيْسَ۔ مُوسِعُوْنَ اَيْ كَدُوْا سَحِيْحًا وَكَذَلِكَ عَلٰى الْمُرْسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِيْ الْقَوِيُّ۔ رَوَّجِيْنَ السَّادَّ كَرَدَ الْاُنْثَى وَلَا خِيْلَافُ الْاَلْوَانِ حُلُوْا وَحَامِضٌ فَهِيَ اَرْوَجَانِ فَفَرَدَ اِلَى اللهِ مِنَ اللهِ اِلَيْهِ۔ اَلَا لِيَعْبُدُوْنَ مَا خَلَقْتَ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ لِيُقْبِلُوْنَ اِلَّا لِيُؤْخَذُوْنَ۔



پیدا کیا ہے۔ یعنی حضرات نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا تو سب کو اسی مقصد سے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو مانیں۔ لیکن بعض نے مانا اور بعض نے نہیں مانا۔ معتزلہ کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ”الذنوب“ بڑا ڈول۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”ذنوباً“ بمعنی راستہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”صرۃ“ ای صیغہ۔ ”العقیم“ جس کے بچہ نہ پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”الحجک“ سے مراد آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے ”فی غمرۃ“ یعنی اپنی گمراہی میں گرے جاتے ہیں۔ غیر ابن عباس نے کہا ”تواصو“ ای تواطؤ۔ غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”مسمومۃ“ یعنی نشان لگا ہوا سیمائے مشق ہے۔

۸۴۵۔ سورہ والطور

قتادہ نے فرمایا کہ ”مسطور“ بمعنی مکتوب ہے۔ مجاہد نے فرمایا ”الطور“ سریانی زبان میں پہاڑ کے معنی میں ہے۔ ”رقی منشور“ یعنی صحیفہ۔ ”السقف المرفوع“ یعنی آسمان۔ ”المسجور“ ای الموقد۔ حسن نے فرمایا کہ سمندر میں آسمان جوش اور طغیانی آئے گی کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”الانجم“ ای نقصان۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ”تمتہ“ ای تدور۔ ”البر“ ای اللطیف۔ ”کسفاً“ ای قطعاً۔ ”المنون“ ای الموت، ان کے غیر نے کہا بیتا زرعون، ای بیتا طون۔

۱۹۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی۔ انھیں محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، انھیں عروہ نے، انھیں زبید بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دج کے موقتہ پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا کہ پھر سواہی پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور انھیں اس وقت خان کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورہ ”والطور“ کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

وَقَالَ لِبَعْضِهِمْ خَلِقْتُمْ لِمَفْعُولًا فَفَعَلْ لِبَعْضٍ وَتَرَكَ لِبَعْضٍ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدْرِ وَالْذُّنُوبِ: الذُّنُوبُ الْعَقِيمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٌ: صَيِّغَةٌ - ذُنُوبًا: سَبِيلًا - الْعَقِيمُ الَّذِي لَا كَيْدَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَبْكُ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِي غَمْرَةٍ: فِي صَلَاةٍ لَتَهْجُرَ يَتِمَّا دُونَ. وَقَالَ غَيْرُكَ: تَوَاصَوْا تَوَاطَاؤًا وَقَالَ غَيْرُكَ مُسْمُومَةٌ: مُحْكَمَةٌ سَيِّئَاتِ السَّيِّئَاتِ.

۸۴۵۔ الطور

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ: مَكْتُوبٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ حَبْلٌ بِالشَّرْيَانِيَّةِ - رَقِي مَنَشُورٌ: صَيِّغَةٌ - وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ: سَمَاءٌ - الْمَسْجُورُ: الْمَوْقِدُ. وَقَالَ الْحَسَنُ تَسْجُرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاءُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْتَنَاهُمْ: نَقَضْنَا. وَقَالَ غَيْرُكَ تَمُورٌ: تَدَوَّرٌ - أَحْلَاهُمْهُمْ: أَلْعَمُّوهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلْبَرُ: الْكَطِيفُ. كَسْفًا: قَطْعًا - أَلْمُنُونُ: أَلْمُوتُ وَقَالَ غَيْرُكَ يَتَنَازَعُونَ: يَتَعَاقَبُونَ.

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّيَّ أَشْتَكِي. فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّبَاتِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَطَعْتُ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَفْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابَ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۲۔ حَقَّ شَيْءٌ الْخُسَيْدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عَنْدهُمْ خَزَائِنُ رَيْكَ أَمْ هُمُ السَّيِّدُونَ۔ كَذَا قُلْتُ أَنْ يَطِيرَ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي ۖ

۱۹۶۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے اصحاب نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ مغرب کی نماز میں سورۃ "الطور" پڑھ رہے تھے جب آپ اس آیت پر پہنچے "ہکیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کیے پیدا ہو گئے۔ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا انھوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کر لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان میں یقین ہی نہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) ہیں؟ تو میرا دل اٹھنے لگا۔ سفیان نے بیان کیا لیکن میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے، ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۃ "الطور" پڑھتے سنا۔ (سفیان نے کہا کہ میرے اصحاب نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے براہ راست زہری سے نہیں سنا۔

۸۴۶۔ سورۃ والنجم۔

مجاہد نے کہا کہ "ذمرۃ" ای ذوقۃ۔ "قاب قوسین" یعنی کان کی تانت جتنا قاصدہ "ضیرٰی" ای عوجاء "اکری" یعنی دینا بند کر دیا۔ "رب الشوری" (میں الشوری سے مراد) "مزمل الجوزاء" (پر فی ستر) ہے۔ "الذی وفی" یعنی جو ان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "ازفت الازفة" ای اقتربت لاساتہ و سادون" سے مراد برطہ (ایک کھیل) ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ حمیری زبان میں "گائے" کے معنی میں ہے۔ ابراہیم نے فرمایا "فتارونہ" ای افتجاد لونہ۔ جن حضرات نے اسے "افتمرونہ" پڑھا ہے، ان کے یہاں "افتجدونہ" کے معنی میں ہے "ما زاع البصر" ای بصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم "وما طعی" ای لا جاوزا رאי "فتاروا" ای کذبوا۔ حسن نے فرمایا "اذا ہوی" غاب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اغنی و اغنی" یعنی دیا اور خوش کر دیا ۖ

اِذَا هَوَىٰ غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنَىٰ وَ اَغْنَىٰ اَعْطَىٰ فَ اَغْنَىٰ ۖ

بَابُ ۸۴۶ سورۃ والنجم۔  
قَالَ مجاهد۔ ذُمْرَةٌ : ذُو قُوَّةٍ۔  
قَاب قَوْسَيْنِ : حَيْثُ اَلْوَتَرَانِ اَلْقَوْسِ  
ضَيْرِي : عَوْجَاءُ۔ وَ اَكْرَى : قَطَعَ  
عَطَافَةً۔ رَبِّ الشَّعْرَى : هُوَ مِزْدَرُ  
الْجُوزَاءِ۔ اَلَّذِي وَفَى : وَفَى مَا كَفَرَ  
عَلَيْهِ۔ اَزْنَتْ اِلَازِفَةً : اِغْتَرَبَتْ  
السَّاعَةَ۔ سَامِدُونَ : اَلْبَرْطَمَةُ۔ وَقَالَ  
عِكْرِمَةُ يَتَخَفُونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ۔ وَقَالَ  
اِبْرَاهِيمُ اَفْتَارُوهُ : اَفْتَجَا دِلُونَهُ وَ  
مَنْ قَرَأَ اَفْتَمَرُونَهُ يَعْنِي اَنْتَجَدُونَهُ  
مَا زَاعَ الْبَصَرُ : بَصَرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَمَا طَعَى : وَلَا جَاوَزَ  
مَا رَأَى۔ فَتَارُوا : كَذَبُوا۔ وَقَالَ الْحَسَنُ  
اِذَا هَوَىٰ غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنَىٰ وَ اَغْنَىٰ اَعْطَىٰ فَ اَغْنَىٰ ۖ

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُورٍ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّتُ خَطَاكَ لَقَدْ قَعَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ مِنْ حَدَّثَكَ أَنْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَى رَكْبَهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ تَلَاءٍ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ إِنَّكَ يَعْلَمُ مَا فِي عَدَنٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ عَدَاً وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّكَ كَتَمْتَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأْتَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ - وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ ۝

۱۹۶۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ام المؤمنین کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، کیا تم ان تین باتوں سے بھی بے خبر ہو، جو شخص بھی تم سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے آیت "لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ" من وراء حجاب "کی تلاوت کی۔ (فرمایا کہ) کسی انسان کے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے لیے آپ نے آیت "اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔" کی تلاوت کی۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے رسول! پہنچا دیجیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے" اہل حضور اکرمؐ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دوبرتہ دیکھا تھا۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَ بْنَ عَدْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ ۝

۱۹۶۴۔ ہم سے ابو الثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شبیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرر سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت "سود و کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم" پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا، اس کے متعلق بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا حُلَيْقُ بْنُ عَتَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّارَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ ۝

۱۹۶۵۔ ہم سے طلق بن غنم نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زرر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سود و کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم" پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا، اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶- ہم سے قبیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ”آپ نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں“ کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے برف کو دیکھا جو سبز تھا اور آفتی پر محیط تھا۔

۸۴۷- بھلا تم نے لات و عزی کے حال میں بھی غور کیا۔

۱۹۶۷- ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالجوزاء نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ”لات“ اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے ستروگھونٹا تھا۔

۱۹۶۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزی کی تو اسے فوراً (مکانات کے لیے) کہنا چاہیے کہ ”اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الہ الا اللہ)“ اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جو اکھیلیں اسے فوراً صدقہ دینا چاہیے

۸۴۸- ”اور تیسرے منات کے“

۱۹۶۹- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ”منات“ بت لے کر نام پر احرام باندھتے تھے جو مقام مشعل میں تھا وہ صفا اور مردہ کے درمیان (حج و عمرہ میں) آمد و رفت نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ”بیشک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔“ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا، اور

اسلام میں یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو عربوں میں سے نیا یا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکانات کر لینی چاہیے۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا قَبِيرَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالِ رَأَى رَفْرَفًا أَحْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ :

بَابُ الثَّوْلَةِ أَمْوَالُهُمُ اللَّاتُ وَالْعُزَّى :

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو جَوْنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّاتُ رَجُلٌ يَلْتُمُ سَوِيْقَ الْحَاجِّ :

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ تَالِيَةَ إِلَّا اللَّهَ وَمَنْ قَالَ بِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامُ رُكَّ فَلْيَتَصَدَّقْ :

بَابُ الثَّوْلَةِ وَمَنَاةُ الثَّالِثَةُ الْأُخْرَى :

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَسْمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ مَنَاةَ الظَّاعِيَةِ الَّتِي يَأْمُرُ الْمَشْكِلَ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَطَّافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالِ سَفْيَانُ مَنَاةُ يَأْمُرُ الْمَشْكِلَ

صَنَ قَدْ بِي وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
ابْنِ شَهْمَانَ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ  
فِي الْأَنْصَارِ كَأَنَّا نُوَاهِمُ وَغَمَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا  
يُجْهَدُونَ لِمَنَا وَمِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
مِثْنُ كَانَتْ يُجِلُّ لِمَنَا وَمَنَا مِثْنُ بَيْنَ مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ نَعْبُدُ لِمَنَا نَحْوَهُ ۚ

اسلام کے بعد ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم منات کی تعظیم کی وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان آمدورفت (سعی) نہیں کیا کرتے تھے۔

**باب ۸۴۹** قَوْلُهُ فَاَسْجُدُوا لِلَّهِ

وَاعْبُدُوا ۚ

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِاللَّحْجِ وَجَعَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ  
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْحَيُّ وَالْإِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ  
طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَكَهْمُ بْنُ كُوَيْلٍ عَنْ عُبَيْدِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۚ

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عِيْنٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ  
وَاللَّحْجِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ  
أَخَذَ كَفًّا مِّنْ ثُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْنَاهُ  
بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَ كَا فِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ  
خَلْفٍ ۚ

**باب ۸۵۰** اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۚ

قَالَ مُجَاهِدٌ - مُسْتَحَرٌّ - ذَاهِبٌ - مُزْدَجَرٌ

مسلمانوں نے بھی۔ سفیان نے فرمایا کہ مناة مقام قدیم پر مثل میں تھا اور  
عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ  
نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ آیت انصار  
کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اسلام سے پہلے انصار اور قبیلہ غسان کے  
لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے سابقہ حدیث کی طرح اور معمر  
نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے  
تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔

۸۴۹۔ "غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی

عبادت کرو۔"

۱۹۴۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے  
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے  
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام  
جن دالس نے سجدہ کیا اس روایت کی متابعت ابن طہمان نے ایوب کے  
واسطے سے کی تھی۔ ابن علیہ نے ایوب کے واسطے سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کا ذکر روایت میں نہیں کیا۔

۱۹۴۱۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، انھیں ابو احمد نے خبر دی  
ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے  
اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سجدہ سورۃ النجم ہے۔ پھر  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا  
اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا بلا تفسیس  
مسلم و کافر کے) سوا ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی  
اٹھائی اور اسی پر سجدہ کیا۔ بعد میں (بدلتی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ  
کفر کی حالت میں قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیر بن خلف تھا۔

۸۵۰۔ سورۃ اقتربت الساعۃ ۚ

مجاہد نے فرمایا کہ مستحضر ای ذاہب ۚ مزدجر ای تنہا ۚ

(فی الزجر) ازدجری استطیر جنونا۔ ”دسر“ یعنی کشتی کی تختیاں۔ ”لسن کان کفر“ یعنی بوجہ اس کے کہ نوح علیہ السلام کا انکار کیا گیا تھا پس اللہ کی طرف سے بدلے کے طور پر (اکی قوم کو عذاب اور نوح علیہ السلام اور مومنوں کو نجات دی گئی) ”محتضر“ یعنی صارع علیہ السلام کی قوم کے لوگ پانی پر اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔ ابن جریر نے فرمایا، کہ ”مبطعین“ ای النسلان۔ ”الغیب“ ای السراع۔ غیر ابن جریر نے کہا کہ ”فتعالی“ یعنی اونٹنی پر وار کیا (اور اسے ذبح کر دیا۔ ”المحتظر“ یعنی درختوں کی بار جو جل گئی ہو۔

”ازدجر“ زحرت سے افتعال کا صیغہ ہے۔ ”کفر“ یعنی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بدلہ تھا ان اعمال کا جو ان کی قوم نے ان کے اور ان کے مومن اصحاب

مُتَنَاهُ . وَارْدُجَرٍ : فَاسْطُيِرَ جُنْدُنَا . دُسْرُ  
أَصْلُهُ السَّوْنِيَّةُ . لَمَنْ كَانَ كُفْرًا . لَهُ  
جَزَاءٌ مِنَ اللَّهِ . مُحْتَضَرٌ : يَحْضُرُونَ  
مَاءً . وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ هُوَ طُعَيْنُ  
النَّسْلَانِ . الْغَيْبُ : السَّرْعُ . وَقَالَ  
عَمْرُو فِتْعَالِي : فَعَا طَهَا يَسِيْدُهُ  
فَعَقَرَهَا . الْمُحْتَظَرُ : كَيْطَارِضِ الشَّجَرِ  
مُحْتَرَقٌ . اَرْدَجِرٌ : لَانْفَعَلَ مِنْ زَجَرَتْ  
كُفْرٍ : فَعَلْنَا بِهِ دَيْهِيْمًا مَا فَعَلْنَا  
جَزَاءً لِمَا صَنَعَ بَنُو نوحٍ ذَا أَصْحَابِهِ  
مُسْتَوْرٌ : عَذَابٌ حَتَّى يُقَالَ الْاَشْرُ  
الْمُرْجَدُ : يَتَجَبَّرُ :

کے ساتھ کیا تھا۔ ”مستقر“ ای عذاب حتی ”الاشهر“ یعنی اترانا اور بیکر کرنا :

۱۹۷۲۔ ہم سے مسدو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور سفیان نے، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مکہ میں آپ کے معجزہ کے طور پر) چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ایک ٹکڑہ ایہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا اس کے نیچے چلا گیا تھا۔ آنحضورؐ نے اسی موقعہ پر ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

۱۹۷۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں مجاہد نے، انھیں ابو عمر نے، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند شق ہو گیا اور اس وقت ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

۱۹۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ دَسْفِيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ . قَالَ لَانْشَقَّ الْقَمَرُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَفَّتَيْنِ فَرَفَتُهُ قَوْيَ الْجَبَلِ وَفَرَفَتُهُ دُونَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَشَهْدَاؤُا :

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَارِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَأَى اللَّهَ عَنَّمَا قَالَ لَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ أَنَّ  
يُؤَيِّدُوا آيَةَ قَارَاهُمْ لِنُشَقِّ الْقَمَرُ :

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لِنُشَقِّ الْقَمَرُ  
قُرْآنَيْنِ :

**باب ۵۷** قَوْلُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءُ  
لِمَن كَانَ كُفِرًا تَقْدَرُ لَوْ كُنَّا هَا آيَةً  
قَهْلُ مَنْ مُدَّ كِرٍ - قَالَ قَتَادَةُ أَبَقَى  
اللَّهُ سَفِيئَةَ نُوحٍ حَتَّى أَذْرَكَهَا أَذْأَبُ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ :

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ  
عَنْ أَبِي لَسْحَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قَهْلُ  
مَنْ مُدَّ كِرٍ :

**باب ۵۸** قَوْلُهُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ  
لِلذِّكْرِ قَهْلُ مَنْ مُدَّ كِرٍ - قَالَ مُجَاهِدٌ  
يَسَّرْنَا هَوْنًا قِرَاءَتَهُ :

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شَيْبَةَ  
عَنْ أَبِي لَسْحَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ  
يَقْرَأُ قَهْلُ مَنْ مُدَّ كِرٍ :

**باب ۵۹** قَوْلُهُ أَجْزَأُ غُلٍّ مُنْقَبِرٍ كَيْفُتْ  
كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ -

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعِينٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ  
أَبِي لَسْحَنٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ قَهْلُ

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے  
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آنحضور  
نے انھیں چاند شق ہونے کا معجزہ دکھایا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا تھا۔

۸۵۱۔ ”جو کشتی ہماری نگرانی میں روانہ تھی۔ یہ سب انتقام  
میں اس شخص (نوح علیہ السلام) کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔  
اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہنے دیا۔  
سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا“ قتادہ نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت (محمدیہ)  
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اسلاف نے اسے پایا۔

۱۹۷۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
”نہل من مدکر“ پڑھا کرتے تھے۔

۸۵۲۔ ”اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل  
کرنے کے لیے، سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا“ مجاہد  
نے فرمایا کہ ”بیسرنا“ یعنی ہم نے اس کی قراءت آسان کر دی۔

۱۹۷۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”نہل من مدکر“  
پڑھا کرتے تھے۔ (سو بے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟)

۸۵۳۔ گویا وہ اکھڑا ہوئی کھجوروں کے تنے میں۔ سو دیکھو  
میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں۔

۱۹۷۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے

مِنْ مُذَكِّرٍ أَوْ مُذَكَّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا  
قَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا قَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ جِدَّ دَالًا ۖ  
**باب** قَوْلِهِ فَكَأَنَّهُ كَمِثْلِهِ  
الْمُحْطَرِّ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنُ لِلذِّكْرِ  
فَقُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ ۖ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَنِّي عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي لَسْعَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ - الْآيَةُ ۖ

**باب** قَوْلِهِ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً  
عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَ  
نُذْرِي ۖ

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَنْ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي لَسْعَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ  
فَقُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ ۖ

**باب** قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ  
فَقُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ ۖ

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي لَسْعَنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ ۖ

**باب** قَوْلِهِ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَ  
يُؤْتُونَ النُّذْرَ ۖ

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

سنا کہ آیت میں "فہل من تذکر" ہے یا "مذکر"؛ انھوں نے فرمایا کہ میں نے  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ "فہل من مذکر" پڑھتے تھے، آپ نے  
فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "فہل من مذکر" پڑھتے سنا ہے۔  
۸۵۴۔ (سودہ رضی اللہ عنہا) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کے باڑ  
لگانے والے کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے نصیحت  
حاصل کر لینا ان کے لیے سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے  
خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے  
اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
"فہل من تذکر" پڑھا۔ الْآیَةُ۔

۸۵۵۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی  
آ پہنچا، کہ تو میرے عذاب اور نذرانے کا مزہ  
چکھو ۖ

۱۹۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عنقریب حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے  
اسود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من تذکر" پڑھا۔

۸۵۶۔ اور ہم تھکے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔  
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے،  
ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "فہل من مذکر" پڑھا  
تو آپ نے فرمایا کہ "فہل من تذکر"۔

۸۵۷۔ سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور  
پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

۱۹۸۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حو شب نے حدیث بیان کی ان سے  
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حازم نے حدیث بیان کی، ان  
سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور مجھ سے



محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقع پر چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ (مدد کا) یاد دلانا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا بس یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح و زاری سے دعا کر لی۔ اس وقت آنحضرت زہرہ بند خوشی اور جوش میں تھے اور آپ نکلے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی ”سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور بیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔“

۸۵۸۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔ ”امر“ مرارۃ سے ہے۔

۱۹۸۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام ابن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت ”لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ہرمان نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقع پر میدان میں ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ ”اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلانا ہوں اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی (یعنی مسلمانوں کے فنا ہونے کی صورت میں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا، بس یا رسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح و

ابن مسعود عن دُھیب حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ أَلَّهُمْ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِن تَشَاءْ لَا تُعْبِدَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْخَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَذِيبُ فِي السَّوْدِ مَخْرَجٌ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّبُرُ؛

باب ۵۵ قَوْلُهُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يُعْنِي مِنْ

الْمَرَارَةِ

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ لِي أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَفَدَّ أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَائِي لِحَارِبِي أَلْعَبَ بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ؛

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِن شِئْتَ لَوْ تُعْبَدُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا - فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْخَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي السَّوْدِ مَخْرَجٌ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّبُرُ - بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۖ  
تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی ”سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے“

۸۵۹۔ مجاہد نے فرمایا ”بحسان“ ای حسان الریحی۔ ان کے

غیر نے کہا کہ ”واقیموالوزن“ میں مراد ترازو کی ڈبڑی ہے۔

”العصف“ کھیت کی گھاس، کھیتی پکنے سے پہلے جن پودوں

کو کاٹ لیا جاتا ہے انہیں ”العصف“ کہتے ہیں۔ ”الریحان“

کلام عرب میں روزی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ”الریحان“

یعنی اسی کی روزی اور کھیتی سے حاصل شدہ دانے جو کھاتے ہیں

بعض حضرات نے کہا کہ ”العصف“ سے مراد وہ دانہ جو کھانے

کے قابل ہو۔ اور ”الریحان“ پختہ دانہ جو کھایا نہ جاتا ہو۔

غیر مجاہد نے کہا کہ ”العصف“ گیہوں کے تنے کے پتے کو کہتے

ہیں۔ منجاک نے فرمایا کہ ”العصف“ سوکھی گھاس کو کہتے ہیں

ابو مالک نے فرمایا کہ ”العصف“ اسے کہتے ہیں جو سب سے

پہلے اگتا ہے۔ حبشی زبان میں اسے ”ہبور“ کہتے ہیں۔ اور

مجاہد نے فرمایا کہ ”العصف“ گیہوں کے پودے کا پتہ۔ اور

”الریحان“ روزی، غذا کے معنی میں ہے۔ ”المارح“ زرد

اور سبز شعلے جو آگ سے اس وقت اٹھتے ہیں۔ جب وہ

بھڑکائی جاتی ہے۔ بعض نے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا

کہ ”رب المشرقین“ میں مشرقین سے مراد جاٹے میں سورج

کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں سورج کے طلوع ہونے

کی جگہ ہے اور ”رب المغربین“ سے جاڑے اور گرمی میں

سورج کے غروب ہونے کی جگہ مراد ہے ”لا بیغیان“ ای

لا یختلطان ”المنشآت“ وہ جہاز جو سمندوں میں پہاڑوں

کی طرح کھڑے ہوں۔ جو جہاز ایسے نہ ہوں انہیں ”منشآت“

نہیں کہیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”کالتقار“ ای کما یضغ

والفجار ”الشواظ“ آگ کا شعلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”نحاس“

یعنی پیتل ہے۔ ”خاف مقام ربہ“ یعنی وہ شخص جو مصیبت کا

ارادہ کرتا ہے۔ لیکن اللہ عزوجل یاد آ جاتے ہیں اور وہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ

وَأَقِيمُوا الزُّكْنَ: يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ

وَالْعَصْفُ: بَقْلُ التَّرْبُوعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ

شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُذْرِكَ فَذَلِكَ

الْعَصْفُ. وَالرَّيْحَانُ رَرْقُهُ. وَالتَّحَبُّ

الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ

الْعَرَبِ التَّرْدُقُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ

يُرِيدُ أَمَّا كَوْلُ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانِ

التَّصْنِيعُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ

أَعَصَفُ وَرَقُ الْخِطَطِ وَقَالَ الصَّخَاكُ

أَعَصَفُ اثْنَيْنِ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ

أَعَصَفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ لُسَيْمِيهِ الذَّبَطُ

هَبُورًا. وَقَالَ جَاهِدٌ أَعَصَفُ دَرَقُ

الْخِطَطِ. وَالرَّيْحَانُ: الزُّزْنُ وَالْمَارِجُ

الَّذِي هَبُّ الْأَصْفَرِ وَالْأَخْضَرِ الَّذِي

يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ

عَنْ جَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ

فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبٌ فِي الشِّتَاءِ وَ

الصَّيْفِ. لَا بَيْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ

الْمُنْشَأَتِ: مَا رُفِعَ قَلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ

فَمَا مَالَهُمْ يَرْفَعُ قَلْعَهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ

وَقَالَ جَاهِدٌ دَحَا سِ الصُّفْرِ يَصْبُتُ

عَلَى رُؤُوسِهِمْ بَعْدَ بَوْنٍ بِهِ خَائٍ مَقَامٌ

رَبِّهِ. يَخْطُرُ بِالْمَحْصِيَةِ قَبْلَ كُرْ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْتَرِكُهَا الشَّوَاظُ لَهَبٌ

میں تیار۔ مَدَّهَا مَمْتَنًا: سَوَّدَ اَدَانِ مِنْ  
الرَّيِّ صَلَاحٍ: طِينٌ خَلَطَ بِرَمْلِ  
فَصَلَّصَ لَهَا يَصْلُصُ النُّعَاؤُ وَيُقَالُ  
مُنْتَنٌ يُرْبِدُ دُونَ يَمَ صَلَّ. يُقَالُ صَلَّصَ  
كَمَا يُقَالُ مَتَرُ الْبَابِ عِنْدَ الْخَلَاةِ وَ  
مَتَرٌ مَرٌّ مِثْلُ كَبْتَنَدُ: فَاِكِهَةٌ وَغُلٌّ  
وَرُبَّمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَاتُ  
وَالنُّخْلُ يَأْتَا كِيَهَةً وَأَمَّا الْعَرَبُ فَأَتَا  
نَعْدُهَا فَاِكِهَةٌ كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ  
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى  
فَاَمْرُهُمْ بِالْحَافِظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ  
ثُمَّ آهَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُجِبْدَ  
النُّخْلُ وَالرُّمَاتُ وَمِثْلُهَا أَلْعَزَّ تَرَانِ  
اللَّهُ يَجْعُدُ لَهُ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ  
فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ  
وَكَثِيرٌ حَتَّى عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ  
فِي آدِلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ  
فِي الْأَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَفَنَّا أَغْصَانُ  
وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ: مَا يَجْتَنِي قَرِيبٌ وَ  
قَالَ الْحَسَنُ يَا أَيُّ الْأَعْيُنِ نَعِيمٌ وَقَالَ  
قَتَادَةُ دُرُجُكُمَا يَعْنِي الْجَنِّ وَالْإِنْسَ وَ  
قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ  
يَغْفَرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ كَوْمًا  
وَيَصْغُ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرْزَعُ  
حَاجِرًا: أَلَا تَأْمُرُ أَنْ تَخْلُقَ: لَنَا خَمَتَانِ  
فَيَا صَنَانِ: ذُو الْحَلَالِ: ذُو الْعُظْمَةِ  
وَقَالَ غَيْرُهُ مَا رَجَّ: خَالِصٌ مِنَ النَّارِ  
يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَجْعَتَهُ إِذَا خَلَاهُمُ  
يَعْدُو وَبَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ: مَرَجَ أَمْرُ

مصیبت کا ارادہ چھوڑ دیتا ہے۔ ”مدامتان“ یعنی شاہد ابی  
کی وجہ سے اتنے گہرے سبز ہیں کہ سیاہی نما ہو گئے ہیں۔  
”صلصال“ یعنی مٹی ریت کے ساتھ مل گئی ہو اور ٹھیکرے  
کی طرح کھنکھاتی ہو۔ بعض کہتے ہیں ”ستن“ کے معنی میں ہے  
یعنی ”صل“ اور ”صلصال“ کا ایک ہی مفہم ہے جیسے دروازہ  
بند کرتے وقت ”صر الباب“ بولتے ہیں اور مصر بھی اس کے لیے  
استعمال ہوتا ہے یعنی مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی سے  
ماخوذ ہے، اور جیب ”کبکتہ“ کبکتہ کے معنی میں۔ میوے  
اور خرے اور انار۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ انار اور خرے  
میوہ نہیں ہیں۔ بہر حال عرب تو انھیں میوہ ہی کہتے ہیں۔  
یہاں ایسی ہی ترکیب استعمال کی گئی ہے جیسے دوسری آیت  
”اور حفاظت کرو تمام غارتوں کی اور بیج کی نازکی“ میں استعمال  
ہوئی ہے کہ پہلے تمام نازوں کی حفاظت کا حکم دیا پھر تاکید  
کے لیے عصر کی غارت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اسی طرح  
اس آیت میں عام میوہ کے ذکر کے بعد انار اور خرے کا خاص  
طور سے ذکر کیا۔ یہ ترکیب ایک اور موقع پر بھی استعمال ہوئی  
ہے۔ ”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو وہ تمام چیزیں سجدہ  
کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں“ پھر فرمایا  
”اور بہت سے لوگ“ ”یہاں انسانوں کا خصوصیت کے  
ساتھ ذکر کیا“ ”اور بہت سے ایسے ہیں جن کے حق میں  
عذاب کا فیصلہ کر دیا گیا“ ”وہ تمام چیزیں جو آسمان میں ہیں  
اور جو زمین میں ہیں“ میں انسان بھی آجاتے ہیں لیکن پھر  
ان کا خصوصیت کے ساتھ بھی ذکر کیا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ  
”افنان“ ای اغصان ”وجن الجنین دان“ یعنی دونوں  
درختوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت ہی قریب  
ہوں گے جس نے فرمایا کہ ”فباي آلاء“ یعنی اللہ کی نعمتیں  
قنادہ نے فرمایا کہ ”رکبا نکذ بان“ میں تشبیہ کا صیغہ اللہ  
جن کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ ”کل يوم هو في شأن“ یعنی جس میں وہ گناہ معاف کرتا ہے،

اَنَّا مِنْ مَّرْجٍ مُّتَبَسٍّ. مَرَجٌ اخْتَلَطَ  
الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجَتِ دَابَّتِكَ: تَرَكْتَهَا-  
سَفَرُخُ كَعْمُ: سَفَا سَبْكَمُ لَا يَشْعُلُهُ  
شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي  
كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَا تَفْرَغَنَّ لَكَ  
وَمَا يَهْ شَعْلٌ. اَوْخَذْتُكَ عَلَيَّ  
غَوْنَاكَ :

تکلیف دہر کرتا ہے۔ بعض قوموں کو ملندی پہ پہنچا تا ہے۔ اور  
یعنی کو گرا تا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مرزخ“  
بہمنی حاجز ہے ”الانام“ ای الحلق ”نضاختان“ اسے  
فیاضتان۔ ”ذوالجلال“ ای ذوالعظمتہ۔ غیر ابن عباس نے  
نے کہا کہ ”مارج“ یعنی آگ کا خاص شعلہ (بغیر دھوئیں کے)  
”مرج الامیر رعیتہ“ اس وقت بولتے ہیں جب امیر رعایا  
کو کھٹی چھٹی دیدے کہ رعایا ایک دوسرے پر ظلم کرتی پھرے

”مرج امرالناس“ ای اختلط۔ مرزج ای ملتبس۔ مرج یعنی دو دریا مل گئے۔ مرجت دابک سے ماخوذ، چھوڑنے کے معنی  
میں۔ ”سفرخ کعم“ یعنی ہم تمہارا حساب لیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز کسی بھی دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ استعمال  
کلام عرب میں جانا پہچانا ہے۔ بولتے ہیں ”لا تفرغن لک“ حالانکہ کوئی مشغولیت نہیں ہوتی بلکہ یہ وعید اور تحدید ہے گویا وہ  
یہ کہہ رہا ہے کہ تمہاری اس غفلت کا نہیں مزہ چکھاؤں گا۔

**باب ۸۶** تَوَلَّيْتُ دُونَ دُجَيْمَاتَا  
جَنَّتَيْنِ :

۸۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ان باغوں سے کم

درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں :

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْأَعْمِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمْرٍو أَنَّ الْجَوْفِيَّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ جَنَّتَيْنِ مِنْ فَضْلَةِ رَبِّنَا مِمَّا دَجَّتَيْنِ  
مِنْ ذَمِّ رِبِّنَا مِمَّا فِيهَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ  
بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَجِيحِهِ إِلَّا رِذَاءُ الْكَبِيرِ عَلَى  
وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ. حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي  
الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. حُورٌ. سُودٌ أَحَدَتِي  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ مَحْبُوسَاتٌ. قَصَرَ  
طَرَفُهُنَّ وَالنَّفْسُ هُنَّ عَلَى أَرْوَاحِهِنَّ. نَاصِرَاتٌ  
لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَرْوَاحِهِنَّ :

۱۹۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبد العزیز بن عبد الصمد العمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران  
الجوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے  
اور ان سے ان کے والد (عبد اللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)  
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہونگے  
جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دوسرے  
باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔  
اور جنت عدن سے جنتوں کے لیے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے  
رداء کبر کے جو اس کی ذات پر ہوگی، حائل نہ ہوگی۔ ”گورے رنگ والیاں  
خیموں میں محفوظ ہوں گی“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”حور“  
یعنی سیاہ چشم۔ مجاہد نے فرمایا ”مقصودات“ یعنی محبوبات۔ یعنی ان کی  
فطرتیں اور ان کی ذات ان کے شوہروں کے لیے محفوظ ہوگی، وہ انھیں  
کے لیے ہوں گی، ان کے سوا کسی دوسرے کو نہ چاہیں گی۔

۱۹۸۷۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد العزیز  
ابن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوفی نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو أَنَّ الْجَوْفِيَّ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

والدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوکھلے کشادہ موی کا خیمہ ہوگا اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر حور ہوگی۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مومن ان کے پاس باری باری جائے گا۔ اور دوبارہ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دوبارہ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ رب العزت کے دیدار کے درمیان سولے رداؤ کبر کے جو اس کے اوپر ہوگی اور کوئی چیز حاصل نہ ہوگی۔

۸۶۱۔ سورۃ الواقعہ :

اور مجاہد نے فرمایا کہ ”رجت“ ای زلزلت، ”بست“ بمعنی فنت۔ یعنی اس طرح لت پت کر دیا جائے جیسے ستودھی غیو (میں) کیا جاتا ہے۔ ”المحفوذ“ جو بوجہ سے لدا ہو، اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں۔ ”منفوذ“ بمعنی کیا۔ ”العرب“ اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں ”نملہ“ ای امۃ۔

”محموم“ سیاہ و صوال۔ ”یسرون“ ای یدیمون۔ ”الہیم“ وہ اونٹ جسے پیاس کا ہڑکا لگ گیا ہو۔ ”لمزومون“ ای لمزومون ”روح“ ای جنبۃ و رخاء اور ”الریحان“ بمعنی الرزق ”غشاؤکم“ یعنی جس مخلوق میں بھی ہم چاہیں تمہیں پیدا کر دیں۔ غیر خدا نے فرمایا کہ ”تکلمون“ ای تعجبون غریبہ کا واحد عروب ہے جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے ”العریۃ“ کہتے ہیں۔ اہل مدینہ ”العجیہ“ کہتے ہیں اور اہل عراق ”الشککۃ“ کہتے ہیں۔

”خافقۃ“ یعنی وہ ایک جماعت کو جہنم کی بستی میں لیجانے والی ہے اور دوسری جماعت کو جنت کی بلندی پر پہنچانے والی ہے۔ ”موصوۃ“ ای منصوبۃ۔ ”الکوب“ بے ٹونٹی اور دسے کا ٹوٹا۔ اور ”الاباریق“ جن ٹوٹوں میں ٹونٹی بھی ہوا دسے بھی ”مکسوب“ ای جار ”دفرش مرفوۃ“

یعنی بعض بعض کے اوپر ہوں گے ”مترقبین“ ای متمتعین۔ ”مدینین“ ای محاسبین ”ما تمون“ ای النطقۃ فی ارحام النساء۔ ”للمقون“ ای للمساقرین ”القی“ بمعنی القفر۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مَحْفُوفَةٍ عَرَضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَحُفُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَوْسُونَ وَجَنَّاتُ مِنْ فَصِيحَةِ أَيْدِيهِمَا وَمَا فِيهَا وَجَنَّاتُ مِنْ كَذَا أَيْدِيهِمَا وَمَا فِيهَا - وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاْعُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدَّتْ :

بَابُ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَجَّتْ، زُلْزَلَتْ. لُبَّتْ، نُفِثَتْ لُبَّتْ كَمَا يَكْتُبُ السُّوَيْطِيُّ. الْمَحْفُودُ: الْمَوْفُورُ حَمَلًا دَيْقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْفُودٌ: الْمَوْزُ. وَالْعَدَبُ الْمُحْتَبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ - ثَلَاثَةُ أُمَّةٍ - يَحْمُومٌ: دُحَانٌ أَسْوَدٌ يُبْعَثُونَ: يُبْذَرُونَ. الْهَيْمُ: الْإِبِلُ الْطَّيَّاءُ. لَمَزُومُونَ: لَمَزُومُونَ. رَدَخٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاؤُ وَرَخَائُ الرِّزْقِ وَنُشَأُ كَرٍّ فِي آتِي خَلْقٍ نَشَأُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُوْنَ: تَعَجَّبُونَ. عُرْبًا مُتَفَكِّلَةً: وَاحِدُهَا عَرُودٌ - مِثْلَ صَبُورٍ وَصَبْرٍ يُسَبِّحُهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْعَجَجَةُ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشُّكُوكَةُ وَقَالَ فِي حَافِضَةِ الْقَوْمِ إِلَى التَّارِ وَرَايَعَةُ إِلَى الْجَنَّةِ - مَوْصُوتَةٌ: مَسْجُوتَةٌ وَبَنُو وَضِيْنُ الْبَاقِيَةِ وَالْكَوْبُ لَا أَذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ - وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعُرَى: مَكْسُوبٌ: جَارٌ وَفُتِيْشٌ مَرْدُوعَةٌ بَعْضُهَا قَدَّ بَعْضٍ - مُثْرَفِينَ: مُتَمَتِّعِينَ - مَا تَمُونُ: هِيَ النُّطْقَةُ فِي أَرْحَامِ

الْبَسَاءِ - يُسْقَوْنَ: يُلْمَسَ فِرِينَ - وَالتَّقِي: الْقَفَرُ مَوَاقِعُ الشُّجُومِ مُحْكَمَاتُ الْقُرْآنِ - وَيَقَالُ بِمَسْقِطِ الشُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ وَ مَوَاقِعُ وَمَوَاقِعُ وَاحِدٌ - مُدْ هُوْنٌ: مُكَدُّوْنَ - مُثْلُ لَوْنُهُنَّ قَيْدُ هُوْنٍ - فَسَلَامُ لَكَ: أَيْ مُسَلِّمٌ لَكَ إِتْلِكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَالْغَيْثِ إِنَّ دَهْرَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدِّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَبِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِيَّيْ مُسَافِرٌ عَنْ قَبِيلٍ قَدْ يَكُونُ كَالِدُعَاةٍ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقِيَا مِنَ الرِّجَالِ إِنَّ رُبْعَتِ السَّلَامُ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاةِ تَوْرُونَ: تَسْتَخْرِجُونَ - وَرَيْتُ: أَوْقَدْتُ - لَعْنًا: بَا طَلًا - تَائِيًا: كَذِبًا:

مد بواقع النجوم "ای بحکم القرآن - بمسقط النجوم اس وقت بولتے ہیں جیسے ستارے گرتے ہیں۔ مواقع اور موقع دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ "مد ہون" ای مکذبوں جیسے لوتنہوں فید ہونوں میں ہے "فسلام لک" یعنی تجھ پر سلامتی ہو کہ تو اصحاب یمن میں سے ہے۔ آیت میں "ان" لفظ میں مذکور نہیں ہوا۔ اگرچہ معنی موجود ہے۔ بولتے ہیں "انت مصدق مسافر عن قبیل" (یہاں بھی اصل میں ایک مسافر ہے) یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی سے مخاطب نے یہ کہا ہو کہ "ان مسافر عن قبیل" (اس کا جواب سابقہ جملہ سے دیتے وقت "ان" حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ معنی مذکور ہوتا ہے) لفظ "سلام" مخاطب کو دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "فسقیا من الرجال" میں بھی دعا ہی ہے "سلام" کو رفع ہو چھی دعا کے لیے ہوگا "تورون" ای تسخرجون "اوریت" یعنی اوقدت سے ماخوذ ہے۔ "لنوا" ای باطلاً۔ "تائیا" ای کذاباً:

۸۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لمبا سایہ ہوگا۔

۱۹۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے خبر دی ان سے سنیان نے مدین بیان کی، ان سے ابوالولاد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ فرماتے تھے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہوگا اور اتنا بڑا کہ سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اور لمبا سایہ ہوگا" کی قراءت کرو۔

۸۶۳۔ سورۃ الحديد

مجاہد نے فرمایا "جعلکم متخلفین" ای معرین نبیہ "من الظلمات الی النور" یعنی من الظلمات الی البہدی "منافع للناس" ای حیثۃ وصلاح۔ "مولاکم" ای ادلی بکم "ملا یعلم اہل الکتاب" ای یعلم اہل الکتاب۔ ہر چیز کے ظاہر پر بھی علم کا اطلاق ہوتا ہے اور باطل پر بھی۔ "انظرونا" ای انتظرونا۔

الْكَذِبُ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَعِلْمًا: أَنْظَرُونَا، لَا تَنْظُرُونَا:

بَابُ قَوْلِهِ دَخَلَ مَسْدُودٌ:

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الزَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْتَرَأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَسْدُودٌ:

بَابُ سُورَةِ الْحَيْدِ:

قَالَ مُجَاهِدٌ: جَعَلَكُمْ مُتَخَلِّفِينَ مُعْتَمِرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ: مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى الْهُدَى - وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ حَيْثُ دَسَلَاحٌ - مَوْلَاكُمْ: أَدْلَى بِكُمْ - لَمَّْا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ: لِيَعْلَمَهُ أَهْلُ

## باب ۸۶۴ - سُورَةُ الْحَادِثَةِ -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّونَ: يُعَاوَنُونَ اللَّهَ  
كَيْتُورًا: أُخْوِيًّا: مِنَ الْخِزْيِ.

لَا سَعْدَ وَلَا خَلْبَ

## باب ۸۶۵ - سُورَةُ الْحَشْرِ

قَوْلُهُ الْجَلَادُ الْأَخْرَاجُ مِنَ الْأَرْضِ  
إِلَى الْأَرْضِ

## ۸۶۴ - سورة المجادلة

مجاہد نے فرمایا کہ ”بجادون“ ای یثاقون اللہ ”کیتورا“  
ای اخستہ لہا۔ الخزی سے ماخوذ ہے۔ ”استخوذ“  
ای غلب

## ۸۶۵ - سورة الحشر

”الجلاد“ ایک سرزمین سے دوسری جگہ نکال دینا  
(جلادطنی)

۱۸۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ أَخْبَرَنَا  
أَبُو يَسْرَعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ  
سُورَةُ التَّوْبَةِ - قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضَةُ  
مَا زَالَتْ تَنْزِلُ دَمِيمُهُ وَمَتَهُوَ حَتَّى طَلَوْا نَحْنًا  
لَمْ يَتُبَّ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا - قَالَ قُلْتُ  
سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ - قَالَ قُلْتُ  
سُورَةُ الْحَشْرِ - قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ

۱۸۹۹ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن  
سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انھیں  
ابو بشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے سورة التوبة کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ”التوبة“  
کے متعلق دریافت کرتے ہو، وہ تو لوگوں کے بھید کھولنے والی سورة ہے۔  
جب تک اس کی آیات ”دہم و دہم“ سے شروع ہوتی رہیں، لوگوں نے توبہ  
سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب ان میں کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے گا  
جس کا ذکر اسی طرح اس آیت میں نہ آجائے۔ بیان کیا کہ میں نے سورة  
الانفال کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ غزوہ بدر کے موقع پر نازل ہوئی تھی  
باہرے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۸۹۰. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي  
يَسْرَعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّضِيرِ  
بَابُ ۸۶۶ قَوْلُهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ  
نَّخْلَةٍ

۱۸۹۰ - ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد  
نے حدیث بیان کی انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے اور ان سے  
سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورة الحشر کے  
متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ اسے سورة النضير کہو۔  
۸۶۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو کھجوروں کے درخت تم نے  
کاٹے“ آیت میں لینہ بمعنی نخلہ ہے۔

۱۸۹۱. حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَارِغِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي  
النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوبَرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا  
قَائِمَةً عَلَى أَصُولِهَا فَبَارَكِ اللَّهُ بِالْخِزْيِ

۱۸۹۱ - ہم سے متیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے تارغ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا  
دیے تھے اور انھیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام ”بوہرہ“ میں تھے پھر  
اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ”جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے  
یا انھیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے

الْقَاسِقِينَ :

بَاب ۸۶۷ قَوْلُهُ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى

رَسُولِهِ :

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ نَبِيِّ النَّحْزِيرِ مِثْلًا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى  
رَسُولِهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَتَى لِمَنْ يُؤْتِيهِ  
الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ يَخْبِلُ وَلَا رِكَابَ . فَمَا نَنْتَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى  
أَهْلِهِ مِنْهَا هَقَّةً سَنِيَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي  
السَّلَاحِ وَالنَّكَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

بَاب ۸۶۸ قَوْلُهُ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ

تَّخَذُوهُ :

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَمَتِّصَاتِ  
وَالْمُتَفَاحِشَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَغْزِيَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَبْلَكَ  
ذَلِكَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِي آسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ  
فَجَاءَتْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَ  
كَيْتَ . فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ  
لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْأَوْحِينَ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ  
مَا تَقُولُ . قَالَ لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتُ بِهِ لَقَدْ وَجَدْتُ بِهِ  
أَمَا قَرَأْتَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا

مُوافِق ہیں اور تاکہ اللہ نافرمانوں کو سزا کرے۔

۸۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو

ان سے بطور تحفے دے دیا ہے۔

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
کئی مرتبہ عمرو کے واسطے سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے  
مالک بن ادس بن حدثان نے اور ان سے عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی نصیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بطور تحفے دیا تھا یعنی اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑے بغیر۔  
ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ آپ اسی میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ  
دیتے تھے اور جوابی بچتا اس سے سامان جنگ اور گھوڑوں کے لیے  
خرچ کرتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے موقع پر کام آئیں۔

۸۶۸۔ "تو رسول تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا

کرو۔"

۱۹۹۳۔ ہم سے عمرو بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے  
بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کٹا دیگی کو سنہ  
والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی  
ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم  
ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی۔ وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم  
ہوا ہے کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ ابن مسعود  
نے فرمایا "آٹھ کیوں نہ ہیں انھیں لعنت کروں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے اعتبار سے ملعون ہے۔"

۱۔ فقر کی اصطلاح میں "فی" وہ مال ہے جو اہل حرب سے بلا جنگ حاصل ہو جائے۔ یہودی بنی تغلبہ کے خلاف آنحضرتؐ کی کارروائی ان کی مسلسل  
معاہدہ روش کی وجہ سے تھی۔ بہر حال حالات جنگ میں مخالف کے قلعہ کو توڑنے، باغات اور کھیتوں کو اجاڑنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور  
اس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بہت سے حالات میں اگر اہل حرب کی کارروائی نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ شکست بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق  
ہے کہ اس طرح کی کارروائی حالات جنگ میں جائز ہے۔





سَخَّ عَلَى الْقَلَامِ عَجَلٌ - وَقَالَ الْحَسَنُ  
حَاجَةً : حَسَنًا ۝

بقاعد کی طرف آنے میں حسن نے فرمایا کہ "الحاجة" بمعنی  
حسرت ہے ۝

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ عَدْرَانَ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الرَّشْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي  
الْجَهْدُ فَأُرْسِلُ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ  
شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمَهُ اللَّهُ فَقَامَ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبَ  
إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِمَ مَرَّاتِهِ شَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرِي شَيْئًا قَالَتْ وَاللَّهِ  
مَا وَجَدْتِي إِلَّا قَوْتُ الصَّبِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا أَرَادَ  
الصَّبِيَّةُ الْعَشَاءَ فَنَوَّعْنَاهُ وَتَعَالَى فَاطْلُقِ الشَّرَابَ  
وَنَطْرِي بَطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلْتُ فَتَعَرَّدَ الرَّجُلُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْصِيكَ مِنْ قُلَادٍ  
وَفَلَاتَةٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْزِرُونَ عَلَى  
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَتْ بِحُجْرٍ خَصَاصَةٍ ۝

۱۹۹۶۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے روایت بیان کی، ان سے  
اسلم نے حدیث بیان کی ان سے قزیل بن عدوان نے حدیث بیان کی  
ان سے ابو حازم اشجعی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب (ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں  
آہستہ آہستہ انہیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا کہ وہ آپ کی ضیافت کریں،  
لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا کوئی  
شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم  
کرے گا اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ  
یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی سے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ  
رکھنا۔ بیوی نے کہا، اللہ گواہ ہے میرے پاس اس وقت بچوں کے  
کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا کہ اگر بچے  
کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو۔ اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو۔ آج رات  
ہم جھوکے ہی رہیں گے رات کو کچھ کھانا ہے مہمان کو کھلا دیں گے، بیوی نے  
ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آہستہ آہستہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں  
(انصاری صحابی) اور ان کی بیوی کے عمل کو پسند فرمایا۔ یا آپ نے فرمایا  
کہ اللہ مسکرایا دینی اشراں کے اس عمل سے راضی اور خوش ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ۱۰ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ

خود فاقہ ہی ہیں ۝

۸۷۱۔ سورۃ الممتحنہ ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "لا تجعلن فتنہ" یعنی ہمیں ان (کافروں)  
کے طعنوں غدا میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر  
ہوتے تو آج ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ "بصم الکوافر"  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم ہو گیا کہ اپنی  
ان بیویوں کو جدا کر دیں جو مکہ میں کافرہ ہیں ۝

بِأَلْبَابِ سُوْرَةُ الْمُحْمَدِيَّةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً : لَا تُفْتِنَنَا  
بِأَيْدِيهِمْ : فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَهُمْ كَوْنًا  
عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا أَيْ بَعَثُوا  
أَنْتُمْ فِرَارًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفِرُّونَ إِلَى نِسَائِهِمْ كُنَّ  
كُوفَرًا وَكُفْرًا ۝

۱۹۹۷۔ اَحَدُنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
أَبْنُ حُلَيْقٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَبِيبَ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ كَاتِبَ  
حُلَيْقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ  
الْزُبَيْرُ وَالْمُقَدَّادُ فَقَالَ لِنُطْلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ  
خَاخٍ فَإِنْ جَاءَ طَلْعِينَتُهُ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذْهُ مِنْهَا  
فَذَهَبْنَا نَعَادِي بَنِي خَيْلَنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ  
فَوَادَّأَخُنِي بِالطَّلْعِينَةِ فَقُلْنَا أُوْحَيِّهِ لَنَا كِتَابُ  
فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا كَتُخْرِجَنَّ  
الْكِتَابَ أَوْ لَنُفَيِّنَنَّ الْقِيَابَ فَأُخْرِجَتْهُ مِنْ  
عَقَائِصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَادَّ فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا مِنْ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَمِنَ بَنِي كَلْبَةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ  
أَصْرَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ لَا  
تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لِمَرْأَةٍ مِنْ  
قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مِنْ مَعَكَ  
مِنْ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يُحْمَوْنَ بِهَا أَهْلِيهِمْ  
وَأَمْوَالُهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَأَتَيْتُ مِنَ النَّسَبِ  
فِيهِمْ أَنْ أَصْنَمَ لِأَهْلِهِمْ يَحْمَوْنَ قَرَابَتِي وَمَا  
فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا إِزْتِدَادًا عَنِّي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ  
مَعَكَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاخْزُبْ عُنُقَهُ  
فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا  
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ تَالِ عُمَرُو  
نَزَلْتُ فِيهِ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا  
هَدْيِي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي

۱۹۹۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد ابن علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے کاتب حبیب اللہ ابن ابی رافع سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر، اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ اور جب مقام خاخ کے باغ پر پہنچو (جو کہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو وہاں ہمیں ہودج میں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا۔ وہ خط تم اس سے لے لینا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں مبارہ فتاری کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں ایک عورت کو پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارا سارا کپڑا اتار کر تلاش لے لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا۔ یہ حضرت وہ خط لے کر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد کی طرف جو کہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے (فتح مکہ کی ہم سے متعلق) آنحضور کے کچھ راز بتائے تھے۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیسا ہے؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش کے ساتھ (دراستہ قیام مکہ میں) رہ کر رہا تھا لیکن ان کے قبیلہ و خاندان سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برخلاف آپ کے ساتھ جو دوسرے ہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں اور ان کی رعایت سے قریش مکہ میں رہ جاتے والے ان کے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے چاہا کہ جبکہ ان سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقع پر ان پر ایک احسان کر دوں اور اس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی کم میں حفاظت کریں۔ یا رسول اللہ! میں نے یہ عمل کفر یا ایسے دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا یقیناً انھوں نے تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے، تمہیں کیا معلوم،



حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی" اور ہمیں فوجہ دینی میت پہنچو روزور سے بونا پلینا کرنے سے منع فرمایا۔ آنحضورؐ کی اس مخالفت پر ایک عدوت (خودام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے فوجہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکاؤں۔ آنحضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آکر آنحضورؐ سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے دہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زبیر سے سنا، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور شروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی" کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط

تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ سے بیعت کے وقت عورتوں کے لیے ضروری قرار دیا تھا:

۲۰۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے"۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھیں۔ سفیان اکثر صرف "الایہ" کہا کرتے تھے۔ پھر تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی عہد کی خلاف ورزی کرے بیٹھا اور اس پر لے مزا بھی مل گئی تو مزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی لیکن کسی نے اپنے عہد کے خلاف کیا اور اللہ تعالیٰ اسے چھاپا لیا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے اس پر عذاب دے اور اگر چاہے معاف کر دے اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے معمر کے واسطے سے کی۔

۲۰۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے داؤد بن مردود نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن دہب نے حدیث

حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكُنِي بِاللَّهِ غَيْرًا وَنَهَانَا عَنِ الْبَيِّنَاتِ فَكَبَضْتُ إِمْرًا كَيْدًا هَا فَخَالَتْ: أَسْعَدْتُ نِي فَلَا نَهْ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهُمَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرًا: فَاتَطَلَّقَتْ وَرَجَعَتْ فَمَا يَعْهَا:

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي قَالٍ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطُ شَرْطِهِ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ:

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَرْدَاءٍ بَيْنَ سَمِعَ مُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَابِعُونِي هَلْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ غَيْرًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرَ لَهْظُ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ غَيْرًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ:

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ

قَالَ خَاتَمُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَ عَنْ هَازِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِّدْتُ الْعِلَاقَةَ يَوْمَ أَنْظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنَى بَكْرًا وَهَرَدَ عُثْمَانُ فَمَكَلَهُمْ يُصَدِّقُهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ - فَانْزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَنْظَرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرَّجَالَ يَبِيدُ ثُمَّ أَتَبَلَّ يَشْفَعُهُمْ حَتَّى أَتَى السَّيَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُمَايَعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسِرْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَدْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ حَتَّى تَفْرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ تَفْرَغُ أَنْتَنَ عَلَى ذَلِكَ؟ وَتَأْتِي امْرَأَةً وَاحِدَةً تَحْبِبُهُ غَيْرَهَا لَعَنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - لَا يَذِي الْحَسَنُ مِنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسْطِ بِلَالٌ تَرَبُّهُ كَبَعْلَنَ يُلَغِّينَ الْفَتَمَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي كُؤُوبِ بِلَالٍ ۝

بیان کی، بیان کیا کہ مجھے ابن جریر نے بتایا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے۔ تمام حضرات نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی اور خطبہ بعد میں دیا (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے، گویا اب بھی آنحضرت میری نظروں کے سامنے ہیں۔ جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صفت چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور وہاں تشریف لائے جہاں عورتیں تھیں۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑیں۔ آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا، تم ان شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتی ہو، ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا میں یا رسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے کوئی بات نہیں

کہی حسن کہ ان عورت کا نام معلوم نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں ۝

### بَابُ ۸۷ سُوْرَةُ الصَّحَفِ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ: مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُورٌ: مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَا مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِي أُمَّلُهُ أَحْمَدُ ۝

### ۸۷۔ سورۃ الصف ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "من انصار الی اللہ" یعنی اللہ کے راستہ میں میری کون اتباع کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مرصوص" یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا۔ غیر ابن عباس نے کہا کہ یہ "رصاص" (مہینہ سیسہ) سے ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو میرے بعد آنے والے ہیں اور جن کا

نام احمد ہے ۝

۲۰۰۴۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی ان کو شعیب نے خبر دی ان سے زمری نے بیان کیا۔ انھیں محمد بن جبر بن مطعم نے خبر دی۔ اور ان سے ان کے والد جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي لِحَقَّ

ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔

۸۷۵۔ سورۃ الجمعۃ ۶

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ”فامضوا لی ذکر اللہ“ پڑھا۔

اَسْمَاءُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِِي الْكُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ قَدَحِي وَ اَنَا الْعَاقِبُ ۝

بَابُ سُورَةِ الْجُمُعَةِ ۝

قَوْلُهُ وَ اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَ قَرَأَ عُمَرُ: فَاْمُضُوا لِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنِزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ - وَ اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقُلْتُ بَرَّاجُهُ حَتَّى سَأَلَ فَلَا تَأْ وَ فِينَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الشُّرَاطِ لَنَاكَ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ ۝

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْبٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَاكَ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ ۝

۲۰۰۵۔ محمد سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثوب نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں ”اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں“ (آنحضرتؐ کی دعا اور معلم ہیں) بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضرتؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آنحضرتؐ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان غریبا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اسے پالے گا۔

۲۰۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، انھیں ابو الغیث نے انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پالیں گے“ (اس روایت میں اظہار شک کے بغیر ”رجال“ کا لفظ موجود ہے)

۸۷۶۔ ”اور جب کبھی ایک سو دے کو دیکھا“

۲۰۰۷۔ محمد سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے (ابو ہریرہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ جبہ کے دن سامان تجارت لیے ہوئے اونٹ آئے ہم اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انھیں دیکھ کر سوا بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

بَابُ قَوْلِهِ وَ اِذَا رَا دُجَارًا ۝  
۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا حُفْصُ بْنُ عُمرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَ عَنْ أَبِي سُوْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ عِثْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَ النَّاسُ لِأَنَّ شَنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنزَلَ اللَّهُ

کی کہ ”اور بعض لوگوں نے جب کبھی ایک سووے یا تماشہ کی پیر کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے“

۸۷۷۔ سورۃ المنافقون +

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں... لکا ذبون“ تک +

۲۰۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن رباح نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم بنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دال سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کیا یا عمر رضی اللہ عنہ سے (اس کا ذکر کیا راوی کو شک تھا) انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آنحضور نے مجھے بلایا میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنادیں۔ آنحضور نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا، انھوں نے قسم کھالی کہ انھوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور نے میری تکذیب فرمادی اور ان کی تصدیق کی۔ مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم تمھاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں...“ اس کے بعد حضور اکرم نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

۸۷۸۔ ”ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے“

یعنی جس سے وہ پردہ پرشی کرتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن

وَلَا أَرَاوُ اتِّجَارَةً أَذْهَبُوا انْفَضُّوا إِلَيْهَا +

۸۷۷۔ سورۃ المنافقون +

قَالُوا تَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ... إِلَى الْكَافِرِينَ +

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ هُنَا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عَسَدٍ لِيُخْرِجَنَّ الْأَهْرُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَدِيعَمَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَارْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَامَ صَحَابِيهِ فَعَلِمُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَ بَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ، فَأَمَّا بَنِي هَوَاشٍ ثُمَّ يُصِيبُنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَحَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَكَ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَبَعْتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ +

۸۷۸۔ بَابُ قَوْلِهِ إِتَّخَذُوا آيَاتَهُمْ جُنَّةً يُجْتَنُونَ بِهَا +

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ



ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں۔ یہ بھی کہا کہ اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دہان سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی یہ بات چلے آکر کہی، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آنحضورؐ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا۔ انھوں نے قسم کھائی کہ ایسی کوئی بات انھوں نے نہیں کہی تھی۔ آنحضورؐ نے بھی انکی تصدیق اور میری تکذیب فرمادی مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ میں گھر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں“ ارشاد ”یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو“ اور ارشاد ”غلبہ والا دہان سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا“ تک۔ آنحضورؐ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا اللہ نے تمہاری تصدیق کر دی۔

۸۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ

ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے۔ سوان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس اب یہ نہیں سمجھتے۔“

۲۰۱۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے بیان کیا، انھوں نے عبد بن کعب قرظی سے سنا، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو، یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ تو میں نے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ اس پر انصار نے مجھے طاعت کی اور عبد اللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ پھر میں گھر واپس آگیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے آنحضورؐ نے طلب فرمایا اور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ”اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو۔ آخر تک۔ اور ابن ابی نائدہ نے اعمش کے

عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَقَالَ آيُضًا لِمَنْ رَجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي وَاصْبِيهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّابِي فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبنِي مِثْلُهُ فَبَلَستُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ قَوْلِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّحُوا عَلَى ثَمَرٍ قَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ قَدْ صَدَقَكَ

باب ۸۷۹ قولہ ذلک یا محمد امثوا

ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم

لا يفقهون

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَتَيْفٍ قَوْلًا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ آيُضًا لِمَنْ رَجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ - أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا مَنِيَّ الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مَاتَةَ قَالَ ذَلِكَ فَوَجَّهْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَمِثْتُ قَدَّحَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا إِلَّايَةً. وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

واسطے بیان کیا، ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی سلیٰ نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۸۸۰۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سننے لگیں، اگر یہ یا یہ کہو یاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی۔ ہر غل پکار کر یہ اپنے ہی اوپر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہی لوگ (پوس) دشمن ہیں پس آپ ان سے ہر شیا رہیں، اشران کو غارت کئے کہاں پھرے چلے جاتے ہیں :

۲۰۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہیر بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر و غزوة تنبؤک یا بنی المصطلق میں تھے۔ جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے (ناراضی کی وجہ سے) عبد اللہ ابن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ”جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں“ اس نے یہ بھی کہا کہ ”اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا دھماکا سے مغلوں کو نکال باہر کرے گا“ میں نے حضور کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا اور پوچھا اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی، لوگوں نے کہا کہ زہیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ لگایا۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گزشتہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تعقیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ”جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں“ پھر آنحضرت نے انھیں بلایا تاکہ ان کے لیے منفرت کی دعا کریں۔ لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے، زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”خُشِبَ مُسْتَدًّا“ (دھارے سے لگائی ہوئی لکڑی ان کے لیے اس لیے کہا گیا کہ) وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۸۸۰ إِذَا تَأَيَّيْتُمْ تُجِيبُكَ أَجْسَانُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشْبٌ مُسْتَدًّا يَحْسَبُونَ كُلَّ مَنَاجَةٍ عَلَيْهِمْ هُمْ الَعْدُو فَاخَذَهُمْ قَاتِلُهُمُ اللَّهُ آلِي يُؤْكَلُونَ :

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَاحِظٍ لَهُمْ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى مَدِينَةٍ لِكَيْ نَخْرُجَ إِلَّا عَزَمْنَا الْأَذَلَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَسَالَةَ فَأَجْتَهَدَ بِمِيتَةٍ مَا قَعَلْ قَالُوا كَذَّبَ زَيْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِتَاقًا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَدْ عَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَئِنْ أَرَادُوا نَسَمُ - وَقَوْلُهُ خُشِبَ مُسْتَدًّا قَالَ كَانُوا أَرْجَالًا أَجْمَلُ شَيْءٍ :

بَابُ ۸۸۱ قَوْلُهُ إِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّاهُ رُءُوسَهُمْ وَوَأْتَاهُمُ بِعِصْدُونَ وَهُمْ مُشْتَبِكُونَ حَرَكُوا لِمِشْهَرٍ أَوْ بَا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تھکے لیے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لینے ہیں اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں۔ تکبر کرتے ہوئے“ (دلو ابھی حرکت کروا ہے) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے استہزاء کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قرأت بالتعظیم  
”لویت سے کی ہے۔“

وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالْخَفِيفِ مِنْ كَوْنِهِ؛

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي سَعَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ عَجْىَ قَسِمْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ  
يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى  
يَنْفَضُوا. وَلَكِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا  
الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَدْ كُنْتُ ذَلِكَ لِعَجْىَ قَدْ كَرِهْتُ  
عَجْىَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ  
فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُعِينَنِي وَمِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ  
فِي بَيْتِي وَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا لَوْ أَنَّنَا أَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ  
اللَّهِ وَارْسَلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدَّاهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ؛

باب قولہ سَوَّاءُ عَلَيْهِمُ اسْتَغْفَرْتُ  
لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ  
اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
الْفَاسِقِينَ؛

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنَةَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ قَالَ عَمْرُو  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا  
فِي غَزَاةٍ قَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَمَ رَجُلٌ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ  
يَا لَأَنْصَارٍ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ  
دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعَوْهَا  
وَأَتَاهَا مُعْتَنَةً فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
نَعْمَانَ فَقَالَ لَعَلَّهَا أَمَّا وَاللَّهِ لَكِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ

۲۰۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے  
حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبد اللہ بن ابی بن  
سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔  
تاکہ وہ منتشر ہو جائیں اور گلاب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو  
غائب ہیں وہ مغلوں کو نکال باہر کر دے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا  
سے کیا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ جب آنحضور  
نے انھیں کی تصدیق کر دی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات  
پر نہ ہوا ہوگا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا کہ تمھارا کیا  
مقصود تھا کہ آنحضور نے تمھیں جھٹلایا اور تم پر ناراض ہوئے؟ پھر اللہ  
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے  
ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں“ آنحضور نے مجھے بلوا کر اس آیت  
کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

۸۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ

ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں۔

اللہ انھیں ہر حال نہ بخشے گا بیشک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو

(ترغیب) ہدایت نہیں دیتا۔“

۲۰۱۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے عمرو نے بیان کیا (اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ  
دبجائے غزوہ کے جیش ( لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک  
صاحب نے انصار کے ایک فرد کو مار دیا۔ انصاری نے کہا کہ یا لانیصار  
اور مہاجرین نے کہا یا للمہاجرین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی  
اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے  
بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے آنحضور  
نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑو۔ کہ ایک نہایت ناگوار اور بری  
بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا اچھا اب یہاں تک

توبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوں کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی اطلاع آنحضرتؐ کو بھی پہنچ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں ان (مہاجرین) کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمر سے یاد کی۔ عمر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۸۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے۔

حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے عزوانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے۔

۲۰۱۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقیقہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن فضل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کا بیان کیا کہ حرہ میں جو لوگ شہید کر دیے گئے تھے ان پر مجھے بڑا مصدقہ ملا۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو میرے شدت غم کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے مجھے کھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضرتؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبد اللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپؐ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَلَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَمْرُوقًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقِي هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنِي لَا يَتَخَذُ النَّاسُ أَقْلَ لِحَمْدِكَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِذَا الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدَ مَا قَالَتْ سَفِيَانُ كَحِفْظَتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ

لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى

يَنْفَضُوا ۚ وَبِاللَّهِ خَوَارِجُ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ وَكَانَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۖ

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عَقِيْقَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِيْقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَدَّثْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرْبِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حَرْبِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبْأَسِ الْأَنْصَارُ دَشَكَ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَتْبَاعِ آبَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ حِثَاكَ فَقَالَ هُوَ أَكْثَرُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكَلَامُ أَذَقِيَ اللَّهُ كَلَّ يَأْذِيهِ :

لہ سلسلہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے زید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک عظیم قوم بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہو گئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے جب آپؐ کو اس کی اطلاع ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو تنہا باہر کر دے گا۔ حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا البتہ منافقین علم نہیں رکھتے۔“

۲۰۱۵۔ ہم سے حمیری نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے مہاجرین کے ایک فرزندے انصار کے ایک صاحب کو مار دیا۔ انصار نے کہا یا لانصار اور مہاجر نے کہا یا مہاجرین! اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ یا لانصار! اور مہاجر نے کہا کہ یا مہاجرین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناگوار عمل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد نہ زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھا کہ قسم! اگر اب ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ! مجھے اہانت مرحمت فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرت نے فرمایا اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (دومی) دہائی دہائی فداہ (اپنے ساتھیوں کو قتل کیا کرتا تھا)۔

۸۸۵۔ سورۃ التغابن:

علقہ نے فرمایا کہ آیت ”اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھاتا ہے“ سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۸۸۶۔ سورۃ الطلاق

مجاہد نے فرمایا کہ ”وہاں امر“ ای جواد امر

بِالْکِتَابِ ۝ قَوْلَهُ يَقُولُونَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا أَلَا ذَلَّ وَبِاللَّهِ نَعِزُّهُ وَبِلسُؤْلِهِ دَلِيلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَبِيبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَفِظْنَا هُ مِنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ فَإِنَّهَا مُتَوَسِّتَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَدٍ فَعَلُوا۔ وَاللَّهُ لَيِّنٌ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا أَلَا ذَلَّ وَبِاللَّهِ نَعِزُّهُ وَبِلسُؤْلِهِ دَلِيلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

بِالْکِتَابِ ۝ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ ۝

وَقَالَ عَلَقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ رَجُلًا هُوَ أَذْيَبُ إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَّغْمًا وَدَعَفَ أَقْرَبًا مِنَ اللَّهِ ۝

بِالْکِتَابِ ۝ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبِالْأَمْرِهَا جَزَاءُ أَمْرِهَا ۝

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَيَّنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّجَعْفَرٍ ثُمَّ نِمَ لَهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ تَحْبِثُ فَنُتْطَمِرُ فَإِنْ بَدَأَ أَنَّهُ يَطْلُقُهَا فَلْيَطْلُقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا نَيْلَكَ الْوَدَاعَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ ۝

۲۰۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں سالم نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ مائتہ تھیں، طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آنحضرت اس پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ ان سے (اپنی بیوی سے) رجعت کرے میں (لوٹا میں)، اور اپنے ساتھ (سابقہ کی طرح نکاح میں) رکھیں، یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہو جائیں۔ پھر ماہواری آئے اور پھر وہ اس سے پاک ہوں اب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو اس پاک (طہر) کے زیادہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پس یہی وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مرد و دو کو) حکم دیا ہے (کہ اس میں یعنی طہر میں طلاق دیں)

باب دَاوُلَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَيْنِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهُ يُسْرًا - دَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ دَاوِلُهَا ذَاتُ حَمْلٍ ۝

۸۸۷۔ اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ "اولات الاحمال" کا واحد "ذات الحمل" ہے۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُمَا - فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَكَانَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ نَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْذِ الْأَجَلَيْنِ كُنْتُ أَنَا دَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي بَعْثَى أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامًا لَهُ كَرِيمًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ تَيْلُ زَوْجِ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى قَوْمَانَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ نَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ بَلٍ فِيمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ دَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلَاةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۲۰۱۷۔ ہم سے محمد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی، بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (موتی عنہا زود بھاکی) عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ (ابو سلمہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) "حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا۔ آپ کی مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کرمیہ کو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے۔ ام المؤمنین نے بتایا کہ سبب اس لیے رضی اللہ عنہا کے شوہر (سعد بن زید رضی اللہ عنہ) شہید کر دیے گئے تھے، وہ اس وقت

ابن ابی بلی و کان اصحابہ یقطوۃ فذکر  
اخر الآجلین فحدثت عیدیث سبیعة بنت  
الحارث عن عبد اللہ بن عتبہ قال قصص لری  
بعض اصحابہ قال محمد فقلت له فقلت  
انی اذ اخرجت ان کذب علی عبد اللہ بن  
عتبہ وهو فی ناحیة الکوفة فاستخیا وقال  
لیکن مئہ تمر یقل ذاک فلیت ابیا حطیة  
مالک بن عامر فالت فذہب یحدثنی حدیث  
سبیعة فقلت هل سمعت عن عبد اللہ فیہا  
شیئا فقال لانا عند عبد اللہ فقال انجلون علیہا  
التغلیظ ولا یصلون علیہا الرخصة۔ لزلت  
سورة التیساء القصصی بعد الطولی واولت  
الاحمال اجلهن ان یضعن حناهن ۛ

حاطہ تھیں۔ شوہر کی موت کے چالیس دن بعد انھوں نے بچہ جنا۔ پھر ان کے  
پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح  
کر دیا، ابوالسائب بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجے والوں میں تھے  
اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے محمد بن سیرین نے  
بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں، جس میں عبدالرحمن بن ابی بلی بھی تھے،  
موجود تھا۔ ان کے شاگرد ان کی عظمت کرتے تھے۔ میں نے وہاں سبیعہ  
بنت الحارث کی حدیث عبد اللہ بن عتبہ کے واسطے سے بیان کی، بیان  
کیا کہ اس پر ان کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر مجھے تنبیہ کی۔  
محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا اور کہا کہ عبد اللہ بن عتبہ کو نہ میں  
ابھی موجود ہوں۔ اگر میں ان کی طرف بھی جموٹ نہسوب کرتا ہوں، تو بڑی  
دیدہ دلیری کی بات ہوگی۔ مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب اس پر شرمندہ  
ہو گئے۔ اور عبد الرحمن بن ابی بلی نے فرمایا لیکن ان کے چنانچہ بات نہیں  
کہتے تھے (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ سلسلہ پوچھا۔ وہ بھی سبیعہ والی حدیث بیان کرنے لگے لیکن  
میں نے ان سے کہا آپ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس پر جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ ہو، عدت کی مدت کو طول دے کر، سختی کرنا چاہتے ہو؟  
اور رخصت و سہولت دینے کے لیے تیار نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورة النساء الفرضی (سورة الطلاق) الطولی (سورة البقرة) کے بعد نازل کی۔  
اور فرمایا ”اور حمل والیوں کی میاوان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔“

### باب سورة التحريم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَعَنُ مُحَمَّدٌ مَّا أَحَلَّ اللَّهُ  
لَكَ تَبْتَغِي مَرَاةً أَدْوَاحَكَ وَاللَّهُ  
عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۛ

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

### ۸۸۸۔ سورة التحريم

”اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اسے  
آپ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے  
کے لیے اور اللہ بڑا معفرت والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔“

۲۰۱۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن حکیم نے ان سے

۱۔ یہ ایک عام عربی محاورہ ہے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف اور ابوسریہ رضی اللہ عنہ میں کوئی قرابت نہیں تھی، یہاں آپ نے عربوں کے عام دستور کے  
مطابق انھیں جستیجا (ابن اغی جانی کا لڑکا) کہا۔

۲۔ حاملہ اور جس کا شوہر وفات پا گیا ہو ان کی عدت سے متعلق آیات کے سلسلے میں حلف کا اختلاف رہا ہے۔ جہور کا یہی مسلک ہے کہ بچہ کا پیدا ہو جانا ہی اس کی  
عدت ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے خواہ مدت طویل ہو۔ مختصر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک تھا۔

سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حلال حرام کر لے تو اس کا کفارہ دینا ہوگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”بیٹاش تمھارے لیے تمھارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“

۲۰۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی (یعنی ابن جریر نے، انھیں عطاء نے انھیں عبید بن عمیر نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے تھے (ورواں ٹھہرتے تھے پھر ہرا اور حفصہ رضی اللہ عنہا) کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنسو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں سے شہد پی کر آئے کے بعد داخل ہوں تو وہ کچھ کر کیا آپ نے پیاز کھائی ہے؟ آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو بیان کے مطابق کہا گیا۔ آنسو گریدو کہ بہت ناپسند فرماتے تھے) آپ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے

البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد بیا کرتا تھا لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھائی ہے لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)

**باب ۸۸۹** تَبَتَّغِي مَرْصَاةَ اَزْوَاجِكَ  
قَدْ قَرَأَ مِنَ اللّٰهِ لَكُمْ تَحْلَةً اَيْمَانِكُمْ

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ لَيْلٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ أَنَّهُ قَالَ مَكُثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَبِيبُهُ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ دَكُّنَا بَعْضُ الظُّلُمِ حَتَّى دَلَّ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى تَرَعَ ثَوْرٌ سُرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَهَالِثَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَلْرُبُّدُ أَنْ

۸۸۹۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے تمھارے لیے قسموں کا کھونا مقرر کر دیا ہے۔

۲۰۲۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا ایک آیت کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک میں گوگو میں مبتلا رہا۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا۔ آخر آپ حج کے لیے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہویا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لیے آپ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہو کر آئے تو پھر میں آپ کے ساتھ چلا، اس وقت میں نے کہا امیر المؤمنین! اہل المؤمنین میں وہ کونسی دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منصوبہ بنایا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ حفصہ و



أَسَأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطَعْتُ حَبِيبُ  
لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِدَّتِي مِنْ عِلْمِ  
فَأَسَأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ  
قَالَ عُمَرُو اللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْحَاوِلَةِ مَا نَعُدُّ  
لِلنِّسَاءِ أَمْراً حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ  
وَقَسَمَ لَهُمْ مَا قَسَمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا فِي أَمْرِ  
أَتَأْمُرُهُ إِذْ قَالَتْ إِمْرَأَتِي كَوْنِي كَمَا كُنَّا  
قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكَ وَمَا هُمَا فِيمَا تَكَلِّفُكِ  
فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي حُبَّاءُكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ  
مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنتَ؟ وَإِنْ أَتَيْتُكَ لَتُرَاجِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظْلَ يَوْمَهُ  
غَضَبَانِ - فَقَامَ عُمَرُ فَآخَذَ بِرَأْسِهِ مَكَانَهُ حَتَّى  
دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظْلَ يَوْمَهُ  
غَضَبَانِ - فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ  
لَعَلِّمِينَ إِنِّي أَخَذْتُكَ عَقُوبَةً اللَّهُ وَغَضَبَ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ لَا يُغَيِّرُكَ  
هَذَا الْإِنْتِ أَحْبَبَهَا حُسْنُهَا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ عَالِيَةً - قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ  
حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَقْرَأُ بَنِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا  
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ حُبَّاءُكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ دَخَلْتُ  
فِي كُلِّ عَمَلٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْوَاجَهُ فَآخَذَ نَبِيَّ وَاللَّهِ  
أَخَذًا كَسَرْتُ نَبِيَّ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ  
مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
إِذَا حَبَسْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا هَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيَةً  
بِالْخَبَرِ - رَغْنٌ تَخْوَفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ  
عَسَانَ ذِكْرُ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ  
إِمْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ

عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کیا کہ میں نے عرض کی، مجھ میں یہ سوال آپ  
سے کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب  
کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
ایسا نہ کیا کرو جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ میرے پاس اس  
سلسلے میں کوئی علم ہے تو پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس واقعی اس کا علم  
ہو انو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ  
ہے۔ جاہلیت میں ہماری نظریں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کیے جو نازل کرنے  
تھے یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق سے متعلق اور  
ان کے حقوق مقرر کیے جو مقرر کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں سوچ  
رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں  
فلاں طرح کرو رہیں گے کہا تھا را اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ سے متعلق  
ہے تم اس میں دخل دینے والی کون ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا حیرت  
ہے تمہارے اس طرز عمل پر۔ ابن خطاب! تم اپنی باتوں کا جواب برواشت  
نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکی (حفصہ رضی اللہ عنہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو جواب دیتی ہے، ایک دن تو اس نے حضور کو غصہ کر دیا تھا۔ عمر  
رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے  
یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی باتوں کا جواب دیتی ہو، یہاں تک کہ تم نے آنحضور کو دن بھر ناراض رکھا۔  
حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی واللہ! ہم آنحضور کو جواب دیتے ہیں (عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا جان لو میں تمہیں اللہ کی مژدہ اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی سے ڈرتا ہوں۔ بیٹی! اس کی وجہ سے  
دھوکا میں نہ آجانا جس نے حضور اکرم کی محبت حاصل کر لی ہے، آپ کا  
اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ فرمایا پھر میں دال سے نکل کر  
ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار  
تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی، انھوں نے کہا حیرت ہے ابن خطاب!  
آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضور اللہ  
ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ واللہ! انھوں نے میری  
ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو زور کے رکھ دیا رہیں ان کے گھر سے باہر نکل آیا

میرے ایک انصاری ساتھی تھے جب میں حضور اکرمؐ کی مجلس میں حاضر ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آکر بنایا کرتے تھے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انہیں آکر بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں میں غسانی کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے دربار میں ہر وقت یہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا چنانکہ میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو کھولو میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسانی آگئے۔ انھوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ درپیش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرمؐ اپنے بالاجانب میں تشریف رکھتے تھے جس سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ حضور اکرمؐ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضورؐ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندرانے کی اجازت چاہتا ہے پھر میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا۔

جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو پر پہنچا تو آپؐ نے تبسم فرمایا۔ اس وقت آنحضورؐ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپؐ کے مرکے نیچے ایک چڑے کا نکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپؐ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر رونے لگے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قیصر کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام و راحت حاصل ہے۔ حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت؟

يَدَايِ الْبَابِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْتُمْ فَقُلْتُ جَاءَ الْفَتَايُ  
فَقَالَ بِنْتُ نَشْدُ مِنْ ذَلِكَ اِحْتَرَكْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغَمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَ  
عَائِشَةَ فَاَخَذْتُ ثَوْبِي فَاَخْرَجْتُهُ حَتَّى جِئْتُ فَاِذَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ  
يَنْفُ عَلَيْهِ دَعْلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ  
قُلْ هَذَا اَعْمُرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَذِنَ لِي قَالَ عَمْرُو  
فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْحَدِيثَ. فَلَمَّا كُنْتُ حَدِيثُ امِّ سَلَمَةَ  
تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَتْهُ  
لَعَلَّيْ حَصِيرٌ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَتَحْتَ رَأْسِهِ  
وَسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ حَشَرَهَا لَيْفٌ وَاِنْ جُنْدٌ  
لِجَلِيهِ قَدَرًا مَصْبُورًا وَجُنْدٌ رَأْسِهِ اَهْبٌ مُعَلَّقَةٌ  
فَرَأَيْتُ اشْرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا  
يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ كَسْرِي وَقَيْصَرَ  
فِيمَا هُمَا فِيهِ وَ اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ اَمَا تَرْضَى  
اَنْ تَكُونُ لَهُمْ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟

**باب ۵۹** وَاِذَا اسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ

اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا قَلَمًا نَبَاتٍ بِهِ وَ اَظْهَرَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَ اَعْرَضَ عَنْ  
بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَاتَ هَا بِه قَالَتْ مَنْ اَنْبَاكَ  
هَذَا قَالَ نَبَاتِي اَلْعَلِيُّ الْخَبِيرُ فِيهِ  
عَائِشَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۸۹۰۔ اور جب نبیؐ نے ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے

فرمائی۔ پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات کسی اور کو بتادی  
اور اللہ نے نبیؐ کو اس کی خبر دی تو نبیؐ نے اس کا کچھ حصہ بتلادیا  
اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب نبیؐ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا  
دی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپؐ نے کہا کہ  
مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا  
کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۲۰۲۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا

ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھے گا ارادہ کیا اور عرض کی امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ نے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے دونوں (بیبیوں) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمھارے دل (اسی طرف) مائل ہو رہے ہیں۔ "صغیت" اور اصغیت میلان کے معنی میں آتے ہیں۔ مصغی ای تمہیں۔ اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم کا رد وائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔ "طہیر" بمعنی عون۔ "تظاہرون" ای تعاون۔ مجاہد نے فرمایا کہ "توا انفسکم وابلیکم" اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرو۔ اور انھیں ادب سکھاؤ۔

۲۰۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا۔ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ایک سال میں اسی جیسے جیسے میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ آخر آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلا واپسی میں جب ہم مقام ظہران میں تھے تو عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرنے لگا۔ مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کی امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر عیال دے دیگا، اسلام والیاں، ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی؟"

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَانِ تَطَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَوْلُهُ إِنَّ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُكُمَا صَغُوتٌ رَأً صَغِيَّتٌ مَلَتْ لِيَتَصَغَى لِيَمِيلُ - وَإِنْ تَطَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ. عَوْنٌ. تَطَاهَرُونَ تَمَازُونُ وَقَالَ فَيَا هَذِهِ قُورَا أَلْفُسُكُمُ وَأَهْلِيكُمُ. أَدْمُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ يَتَقَوَّى اللَّهُ وَآدِبُوهُمْ

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَانِ تَطَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي يَا لَوْ صَوَّرَ قَادَرُكَتُهُ يَأْذَا وَفَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَانِ تَطَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ عَنِّي رَجُلًا إِنْ طَلَقْتُمْ أَنْ يُبَيِّدَ لَكُمْ أَزْدَا جَا خَيْرًا أَتَمَمْتُمْ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِعَاتٍ تَائِبَاتٍ حَامِدَاتٍ سَائِلَاتٍ تَذَاتٍ وَآبِكَرَاتٍ

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَوْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ مِمَّنْ نَسَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ قَعْلَتْ لَهُمْ هَنَى رَبِّهِ إِنْ طَلَّقْتُنِ إِنْ يَبْدَلَهُ أَرْوَاجًا خَيْرًا مِنْكِ إِنْ كُنْتِ هَذِهِ الْأَيَّةُ ۝

باب ۸۹۱ تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدِي الْمُلُكَ ۝

الْتِفَاتُ، الْإِخْتِلَافُ، وَالْتِفَاتُ

وَاجِدٌ تَمَيُّزٌ تَقَطُّعٌ مَنَاقِبُهَا جَوَانِبُهَا

تَدْعُونَ دَتْدَعُونَ مِثْلُ تَدْعُونَ وَ

تَدْعُونَ وَيَقْبِضُنْ يَضْرِبُنْ بِأَجْحَرِهِمْ

وَقَالَ نَحْنُ هَذَا صَافَاتٍ بَسَطَ أَجْحَرِهِمْ

وَقَوْلُهُ أَلْكَفُورُ ۝

باب ۸۹۲ تَابَعُوا ۝

وَقَالَ تَبَادُلٌ حَرْدٌ فِي الْفُسْهُمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَصَّائُونَ أَضَلَّلْنَا

مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ عَيْرُهُ كَالصَّيْرِ

كَالْقَسِيمِ الْبَصَرُ مِنَ الْكَلِيلِ وَالْكَلِيلُ

الْبَصَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمَلَةٍ

الْبَصَرُ مِنَ مَعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّيْرِ

أَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ ۝

باب ۸۹۳ عَتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنُجَرٍ ۝

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَوْبٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ

إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي حَصَيْنٍ عَنْ ثَعْبَانَ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ

زَيْنُجَرٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنْبَةٌ

يَغْلُ زَنْبَتُهُ الشَّاةُ ۝

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۲۰۲۳۔ ہم سے عمرو بن حوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آنحضرت کو غیرت دلانے کے لیے مجتمع ہو گئیں تو میں نے ان سے کہا: اگر نبی تمہیں طلاق دیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

۸۹۱۔ سورہ تبارک النری مبدیہ الملک۔

”التفات“ بمعنی الاختلاف، ”التفات“ اور ”التفات“

ہم معنی ہیں۔ ”تمیز“ تقطع۔ ”مناکبہا“ اے جوانبہا۔ ”تدعون“

اور تدعون ایک ہی جیسے تذکرون اور تذکرون۔

تد یقبضن“ ای بھرن باجمعتہن۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ

”صافات“ سے مراد ان کے بازوؤں کا پھیلا نا ہے ”غفور“

معنی الکفور ہے۔

۸۹۲۔ سورہ ن والقلم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”تجافون“ معنی نیتوں ہے۔

رازداری اور آہستہ آہستہ بات کرنا اور قتادہ نے فرمایا کہ ”حرد“

ای حد الغسم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”لصابون“ یعنی ہم

اپنی جنت کی جگہ بھول گئے۔ غیر ابن عباس نے فرمایا ”کا لہریم“ یعنی

اس صبح جیسا جو رات سے کٹ جاتی ہے یا اس رات جیسا جو صبح

کٹ جاتی ہے ہر اس ریت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جو ریت کے

تودہ سے الگ ہو جائے۔ الہریم معنی مصرم بھی استعمال ہے جیسے قتل یعنی قتل۔

۸۹۳۔ سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے۔

۲۰۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان

کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے مجاہد نے،

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت سخت مزاج ہے اس کے

علاوہ بدنسب بھی ہے ”کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق

نازل ہوئی تھی (اس کی گردن میں) ایک نشانی تھی۔ جیسے بکری میں نشانی ہوتی

ہے (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زائد ہوتا ہے)

۲۰۲۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتا دوں وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کر دے گا اور کیا

میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتا دوں۔ ہر بد خو، بوجھل جسم والا اور مغرور:

۸۹۴۔ وہ دن (یا دہرے) کے قابل ہے جب ساق کی تجلی فرماں جائے گی۔

۲۰۲۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی بلال نے ان سے زید ابن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارا رب رقیامت کے دن اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑے گی البتہ وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھا دے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے مڑ نہ سکیں گے)

۸۹۵۔ "میشہ راضیہ" مڑے کی زندگی "القاضیہ"

یعنی پہلی موت جو مجھے آئی تھی۔ پھر میں اس کے بعد زندہ نہ ہوتا "من احد عنہ حاجزین" احد جمع اور واحد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الوتین" نگہ دل کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سلطی" کثر۔ "بالطغیہ" ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا۔ "طقت علی الخزان" یعنی ہوا قابو سے باہر ہو گئی۔ اور قوم شود کہ ہلاک کر دیا جیسا کہ پانی نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے بے قابو ہو گیا تھا۔

۸۹۶۔ سورہ سال سائل:

"الغصیہ" یعنی اس کے آباء میں سب سے قریبی جس سے

مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ الْخَزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا هَلِيلُ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَوْعِيْفٍ مُتَعَفِّفٍ كَذَا قَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ - أَلَا أُخْبِرُكُمْ يَا هَلِيلُ النَّارِ كُلُّ غَثٍّ جَدَاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

یا ۸۹۴ یَذَمُّ یُكْشَفُ عَنْ سَائِي

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُكْشَفُ رُبُّنَا عَنْ سَائِقِهِ كَيْسُجْدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَبَنِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِثَاءً قِسْمَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودَ ظَهْرُكَ طَنَقًا قَدَاحِدًا

یا ۸۹۵ الْحَادَّةُ

عَيْنُهُ تَأْخِذُهُ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا - الْقَاضِيَةُ: الْمَوْتَةُ الْأُولَى الَّتِي مَثَلَهَا ثُمَّ أَحْيَا بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ - عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لَجَمْعٍ وَلِوَأَحَدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتَيْنِ رِبَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ - وَيُقَالُ طَغَتْ بِاتِّطَاعِيَةٍ يَطْغِيَانِمْ - وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخَزَانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمٍ نُورِجْ

یا ۸۹۶ سَالَ سَائِلٌ

الْغَصِيَّةُ - أَمْعَدُ آبَايَهُ الْقُرْبَى إِلَيْهِ

وہ جلا ہوا ہے اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جا، شریک کسی کو  
 ”لشوی“ دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور میں سے  
 سر کا چمڑا۔ سب کے لیے ”شواہ“ کا لفظ استعمال ہوتا  
 ہے اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جہاں سے قتل نہ کیا جاتا ہو۔  
 ”غوی“ ہے۔ ”عزہ“ بمعنی جماعات ہے اس کا واحد عزہ  
 استعمال ہوتا ہے ۛ

۸۹۷- سورۃ انا ارسلنا ۛ

”اٹوارا“ یعنی طرح طرح سے۔ ہونے میں ”عدا طورہ“ یعنی  
 اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔ ”الکبار“ بالانشیدہ میں ”اکبارہ“  
 بالتحنیف کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح  
 ”جمال“ بالانشیدہ میں جیل سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہی حال  
 ”کبار کا اور کبر اور کبار (جبکہ تحنیف کے ساتھ ہو) کا بھی ہے  
 عرب بولتے تھے ”رجل حسان وجمال“ اسی طرح تحنیف کے  
 ساتھ ”حسان اور جمال“ بھی ”دیارا“ دور سے مشتق ہے۔  
 البتہ اگر فیعال کے وزن پر لیا جائے تو یہ دوران سے ہوگا۔  
 جیساکہ عمر رضی اللہ عنہ نے ”الحی القیام“ پڑھاقت سے ان  
 کے غیر نے کہا کہ ”دیارا“ بمعنی احدا ہے ”تبارا“ ای ہلاکا  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مدارا“ یعنی بعض بعض  
 کے پیچھے۔ ”وقارا“ ای عظمت۔

۲۰۲۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے  
 خبر دی انھیں ابن جریر نے اور عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے  
 تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے ”دو“ دومۃ الجندل میں  
 بنی کلب کا بت تھا۔ ”سواع“ بنی ہذیل کا تھا ”یعوث“ بنی مراد کا تھا۔  
 اور مراد کی شاخ بنی غطفان کا جو وہابی جوف میں قوم سبا کے پاس  
 رہتے تھے ”یعوق“ بنی ہمدان کا بت تھا ”نسر“ حیر کا بت تھا جو ذوالکحل  
 کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام  
 تھے جب ان کو وفات ہوگئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا  
 کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے بت نصب کر لیں۔ اور ان

يَنْتَحِي مِنْهُ نَتَحِي - لِلشَّوْءِ : اَلْبَيَانَ  
 دَاوِجُلَانِ دَاوِطَرَاوُ وَجَلَدَا  
 التَّارِيسُ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ - وَمَا  
 كَانَتْ غَيْرُ مَقْتِلٍ خَصَوَ شَوَى - وَ  
 الْغُرُوتُ : اَلْجَمَاعَاتُ - دَوَا جِدَهَا  
 عِدَاةٌ ۛ

باب ۸۹۷ اِنَّا اَرْسَلْنَا ۛ

اَطْوَارًا، هَوَا كَذَا وَطَوَارًا كَذَا - يُقَالُ  
 عَدَا طَوْرَةً اَي قَدَرًا - وَالتَّكْبَارُ اشَدُّ  
 مِنَ التَّكْبَارِ وَكَذَلِكَ جَمَالٌ وَجَمِيلٌ  
 رَدُّهَا اشَدُّ مَبَالِغَةً وَكِبَارٌ اَتَكْبِيرُ  
 وَكِبَارًا اَيْضًا بِالتَّحْنِيفِ - وَالتَّعَدُّ  
 تَعَدُّ رَجُلٌ حَسَنًا وَجَمَالًا وَحَسَنًا  
 فَتَعَدُّ وَجَمَالًا فَتَعَدُّ - دَيَارًا مِنْ  
 دُورٍ - وَتَكْنِيهِ فَيَقَالُ مِنَ الدَّوَارِ  
 كَمَا قَرَأَ عُمَرُ اَلْحَيَّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ  
 قُمْتُ - وَقَالَ عَمْرُو دَيَارًا - اَحَدًا  
 تَبَارًا - هَلَاكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدَارًا  
 يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَالَ - عَظَمَةٌ ۛ

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ  
 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَذْنَانِ الْبَنِي كَانَتْ فِي قَوْمٍ تُدْرَجُ  
 فِي الْعَرَبِ بَعْدَ - أَمَّا دُرُّ كَانَتْ يَكْلِبُ يَدًا وَمَا  
 الْجُنْدَلِ قَامًا سَوَاعُ كَانَتْ يَهْدِي جِلَّ وَامَّا يَعُوثُ  
 فَكَانَتْ يَمْرَادَ ثَمَّ لَبَنِي عَطِيفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ  
 سَبَاءٍ قَامًا يَعُوثُ وَكَانَتْ لِمَعْدَانَ قَامًا نَسْرُ  
 فَكَانَتْ لِحَمِيرَ لَوْلِي ذِي الْكَلَاءِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ  
 صَالِحِينَ مِنْ قَوْمٍ تُدْرَجُ فَلَمَّا هَدَّكُمَا أَدْحَى  
 الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ أَنْصَبُوا إِلَى جِبَالِهِمْ

بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنہوں نے بت نصب کیے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی۔

۸۹۸۔ سورہ قتل اوحی الی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لہذا "بمعنی اعوانا ہے

۲۰۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ دیکھ اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا، کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین تک آسمانوں کی خبروں کے پہنچنے میں رکاوٹ قائم کر دی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ قائم کر دی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑے گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ آسمان کی خبروں اور تمہارے درمیان رکاوٹ قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت، پیش آئی ہے اس لیے روئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کونسی بات پیش آگئی ہے۔ چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں کے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بنا پر ہے بیان کیا کہ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے ان کا ایک گروہ نہامہ کی طرف بھی آ نکلا (جو کہ منظر سے ایک دن کی مسافت پر ہے) جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے۔ آنحضرت اس وقت صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول

الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ انْصَابًا وَاسْمُهَا بِاسْمَائِهِمْ  
فَفَعَلُوا فَمَنْ تَعَمَّدَتْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ دَ  
تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عِبَدَاتُ ۝

بَابُ ثَلَاثِينَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ لِبَدَأِ۔ اَعْوَانًا۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوْنًا عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ  
إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ جِئَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ  
خَبَرِ السَّمَاءِ دَارُ سِلَّتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ  
الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا جِئْنَا بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ دَارُ سِلَّتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ۔ قَالَ مَا  
حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثَ نَاصِرُ بُولَا  
مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا مَا نَظَرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ  
الَّذِي حَدَّثَ مَا نَظَرُوا فَنَضَرُوا مَشَارِقِ الْأَرْضِ  
وَمَعَارِبِهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا  
نَحْوَهَا مَهْمَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَخَلَّفُ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ نَصِيصٌ  
بِأَمْعَانِهِ صَلَافَةُ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَنَسَّخُوا  
لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ  
السَّمَاءِ فَهَذَا لَيْتَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا  
قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا نَحْبِبُ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ  
فَأَمَّا بَيْنَهُ وَلَكِنْ تُشْرِكُ بَيْنَنَا أَحَدًا وَانْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْمَعْتُمْ نَقْرًا مِنَ الْجِنَّ وَإِنَّمَا  
أُوحِيَ إِلَيْنَا قَوْلُ الْجِنَّ ۝

نقل کیا ہے) ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پردہ دگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی کہ ”آپ کہیے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا۔ یہی جنوں کا نزل رجوا و پر بیان ہوا، آنحضورؐ پر وحی ہوا تھا۔

### ۸۹۹۔ سورۃ الزلزلہ

مجاہد نے فرمایا کہ ”وَمُتَّلَلٌ“ ای اخلص حسن نے فرمایا ”انکالا“ ای قیوداً۔ ”منفطرہ“ ای مثقلہ بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”کثیثاً ہبلاً“ یعنی رگیں رواں۔ ”دبلاً“ ای شدیداً۔

### ۹۰۰۔ سورۃ المدثر

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”عسیر“ ای شدید۔ ”قسورۃ“ یعنی لوگوں کا شور و غل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے معنی شیر بتاتے ہیں۔ ہر سخت چیز کو ”قسورۃ“ کہہ سکتے ہیں ”مستفردۃ“ ای نافردہ مذکورۃ۔

۲۰۲۹۔ ہم سے کئی نے حدیث بیان کی، ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ”یا ایہا المدثر“ میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ”اقرا باسم ربک الذی خلق“ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔ اور جوابات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لیے گوشہ نشین تھا جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے پہاڑ سے اتر آؤں مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنے دائیں طرف دیکھا لیکن کوئی چیز نہیں دکھائی دی پھر بائیں طرف دیکھا اور بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، سامنے دیکھا اور بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، پیچھے کی طرف دیکھا اور ابھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، اب میں نے اپنا سراو پر کی طرف اٹھایا تو مجھے

### یاد ۸۹۹۔ سورۃ النزل

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلٌ: أَخْلَصٌ. وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا: قُيُودًا. مُنْفَطِرٌ بِهِ: مُثْقَلَةٌ بِهِ. وَتَكَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَثِيبًا مَّهِيلًا. الزَّمَلُ السَّائِلُ. وَدَبَّالًا: شَدِيدًا.

### یاد ۹۰۰۔ سورۃ القدر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيرٌ: شَدِيدٌ. قَسُورَةٌ: رِكْزُ النَّاسِ دَاخِرًا ثُمَّمْ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا سَدُّ كُلِّ شَيْءٍ قَسُورَةٌ مُسْتَفْرَدَةٌ: نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِسَانَ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَقْلٍ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَتَلَّ يَقُولُونَ اقْرَأْ يَا سَعْدُ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا أَحَدٌ ثَبَتَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي بِحَرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَطْتُ فَتَوَدَّيْتُ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ نَهْيًا فَأَتَيْتُ حَدِيحَةَ فَقُلْتُ دَرَبِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ قَدْ قَرَدَنِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَزَلَّتْ



يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ۔  
 کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ فرمایا کہ پھر انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھاوا۔ فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ۔ پھر دکافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اٹھ پھر کافروں کو ڈرائیے۔"

۲۰۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی اور ان کے غیر (ابوداؤد طیالسی) نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حرب بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جو انھوں نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی۔

۹۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔"

۲۰۳۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے حرب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربك الذي خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" اے کپڑے میں لپٹنے والے میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربك" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا وہ نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھاوا۔ اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ۔ پھر کافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَحَارِبٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَادَرْتُ بِحِوَارٍ مِنْ مِثْلِ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ ۝

بَابُ ۹۰۱

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيْ الْقُرْآنِ أَنْزَلَ أَوَّلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنَبِّئُ إِنَّهُ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ أَوَّلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنَبِّئُ أَنَّهُ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَادَرْتُ فِي حِوَارٍ فَلَمَّا تَصَبَّيْتُ حِوَارِيَّ هَبَطْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ الْوَادِيَّ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَّا حِيَّ وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ حَيْدِجَةً فَقُلْتُ دَرُودِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَانْزِلْ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ثُمَّ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۝

بَابُ ۹۰۲ - وَثَبَاكَ فَطَرْتَهُ

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِمْ قَبِينَا أَنَا أَمْسَيْنُ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِجَابٍ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَزَمِلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ارْجِعْ إِلَى الْوَعْدِ فَآمُرُكَ أَنْ تُفْرَضَ لِلصَّلَاةِ وَرَحَى الْأَدْنَانِ

بَابُ ۹۰۳ - فَخَلَّهٗ وَالرُّجُزُ فَأَهْجُرُ يُقَالُ

الرُّجُزُ وَالرَّجْسُ - أَلْعَدَابُ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَبِينَا أَنَا أَمْسَيْنُ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي يَبْلُ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِجَابٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَزَمِلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ارْجِعْ إِلَى الْوَعْدِ فَآمُرُكَ أَنْ تُفْرَضَ لِلصَّلَاةِ وَرَحَى الْأَدْنَانِ

۹۰۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اپنے پیروں کو پاک رکھیے

۲۰۳۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے۔ ح اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت درمیان میں وحی کا سلسلہ رک جانے کا حال بیان کر رہے تھے آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سراود پڑھایا تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غایہ حرامیں آیا تھا اور آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے خوف سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھرواپس آیا اور رجبہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آیت ”یا ایہا المدثر“ سے ”والرجز“ فاجہز، مجھے تک نازل کی۔ یہ نماز فرض کیے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ”الرجز“ سے مراد بت ہیں :

۹۰۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جنوں سے الگ رہیے“ الرجز

اور ”الرجس“ عذاب کے معنی میں ہیں۔

۲۰۳۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ درجہ بریل علیہ السلام نظر آئے جو میرے پاس غایہ حرامیں آئے تھے۔ وہ کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر اتنا گھبرا ہوا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یا ایہا المدثر“ فاجہز“ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ”الرجز“ بمعنی بت ہے پھر بارہی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا :

## باب ۹۰۴ - سُورَةُ الْقِيَامَةِ :

قَوْلُهُ لَا تَحْرُوكَ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - سُدًى - هَمْدٌ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ - سَوَّيْتُ أَلْوَبَ - سَوَّيْتُ أَعْمَلُ - لَا وَزَرَ - لَا حِصْنَ :

## ۹۰۴ - سورة القيامة :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ اس کو دینی قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”سُدًى“ ای ہملا۔ ”لیفجر امامہ“ یعنی انسان بھی کہتا رہتا ہے کہ جلدی ہی تو یہ کروں گا۔ جلدی اچھے اعمال کروں گا (لیکن نہیں کرتا) ”لا وزر“ ای لا حصن :

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا مُفِيَّاتُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُزِيدُهُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تَحْرُوكَ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ أَنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَتُرَاتَهُ :

۲۰۳۴ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی اور موسیٰ ثقہ تھے۔ سعید بن جبیر کے واسطے سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اس پر اپنی زبان ہلایا کرتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ اس ہلانے سے آپ کا مقصد وحی کو یاد کرنا ہوتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھنا دینا“

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُرَّائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْرُوكَ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ - كَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَحْمَلُ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَتُرَاتَهُ أَنْ نَجْمَهُ فِي صَدْرِكَ وَتُرَاتَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَا يَقُولُ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنْ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ يُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيْنَاهُ فَاتَّبِعْ أَعْمَلُ بِهِ -

۲۰۳۵ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہ انھوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”آپ قرآن کو لینے کے لیے زبان نہ ہلایا کیجیے“ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے اس لیے آپ سے کہا کہ وحی پر اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجیے۔ آنحضورؐ بھول جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے۔ بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھنا ”یعنی یہ کہ ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کر دیں گے“ اور اس کا پڑھنا ”یہ ہے کہ آنحضورؐ اسے اپنی زبان سے پڑھیں“ ”توجیب ہم اسے پڑھنے لگیں“ یعنی جب آپ پر وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے ”پھر اس کا بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے“ یعنی ہم اس وحی کو آپ کے ذریعہ بیان کر دیں گے۔

باب ۹۰۵ - قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيْنَاهُ فَاتَّبِعْ أَعْمَلُ بِهِ :

۹۰۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”قرآنہ“ بمعنی بینا ہے ”فاتبع“ یعنی اعمل بہ :

۲۰۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے“ کے متعلق فرمایا کہ جریر بن عبد اللہ سلام وحی آپ پر نازل کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے زیادہ کرنے کے لیے اس کی وجہ سے آپ پر دھرا بار پڑتا، اور آپ پر بہت سخت گزرتا یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورہ ”لا اقسام یوم النہار“ میں ہے آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھنا۔ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے نذر ہو جایا کیجیے۔ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں۔ پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبان لوگوں کے سامنے بیان کر دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جریر بن عبد اللہ سلام وحی لے کر آتے تو آنحضورؐ خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ ”اولیٰ

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْرُكَ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ۔ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يَحْرُكَ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَدُ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَإِنَّكَ اللَّهُ الْأَيَّةُ الْكُبَى فِي لَأُؤْمِسُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرُكَ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ تَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أُنزِلْنَا فَاسْتَمِعْ تُهْرَاتٍ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ لِبِلْسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا آتَاكَ جَبْرِيْلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ۔ أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى۔ تَوَعَّدُ ۝

کے فاولیٰ“ تہدید ہے ۝

### باب ۹۷۔ هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ۝

يَقَالُ مَعْنَاهُ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ - وَهَلْ يَكُونُ بَحْدًا وَتَكُونُ خَيْرًا وَهَذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَوْ يَكُنْ مَذْكُورًا - وَذَلِكَ مِنْ جِبْنِ خَلْقِهِ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ - أَمْشَاجُ الْأَخْلَاطِ مَاءُ الْمَرْءِ وَمَاءُ الرَّجُلِ - أَلَدَمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خَلَطَ مَشِيخٌ - كَقَوْلِكَ لَهُ خَلِيطٌ - وَ مَسْجُورٌ وَمِنْ خَلُوطٍ - وَيُقَالُ سَلَسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَوْ يَجْزِي بَعْضُهُمْ مَسْطَطِيرًا مُسْتَدًّا الْبَلَاءُ - وَالْقَطْرِ يَدُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَطْرٌ يَوْمٌ قَطْرٌ قَطْرًا وَ

### ۹۷۔ سورہ ہل آتی علی الانسان ۝

کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم ”آتی علی الانسان“ ہے۔ ہل نفی کے لیے بھی آتا ہے اور خبر کے لیے بھی۔ آیت میں خبر ہی کے لیے ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کبھی ایک چیز تھا لیکن قابل ذکر نہیں تھا۔ یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد روح پھونکے جانے تک کی مدت کا ذکر ہے۔ ”امشاج“ ای اخلاط۔ اس سے مراد عورت کا پانی اور مرد کا پانی ہے کہ پھر وہ خون ہوتا ہے اس کے بعد علقہ (خون بستہ) ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز کسی چیز میں مل جائے تو اس کے لیے ”مشیخ“ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسے ”خلیطہ“ بھی کہہ سکتے ہیں اور ”ممشوج“ مثل مخلوط کے ہے۔ ”سلاسل و اغلال“ پڑھا گیا ہے۔ لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے ”مسططیر“ ای مستدا۔ ”الشتر“ بمعنی البلاء ہے۔ ”القطر“ بمعنی الشدید۔

بولتے ہیں۔ ”یوم قطیر“ اور ”یوم قحط“ العیوس“ اور  
 ”القطیر“ اور ”القحط“ اور ”العصیب“ مصیبت کے  
 انتہائی سخت ذلت و تنگدستی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ معمر نے  
 فرمایا کہ ”اسرم“ ای شدۃ الخلق“ اور ہر چیز جو کجاوہ سے باندھی  
 جائے اسے ”ماسور“ کہتے ہیں۔

#### ۹۰۷۔ سورۃ المرسلات

اور مجاہد نے فرمایا کہ ”الجمالات“ ای الحال ”ارکوا“ ای صلوا  
 ”لا یرکون“ ای لا یصلون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
 اللہ تعالیٰ کے ارشادات ”لا یطقون“ واللہ ربنا ما کن مشرکین  
 اور ”الیدم نغم علی افواہم“ کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں  
 تطبیق کی کیا صورت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ مختلف امور  
 مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے۔  
 (اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت میں پیش آئے گی کہ ”ان بہم لگائی جائے گی“ (اور وہ کوئی بات زبان سے  
 نہ نکال سکیں گے)

الْعَبَّوسُ وَالْقُطَيْرُ وَالْقَحْطُ وَالْعَصِيبُ  
 أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْيَأْسِ فِي الْبَلَاءِ وَ  
 قَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ  
 وَكُلُّ شَيْءٍ شِدَّتُهُ مِنْ تَتَبُّ قَهْوٍ  
 مَا سُوِّرَ

#### پانچواں اور سولہویں

وَقَالَ جَاهِدٌ جَمَلَاتٌ جَبَّالٌ - ارْكُوا  
 صَلُّوا لَا يَرْكُونَ لَا يَصَلُّونَ - وَسَمِعَ  
 ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَطُقُونَ - وَاللَّهُ رَبُّنَا مَا  
 كُنَّا مُشْرِكِينَ - الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى  
 لِسَانِكَ ذُرًّا أَوَّانًا - مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَ  
 مَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ -

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
 عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ  
 عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ يَمِينِهِ  
 فَخَرَجْتُ حَيَّةً فَأُبْتَدَرْنَا هَا فَسَبَقْتَنَا فَدَخَلَتْ  
 بِجُودِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَنَبِيتُ شَرُّكُمْ كَمَا دُتِيبْتُمْ شَرَّهَا

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى  
 ابْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا وَعَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ دَنَابَعَةُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ حَفْصُ بْنُ أُمِّ مَعَاوِيَةَ وَسَلِيمَانُ  
 بْنُ قُرَيْمٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ  
 قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍاءَ عَنْ

۲۰۳۷۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان  
 کی۔ ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے  
 علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۃ ”المرسلات“ نازل  
 ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ حضور کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں  
 ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے  
 سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ  
 ہو گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہو۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں یحییٰ بن آدم  
 نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے اور انھیں منصور نے اسی حدیث کی اور اسند  
 سابق کے ساتھ اسرائیل سے روایت ہے بواسطہ اعمش، ابراہیم بواسطہ  
 علقمہ، بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سابق حدیث کی طرح اور  
 اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل کے واسطہ سے کی۔ (اور حفص  
 ابو معاویہ سلیمان بن قریم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے  
 ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ انھیں

مُخْبِرَةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ۝

ابو عوانہ نے خبر دی، انھیں مغیرہ نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے  
اور انھیں عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ابن اسحاق نے بیان  
کیا، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے، انھوں نے اپنے باپ سے اور  
ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ۝

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ دَا لِمُرْسَلَاتٍ  
تَسْقِيْنَا هَامِنٍ فِيهِ وَرَأَتْ فَاهُ كَرَطِبٍ يَحَا إِذْ  
خَرَجْتُ حَيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكُمْ أَتَقْتُلُوهَا قَالَ فَأَبْتَدَرْنَا هَا فَسَبَقْنَا  
قَالَ فَقَالَ وَذَيْتٌ شَرَكُهُ كَمَا وَذَيْتُهُ شَرَهَا ۝

۲۰۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے بیان  
کیا اور ان سے عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ المرسلات  
نازل ہوئی۔ ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی۔ اس وحی سے آپ کے  
دہن مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی  
آپ سے آیت سنی (اور یاد کی) اتنے میں ایک سانپ نکل پڑا۔ آنحضور نے فرمایا  
اسے زندہ نہ چھوڑو۔ بیان کیا کہ ہم اس کی طرف پڑھے لیکن وہ نکل گیا۔  
اس پر آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کے شر سے محفوظ رہو اور وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا۔

باب قَوْلُهُ إِنَّهَا تَرْتَجِي بِشَرِّ  
كَالْقَصْرِ ۝

۹۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ انگارے برساتے گا جیسے  
بڑے بڑے محل جیسے ۝“

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْتَجِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا  
نَرْقَعُ الْخَشَبَ بِقَصْرِ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ  
فَتَرْتَجَعُ لِلشَّيْءِ فَتَسْمِيهِ الْقَصْرَ ۝

۲۰۴۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی، ان  
سے عبدالرحمن بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے آیت ”وہ انگارے برساتے گا جیسے بڑے محل“ کے متعلق  
پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تین لمبے کی کڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے۔ ایسا ہم  
جاڑوں کے لیے کرتے تھے۔ تاکہ جلانے کے کام آئے اور اس کا نام ہم ”قصر“  
رکھتے تھے۔

باب قَوْلُهُ كَأَنَّهَا جَمَالَاتٌ  
صُفْرٌ ۝

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ ”گویا کہ وہ زرد زرد  
اونٹ ہیں۔“

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَاشٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ  
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْتَجِي بِشَرِّ  
كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ  
ذَلِكَ نَرْقَعُهُ لِلشَّيْءِ فَتَسْمِيهِ الْقَصْرَ كَأَنَّهَا  
جَمَالَاتٌ صُفْرٌ ۝

۲۰۴۱۔ ہم سے عمرو بن ابی حاشی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عباس نے  
حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آیت  
”ترتی بشر کا قصر“ کے متعلق، آپ نے فرمایا کہ ہم تین لمبے یا اس سے  
بھی لمبی کڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لیے رکھ لیتے تھے۔ ایسی کڑیوں کو ہم  
”قصر“ کہتے تھے۔ ”کا نہ جمالات صفر“ سے مراد کشتی کی رسیاں ہیں جنہیں

كَادَ سَاطِرُ الرَّجَالِ ۝

بَابُ ۹۱۰ قَوْلُهُ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۝

ایک دوسرے سے باندھ دیے تھے تاکہ مضبوط ہو جائے۔

۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ

لوگ بول ہی نہ سکیں گے۔

۲۰۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آنحضور پر ”المرسلات“ نازل ہوئی۔ پھر آنحضور نے اس کی تلاوت کی اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا۔ وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اُچھلا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے اسی طرح بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد سے اس طرح یاد کی کہ ”مٹی کے ایک غار میں“۔

۹۱۱۔ سورہ عم یسألون ۝

مجاہد نے فرمایا کہ ”لا یرحم حساباً“ کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حساب قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔ ”لا یمیلکون منہ خطاباً“ یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہ کر سکے گا۔ بجز ان کے جنہیں اللہ اجازت دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”وَلَا جَا“ اے مضیبا ”عطاء حساباً“ اسی جزا کا نیا ہوتے ہیں ”اعطانی ما احسبتي“ یعنی کفانی ۝

۹۱۲۔ ”وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔“ ”افواجا“ اسی زمرہ۔

۲۰۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابومعاویہ نے خبر دی۔ انھیں اعش نے، انھیں ابومراح نے اور ان سے ابوبکر برہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو سو چھوٹے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ ابوبکر برہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ فرمایا کہ مجھے معلوم

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ نَائِلَةً لَيْتَنُوهَا وَرَأَيْ لَأَن تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ دِرَاهِمٌ فَاهُ لَو طُبَّ بِهَا إِذْ تَكُنْتُمْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَلُوْهَا فَا بُتِدَ رَنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيَتْ سَمَكُوهَا كَمَا دُيْتُوهَا فَشَرَاهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ وَمِثْلِي ۝

بَابُ ۹۱۱ عَمَّا يَسْأَلُونَ ۝

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ لَا يَحَافُونَ ۝ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ لَا يَكْلُمُونَ إِلَّا أَنْ يُبَادَنْ لَهُمْ ۝ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجَا مُضِيبًا ۝ عَطَاءٌ حِسَابًا ۝ جَزَاءٌ كَاتِبًا ۝ أَعْطَانِي مَا أَحْبَبْتَنِي ۝ أَمَى كَفَانِي ۝

بَابُ ۹۱۲ يَوْمٌ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ زَمَرًا ۝

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْفَتْخَيْنِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا ۝ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا ۝ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ۝ قَالَ أَبَيْتُ ۝ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ كَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ

نہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مرنے والے اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے آگ آتی ہیں اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوار پڑھ کر پڑی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

۹۱۳۔ سورہ وانازعات

عجاہ نے فرمایا کہ ”الایۃ اکبریٰ“ سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ ”الناخۃ“ ”النفخۃ“ ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الطامع اور الطمع اور الباخل اور البخیل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ ”النفخۃ“ بمعنی برسیدہ ہے اور ”الناخۃ“ اس مجوف ٹہری کو کہتے ہیں جس میں اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”الحافرة“ سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے، ان کے غیر نے کہا کہ ”ایان مرسلہ“ ای مٹی منبہا۔ ”مرسی السقینہ“ جہاں کشتی ٹکرا کر اٹل ہوئی ہے۔

باب ۹۱۲۔ التنازعات

وَقَالَ لِمُجَاهِدٍ - الْآيَةُ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَ يَدُهُ. يُقَالُ التَّنَازُعُ وَالتَّخَرُّعُ سَوَاءٌ مِنْهُمَا. وَالتَّطَاعُ وَالتَّطَاعُ وَابْنُ خَلِّ وَابْنُ عَبَّاسٍ - وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْخَيْرُ الْبَالِيَّةُ وَابْنُ خَرَّةٍ - أَلْعَظُمُ الْمَجْدُفُ الْكِنْدِيُّ يُسَوِّرُ فِيهِ الرِّجُّ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي أَمَرْنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ - وَقَالَ غَيْرُهُ - آيَاتُ مَرَسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّقِينَةِ حَيْثُ نَسْتَرْجِي.

۲۰۲۲۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اوقات قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے۔

۹۱۴۔ سورہ عبس

”عبس“ اس کلمہ واعرض ”مطہرہ“ یعنی اسے سوائے پاؤں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ مراد فرشتے ہیں۔ یہ مثل اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فالمذبرات أمراً“ سے ہے۔ فرشتوں اور صحیفوں دونوں کو ”مطہرہ“ کہا۔ حالانکہ اصل تطہیر کا تعلق صرف صحیفوں سے تھا لیکن اس کے حاملین پر بھی اس کا

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْتَدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صُبَّانِي هَكَذَا بَالُو سُطِّي وَالَّتِي تَلِي إِلَّا جَعَلًا لِعِثَّتِي وَ السَّاعَةَ كَمَا تَكُونُ.

باب ۹۱۳۔ عبس

حَبَسَ - كَلِمَةٍ وَاعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ: مُطَهَّرَةٌ. لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُسْتَطَهَّرُونَ وَهُمْ أَمَلَاءُكَ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَأَمْدُ تَبَرَاتٍ أَمْرًا جَعَلَ أَمَلَاءُكَ مِثْلَكَ وَالصُّحُفُ مُطَهَّرَةٌ لِأَنَّ الصُّحُفَ

سلہ یعنی قیامت میں اور اس حضور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے انراول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گزر چکی ہے۔



اطلاق کیا۔ ”سفر“ سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد  
سافر ہے۔ ”سفرت بین القوم“ یعنی میں نے ان میں  
صلح کرادی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک  
پہنچانے میں فرشتوں کو ”سفر“ کے قرار دیا گیا۔  
جو قوموں میں صلح کراتا ہے، ان کے غیر نے کہا کہ ”تعدی“  
ای تقافل عنہ۔ مجاہد نے فرمایا ”لما یقض“ اسے  
لا یقضی احدہما لمرہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ ”ترسبھا“ ای تغشایا شدة۔ ”مسفرة“  
ای مشرقہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فسر مایا کہ  
”بایدی مسفرة“ ای کتبۃ من الملائکۃ۔ ”اسفار“  
ای کتباً ”نبی“ ای تشاغل۔ کہتے ہیں کہ ”اسفار“  
کا واحد ”سفر“ ہے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفیٰ  
سے سنا، وہ سعد بن ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کرنے تھے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس  
شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک  
کھنے والے فرشتوں جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔  
اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دُہرا اجر ملے گا۔

۹۱۵۔ سورہ اذا الشمس کورت :

”انکدرت“ ای انشربت۔ حسن نے فرمایا کہ ”سجرت“ یعنی  
اس کا پانی جانا رہا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔  
مجاہد نے فرمایا کہ ”المسجور“ ای المملود ان کے غیر نے کہا کہ  
”سجرت“ کا مہنوم یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر مڑا  
دریا بن گیا۔ ”الغس“ یعنی جو پیچھے اپنی جگہ پر لوٹ آتا ہے  
مکنس چھپنے کے معنی میں ہے جیسے ”الظباء“ ریاچوں وغیرہ  
ستارے نہ حل مشتری وغیرہ چھپ جاتے ہیں ”تغس“  
ای ارتفع النهار ”الظہن“ ای الہتم۔ ”غسین“ بمعنی بھیل ہے

يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَيَجْعَلُ التَّطْهِيرُ  
لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا - سَفَرَةٌ: الْمَلَايِكَةُ  
وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ  
بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتْ الْمَلَايِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ  
بِوَحْيِ اللَّهِ دَوَادِيبَهُ كَالسَّفِيرِ الْكَذِبِيِّ  
يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ - وَقَالَ غَيْرُهُ تَصْدَى  
تَخَافَلُ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ  
لَا يَغْنِي أَحَدٌ مَا أَمَرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ تَرَهُّفُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ.  
مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَهُ اسْفَارًا كُنَّا تَلْهَى  
تَشَاغَلَ يَقَالُ وَاحِدُ الاسْفَارِ  
سَفَرَةٌ

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يَحْدِثُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ  
حَافِظٌ لَهُ مَعَ اسْفَرَةِ الْكِرَامِ - وَمَثَلُ الَّذِي  
يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَغَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَكَلَّ  
أَجْرَانِ :

بَادِي ۱۱۱ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ :

اُنْكَدَرَتْ: اِنْتَثَرَتْ - وَقَالَ الْحَسَنُ  
مُجْدَرَتْ - ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى  
قَطْرَةٌ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَسْجُورُ اَلْمَمْلُوءُ  
وَقَالَ غَيْرُهُ سَجِرَتْ - اَنْصَحَى بَعْضُهَا  
اِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا - وَ  
اَلْغَسُّ غَسَبٌ فِي غَرَاهَا تَرْجِعُ وَ  
تَكْنُسُ - تَسْتَبْرِ كَمَا تَكْنُسُ الظُّلُمُ تَنْفَسُ  
اِرْتَفَعَ اَلنَّهَارُ وَ اَلظُّلُمُ اَلْمُتَمِّمُ وَالظُّلُمُ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”النفوس زوجت“ یعنی اہل جنت و اہل فدرخ اپنے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں گے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے دیں کے طور پر یہ آیت پڑھی ”احشروا الذين ظلموا وازواجهم“ عسس“ ای ادبرہ۔

۹۱۶۔ سورۃ اذا السماء انفطرت

ربیع بن نعیم نے فرمایا کہ ”فجرت“ ای فاضلت۔ اعشش اور عامم نے ”فعدک“ بالتخفیف قرات کی ہے۔ لیکن اہل حجاز اس کی قرات تشدید کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور مقتدل الخلق مراد لیتے ہیں۔ جو حضرات تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس سے مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا۔ اچھی بڑی، لمبی، ٹھنکی۔

۹۱۷۔ سورۃ ويل للمطففين۔

مجاہد نے فرمایا کہ ”ران“ ای ثبت الخطایا۔ ”ثوب“ ای جوڑی۔ غیر مجاہد نے فرمایا۔ ”المطفف“ جو پورا ٹول کر نہ دے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے من نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس دن لوگ دونوں جہان کے پائنے والے کے سامنے حساب دینے کے لیے کھڑے ہونگے تو کانوں کی ٹونک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

۹۱۸۔ سورۃ اذا السماء انشقت

مجاہد نے فرمایا کہ ”کتابہ بشمالہ“ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنا نامہ عمل اپنی پیٹھ پیچھے سے لے گا۔ ”وسق“ ای جمع من دابة۔ ”طن ان بن یحور“ ای لا یرجع الینا۔

۲۰۴۷۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی فیکہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے

یَمُنْتُ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النَّفُوسُ زُوجَاتٌ  
يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
ثُمَّ قَرَأَ أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ  
عَسَسَ أَدْبَرَهُ

باب ۱۱ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبُّعِيُّ بْنُ خُنَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاَمَتْ  
وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَمَا صَمٌ - فَعَدَّ لَكَ  
بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ  
وَأَنَادَ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ وَمَنْ حَمَلَتْ يَمِينِي  
فِي أَبِي صُورَةٍ مَا سَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا  
تَبِيعٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ

باب ۱۲ دِيلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - رَانَ - كَثَبْتُ الْخَطَايَا  
ثُوبٌ - جُوزِي. وَقَالَ غَيْرُ الْمُطَفِّفِ  
لَا يُدْفِي غَيْرُهُ

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا صَعْنُ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ - يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ يَرَبِ  
الْعَالَمِينَ حَتَّى يَنْتِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ إِلَى  
الرَّصَافِ أَوْ ذُنْبِهِ

باب ۱۱ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ - كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ - يَأْخُذُ  
كِتَابَهُ مِنْ دَرَائِجِ ظَهْرِهِ - وَسَقَ  
جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ - طَلَنَ أَنْ كُنْ يَحُورَسَ -

لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُدَيْكَةَ  
سَمِعْتُ مَالِكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔

۲۰۴۸۔ ہم سے سیان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۲۰۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابویونس حاتم بن ابی منیہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "تو جس کسی کا نامہ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں لے گا سو اس سے آسان حساب یا جائے گا" (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے) آنحضرت نے فرمایا کہ آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی۔ وہ پیش کیے جائیں گے (اور چھوٹ جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

۲۰۵۰۔ ہم سے سید بن نصر نے حدیث بیان کی، انھیں بشیم نے خبر دی انھیں ابوبشر جعفر بن ایاس نے خبر دی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لترکبن طبقاً عن طبنی" یعنی تم کو موزوں ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی)۔

۹۱۹۔ سورۃ البروج

مجاہد نے فرمایا کہ "الاحدود" یعنی خندق ہے۔ تفتواہ ای عزبوا۔

۹۲۰۔ سورۃ الطارق

مجاہد نے فرمایا کہ "ذات الرج" یعنی بادل جو بارش لاتا ہے۔ "ذات الصدع" (زمین) جو ہنرہ اگانے کے لیے پھٹ جاتی ہے۔

۹۲۱۔ سورۃ سبح اسم ربک

۲۰۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعب نے انھیں ابواسحاق نے اور ان سے براہ بن عابد

صلی اللہ علیہ وسلم :

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي مُخَيَّرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاؤُكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَامَتَا مِنْ أَدْنَى كِتَابٍ لَهُ يَمِينُهُ فَسَوْفَ يَحْسَبُ حَسَابًا تَيْسِيرًا - قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ تُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ :

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - لَتَرَكِبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ - حَالًا تَبَعًا حَالٍ - قَالَ هَذَا أَيْبُكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَاب ۹۱۹۔ الْبُرُوجُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَحْدُودُ - شَقٌّ فِي الْأَرْضِ تُتِنُّوا - عَذَابُوا -

بَاب ۹۲۰۔ الطَّارِقُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - ذَاتُ الرَّجْعِ - سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالسَّطْرِ - ذَاتُ الصَّدْعِ - تَتَصَدَّعُ بِالتَّلْبَاتِ :

بَاب ۹۲۱۔ سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي لَسَّاقٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مہاجر) صحابہ میں سب سے پہلے چارے پاس (مدینہ منورہ) آنے والے مسعود بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار، بلال اور سید رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پہ ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضرت کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی ”سبع اسم ربک الاعلیٰ“ اور اس جیسی اور سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۹۲۲۔ سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”عاطیہ ناصبہ“ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”میں اذیہ“ یعنی اس کا برتن انتہائی گرم اور کھوٹا ہوگا اور اس سے انھیں پانی پلایا جائے گا۔ ”حیم آن“ اس وقت بولتے ہیں جب برتن بہت گرم ہو جائے ”لا یسمع فیہا لایغیہ“ یعنی جنت میں کالم کلوچ نہیں سنی جائیگی ”الفریح“ ایک قسم کی گھاس ہے جسے الشرف کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے ”الفریح“ اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے۔ وہ زہریلی ہوتی ہے۔ ”بسیطر“ ای بسط

یہ صاف اور سین دونوں سے ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ایاہم“ یعنی مرجعہم۔

۹۲۳۔ سورۃ النجرہ

مجاہد نے فرمایا کہ ”الوتر“ سے مراد اللہ ہے۔ ”ارم ذات العواد“ ای القدیمہ۔ ”العواد“ یعنی نیچوں والے خانہ بدوش جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ ”سوط عذاب“ یعنی جس سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔ ”اکلا ما“ ای السف ”جثا“ ای اکثر مجاہد نے فرمایا کہ ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا چنانچہ آسمان کا جوڑا زمین ہے اور ”الوتر“ (اکبلا وکینا) اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ ”سوط عذاب“ کے متعلق غیر مجاہد نے کہا کہ اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے

قَالَ قُلْ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرَأَانَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَيْنِ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى تَرَانُ سَبْعَ أَسْمَاءِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةٍ مِثْلِهَا :

بَابُ ۲۲۱ حَلَّ أَتَدَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَنَاحٍ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ آيَةٌ بَلَغَ لَنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حِيمٌ إِنْ بَلَغَ لَنَاهَا لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَآغِيَةً شَتْمًا النَّصْرِيُّ نَبْتُ يُقَالُ لَهُ الشَّرْبُ يُسْتَمِدُّ أَهْلُ الْحِجَازِ النَّصْرِيُّ إِذَا بَيَسَ وَهُوَ سَمٌّ مُسَيِّطٌ مُسَاطٌ وَيُقْرَأُ بِالْقَادِ وَالسَّبِينِ وَحَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى بَهُوَ مَرَّجَعُهُ

بَابُ ۲۲۲ وَالنَّجْرَةُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتَرُ اللَّهُ إِرْمَ ذَاتِ الْوَعَادِ الْفَتَايِمَةُ وَالْوَعَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يَقِيمُونَ سَوَاطِ عَذَابٍ أَكْبَنِي عَذَابُوا بِهِمْ كَلَامًا أَسْمَتْ وَجَعًا الْكَثِيرُ وَقَالَ جَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَعْمٌ أَسْمَاءُ شَعْمٌ وَالْوَتَرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ غُبَيْرُ سَوَاطِ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تُقْرَأُ الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنْ

عذاب کے لیے کرتے تھے۔ جس میں کوڑے کے ذریعہ عذاب بھی شامل تھا۔ ”لہا المرصاد“ ای الیہ المعیر۔ ”تھاظون“ ای تھاظون۔ ”یعظون“ ای یا مروء باطامہ ”المطہنتہ“ ای المصدتہ بنواہ۔ حسن نے ”یا ایہا النفس المطہنتہ“ کے متعلق فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی روح کو قبض کرنا چاہے گا تو وہ اللہ کی طرف سے مطہن ہوگی اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان۔ وہ اللہ سے راضی و خوش ہوگی اور اللہ اس سے راضی و خوش ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روح کے قبض کیے جانے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنائے گا۔ غیر حسن نے کہا ”جاہل“ ای نفیاً۔ حیب القمیس سے مشتق ہے بمعنی قمیص کے لیے حیب کا ٹا۔ بولتے ہیں ”یجیب الغلاء“ یعنی جیل میلان طے کر لیا۔

۹۲۴۔ سورہ لا اقسام :

مجاہد نے فرمایا کہ ”ہذا البلد“ سے مکہ منظم مراد ہے۔ یعنی آنحضرت پر سقوط کے سے وقف کے لیے اللہ کے حکم سے حلال کر لینے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ دوسروں کے لیے اس میں گناہ ہے۔ ”والدہ“ یعنی آدم ”مادہ“ یعنی ادویار اور آپ کی ذریت کے دوسرے صلحاء ”لہد“ ای کثیر ”والنجین“ ای النیر والشر ”مسفہ“ ای جامعہ۔ ”مترہ“ ای الساقط فی التراب۔ بولتے ہیں ”فلان افتم العقبہ“ فلاں شمع گھاٹی سے گزرا یعنی دنیا کی گھاٹی سے ابھی نہیں گزرا ہے۔ پھر ”عقبہ“ کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے یا کھانا کھانا ہے فاتحہ کے دن میں۔

۹۲۵۔ سورہ الشمس وضمائم :

مجاہد نے فرمایا کہ ”لطنوا“ ای بما ویسا۔ ”ولا یجان عقباہ“ یعنی اس کے اخیر تنبیہ سے اسے کوئی اندیشہ پیدا نہیں ہوا۔

۲۰۵۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ”ان سے دہیب نے حدیث بیان کی ”ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ”ان سے ان کے والد

الْعَذَابُ يَدْخُلُ فِيهِ السُّوْطُ كَمَا لَمْ يَصِدْ  
لَا إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔ تَحَاظُونَ : نَحَاظُونَ  
وَيَحْظُونَ۔ يَأْمُرُونَ بِالْعَمَالِ الْمَطْمَئِنَّةِ  
الْمُتَصَدِّقَةِ بِالْقَوَابِ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ  
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ۔ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
قَبْضَهَا إِطْمَأَنَّتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ  
اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا۔ فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَادْخُلَهَا  
اللَّهُ الْجَنَّةَ۔ وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ  
الصَّالِحِينَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَاؤُا نَقْبُوا مِنَ  
جِبِّ الْقَبْرِ قُطْعًا لَهْ جَبِّكَ يَجُوبُ  
الْفَلَاحَ يَقْطَعُهَا۔ لَهَا كَمَتُهُ۔ أَجْمَعُ  
أَنْتِ عَلَى آخِرِهِ :

بَابُ لَا أَقْسِمُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ، هَذَا الْبَكْدُ : مَكَّةُ  
لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ مِنْهُ مِنْ  
الْإِثْمِ۔ وَوَالِدُ۔ أَدَمُ۔ وَمَا وَلَدَ۔ لَبَدًا  
كَثِيرًا۔ وَالتَّجْدِينَ۔ الْخَبِيرُ وَالشَّرُّ۔  
مَسْخَبَةٌ : مَجَاعَةٌ۔ مَتْرَبَةٌ : السَّافِطُ  
فِي التَّرَابِ يُقَالُ فَلَانٌ تَتَخَمُّ الْعَقَبَةُ  
فَلَمْ يَتَخَمِ الْعَقَبَةُ فِي الدُّنْيَا۔ ثُمَّ فَتَرَ  
الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ  
فَلَنْ رَقَبَةٍ أَوْ لَطْعَامٍ فِي نَيْرِمْ ذِي  
مَسْخَبَةٍ :

بَابُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْحَاها : يَسْعَا صِيَهَا  
وَلَا يَجَانُ عَقْبَاهَا۔ عَقْبَى أَحَدٍ۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

اور حبیب عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے اپنے ایک خطبہ میں صراح علیہ السلام کی ادنیٰ کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونین کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”اذا نبعت اشقام“ یعنی اس ادنیٰ کو مار ڈالنے کے لیے ایک مفید بحث جو اپنی قوم میں ابو زمرہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضرتؐ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا یعنی ان کے حقوق دیو کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے پھر آپ نے انھیں ریاخ خارج ہونے پر سب سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے اسی پر تم دوسروں پر کس طرح سب سے ہر؟ اور ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے مشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ ”ابو زمرہ کی طرح جو زہرین عوام کا چچا تھا“

### ۹۲۶۔ سورہ والیل اذا یغشیٰ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”بالحسنى“ ای بالخلف۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”تروى“ ای مات۔ ”متلفی“ ای توجع۔ عبید بن عمر نے اسے متلفی پڑھا تھا۔

### ۹۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اوقم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

۲۰۵۳۔ ہم سے قیس بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود کے چند شاگردوں کے ساتھ میں مشام پہنچا۔ ہم سے متعلق ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا تو ہم سے ملے تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا تم میں سے کوئی قرآن مجید کا قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں ہے۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی آیت تلاوت کرو۔ میں نے ”والیل اذا یغشیٰ والنبہ اذا تجلی“ والذکر والانیثی“ کی تلاوت کی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے خود یہ آیت اپنے صاحب (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی زبانی اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اس

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالْذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُبِعَتْ أَشْقَاهَا نُبِعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَادِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْبِهِ مِثْلُ ابْنِ زَمْعَةَ. وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَمِيزُ أَحَدُكُمْ عَجْلِيَّةً إِمْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُمْسِكُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. ثُمَّ دَعَا عَظْمُو فِي مَحْكَمِهِ فِي الصُّرْطَةِ وَقَالَ يَمِيزُ أَحَدُكُمْ وَمَا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ زَمْعَةَ عَوَّ الثَّرَبِيُّ بْنُ الْعَوَّامِ

### باب ۹۲۶ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنَى بِالْخَلْفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَوَى أَيْ مَاتَ وَتَلَفَى تَوَجَّعٌ وَقَرَأَ عَبِيدُ بْنُ عَمْرِو تَلَفَى

### باب ۹۲۷ وَالنَّبَاهُ إِذَا تَجَلَّى

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ عُبْقَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِنَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ النَّشَامِ قَسِيمٍ بَنَى أَبُو النَّدَّةِ زِدَائِي فَأَتَانَا فَقَالَ أَرَيْكُمْ مَنْ يَفْعَلُ نَعْمَ قَالَ نَأْيَكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَى فَقَالَ لَقَدْ أَقْرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّبَاهُ إِذَا تَجَلَّى وَالْأَنْثَى. قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي مَاجِلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَأْتُونَ عَلَيْنَا

فرمایا کہ میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔ لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے (اس کے بجائے یہ مشہور قرات ”ما خلق الذکر والانثیٰ“ پڑھتے ہیں)

**باب ۲۸** وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۖ

٥٢-٢٠. حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَدِمَ أَحْبَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى  
أَبِي الدُّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيْكُمْ  
يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا. قَالَ فَأَيْكُمْ  
أَحْفَظُ دَأْفَارُ دَأْفَارٍ إِلَى عُلُقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ  
يَقْرَأُ مَا لِللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عُلُقَمَةَ وَاللَّكْرُ  
الْأُنْثَى. قَالَ أَشْهَدُ إِنِّي سَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي  
عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الدَّكْرَ وَالْأُنْثَى  
وَاللَّهُ لَا أَتَابِعُهُمْ:

اسی طرح قزاق کرتے سنا ہے لیکن یہ لوگ (اہل شام)  
**باب ۹۲۹** قَوْلُهُ خَا مَا مِنْ اَعْظٰی

۹۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”سو جس نے دیا اور اشد

سے ڈرا۔

۵۵-۲- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”بقيع الغرقہ“ (مدینہ منورہ کا مقبرہ) میں ایک جنازہ کے سلسلہ میں تھے۔ آنحضورؐ نے اس موقع پر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ کھاجا چکا ہو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر اعداد کر لیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عمل کرستے رہو کہ ہر شخص کو اسی عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے آیت ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو بچا سمجھا...“ یعنی عسری کی تلاوت کی۔

۵۶-۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
السَّامِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْفَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ  
فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَعَهُ  
مِنْ الْجَنَّةِ وَمَعَهُ مِنْ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَلَا تَشْكُلُ فَقَالَ أَعْمَلُوا كُلُّ مِيسِرٍ ثُمَّ  
قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى دَانِئِي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى  
إِلَى قَوْلِهِ لِلْحُسْرَى ۞

٢٠٥٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجْزِ بْنِ رَفِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَتَعَالَى قَالَ لَنَا نُعَوِّذُ

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر سابق حدیث بیان کی۔  
۹۳۰۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۵۷۔ ہم سے بشر بن خازم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ایک کڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا تبس جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے (انھیں اعمال کی جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا آنحضرتؐ تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منصور نے بیان کی اور انھوں نے بھی سلیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

۹۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس نے نکل کیا اور بے پردائی برتی۔"

۲۰۵۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی بن عبد السلام نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا اور جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر ہم اسی پر بھروسہ کریں نہ کریں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" تا "تفسیر للعسری" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اچھی بات کو جھٹلاتا۔"

۲۰۵۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم "بقیع الغرقہ" میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں

عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کو الحدیث۔  
باب ۳۱ فَنَسِيْتُ رُءُوسَ النَّسِي

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عَصَاً يَكْتُبُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا يَكْتُبُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَكْتُبُ قَالَ أَعْمَلُوا كُلُّهُ مُبَشِّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الزَّيْلَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مِنْ مَنُورٍ فَلَمْ أَكْرِهْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ

باب ۳۱ وَأَمَّا مَنْ ابْغَلَّ وَاسْتَعْنَى

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَكْتُبُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا كُلُّهُ مُبَشِّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيَّ لَهُ لِلْإِسْرَى - إِلَى قَوِيهِ فَسَنِيَّ لَهُ لِلْإِسْرَى قَوْلُهُ وَكَذَّابٌ بِالْحُسْنَى

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَمْرِ بْنُ مَنُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَا وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ



طرف بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا۔ پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا کھانا جا چکا ہو۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بد بخت۔ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو ہم میں شیخ سعید و نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ چلے گا اور جو بد بخت ہوگا اس کے بد بختوں کے سے اعمال ہو جائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ جو لوگ سعید ہوتے ہیں، انہیں سعیدوں ہی کے عمل کی توفیق اور سہولت حاصل ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوں گے انہیں بد بختوں ہی جیسے عمل کی توفیق و سہولت ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے“

۹۳۲۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے اعمش نے بیان کیا انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی حدیث بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا جنت کا ٹھکانا کھانا جا چکا ہو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل چھوڑ دیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لیے سہولت و توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک اور سعید ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوتا ہے اسے بد بختوں کے عمل کی توفیق حاصل ہے۔ پھر آپ نے آیت ”سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے“ آخر تک تلاوت کی۔

۹۳۳۔ سورہ والنہی :

عجاہ نے فرمایا کہ ”اذا سبى“ ای استوی۔ ان کے غیر نے اس کے منہ

”اعظم و سکن“ کیے ہیں ”عالم“ ذو عیال :

مُحَصَّرَةٌ فَتَكْسُ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمَحْصَرٍ تِلْكَ ثُمَّ قَالَ  
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَثْنُوسَةٍ إِلَّا  
كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأَقْدَانِ كُتِبَتْ  
نَسِيبَتُهُ أَوْ سَعِيدَتُهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
تَنْكُلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلُ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ  
كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ  
أَهْلِ الشَّقَاءِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ  
لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُونَ  
لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ  
اتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى أَلَا يَتَذَكَّرُ

باب ۹۳۲ فَسَيُيَسَّرُ لِلْعُسْرَى :

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ

قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ  
فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا  
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ  
وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
تَنْكُلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلُ قَالَ أَعْمَلُوا  
تَكُلُّ مَيْسَرَةً لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا  
مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ  
أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى  
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى أَلَا يَتَذَكَّرُ

باب ۹۳۳ وَ قَالَ عَجَاهُ إِذَا سَبَى

إِسْتَوَى . وَقَالَ غَيْرُهُ أَكَلُوا وَ سَكَنَ

عَالَمًا ذُو عِيَالٍ :

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ قَبِيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُوَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ يَكْفُرُ كِلَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَبَاءَتْ رَمْرَاءٌ فَقَالَتْ يَا حَسْبُكَ إِنْ لَمْ يَكْفُرْ أَنْ تَكُونَ قَبِيْطًا نَكَّ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَكَ قَرِيْبًا مِنْهُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَالصُّحُفُ وَالْكَلْبُ إِذَا سَجَى مَا وَكَلَهُكَ كِتَابُكَ وَمَا قُلَى - قَوْلُهُ مَا دَرَّكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَى تَقَرَّ بِاللَّهِ يُدِ وَالْتَفِيفُ بِمَعْنَى وَاحِدٍ - مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْقَكَ :

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسَدِ ابْنِ قَبِيْسٍ - قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ لَمْ يَكْفُرْ رَمْرَاءٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَاكَ فَتَوَلَّى مَا دَرَّكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَى :

۲۰۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا میں نے جندب ابن سنیان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو دہجہ کے لیے نہیں اٹھ سکے پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”قسم ہے دن کی روشنی کی (اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے“ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”ما ددک ربک وما قلی“ تغصیر اور تخفیف دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ اور معنی ایک ہی رہیں گے یعنی ”آپ کو چھوڑا نہیں ہے“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے ”ما ترکک وما ابغضک“

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر غنڈر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک عورت راء المؤمنین غدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ کہ آپ کے صاحب (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔“

۹۳۴۔ سورہ الم نشرح :

مجاہد نے فرمایا کہ ”درک“ سے نبوت سے پہلے کے کام ہیں ”انقص“ ای اٹھل۔ ”مع العسر یسر“ کے معنی ابن عباس نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ ”اس تنگی کے ساتھ دوسری آسانی“ جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں (مومنین کے لیے تعدد حسنی کا ذکر ہے کہ) ”بل تر یعون بنا الا احدى المحسنین“ اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی“ مجاہد نے فرمایا کہ ”فانصب ای فی حاجتک الی ربک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”الم نشرح“ تک صدک، کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ آنحضرت کا دل اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا :

بَابُ ۹۳۴۔ اَللّٰهُ نَشْرَحُ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنَزَلَ فِي الْبَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ أَثْقَلَ - مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِي مَعَ ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا أَحَدُ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَوْنَ بِنَا إِلَّا أَلَا أَحَدِي الْخُسَيْنَيْنِ - وَكُنْ يَغْلِبُ عُسْرُ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَاَنْصَبَ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَللّٰهُ نَشْرَحُ مَكْرَمَ اللَّهِ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ :

۹۳۵۔ سورۃ التین۔

مجاہد نے فرمایا کہ آیت میں وہی ہیں (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنہیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فایکذبک" یعنی کونسی چیز آپ سے اس بات کی تکذیب کر رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا گو یا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۰۶۳۔ ہم سے جابر بن منبہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حدیث نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور عشا کی ایک رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی۔

۹۳۶۔ سورۃ اقرأ باسم ربک الذی خلق۔

اور تنبیہ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عقیل نے کہ حسن بھری نے فرمایا کہ مصنف (قرآن مجید) میں سورۃ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو۔ (اوردو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے صوف) ایک خط کھینچ دیا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نادیر" ای عشرتہ۔ "الزبانیتہ" ای الملاحتہ۔ ممر نے کہا کہ "الرجلی" الموضع۔ "لنفسن" ای لناخذن۔ "لنفسن" نون خفیہ کے ساتھ ہے۔ "سغت" بیدہ۔ "ای اخذت"۔

۲۰۶۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے (مصنف نے کہا) اور مجھ سے سعید بن مردان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالعزیز بن ابی زمرہ نے حدیث بیان کی۔ (انہیں ابوصالح سلمیہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی۔ (انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۹۳۵۔ وَالتِّينِ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ التَّيْنُ وَالتَّيْتُونُ  
الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ. يَقَالُ قَسَا  
يَكْذِبُكَ قَسَا الَّذِي يَكْذِبُكَ يَا  
النَّاسُ يَدَانُونَ يَا عَمَّا لِيَهُمْ؛ كَأَنَّهُ  
قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ  
يَا لَثَرَابَ الْعِقَابِ ۝

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ قَالٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى  
الرُّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالتَّيْتُونِ تَقْرِيبُ الْخَلْقِ ۝

۹۳۶۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝  
وَقَالَ مُعَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ عَتَبَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اُكْتُبْ  
فِي الْمُصَنَّفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ  
خَطًّا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيرٌ. عَشْرَتُهُ  
الزَّبَانِيَةُ. الْمَلَكَةُ. وَقَالَ الرَّجُلِيُّ  
الْمَوْجِعُ لِنَفْسَعْنَ قَالَ لَنَا خُذْنِ وَلِنَسْفَعْنَ  
بِالسُّورِ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ. سَفَعْتُ يَدَهُ  
أَخَذْتُ ۝

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي زُرْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ  
سَلْمِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے۔ چنانچہ اس دور میں آپ جو خواب بھی دیکھ لیتے۔ وہ چیز سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہو جاتی پھر آپ کے دل میں خلوت گزیرینی کی محبت ڈال دی گئی اس دور میں آپ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تخت" کرتے۔ عروہ نے کہا کہ "تخت" سے مراد ہے "چند گنے چنے دنوں میں عبادت گزاری" آپ اس کے لیے اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے دجستہ دن عبادت کے لیے آپ کو غار حراء کی تنہائی میں رہنا ہوتا آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دوبارہ تشریف لاتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے۔ بالآخر جب آپ غار حراء میں تھے کہ حق اچانک آپ کے پاس آگیا۔ چنانچہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آئے اور کہا کہ پڑھیے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا۔ پھر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی طرح مجھے پکڑ کے بھیجا کہ میں ہلکان ہو گیا اور کہا کہ آپ پڑھیے۔ اپنے پیغمبر گار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے جس نے انسان کو خون کے قطرے سے پیدا کیا ہے، آپ قرآن پڑھا کیجیے اھ آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی ہے۔۔۔ سے "علم الانسان ما لم یعلم" تک۔ پھر حضور اکرم ان پانچ آیات کو لے کر وہاں تشریف لائے اور (خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے) آپ کا شانہ مبارک تھر تھرا رہا تھا آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب خوف و گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب کیا ہوگا۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے سارا واقعہ انھیں سنایا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر گز نہیں آپ کو بشارت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ خدا گواہ ہے آپ صد رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، کفر و دانا تو انوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ جنھیں کہیں سے نہ ملتا، وہ آپ کے یہاں سے پالیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے

الرُّؤْيَا الْمَوَدَّةَ فِي النَّوْمِ - فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِنْ تَلْقَى الشُّبَّحِ ثُمَّ حَبِثَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِكَارِ حَرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - قَالَ وَالتَّحَنُّنُ - التَّعَبُّدُ الْكَلْبِيُّ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ تَتَزَوَّدُ مِنْهَا حَتَّى تَحْتَهُ الْحَقُّ دَهْوٌ فِي غَارِ حَرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَرَجِعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّعْتُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ رَمَلُونِي قَرَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لَخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كُلَّ أَبَشَرٍ فَوَاللَّهِ لَا يُخَذِّيكَ اللَّهُ أَبَدًا فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمُدْدَمَ وَتَقْرَى الْقِيفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ دَرَقَةَ بْنَ تَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا ذَكَانَ إِمْرًا تَنْصَرُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ذَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْغَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ ذَكَانَ شَيْخًا كَرِيمًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ

میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرنے میں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضور کو لے کر ورتہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں ہی نصرانی ہو گئے تھے اور عربی کلمے جیسے تھے جس طرح اللہ نے چاہا انھوں نے انجیل بھی عربی میں کھی تھی، وہ بہت بڑے تھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا اپنے جھتیجے کا حال سنئے، ہمدقہ نے کہا۔ بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور اکرمؐ نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا اس پر ورتہ نے کہا، یہی وہ ناموس (جبریل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ کاش میں تمھاری نبوت کے زمانہ میں جوان و نوجوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں، پھر ورتہ نے کچھ اور کہا کہ جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکلے گی، حضور اکرمؐ آئے پوچھا کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورتہ نے کہا کہ ہاں۔ جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے ضرور تکلیف دی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کر دیتا۔ پھر یہ طریقہ پر۔ اس کے بعد ورتہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں کے لیے وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ حضور اکرمؐ وحی کے بند ہو جانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ وحی کے کچھ دنوں کے لیے رک جائے گا ذکر فرما رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) مجھ پر پاس غار حرا میں آئے تھے آسمان اور زمین کے درمیان کھری پر بیٹھے ہوئے تھے میں ان سے بہت ڈرا اور گھرواپس آکر میں نے کہا کہ مجھے چادر اٹھا دو۔

دو۔ مجھے چادر اٹھا دو۔ چنانچہ گھروالوں نے مجھے چادر اٹھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اے کھڑے میں بیٹھے والے اٹھئے (پیکر افروز کی) ڈائیجے اور اپنے پروردگار کی برائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور بتوں سے الگ رہیئے“ ابوسلمہ نے فرمایا کہ ”الرحزہ“ جاہلیت کے بت تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جس نے انسان کو خون کے قطرے سے پیدا کیا۔“

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۰۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائے جانے لگے تھے پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ ”آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھرے سے پیدا کیا ہے آپ (قرآن) پڑھا کیجیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔“

۹۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔“

۲۰۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں نہ ہری نے۔ ح اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے بیان کیا انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعہ کی گئی۔ پھر فرشتہ آیا اور کہا کہ ”آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھرے سے پیدا کیا ہے۔ آپ (قرآن) پڑھا کیجیے۔ اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے فلم کے ذریعہ تعلیم دی۔“

۲۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے سنا۔ آپ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۹۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے محمد! اگر یہ شخص باز نہ آیا

تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دوزخ و خطا

میں آودہ پیشانی۔“

۲۰۶۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے عبد اکبر بن جری نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابی و امی فداہ کو کعبہ کے

عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اَمْراً وَرَبُّكَ اَكْرَمُ -

بَابُ قَوْلِهِ اقْرَأْ وَرَبُّكَ اَكْرَمُ

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْوِيِّ ح وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اَمْراً وَرَبُّكَ اَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ -

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَلْقَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى خَدِجَةَ فَقَالَ زَمِلُوْنِي زَمِلُوْنِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

بَابُ ۹۳۸ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِاُنَّا مِصْرَ - نَا مِصْرَ كَاذِبَةً خَاطِئَةً -

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اَكْبَرِ بْنِ جَرِي عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ ابُو جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَا طَانَ عَلٰى عُنُقِهِ فَلَنَمَّ

الَّتِي مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَسَلَهُ  
لَا خَدَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بَاب ۹۳۹ إِنَّمَا أُنْزِلَتْهُ

يَقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ - وَالْمَطْلَعُ  
الْمَوْضِعُ الَّذِي يَطْلَعُ مِنْهُ -  
أُنْزِلْنَاكَ أَلْهَاءَ كِنَايَةً عَنِ الْقُرْآنِ  
أُنْزِلْنَاكَ تَغْرِجَ الْجَبِينِ وَالْمُنْزِلُ  
هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ  
فَتَجْعَلُهُ يَلْفِظُ الْجَبِينِ يَكُونُ  
أَنْتَبَتْ دَاوُكْدَ

بَاب ۹۴۰ لَمْ يَكُنْ

مُنْقَلِبِينَ - رَائِلِينَ - قِيَمَةً - أَلْقَائِمَةً  
دِينُ الْقِيَمَةِ - أَصَافَ الدِّينِ إِلَى  
الْمُؤْتَمِّتِ

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِرَافٍ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ  
يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا - قَالَ وَسَتَانِي؟ قَالَ نَعَمْ  
فَبَكَى

۲۰۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَافٍ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي  
أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَيْ؟ اللَّهُ سَتَانِي  
لَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَتَانِي لِي فَجَعَلَ رَافٍ يَبْكِي قَالَ  
قَتَادَةُ مَا نَبِئْتُ أَنَّكَ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ  
كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

پاس نماز پڑھنے دیکھ لیا تو اس کی گردن مرطہ دوں گا۔ حضور اکرمؐ کو جب  
یہ بات پہنچی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ  
لیں گے۔ اس روایت کی متابعت عمرو بن خالد نے کی ان سے عبید اللہ نے  
ان سے عبد اکرمؓ نے بیان کیا۔

۹۳۹ - سورہ انا انزلناہ

کہتے ہیں کہ ”المطلع“ بمعنی طلوع ہے۔ مطلع اصل میں اس جگہ کو  
کہتے ہیں جہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ ”الزناہ“ میں ”ہ“ کی  
صغیر سے اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے۔ صیغہ جمع کا استعمال  
کیا حالانکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ عرب تاکید  
کے لیے ایک فرد کے کام کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے  
تھے۔ ایسا کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے کرتے  
تھے۔

۹۴۰ - سورہ لم یکن

”منقلبین“ ای رائلین ”قیمتہ“ ای قائمۃ

”دین القیمۃ“ میں دین کی اضافت مؤنث کی  
طرف کی۔

۲۰۶۹ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے  
سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا  
ہے کہ تمہیں ”لم یکن“ کہو ”پڑھ کر سنناؤ۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی  
کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر وہ روئے گئے۔

۲۰۷۰ - ہم سے حسان بن ابی حسان نے حدیث بیان کی، ان سے حمام  
نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن (سورہ لم یکن) پڑھ کر سنناؤ  
ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ سے اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا تھا؟  
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام بھی مجھ سے پوچھا۔ ابی  
رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضور اکرمؐ

نے اخص "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھ کر سنائی تھی۔

۲۰۷۱۔ ہم سے احمد بن ابی داؤد ابو جعفر منادی نے حدیث بیان کی، ان سے روچ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کی آیت لم یکن پڑھ کر سناؤں، انھوں نے پوچھا، کیا اللہ نے آپ سے میرا نام بھی بیا تھا؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے۔ دونوں جہان کے پالنے والے کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

۹۴۱۔ سورۃ اذ ازلزلت الارض زلزلہا یہاں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا" اویسی الیہا اور وحی بہا۔ اور وحی بہا اور وحی الیہا ہم معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابو صالح سہلی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا تین طرح کے لوگوں کے لیے تین قسم کے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے وہ پردہ ہے، تیسرے کے لیے وبال ہے جس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کی غرض سے پاتا ہے چراگاہ یا (اس کی بجائے راوی نے یہ کہا) باغ میں اس کی ری کو دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب گھاس کھائے) چنانچہ وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں اپنی ری کے حدود میں جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے وہ بھی اس کے مالک کے لیے آخرت میں اجر و ثواب بن جاتا ہے اور اگر اس گھوڑے نے اپنی ری ٹٹائی اور ایک دو گھوڑے دھینکنے کی درمی تک اپنے حدود سے آگے بڑھ گیا تو اس کے

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَاعِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاكَ؟

۹۴۱۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا قَوْلُهُ فَمَنْ يَحْمِلُ مِقْطَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَأْتِيهِ يُقَالُ - أَدْلَى لَهَا أَدْلَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْخَيْلُ لِكَلَاثَةٍ - لِوَجُلٍ أَجْرٌ وَلِوَجُلٍ سِتْرٌ وَلِوَجُلٍ زُرٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَّطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَاعَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَصَصَةٍ مِمَّا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالتَّوَصَّيَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَكْثَرَهَا قَطَعَتْ طِيلُهَا فَاسْتَدَّتْ شَرًّا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَرَادَتْهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ آتَمَّتْهَا مَوْتٌ بِسَهْمٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَوْ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ التَّجَلُّلِ

لہ آیت کامنوں ہے کہ "جو لوگ کافر تھے اہل کتاب اور مشرکین میں سے، وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔

یعنی اللہ کا ایک رسول جو انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں یا حضور اکرم کی زبان سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے "مذکورہ کے متعلق سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے مسرت و خوشی کے آنسو نکل پڑے۔ یقیناً اس وقت آپ کا دل خوف و خشوع سے بھی بھر گیا ہوگا۔ کہ کہیں اللہ کی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے۔



نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتی ہے۔  
 اور اگر کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے مالک کے قصد و ارادہ کے  
 بغیر خود ہی پانی پی لیا تو یہ بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے، دوسرے  
 شخص جس کے لیے گھوڑا اس کا پندہ ہے یہ وہ شخص ہے جس نے لوگوں  
 سے بے نیاز رہنے اور لوگوں کے سامنے عزت کے اظہار سے بچنے  
 کے لیے اسے پالا ہے اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ تعالیٰ کا حق  
 ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی نہیں بھولا ہے تو گھوڑا اس  
 کے لیے پردہ ہے اور جو شخص گھوڑا اپنے دروازے پر فخر اور نمائش  
 کے لیے رکھتا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرمؐ سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ  
 کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع  
 آیت کی نازل نہیں کی۔ یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“  
 ۲۰۴۳۔ حدیث شامی یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی  
 ابی وہب قال أخبرنی مالک عن زید بن اسلم  
 عن ابی صابغ التستاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ  
 عنہ سئل النبیؐ مکی اللہ علیہ وسلم عن الحمیر  
 فقال لہ یزید علی ذلک فیہا شیء الاھذیۃ الایۃ  
 الجماعۃ النفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا  
 یتہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یتہ  
 ۲۰۴۴۔ سورۃ العادیات ہ

۹۴۲۔ سورۃ العادیات ہ  
 مجاہد نے فرمایا کہ ”الکود“ ای الکفور۔ برتے ہیں۔ ”فانثرن  
 بہ نقعا“ ای رخص بہ غبارا۔ ”لحب الخیر“ ای من اجل  
 حب الخیر۔ ”لشدید“ ای البغیل۔ اسی طرح ”لبحیل“ کے  
 لیے بھی شدید استعمال کرتے ہیں۔ ”حقل“ اسے  
 متیز ہ

۹۴۳۔ سورۃ القارعۃ ہ  
 ”کالفرش المبثوث“ یعنی پریشان ٹکڑوں کی طرح کہ جیسے  
 وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ یہی  
 حال (قیامت کے دن) انسانوں کا ہوگا ایک دوسرے پر گر

أَجْرٌ وَرَجُلٌ يَبْطُلُ تَعَبًا وَتَعَفُّا وَلَمْ يَنْسَ  
 حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ضُحُورَهَا لَيْسَ لَهُ سِتْرٌ  
 فَجُلٌّ يَبْطُلُ مَخْرًا وَرِمًا وَيَوَاقِعُ فَبَعِيَ عَلَى  
 ذَلِكَ ذُرٌّ فَسِيلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنِ الْحُمْرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهَا عَلَى إِلَّا هَذِهِ  
 الْآيَةُ الْفَاقَةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ  
 ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
 شَرًّا يَرَهُ ہ

اور د اسلام اور مسلمانوں کی) دشمنی کی غرض سے باندھا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرمؐ سے گروہوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ  
 کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع  
 آیت کی نازل نہیں کی۔ یعنی ”سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“  
 ۲۰۴۳۔ حدیث شامی یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی  
 ابی وہب قال أخبرنی مالک عن زید بن اسلم  
 عن ابی صابغ التستاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ  
 عنہ سئل النبیؐ مکی اللہ علیہ وسلم عن الحمیر  
 فقال لہ یزید علی ذلک فیہا شیء الاھذیۃ الایۃ  
 الجماعۃ النفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا  
 یتہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یتہ

## باب ۲۰ دَالِیَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَكْنُودُ: أَكْفُورٌ يُقَالُ  
 كَانَتْ يَدُ نَفْعٍ رَفَعَتْ يَدَهُ عَمَّا رَأَى  
 لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ آجَلٍ حَتَّى الْخَيْرِ  
 لَشَدِيدٍ لَبَحِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَحِيلِ  
 شَدِيدٌ حَصِيلٌ مُتَبَرِّ

## باب ۲۱ الْقَارِعَةُ

كَالْفَرَشِ الْمُبْثُوثِ كَقَوَاعِ الْجَرَادِ  
 يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ  
 يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعَيْنِ كَالْوَلَدِ

الْعُمَيْنِ وَقَدْ عَبَدُوا اللَّهَ كَالصُّوفِ ۝

یہے ہو گئے "کالعبین" ای کا لوان العین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی کراوت "کالصفوف" کرتے تھے ۝

۹۴۴۔ سورہ الباکم ۝

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "التکاثر" یعنی مال و اولاد کا زیادہ ہونا۔

۹۴۵۔ سورۃ العصر ۝

یعنی نے فرمایا کہ "العصر" سے مراد زمانہ ہے۔ اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

۹۴۶۔ سورہ دہل کل ہزہ ۝

"الحطۃ" دوزخ کا نام ہے۔ جیسے سقر اور لعلی بھی اس کے ناموں میں ہیں۔

۹۴۷۔ سورۃ الم تر ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "الم تر" ای الم تعلم۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ابابیل" یعنی لگاتار جھنڈکے جھنڈ پرندے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "من جمیل" میں پتھر ادرٹی مراد ہے ۝

۹۴۸۔ سورہ لایلاف قریش ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "لایلاف" یعنی وہ اس کے خوگر ہو گئے ہیں اس لیے جاڑوں میں (دین کا سفر) اور گرمیوں میں (شام کا) ان پر گراں نہیں گزرتا۔ "امنہم" یعنی انھیں ہر طرح کے دشمن سے حدود حرم میں امن دیا ۝

۹۴۹۔ سورہ ارایت ۝

مجاہد نے فرمایا کہ "یدع" یعنی اس کے حق سے اس کو دھکے دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ "وعدت، یدعون" سے نکلا ہے بمعنی یدعون۔ "ساہون" ای لاہون۔ "الماعون" سے مراد نفع بخش اچھی چیز ہے۔ بعض اہل عرب نے اس کے منی پانی بتائے ہیں۔ عکرمہ نے فرمایا کہ اس کا سب سے بلند درجہ فریق نزاکۃ کی ادائیگی ہے اور سب سے کمتر درجہ کسی سامان کو عاریت پر دینا ہے ۝

بَابُ ۹۴۴. اَلْهَآكُمُ ۝

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْتَّكَاثُرُ مِنَ اَلْاَمْوَالِ دَالِدٌ لِّاَدْوَادِہِ ۝

بَابُ ۹۴۵. دَا الْعَصْرِ ۝

وَقَالَ يَحْيٰى اَللّٰهُمَّ اُنْسِمَہِ ۝

بَابُ ۹۴۶. دَيْلٌ بِكُلِّ هَمْزَةٍ ۝

اَلْحَطْمَةُ - اِسْمُ النَّارِ وَثَلَّ سَقَرٌ وَتَلَّى ۝

بَابُ ۹۴۷. اَلْعَرَّةُ ۝

قَالَ مُجَاهِدٌ : اَبَابِيلُ . مُتَتَابِعَةٌ مُجْتَمِعَةٌ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - مِنْ

يَجْمَعُہِی سَنَکَ دَکَلِ ۝

بَابُ ۹۴۸. اِلَّا يَلَاوَنَ قُرَيْشٍ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - اِلَّا يَلَاوَنَ اَلْفَوَ ذَلِکَ فَلَا يَشُقُّ عَلَیْہِمُ فِی اَلْاِثْنَانِ وَ اَلصِّیْفِ

وَاَمْتَهُمْ مِنْ کُلِّ عَدُوٍّ وَہُمْ فِی حَوْصِہِمْ

قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اِلَّا يَلَاوَنَ لِیَحْمِیَ عَلٰی قُرَیْشٍ ۝

بَابُ ۹۴۹. اَرَايْتَ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - يَدْعُ - يَدْعُو عَنْ حَقِّہِ یَقَانُ هُوَ مِنْ دَعَمَتْ - يَدْعُوْنَ -

يَدْعُوْنَ - سَاهُوْنَ - لَاهُوْنَ - وَ اَلْمَاهُوْنَ - اَلْمَعْرُوْفُ كُلُّہٗ - وَقَالَ بَعْضُ

اَلْعَرَبِ - اَلْمَاعُوْنَ - اَلْمَاءُ - وَقَالَ

عُکْرِمَةُ اَعْلَاهَا التَّكَاتُ الْمَفْرُوضَةُ

وَاَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاجِ ۝

۹۵۰۔ سورۃ انا اعطیناک انکوثر :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”شاہد“ ای مدح :

۲۰۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر بیٹھا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیلئے ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ ”کوثر“ ہے۔

۲۰۷۵۔ ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے حدیث بیان کی، ابن سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابو عبیدہ نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”میں نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے“ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ (کوثر) ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں، جن پر کھوکھے موتی ہیں۔ اس کے بہتیں ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔ اس حدیث کی روایت زکریا، ابوالاحوص اور طرف نے ابوالحاق کے واسطے سے کی :

۲۰۷۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے مبہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابویشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”کوثر“ کے متعلق فرمایا کہ وہ ”خیر کوثر“ ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ ابویشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے عرض کی، لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت کی نہر بھی اس ”خیر کوثر“ میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو دی ہے :

۹۵۱۔ سورۃ قل یا ایہا الکافرون

بیان کیا گیا ہے کہ ”کم دیکم“ سے مراد کفر ہے اور ”لی دین“

سے مراد اسلام ہے ”دینی“ نہیں کہا، کیونکہ اس سے پہلے کی آیات کا ختم توں پہلے ہے اس لیے (غلام کی رعایت کرتے ہوئے) یہاں بھی ”یا“ کو حذف کر دیا جیسے بولتے ہیں یہ ہیں، بیشیہ۔ ان کے

۹۵۰۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ :

وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ شَهِدَكَ - حَدَّثَكَ :

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَجَرَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى تَهْرَافَاتِهِ قِيَابَ الْكُوْثَرِ مُجَوِّفًا فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ :

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ تَهْرُؤُ اَعْطَيْتُهُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْلِيلًا عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوِّفٌ اَرَيْتَهُ كَعْدِ الْجُؤْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَابُو الْاَحْوَسِ وَدُمُطَرٌّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ :

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُثَيْلٌ حَدَّثَنَا اَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُو بَشِيرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ تَهْرُؤٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ الشَّهْرُ الَّذِي اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ :

۹۵۱۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ :

قَالَ لَكُمْ دِينُكُمْ - اَنْتُمْ - وَلِي دِينُ الْاِسْلَامِ دَلَّهٖ يَقُلْ دِينِي لِاَنَّ الْاَيَاتِ بِالْاَشْوَابِ - فَخَدَمَتِ النَّبِيَّ كَمَا قَالَ يَهُودِيْنٌ وَنَصْرَانِيْنٌ - وَقَالَ غَيْرُهُ لَا اَعْبُدُ

مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا الْإِلَهَ وَاحِدًا أَحْبَبَكُمْ فِي مَا  
بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَلَا أَتُكْمُ عَابِدُونَ مَا  
أَعْبَدَ دَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَكِنْ يَدَنَ  
كَفَيَرَاتِنَهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ ذِكْرِكَ  
لُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝

غیر نے کہا کہ آیت "نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا"  
یعنی جن معبودوں کی تم اس وقت پرستش کرتے ہو۔ اور نہ میں  
تمہاری یہ لغویت اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا۔" اور نہ  
تم میرے معبود کی پرستش کرو گے" اس سے مراد وہ کفار ہیں جن  
کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو جی تمہارے رب

ک طرف سے نازل کیا جاتی ہے ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور بڑھادی ہے۔"

۹۵۲۔ سورہ اذا جاء نصر اللہ

بَاب ۹۵۲ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْوَيْثَمِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْحَرَمِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا مَلَكَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحَةً بَعْدَ أَنْ تَزَلَّتْ عَلَيْهِ إِذَا  
جَاءَ نَصْرُهُ مَا لَفَتْهُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا  
وَيَعْمَلُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ۝

۲۰۷۷۔ ہم سے حسن بن ریح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق  
مسرود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "جب اللہ  
کی مدد اور فتح آپہنچی" جب سے نازل ہوئی تھی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا کرتے تھے "پاک ہے تیری  
ذات، اے ہمارے رب اور تیرے ہی لیے حمد ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت  
فرما دے" ۝

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ فِي  
دُكُوعِهِ وَمُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ تَبَا وَجَعَلِكَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْقُرْآنِ ۝

۲۰۷۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق  
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم (سورہ فتح کے نازل ہونے کے بعد) اپنے رکوع اور سجدوں میں  
کثرت یہ دعا پڑھتے تھے۔ "پاک ہے تیری ذات، اے ہمارے رب!  
اور تیرے ہی لیے حمد ہے اے اللہ! میری مغفرت فرما دے" قرآن مجید کے  
حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے (سورہ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا)

۹۵۳۔ "اور آپ اللہ کے دین میں جوق و جوق داخل

ہوتے دیکھ لیں" ۝

بَاب ۹۵۳ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ

فِي دِينِ اللَّهِ أَنْوَاجًا ۝

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ  
ابْنِ نَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ لَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا قُمْ الْمَدَائِنَ  
وَالْقُصُورِ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ

۲۰۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے  
عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب بن  
ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شعبہ بن جریج سے ارشاد کیا کہ جب  
اللہ کی مدد اور فتح آپہنچی "کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس  
سے اشارہ شہروں اور محلات کی فتح کی طرف ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

أَوْ مَثَلُ مُرَبِّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُيُوتَ  
لَهُ لِنَفْسِهِ فَتَسْبِيحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ لِأَنْتَ  
كَانَ تَوَّابًا - تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ  
النَّاسِ التَّائِبِينَ مِنَ الذَّنْبِ .

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ  
بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَنِي فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ  
تَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَكُنَّا أَتْبَاعَ رَسُولِهِ فَقَالَ عُمَرُ  
لَئِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَادْخُلْهُ  
مَعَهُمْ فَمَا رُويَتْ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا  
لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
أُمُرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَ  
فَتَحَّ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا  
فَقَالَ لِي أَكْذَابُ تَقُولُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ  
لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا  
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلِكَ  
فَتَسْبِيحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ لِأَنْتَ كَانَ  
تَوَّابًا - فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ .

اشارہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی“ یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

**باب** ثَبِتَ يَدَا ابْنِ لَهَبٍ وَتَبَّ .

تَبَّابٌ : خُصْرَانٌ . تَثْبِيْبٌ : تَدْمِيْمٌ .

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ

ابن عباس؛ تمھارا کیا خیال ہے؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس میں وفات کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے آپ کی وفات کی آپ کو خبر دی گئی ہے ”تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔“ التواب من الناس ”وہ شخص ہے جو خطاؤں سے توبہ کرتا رہے۔“

۲۰۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشیرین نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے شہیدِ بدر کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ یعنی (عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ) کو اس پر اعتراض تھا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے آپ مجلس میں ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی وجہ تمھیں معلوم ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت اور خود ان کی ذکاوت و ذہانت) پھر انھوں نے ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں شہیدِ بدر کے ساتھ بٹھایا (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں سمجھ گیا کہ آپ نے آج مجھے انھیں دکھانے کے لیے بلایا ہے۔ پھر ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ”جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی“ بعض حضرات نے کہا کہ جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کا ہمیں آیت میں حکم دیا گیا ہے، کچھ لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا ابن عباس! کیا تمھارا بھی یہی خیال ہے؛ میں نے عرض کی کہ نہیں، پوچھا، پھر تمھاری کیا رائے ہے میں نے عرض کی کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی“ یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

۹۵۴۔ سورہ تبت ید الی لب و تب :

”تَبَّابٌ“ ای خُصْرَانٌ - ”تَثْبِيْبٌ“ ای تَدْمِيْمٌ :

۲۰۸۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر دین

مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر لیں“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاہرہ پر چڑھ گئے اور پکارا ”یا صباہا“ قریش نے کہا یہ کون ہے؟ پھر دہان سب اکو جمع ہو گئے۔ آنحضرت نے ان سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ پھر میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تو تباہ ہو، کیا تم نے میں اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر آنحضرت دہان سے چلے آئے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔“

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مروان نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطلح کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا ”یا صباہا“ قریش اس کو از پر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضرت نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا تو میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے ابولہب بولا تم تباہ ہو جاؤ۔ کیا تم نے میں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تبت یلاہی لہب“ آخر تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا۔“

۲۰۸۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے آپ کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مروان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”وہ دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔“

۲۰۸۲۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَا حَاةَ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصِيبُكُمْ أَوْ مُتَيْبِكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَبَدِئْتُ نَذِيرُكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَمَعْنَا تَبَاكَتْ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا. قُلُّهُ سَيَصْنَعُ نَارًا ذَاتَ كَهَبٍ ۖ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

لہ دہان کے حد کے خطہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لیے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضرت کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انھیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

عنها نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا تھا کہ تو نبیاء ہو گیا تو نے میں اسی لیے جمع کیا تھا، اس پر آیت ”تبت يدائی لہب“ نازل ہوئی۔ اور اس کی بیوی بھی دشمنہ زن آگ میں پڑے گی، جو کڑیاں لاد کر لانے والی ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ”کڑیاں لاد کر لانے والی“ سے مراد یہ ہے کہ وہ چنل خوری کرتی تھی اور آنحضرتؐ اور مشرکین کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکاتی تھی، اس کی گردن میں ری پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی دیکھتے ہیں کہ اس سے مراد گھول کی رسی ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑی ہوگی۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَبَّتْ يَدَايَ لَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالتَّمِيمَةِ فِي جِيدِ مَا جَلَّ مِنْ مَسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيَنْفِ الثَّقِيلَ وَهِيَ السِّلْكَةُ الَّتِي فِي النَّارِ

**باب ۹۹** قَوْلُهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُقَالُ لَا يَتَوَّنُ أَحَدٌ أَحَدٌ وَاحِدٌ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”قل هو الله احد“ بعض نے کہا کہ ”احد کی تنوین نہیں پڑھی جائے گی جبکہ آگے کے لفظ سے اس کا واصل ہو“ واحد کے معنی میں ہے۔

۲۰۸۴۔ ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی، ان سے شیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم (انسان) نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا مجھے اس نے گالی دی حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ نہیں زندہ کرے گا۔ حالانکہ میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں۔ نہ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ بے نیاز ہے“

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَيْدَ بَنِي آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَمَعِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَقْوَلُ الْخَلْقِ يَاهَوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَمَعِي إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اخْتَنَأَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُؤَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفَاءٌ أَحَدٌ قَوْلُهُ اللَّهُ الصَّمَدُ وَالتَّعَرَّبْتُ لِمُسْجَى أَشْرَافِهَا الصَّمَدُ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الْكَوْنِ لَا تُتَبَى سُوْدُكَا

۲۰۸۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبری، انھیں ہام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَتَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ بَنِي

کہ یعنی اللہ کے لیے دونوں برابر ہیں اور ہر چیز کا عدم وجود صرف اس کے اشارے و حکم پر موقوف ہے لیکن بیان انسانی فہم کے مطابق گفتگو ہو رہی ہے کہ جس اللہ نے کسی نمونہ کے بغیر انسان کو پیدا کیا ہے، کیا اسے مارنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں پیدا کر سکتا؟

لہٰذا یعنی جس رسی سے کڑی کے گٹھے باندھ کر جھگل سے لایا کرتی تھی ایک دن اسی طرح وہ کڑیاں لاری تھی۔ رسی اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ بوجھ سے ٹھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے پیچھے سے آکر اس کی رسی کھینچی اور اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آیت میں وہی رسی مراد ہے۔

اشارہ ہے) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ اس کے لیے مناسب نہیں تھا  
اس نے مجھے گالی دی۔ حالانکہ اے اس کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ  
ہے کہ کہتا ہے کہ میں اُسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے اُسے  
پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اس کا گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے بیٹا بنایا  
ہے۔ حالانکہ میں بے نیاز ہوں۔ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی  
کی اولاد ہوں۔ اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔ ”کہو! اور کھینٹا“ اور  
”کہو! اجم معنی ہیں۔

۹۵۶۔ سورۃ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ :

مجاہد نے فرمایا کہ " غاسق " یعنی رات ہے۔ " اذا وقت " سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ بولتے ہیں " این سن فرق و فلق الصبح "۔ " وقت " یعنی جب تاریکی ہو جائے اور سورج غائب ہو جائے۔

۲۰۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے عامر اور عبدہ نے، ان سے زہب جیش نے  
بیان کیا انھوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (قل اعوذ برب  
الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں  
نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا  
کہ مجھ سے کہا گیا کہ جبریل علیہ السلام کی زبانی حدیث میں نے اسی طرح کہا۔ چنانچہ  
ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

۹۵۷۔ سورہ قل اعوذ برب الناس :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "الوسواس" کے متعلق فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے کوکھ میں اوتا ہے۔ پھر جب وہاں اللہ کا نام بیا جاتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا تو اس کے دل پر جرم جاتا ہے۔

۲۰۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے زہر بن جیش نے (سفیان نے کہا) اور ہم سے عامر نے (دعبلی) حدیث بیان کی، ان سے زہر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا ابی النضر! آپ کے بھائی دعبلی تو یہ کہتے ہیں (سورہ مؤمنین کے

[illegible]

باب ۹۵۶ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْقَلَمِ :

فَدَعَى تَجَاهِدًا غَائِبًا - الْكَلِيلَ - إِذَا وَقَبَ  
غُرُوبِ الشَّمْسِ يُقَالُ أَتَيْتُ مِنْ فَرْقٍ  
وَمَتَّى الشُّبُعِ وَتَبَ - إِذَا دَخَلَ فِي  
مَوْضِعٍ دَاخِلًا :

٢٠٨٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُمَيَّانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ  
سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَيُنْزِلُ  
فَقُتِلَ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا أَيُّهَا قُلْ أَعُوذُ بِدِيْنِ النَّاسِ ۖ

وَيَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ إِذَا  
وَسَدَّ خَسَهُ الشَّيْطَانُ - فَإِذَا ذَمَّرَ  
لَهُ عَزَّوَجَلَّ ذَهَبَ - وَإِذَا الْوَيْدُ كَرِهَ  
لَهُ تُثَبِّتْ عَلَى قَلْبِهِ :

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبِيَّ بَنِي كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ لَكَ أَخَاكَ  
أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا - فَقَالَ أَبَا



سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي  
قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَ فَتَحْتُ نَفْسِي كَمَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متعلق، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبریل علیہ السلام کی زبانی) مجھ  
سے کہا گیا اور میں نے کہا، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی دہی کہتے ہیں  
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## قرآن کے فضائل

۹۵۸۔ دجی کا نزول کس طرح ہوا تھا اور سب سے پہلے  
کونسی آیت نازل ہوئی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
”المہین“ امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلے کی ہر  
کتاب سادی کا امین ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فَصَائِلُ الْقُرْآنِ

باب ۵۹ کَيْفَ نَزَّلَ الْوَحْيُ - وَأَوَّلُ  
مَا نَزَلَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - أَلَمْهَجِيمُ  
الْأَمِينُ - الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ  
كِتَابٍ قَبْلَهُ :

۱۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ رائے منسوب کی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ”مصدقین“ قرآن میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ  
آیتیں وقتی ضرورت کے لیے نازل ہوئی تھیں جیسے اعوذ باللہ ہے۔ اس لیے انہیں قرآن میں داخل کرنا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے تھے کہ خود مصدقین کی ابتداء  
”قل“ (آپ کہیے) سے ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دعاؤں کی طرح اس کی بھی آپ کو تعلیم دی گئی تھی۔ بہت سے علماء نے ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو سرے سے غلط سمجھا لیا ہے اور اس کی سند کو کمزور بتایا ہے۔ نوویؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا  
اس پر اتفاق ہے کہ مصدقین اور سورہ فاتحہ قرآن مجید کا جزو ہیں اگر امت کے اس اجماع کے خلاف کوئی اس کو نہیں مانتا اور ان میں سے  
کسی ایک سورہ کے بھی قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول  
کی نسبت باطل اور بے بنیاد ہے۔ ابن حزم نے بھی لمے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر ایک تہمت قرار دیا ہے۔ علماء نے تفصیل کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ  
عنہ کی قراءت نقل کی ہے۔ آپ کے تمام ان شاگردوں نے جو قرآن کی قراءت کے امام ہیں اور آپ سے قراءت نقل کرتے ہیں، سب ہی مصدقین کو  
قرآن کا جزو مانتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر سال مسجد نبویؐ میں تراویح پڑھتے تھے۔ امام ظاہر ہے کہ مصدقین بھی پڑھتے رہے ہوں گے لیکن ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے کسی موقع پر ثبات نہیں کہ آپ لسان کے قرآن سے ہونے کا انکار کیا ہو۔ اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت  
قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے جس سند سے یہ قول نقل کیا گیا ہے اس کے بعض راویوں کو محدثین کے کمزور لکھا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر تمام امت کا  
اس پر اتفاق ہے کہ مصدقین بھی قرآن کا جزو ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اگر انکار کی نسبت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جن روایتوں سے یہ  
ثابت ہوتا ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ لسان کے دجی، انہی اور تالیف سادی سے انکار کیا۔ صرف اتنی بات معلوم ہوتی  
ہے کہ آپ کے نزدیک مصدقین قرآن مجید سے ممتاز اور ایک الگ چیز ہیں۔ بالکل بھی صورت احناف اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں بسم اللہ  
سے کی ہے۔ کہ دجی منزل قرآن سب کے یہاں ہے۔ صرف احناف کے نزدیک اس کا وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں کا ہے یعنی  
احناف یہ مانتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے لیکن اس کے باوجود ایک حیثیت سے اسے خارج بھی سمجھتے ہیں (اور قرآن مجید کی تمام  
دوسری سورتوں اور اس میں بعض احکام میں فرق کرتے ہیں مثلاً یہی کہ جہر کا نازل میں احناف کے نزدیک بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیے اسی طرح  
کی رائے و اگر اس نسبت کو صحیح مان لیا جائے تو یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مصدقین کے بارے میں یہی ہوگا۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَنُصَيْبُ بْنُ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُقُولُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا ۝

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ أُبَيُّتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَتْ هَذَا رَحِيَّةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا رَأْيَاةً حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةً اشْتَقِي مَنَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُمَانَ وَسَمِعْتُ سَمِعْتُ هَذَا ۝ قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ۝

کے الفاظ بیان کیے (مستمر نے بیان کیا کہ) میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ۝

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الثَّوْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُعْتَبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا وَعَدَهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَرَأَيْتُ مَا كَانَ الْكَذِبُ أَذْيُ الدُّنْيَا وَدَحْيَا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ الْكَرْهُو تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ النَّجْدِيِّ عَنْ أَبِي شَرَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى

۲۰۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عائشہ اور ان سے نصیب بن رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کرنے لگے۔ اس وقت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ ام المؤمنین نے کہا کہ وجیہ انکلی رضی اللہ عنہ۔ جب آپ کھڑے ہوئے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا خدا گواہ ہے اس وقت بھی میں انھیں وجیہ انکلی ہی سمجھتی رہی۔ بالآخر جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے جبریل علیہ السلام کی خبر سنائی تب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی، یا اسی طرح کے الفاظ بیان کیے (مستمر نے بیان کیا کہ) میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے

۲۰۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید المقری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ انھیں دیکھ کر لوگ (ان پر ایمان لائیں)۔ اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے متبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

۲۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن کيسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔

اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تودہ کی کاسلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۲۰۹۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے اور ایک یا دو راتوں میں (تجدد کے لیے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آنکھوں کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی: محمد! میرا خیال ہے کہ تجھ کو شیطان نے تعین چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”قسم ہے دن کی روشنی کی جب وہ

قرار پکڑے کہ آپ کے پردہ درگاہ نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے۔“

۹۵۹۔ قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”قرآننا عربیاً“ اور ”واضح عربی

زبان میں۔“

۲۰۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعیب نے حدیث بیان کی کہ ان سے نہ ہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عامر عبد اللہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عمار بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تھا لازید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہ ان سے عطاء نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انھیں عطاء نے خبر دی، کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم منام جبران میں نیاں پذیر تھے، آپ کے اوپر پڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ موجود تھے کہ ایک شخص جو خوشبو میں بسایا ہوا تھا۔

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ دَنَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ۝

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي بَابِلًا يُقُولُ لَشَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْتَحْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصُّحُفِ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۝

بَاب ۹۵۹

مَا تَعَرَّبَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

مُسَيِّنٌ ۝ ۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ دَاخِرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ مَرَّ عُثْمَانُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَنْعَامٍ وَكَعْبَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَحَبِيبُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَسْتَحْذَوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَالْتَبَوْهَا بِلِسَانٍ قُرَشِيٍّ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ۝

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعْلٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى ابْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَحْرَاءِ نَوَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ قَدْ أَظَلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَّصِفٌ

اور عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبویں لبا ہوا ایک جہ پہن کر احرام باندھا ہو۔ تھوڑی دیر کے لیے آنکھوں نے دیکھا اور پھر آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (اس کپڑے کے جس سے آنکھوں کے لیے سایہ کیا گیا تھا) اندر کر لیا۔ آنکھوں کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے (ثقل وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر یہ کیفیت دور ہو گئی اور آپ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے آنکھوں کے پاس لایا گیا، آپ نے ان صاحب سے فرمایا، جو خوشبو

تھارے بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

۲۰۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سبا نے اہوان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہوجانے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہو گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جگہوں میں بھی قرآن بڑی تعداد میں قتل ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جانے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہوجائے گی۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو (باقاعدہ صحیفوں میں) جمع کرنے کا حکم دیں گے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ گواہ ہے یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر یہ بات مجھ سے مسلسل کہتے رہے اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور اب میری بھی دی رائے ہو گئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہے زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ (زید رضی اللہ

عنه) یعلیٰ ان تعال۔ کجاء یعلیٰ فادخل رأسه فاذا هو محمض الوجه ویخط کذلک ساعة ثم سري عنه فقال ان الذی یسألنی عن العمرۃ ایضا فالتمس الرجل فوجی بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما الطیبت الذی یشک فاعیلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعها ثم اصنع فی عمرتک کما تصنع فی حیجک۔

باب جمع القرآن

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَبَا أَن زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مُقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُضِرَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْزَمَ الْيَمَامَةَ يَقْتَرِءُ الْقُرْآنَ دَرَجَاتٍ أَخْشَى أَنْ يَسْتَحْزَرَ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِأَلْمَا طِينِ قَبْدَةِ مَبْكَثِئَتَيْنِ الْقُرْآنِ دَرَجَاتٍ أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ - قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَوَّلُ اللَّهِ خَيْرٌ فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرُ يَرَا جُعِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِيَذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْكَذِي رَأَى عُمَرُ - قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابَتْ عَاقِلُ لَا تَكْهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْتَبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ هَذَا اللَّهُ كَوْكَعُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ

عندہ جو ان اور عقل مند ہیں آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محی بھی لکھتے تھے اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور عرق ریزی کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیجیے۔ اللہ گواہ ہے۔ اگر لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح شرح صدر عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں پتے پتھروں سے (جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا اور جن پر قرآن مجید بھی لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں (قرآن کے حافظوں کے حافظہ) کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورہ توبہ کی آخری آیتیں مجھے ابو حزمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں۔ وہ آیتیں "لقد جاءكم رسول من انفسكم عزیز علیہ ما عنتم" سے سورہ براءۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا۔ پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس محفوظ رہے۔

۲۰۹۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ ارمینہ اور آذربایجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قرات کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلم بھی یہودیوں اور نصاریوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے) آپ اس کی خبر لیجیے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہا یا کہ صحیفہ (جیسی زید رضی اللہ عنہ نے

مَا كَانَ أَتَقَلَّ عَلَى مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ كَيْفَ تَفْعَلُونَ تَمِيمًا كَمْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَوْ يَزِلُّ أَبُو بَكْرٍ يَرَا جَعْنِي حَتَّى يَهْرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرِي أَيْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْخِافِ وَصَدُوسِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوجَ السَّوْبَةَ مَعَ أَبِي حُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَحْجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاصِمَةٌ بَرَاءَةٌ فَمَا نَزَلَتْ الضُّعُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ - ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ - ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ حَدِيثَهُ بَنُ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَارِزُ أَهْلَ الشَّامِ فِي تَنْجِيمِ رُمَيْيَّةَ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْبِعْرَاقِ فَأَنْزَعَ حَدِيثَهُ لاختلافه في البعراء فقال حَدِيثُهُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأَمَّةُ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ لاختلاف اليهود والنصارى - فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنَّ أَرْسَلِي إِلَيْنَا بِالْصُّحُفِ نَسْخُهَا فِي الْمَسَاجِدِ ثُمَّ تَرُدُّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ

ثُمَّ نَزَّلَ بِرُوحِ الْمَلَكِ عَلَى الْقَلَمِ وَحَدَّثَ الْوَحْيَ بْنَ  
عَدْرِثِ بْنِ هِشَامٍ فَكَسَحُوا هَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقُرْآنُ ثَلَاثَةٌ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ  
فَاسْأَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ  
وَأَسْأَلُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلسَانِهِمْ  
فَقَعَوْهُ حَتَّى تَسْخُوا الْمُصْحَفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ  
عُمَرُ مَصْحَفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ  
نَجْدٍ بِمَصْحَفٍ مِمَّا تَسْخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ  
مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ مَحِلٍّ أَنْ يُحْرَقَ  
فَأَنَّ بْنَ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ سَمِعَهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ نَزَّلْتُ آيَةً مِنَ  
الْأَنْزَابِ حِينَ كَسَحْتُ الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ  
أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا  
فَأَنْتَبَهْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ  
فَنَصَرَنِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا حَاهَدُوا  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاَلْحَقْنَا هَا فِي مَوَاقِفِهَا فِي الْمُصْحَفِ  
کہ جب ہم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی۔ حالانکہ  
میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت  
انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی: "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی صحت میں  
مصحف میں لکھ دی:

**باب کا توبہ اللہ صلی اللہ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاحِ  
قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تِلْكَ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ  
بِرُوحِي مَعَ صَلَاحٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَعْتُ حَتَّى  
وَجَدْتُ أَخِي خُزَيْمَةَ الْقَوَيْمِ آتِيًا مَعَ ابْنِ  
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَوْ أَحَدُهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرَهُ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا،  
بہیں دیدیں تاکہ ہم انھیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کر دالیں۔ پھر  
اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے جعفر رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ عثمان رضی اللہ  
عنہ کے پاس بھیج دیے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر،  
سعید بن العاص، عبدالرحمن بن عاص بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ  
وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کر لیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت  
کے تین قریشی اصحاب سے فرمایا کہ اگر آپ حضرت کا قرآن مجید کے کسی  
لفظ کے سلسلہ میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش کی  
زبان کے مطابق لکھ لیں۔ کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں  
ہوا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف  
مباحث میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو جعفر  
رضی اللہ عنہا کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ  
مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن  
کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا  
دیا جائے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے  
خبر دی، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا  
میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت  
انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی: "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی صحت میں  
مصحف میں لکھ دی:

۲۰۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے

ابن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مجھے بلایا اور فرمایا کہ آپ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی کھتے تھے اس لیے قرآن رجم کرنے  
کے لیے تلاش کیجیے۔ سورہ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابو بکر انصاری  
رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے سوا اور کہیں یہ دو آیتیں نہیں

مل رہی تھیں۔ وہ آیتیں یہ تھیں: ”لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم“ آخر تک ۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن عوفی نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ”لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تمہی، دوات اور بڑی (کھٹنے کا سامان) لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) بڑی اور دوات (کہا) پھر جب وہ آگئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لکھو ”لا یستوی القاعدون الخ“ حضور اکرم کے پیچھے عمرو بن امکتوم تھے جو نابینا تھے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے، میں تو نابینا ہوں؛ چنانچہ پہلی آیت کی جگہ ”لا یستوی القاعدون من المؤمنین فی سبیل اللہ غیر اولی الفر“ نازل ہوئی۔

۹۶۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل

ہوا:

۲۰۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کی مجھے ایک طریقہ کے مطابق تعلیم دی لیکن میں ان کی طرف رجوع کرتا رہا اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کیے کہتا رہا۔ (امت کی سہولت کیلئے) اور وہ اس میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے سات طریقوں کے مطابق مجھے پڑھایا:

۲۱۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان نمازیں پڑھتے سنا میں نے ان کی فرارت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت دوسرے

لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم“

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَزَلْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُ لِي زَيْدًا أَوْ لِيَجِيءَ يَا لَتَوْجِ وَاللَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَاللَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرٌ ابْصَرْتُ فَزَلْتُ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرُ أُولَى الْفَرِّ

بَابُ ۹۶۲ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ

أَحْوَابٍ:

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَرَانِي جِبْرِيلُ عَلَى حَوْفٍ فَمَا جَعَلْتُهُ فَلَمَّا أَرَلَ اسْتَزِيدُ وَزَيْدِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْوَابٍ:

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوْرِينَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِئِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقَدَاءٍ بِهِ

طریقہ سے پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضورؐ نے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان کا سرخاندہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا، یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرمؐ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ بالآخر میں انہیں کہینچتا ہوا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورہ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپؐ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے انہیں چھوڑ دو۔ ہشام! پڑھ کر سناؤ، انہوں نے آنحضورؐ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں نازل میں پڑھنے سنا تھا۔ آنحضورؐ نے یس کو فرمایا کہ یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا اعراب تم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضورؐ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضورؐ نے اسے بھی سنکر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

### ۹۶۳۔ قرآن مجید کی ترتیب و تدوین

۲۱۰۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، بیان کیا کہ مجھے صف ابن مالک نے خبر دی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کس طرح کا کفن افضل ہے؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا اسووس تمہیں (پرسئلہ جانے بغیر) کیا نقصان ہے۔ پھر اس شخص نے کہا، کہ ام المؤمنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجیے۔ آپؓ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا تاکہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم جو آیت بھی (دوسری) سورت پڑھتے سے پہلے پڑھو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مفصلات میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی جس میں جنت اور دوزخ کا

فَاِذَا هُمْ يَقْرٰۤءُوۡنَ عَلٰی حُرُوۡفٍ كَثِيۡرَةٍ تَمْۡرُقُوۡنَ فِيۡهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَكِدَّتْ اَسَاوِرُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَصَيَّرَتْ حَتّٰی سَلَمَ فَلَبِثَتْہٗ بِرَدَّ اَیِّہِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْزَلَكَ هٰذِہٖ السُّورَۃَ الَّتِیۡ تَمْعُنُكَ تَقْرٰۤءُ قَالَ اَنْزَلَنِیۡہَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقُلْتُ كَذِبَتْ فَاِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَدْ اَنْزَلَہَا عَلٰی غَیْرِ مَا قَرَّئْتُ فَاَنْطَلَقْتُ بِہٖ اَفُوۡدَہٗ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقُلْتُ اِنِّیۡ سَمِعْتُ هٰذَا یَقْرٰۤءُ بِسُوۡرَۃِ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوۡفٍ تَمْۡرُقُوۡنَ فِيۡہَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَرْسِلْہٗ اِقْرٰۤءُ یَا ہِشَامُ فَقَرَأَ عَلَیْہِ الْفُرَاۡءَۃَ الَّتِیۡ سَمِعْتُہٗ یَقْرٰۤءُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ كَذِبَکَ اُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ اِقْرٰۤءُ یَا عُمَرُ فَقَرَّئْتُ الْفُرَاۡءَۃَ الَّتِیۡ اَنْزَلَنِیۡ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ كَذِبَکَ اُنْزِلْتُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃٍ اَحْرَبُ فَاَنْزَلُوۡا مَا تَشَہَّدُوۡنَ بِہٖ

### ۹۶۳ با تالیف القرآن

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰہِیْمُ بْنُ مُوَسٰی اَخْبَرَنَا ہِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیجٍ اَخْبَرَهُ قَالَ فَاَخْبَرَنِيۡ یُوْسُفُ بْنُ مَا هِلَکَ قَالَ اِنِّیۡ کُنْتُ عِنْدَ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیۡنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا اِذْ جَاءَهَا عِرَاقِیٌّ فَقَالَ اَمِّیۡ اَمْکَنْ خَیْرٌ قَالَتْ وَیَحَکَ وَمَا یَصُورُکَ؟ قَالَ یَا اُمُّ الْمُؤْمِنِیۡنَ اَرِیۡنِیۡ مَصْحَفَکَ قَالَتْ لَیۡعَ قَالَ لَیۡعَ اَدَلِیۡتُ الْقُرْاٰنَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یَقْرٰۤءُ غَیْرِ مُوَلِّفٍ قَالَتْ وَمَا یَصُورُکَ اَیُّہُ اَیُّہُ قَرَّأْتُ قَبْلَ اِلَّا مَا نَزَلَ اَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْہٗ سُوۡرَۃٌ مِّنَ الْمَفْصَلِ فِیہَا ذِکْرُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ حَتّٰی اِذَا تَابَ النَّاسُ اِلَی الْاِسْلَامِ نَزَلَ



الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ. وَلَوْ نَزَلَ آدَمُ لَمْ يَلَمْزْ لَوْلَا  
الْخَيْرُ لَقَالُوا لَا نَدْعُ الْخَيْرَ أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ  
بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي بَابِ  
الْعَمَلِ بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى  
وَأَمْرٌ. وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا دَانَا  
عِنْدَكَ. قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمَلَتْ  
عَلَيْهِ أَى السُّورَةِ ۝

وقت نازل ہوئیں جب میں حضور کرم کے پاس تھی۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس عراق کے لیے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل کھواٹی  
۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ  
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ وَ  
الْمَرْفَعِ وَمَرْيَمَ وَطَلْحَةَ وَالْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَكُنْ مِنْ  
الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا ذَلِكَ وَهَقَّ مِنْ تِلَاوَتِي ۝

اور ان کا نزول ابتداء ہی میں ہوا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)  
۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبْعَ سُوَرٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْقَدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَانٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ هُنَّ اثْنَتَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ دَلْعَةٍ فَقَامَ  
عَبْدُ اللَّهِ دَخَلَ مَعَهُ عُلْفَةً دَخَرَجَ عُلْفَةً  
فَمَا لَنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ  
عَلَى تَارِيْفِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَخْرَجَهُنَّ الْحَوَاصِلُ  
لَهُمُ التَّخَانُ دَعَمَ يَنْسَاءُ لُونُ ۝

یا قاریؑ کان جبریل علیہ السلام فی قرآن  
علی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم و  
قال مسروق عن عائشة عن فاطمة

ذکر ہے۔ پھر جب لوگوں کا اسلام کی طرف رجوع شروع ہوا تو حلال و حرام  
کے مسائل نازل ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ "شراب  
مت پیو" تو وہ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ (اور اگر پہلے ہی یہ  
حکم نازل ہو جاتا کہ "زنا مت کرو" تو وہ کہتے کہ زنا ہم کبھی نہیں چھوڑیں  
گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت جب میں بچی  
تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی "بل الساعة موعدهم والساعة  
ادھی وامر" لیکن سورہ بقرہ اور سورہ نساء جن میں احکام ہیں) اس

۲۱۰۲۔ ہم سے آدم نے اس عراق کے لیے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل کھواٹی  
کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے  
سنا اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے سورہ بنی  
اسرائیل، سورہ کہف، سورہ مریم، سورہ طہ اور سورہ انبیاء کے متعلق  
فرمایا کہ پانچوں سورتیں سب سے عمدہ ہیں جو ابتداء میں نازل ہوئی تھیں

۲۱۰۳۔ ہم سے ابوالوئید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی انھیں ابواسحاق نے خبر دی، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے  
سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے سورہ "سج اسم ربک" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان  
سے اعمش نے، ان سے شیبانی نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا میں ان مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ کھڑے ہو گئے (جلس سے اترے گھر میں) چلے گئے۔ علقمہ بھی آپ  
کے ساتھ اندر گئے۔ جب علقمہ رحمۃ اللہ علیہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے  
پوچھا انھیں سورتوں کے متعلق آپ نے بیان کیا کہ مفصلات کی ابتدائی بیس  
سورتیں ہیں اور ان میں آخر کی ختم والی سورتیں اور سورہ عم یقیناً ان میں۔

۹۶۴۔ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن  
مجید کا دور کرتے تھے اور مسروق نے بیان کیا اولان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے بیان

عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرَأَ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ يُعَاذُ صُنِّي  
بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَاذَ صُنِّي  
الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ  
أَجَلِي ۝

کہا کہ مجھ سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے  
بتایا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا  
دور کرتے ہیں اور اس سال انھوں نے مجھ سے دوم تہ  
دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری  
مدت حیات پوری ہو گئی ہے ۝

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ  
وَأَجُودَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ  
كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى  
يُنَسِّخَ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيلُ كَانَ أَجُودَ  
بِالْخَيْرِ مِنَ الزَّيْجِ الْمُرْسَلَةِ ۝

۲۱۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن  
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن  
عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان  
میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد و انتہا ہی نہیں تھی۔ کیونکہ رمضان کے  
بہینوں میں جبریل علیہ السلام آپ سے آکر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ  
رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ آپ ان راتوں میں حضور اکرم کے ساتھ  
قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس  
زمانہ میں آنحضورؐ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَكْرِ  
عَنِ ابْنِ حَصِينٍ عَنْ ابْنِ مَالٍجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يُحَرِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ  
فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ  
عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي  
قُبِضَ فِيهِ ۝

۲۱۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن  
حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابوملج نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن  
جس سال آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی اس میں آپ نے آنحضورؐ کے ساتھ  
دومرتبہ دور کیا۔ آنحضورؐ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس  
سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا ۝

۹۶۵۔ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۹۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کی  
قرأت میں امتیاز رکھتے تھے ۝

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَنَا لُ  
أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَابْنِ كَعْبٍ ۝

۲۱۰۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے کہ عبد اللہ بن  
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا  
کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے  
آنحضورؐ کو یہ کہتے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو۔ عبد اللہ بن  
مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم ۝

۲۱۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے۔ میں نے تقریباً ستر سو میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حاصل کی میں، اللہ گواہ ہے حضور اکرم کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیلکیتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی ہے۔

۲۱۰۹۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی انھیں اعمش نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حفص میں تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوتی تھی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرات کی تحسین فرمائی تھی آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی، تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور

شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرنا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کر دائی ہے۔

۲۱۱۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی دور کی مسافت سے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا (اور اس سے علم حاصل کر دوں گا)۔

۲۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کون صحرا

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً - وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ - قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ انْتَمِعَ مَا يَقُولُونَ فَمَا مَوْتُ رَأَا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ ۝

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِفْصٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَاهُ هَذَا أَنْزَلْتَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ دَدَجَدَ مِنْهُ رُبِّيهِ الْخَمْرُ فَقَالَ اتَّجَمُّمُ أَنْ تُكْذِبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ۝

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَاللَّهِ أَتَدْرِي لَوْلَا غَيْرُهُ مَا أَنْزَلْتَ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ - أَيْنَ أَنْزَلْتَ وَلَا أَنْزَلْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أَنْزَلْتُ وَكَوْنًا أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ يُبَلِّغُهُ الْإِلَهُ لَكِنْ كُنْتُ إِلَيْهِ ۝

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُسْرٍ حَدَّثَنَا هَبْشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

نے جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور چاروں انصار کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضوان اللہ علیہم، اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطے سے کہ ان سے ٹامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ۰

۲۱۱۲۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شہابی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ٹامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا، ابو الدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو زید رضی اللہ عنہ کے وارث ہم ہیں۔

۲۱۱۳۔ ہم سے صدیق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خریدی۔ انھیں سفیان نے، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم اُن کی قراءت (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے، چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہن مبارک سے حاصل کیا ہے۔ میں اسے کسی اور وجہ سے اسے نہیں چھوڑتا بلکہ چھوڑنے کی وجہ آنفقور ہی کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر ہوتے ہیں یا اسی کی مثل ۰

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنِّي الْأَنْصَارُ أَبُو بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ ۰

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَجْمَعُ الْقُرْآنَ غَيْرَ أَرْبَعَةٍ۔ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ۔ قَالَ وَنَحْنُ وَرَثَتُهُ ۰

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَّةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ أُمِّ الْوَلَدِ إِنَّا كُنَّا نَدْعُ مِنْ لَحْنِ أَبِي وَابْنٍ يَقُولُ۔ أَخَذْتُكَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِحْنِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۰

کی وجہ آنفقور ہی کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر ہوتے ہیں یا اسی کی مثل ۰

الحمد لله، تفہیم البخاری کا بیسواں پارہ مکمل ہوا

ثم الحمد لله

تفہیم البخاری کی جلد دوم ختم ہوئی

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
تفسیر مہر مہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دارالعلوم دیوبند
تاریخ و فن القرآن	مولانا حبیب الرحمن سیوہادی
قرآن اور تاجوت	مولانا حبیب الرحمن سیوہادی
قرآن نامہ اور تفسیر و تمدن	ڈاکٹر مفتاحیہ مفتاحیہ
نفاذ القرآن	مولانا عبدالحق سیوہادی
قاموس القرآن	ڈاکٹر مفتاحیہ مفتاحیہ
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی و فارسی)	ڈاکٹر عبدالحق سیوہادی
ملک الیاسی فی مناقب القرآن (عربی و فارسی)	حبیب الرحمن سیوہادی
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی سیوہادی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید سیوہادی

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر مسلم	۳ جلد
جامع ترمذی	۲ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۳۰۰۰ کتب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱ جلد
مناہج فرق بدیع شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب	۱ جلد
تقریر بخاری شریف	۳ جلد
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد
تفہیم اللفظیات	۱ جلد
شرح الیعین نووی	۱ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
ڈی جی ایل کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل کے کتب خانے میں  
ڈی جی ایل کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل کے کتب خانے میں